سپاس سخن سنج سخن آفرین تقدّست اسمائه

درّ المحبوب

نثر … الفنا

لب لباب … که از تصانیف فاضل محقق …

در مطبع منشی نولکشور متجلی طبع شده معنون جهان گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ بر عایت گلزار

از نتائج افکار ناثر و ناظم بے نظیر رشک افزاے سرور و فریر حاوی فروع و اصول جامع معقول و منقول شاعر با جوش و خروش مولوی نواب نیاز احمد خانصاحب متخلص بہ ہوش بریلوی ابن نواب نیاز محمد خانصاحب مغفور نبیرۂ حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ شہید سعید نور اللہ مرقدہ شاگرد شاعر ذی ہوش حکیم محمد محسن علی خان جوش بریلوی مرحوم و نیز از زمرۂ اعلیٰ تلامذۂ فخر انوری و خاقانی شاعر لاثانی افصح الفصحا ابلغ البلغاء مقبول ہر صغیر و کبیر جناب میر مظفر علی صاحب اسیر لکھنوی لازالت شموس علومہ مشرقۃ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ترانہ سنجی بلبل خامہ گلزار حمد مین بیکار ہے یہ وہ مقام ہے کہ طوطی ہزار داستان کو بھی بیان عجز درکار ہے جب نخلبند باغ رسالت ماعرفناک حق معرفتک فرمائے توصیف و ثنا ہم دامن دریدگان خار عصیان کی کب پایۂ قبول پائے نسیم ادراک کو غنچۂ حمد خالق شگفتہ کرنا کیونکر نہ محال ہو جب گلشن مخلوقات کے بعض بعض گل کمال کی خوشبوئی وصف سے مشام جان معطر کرنا اشکال ہو فی الحقیقت عین عنایت باغبان قضا و قدر سے گلشن ایجاد مین ایسے ایسے درخت کمال نے نشو و نما پایا جنکے دیکھنے سے عقل کل کا بھی چراغ عقل گل نظر آیا کسی مین سرسبزی معرفت نظر آئی کسینے شریعت کی بہار دکھائی کسی مین گلہاے علوم کھلے کسی مین خارہاے

جہالت وضلالت لطر پڑے کسینے بہتری کا ثمرہ پایا کسی نے پہل بدی کا آیا غرضکہ گلستان
عالم مین طرفہ بہار ہے کہین گل ہے کہین خار ہے اگرچہ اس زمانے مین بوستان کمال خزان
رسیدہ ہے اکثر کمال کا گل رخسار بسبب چلنے باد سموم بیقدری کے برنگ زعفران زرد
ہوکر پژمردگی دیدہ ہے لیکن سحاب رحمت الٰہی کی ترشح سے اب بھی نخل کمال کچھ کچھ شاداب
نظر آتا ہے کسی مقام پر کبھی کوئی باکمال گل کمال کی تازگی دکھلاتا ہے اس دعوے پر حجت ساطع
اور برہان قاطع سمجھکر ایک شمشادہ حدیقہ علم وفضل کا ذکر کیا جاتا ہے حاسدون کے دل پر لالہ روش
داغ الم دیا جاتا ہے کہ گلدستہ اوصاف فراوان مولوی محمد نقی علیخان خلف الصدق
مولوی محمد رضا علیخان مرحوم مغفور نور اللہ مرقدہ شہر بانس بریلی مین سکونت پذیر
ہین حسن ظاہری وباطنی مین بے نظیر ہین باپ دادا اونکے عرصہ دراز سے چمن پیرای علم و دولت
رہے خود مولویصاحب بھی ایام طفولیت سے الی الآن بفضل ایزد منان صرصر حوادث سے بچکر
کاچمین خیابان فضل وعزت رہے اونکے والد ماجد نے کمال دانائی سے دنیا کو مزرع آخرت
جان کر تخم عمل بوکر ثمرہ معرفت پایا ریاض کرامت بھی شگفتگی پر آیا بصفت شبنم رات رات بھر اونکو
اکثر لوگون نے ذکر خدا سے تر زبان دیکھا دن دن بھر برنگ شمیم غنچہ گوشہ تنگ تنہائی مین نہان
دیکھا عالم باعمل تھے کامل بے بدل تھے ایک ادنی شعبہ اونکے درخت کرامت کا یہ ہے کہ جب بعد
رفع غدر فوج انگریزی بریلی مین آئی رعایا سے شہر کو خوف جزئی نہایت گھبرائی
ہر شخص برگ خزان دیدہ کی روش بے برگ وبے نوا بسبب چلنے باد تند خوف کے جانب صحرا گریزان
ہوا ہر فرد بشر کا حال سنبل کیطرح کیسر پریشان ہوا لیکن اوس سرو گلستان کرامت نے
خانہ خدا مین طرح اقامت ڈالی پختہ مزاجی کے بھی معنے ہین کہ ایسے محل خوفناک مین بھی حسب معمول
عبادت شبانہ روز مین سر موفرق نہ لاکر کوئی بات ہراس کی منہہ سے نہ نکالی باوجودیکہ دور
تک قتل عام اور لوٹ ہونے کے اونہون نے مطلق صدمہ نہ پایا جو کوئی سپاہی فوج کا آیا
عنایت ایزدی سے اونسے سر تسلیم جھکایا یا الحق ہوش سے پختہ مغزون کو نہین باد
حوادث سے ضرر بد صدمہ صرصر سے ہوجاتی ہے شاخ خام خم بد سبحان اللہ جو یہ مرتبہ پایا
اونکے صاحبزادے کو سلسلہ رہنمائے شریعت کیون نہ ہاتھہ آئے الولد سر لابیہ کا مضمون شگفتہ

نظر آیا مولویصاحب سلمہ اللہ تعالے کا گل اسلام تازہ رنگ لایا یعنے اکثر اشخاص کو تعلیم
علم کا شوق دلاتے ہین اپنا وقت دینیات کے پڑہانے مین بہت صرف فرماتے ہین دم بکلام
علوم کا دریا بہہ جاتا ہے العالم اذا تکلم فھو بحر تموج کا مضمون اونہین کی ذات مجمع حسنات
پر صادق آتا ہے کسی نحو کسی علم مین عاری نہین ہر علم مین دخل معقول ہونا بجز عنایت باری
نہین مسائل مشکلہ معقول نے اونکے سامنے مرتبہ حضوری پایا منقول مین بدون حوالہ آیت
و حدیث کے کلام نہ کرنا اونکا ایک قاعدہ کلی نظر آیا اونکے حضور اکثر منطقی اپنے قیاس
و شعور کے موافق صغرائے ثنا اور کبرائے مدح شکل بدیہی الانتاج بنا کر دعوے توصیف کو
ثابت کر دکہاتے ہین آخر الامر نتیجہ نکالتے وقت یہ شعر زبان پر لاتے ہین موش ع کیا عجب
مدرسہ علم مین اوس عالم کے پنتمس آکر سبق شمسیہ پڑہتا ہو اگر یہ فی الحال اونکے نخل کمال سے
ایک گل تازہ کہلا جمین علم فصاحت و بلاغت بہی بہولا بہلا یعنے اونہون نے نسخہ بآ قیاب
موسوم بہ لب لباب معروف بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب تالیف کیا ہے
رنگ برنگ کے مضامین رنگین سے میدان بیان کو خجلت دہ باغ رضوان بنا دیا ہے
گلہائے وعظ و پند کی شگفتگی سے عین الیقین ہوتا ہے کہ یہ کتاب جواب گلستان بلکہ رنگینی
عبارت کی روش سے کہلتا ہے کہ واقعی عین گلستان ہے لفظون مین ہزارہا معنے مناسب
رنگ برنگ کے پوشیدہ نظر آتے ہین مردم دیدہ بہی جنکے دیکہنے سے ہر دم تر و تازگی تازہ
پاتے ہین ہزارہا دقائق و نکات علمیہ سے یہ کتاب بہری ہے گویا شجرہ علم کی کلی ہے اہل اسلام
کی نظرون مین ہر باب اسکا غیرت افزائے باغ جنان ہے اسکی ہر فصل پر بلا مبالغہ فصل بہاری
کا گمان ہے ہوائے مطالعہ اسکی بد اعتقادون کے چمن طبع کے لیے سر بسر صرصر ہے خوش اعتقادون
کو اسکی سیر گلگشت فردوس کے برابر ہے حاسدون کا غنچہ عیب بینی اسے دیکہ کر مرجہا جاتا ہے
گل طبع مین صم بکم کا رنگ نظر آتا ہے ع کیون نہ پژمردہ ہون گلہائے مضامین عدو + باغ
حاسد کے لیے باد خزانی ہے یہ ع کسی مقام پر ایک قرینے سے بیان غفاری ہے کسی جا نئے طریقے
سے ذکر قہاری ہے کہین رزم کہین بزم کہین سراپا تحریر ہے ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اس علو شان اور طرز بیان کے ساتھ ادا کیا ہے کہ ہر شخص کو تمنا بہ تفسیر ہے غرضکہ نظر ہا

رنگ کے مطالب سے یہ گلدستہ بنا ہے اگر اسکے کل مضمون کو گل ہزارہ کہون تو بجا ہے ہر ایک حرف مفرد یعنے اکیلا سیاہی سے لکہا ہوا گل شبو کا ہمسر ہے پیچیدگی سلسلۂ تحریر سے کہلتا ہے کہ یہ نسخہ رشک سنبلستان سراسر ہے خوش وضعی سطور دال ہو رہی ہے کہ ہر سطر لکہی ہوئی بخط گلزار ہے بین السطور کی آبداری بہی آبروریز انہار ہے اول سے آخر تک یہ کتاب اوسکے ذکر سے مالامال ہے درخت کائنات جسکے قدم کی بدولت نہال ہے یعنے شاخ طوبائے توحید اور میوۂ شجر تمجید محبوب خدا اشرف انبیا احمد مجتبی محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کل حال بطور اختصار مصنف سلمہ اللہ تعالی نے اوسمین لکہا ہے تا غایت کمال اسی کو کہتے ہین کہ دریا کوزے مین بہرا ہے سبحان اللہ فسبحان اللہ ثم سبحان اللہ ہر فقرے پر درود پڑہنا سزاوار ہے عندلیب خامۂ ہوش از خود فراموش کو اب اس آیۂ کریمہ کے تکرار بار بار ہے یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ❊

تقریظ دوم

طبعزاد عالی طبیعت سید ہدایت علی ہدایت بریلوی بعد حمد وصلوۃ کے سید ہدایت علی خدمت اہل دانش و بینش مین ملتمس ہے کہ یہ کتاب لاجواب موسوم بہ لب لباب معروف بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب اس زمانے کی سب کتابون سے بہتر ہے کہ اسمین ذکر خیر البشر بروایات معتبرہ تحریر سراسر ہے مؤلف اسکے مجمع مکارم و اخلاق منبع جود و اشفاق مقبول بارگاہ رب العالمین مداح جناب سید المرسلین ہدایت سے ہادی امت رسول خدا بحر مواج علم صدق و صفا افضل علماے زمان مولوی محمد نقی علیخان ابن مولوی محمد رضا علیخان مرحوم بریلوی ہین اونکی تعریف مین زبان قلم لال ہے انسان سے اونکی خوبیون کا بیان ہونا محال ہے

غزل

وہ عطا کی خدا نے یکتائی × کسکی طاقت کرے جو ہمتائی ×
فاضل بے بدل کریم و خلیق × ذکر محبوب حق کا شیدائی ×
عالم با عمل فصیح و بلیغ × واہ رے علم و فضل و دانائی ×
شان اللہ کی نظر آجائے × گر کرین غور اہل بینائی ×
وقت تقریر پہول جہڑتے ہین × بلبلین کہتی ہین بہار آئی ×
اے ہدایت بیان فیض ہوگیا × گم ہوا نام حاتم طائی

قطعات تاریخ طبع طبعزاد مولوی نوا نبیاز احمد خانصاحب ہوش بریلوی

ہے ہند مین ایک چھاپہ خانہ مطبوع فقیر و بادشاہ ہے × اور خاص مقام طبع اے ہوش لاریب کہ لکھنو ہوا ہے ×
بہتر ہین اس سمجھہ پر اونکی اس چھاپے کو جو کہین برا ہے × مطبوعہ ہی سا نکلا جو کہ نسخہ وہ نسخہ کیمیا بنا ہے ×
اس مطبع جانفزا مین ہاتف یہ ذکر رسول کیا چھپا ہے

قطعہ تاریخ طبعزاد اہل طبع و ذکا مولوی احمد رضا خانصاحب خلف جناب مصنف سلمہم اللہ تعالی

شد چو مطبوع این کتاب عجیب بود در فکر سال طبع رضا × گمان داد ہاتف آواز ذکر ہادی چہ مرہم جانہا ×

قطعہ تاریخ طبع از شاعر خوش بیان سید قاسم علی خواہان بریلوی

مولوی نقی علیخان کو ہو خدا فزون لا یزال جسنے جان فشانی کمال فرمائی کہ کہا کہ خون جگر رسالہ لکھا ×
کیا فصاحت ہے کیا بلاغت ہے × ہے مرصع کلام سر تا پا × شہرہ آفاق مین ہوا ایسا ہر طرف ہے صدائے صل علی ×
ہے تاریخ طبع خواہان نے کہدیا ذکر مرسل والا

ولہ

چو مطبوع گردید لب لباب × شدہ شہرتش از زمین تا فلک × رقم کرد تاریخ خواہان چنین ثنای حبیب خدای ملک ×

قطعہ تاریخ تالیف سرور القلوب فی ذکر المحبوب تصنیف مولوی نواب نیاز احمد خانصاحب ہوش موصوف

ہے بے مثل ایسی سرور القلوب کہ ممکن نہین اوسکا ہونا جواب × مضامین رنگین کی اسمین بہار × ہے اس رنگ جسکا نہین کچھ حساب ×
ادھر دیکھہ ہاتف نے آواز دی گل نخل دین ہے گویا کتاب

قطعہ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از نتیجہ کلک گوہر سلک مولوی احمد رضا خانصاحب خلف جناب مصنف سلمہ اللہ تعالی

میری والد نے جب کیا تصنیف × یہ رسالہ بوصف شاہ ہدی × جسکا ہر صفحہ تختہ فردوس × ہر ورق برگ سدرہ و طوبی ×
گیسوی حور ہے سواد حروف × ہر دم چشم حور ہر نقطہ × یا قلم اوسکا ابر نیسان ہے × ہر ورق اوسکا علم کا دریا ×
ہر سطر رشک موج صافی ہے × دائرہ نکو صدف لکھون تو بجا × نقطے جسکی ہین گوہر شہوار × قیمت اونکی ہے جنت الماوی ×
سال تالیف مین رضا نے کہا وصف خلق رسول امی کیا

قطعہ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از سید ہدایت علیصاحب موصوف

نایاب کتاب کی ہے تالیف × نجات مصطفی ثنا خوان × تاریخ ہو یا کہ حکمت و پند × ہر ایک کو درد دل کا درمان ×
کی صرف فصاحت و بلاغت × ہے گو کہ یہ میں بند بحر عمان × فقرہ فقرہ مدح کو لائق × جملہ جملہ صفت کو شایان ×
تاریخ عجب لکھی ہدایت × ہو آفرین ای نقی علیخان

سپاس بیقیاس و ستایش افزون از قیاس خالق جن و انس را

[illegible]

... که از تصانیف فاضل محقق ...

در مطبع منشی نولکشور [illegible] طبع [illegible] جهان گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المتقدس بجلال ذاته عن ادراك العقول والافهام المنزه بكمال صفاته عن شوائب النقص ولواحق الاجسام المتصف بالصفات الازلية المنعوت بالنعوت السرمدية غافر الذنب وقابل التوب شديد القوة والحول واسع المغفرة وباسط الرزق عظيم الفضل ذي الطول انوار حكمته الباهرة زاهرة من المفطورات وآثار سلطنته القاهرة ظاهرة من المقدورات تخضع دون سرادقات عزته جباه الاصفياء ولا يحوم حول عجائب صنعته اذهان العقلاء تنزهت صفاته العظمى عن الحدوث والزوال وتقدست ذاته العلياء عن الاشباه والامثال قصرت الفهوم عن وصف كماله وارتعدت العقول بملاحظة جلاله لا يحيط به الزمان ولا يطرء عليه النقصان ايمن عظائم النعم وبوالغ الحكم وانواع الرحمة واضاف الكرم شرح صدور العالمين بانوار حقائق المثاني ونور قلوب العارفين بفهم دقائق المعاني ربنا انك فاتح لطائف الجود وغاية كل مقصود ولك الحمد والبقاء ومنك الجود والعطاء فاسئلك اللهم ان ترزقني شرائف الافضال والآلاء وتحشرني في زمرة خاتم الانبياء وامام الاصفياء وصفوة الانام واكرم الكرام وسيد النبيين ورحمة للعالمين بشير المطيعين ونذير المفسدين شارع الشريعة البيضاء بارع الرسل والانبياء نور حدقة الكرامة نور حديقة الشفاعة ماحي الكفر والطغيان ناشر الخير والايمان فخر العرب والعجم خطيب الانبياء والامم شمس الفلاح والهدى صاحب المقام الاعلى فلما افتقدني فكان قاب قوسين او ادنى مشيد قصر العدل والانصاف هادم اساس الجور والاعتساف كثير الفضل والجود شفيع الناس

یوم الموعود عروۃ اللہ الوثقیٰ نور اللہ الذی لا یطفیٰ دلیل الخیرات معدن الکمالات خیر الوریٰ
مصباح الدجیٰ قدوۃ اصحاب الوحی والتنزیل دافع جنیئات الشرک والاباطیل اشرف بنی عدنان
حبیب اللہ المنان المبعوث من اکرم القبائل والمنعوت باعلی الشمائل الطاہر المطہر الطیب المطیب
النجم الثاقب الرسول المقرب اشرقت الانفس بنورہ واستنارت الارض عند ظہورہ ہو النور المبین
والقوی المتین الذی کان نبیا وآدم بین الماء والطین بہ خبت نار الکفر والطغیان ومنہ فاحت
روائح العدل والاحسان قلع اصل الکفر والعناد وقطع راس الشرک والفساد اول مدارج عروجہ
آخر مقامات النبیین وآخر معارج ترقیہ خارج عن طوق المرسلین سے کمالہ فی الاوج بدر کامل بحر
محیط زاخر ہو الشمس تنور من بریق جمالہ والقمر تقتبس من نیر کمالہ ہو روح المعلی مرجع الآفاق
ونفسہ العلی منبع الاخلاق وجہہ کالنہار اذا تجلیٰ ٭ وشعرہ کاللیل اذا یغشیٰ ٭ مدح صدرہ الم نشرح لک
صدرک ثم وصف ذکرہ ورفعنا لک ذکرک ٭ لونہ ملیح لسانہ فصیح قلبہ سلیم شانہ عظیم دعوتہ سرمدیہ
ذاتہ علویہ حجتہ ساطعہ حکمتہ بالغہ افعالہ جلیلہ اوصافہ جمیلہ تعطرت النسیم من عرق جسدہ الشریف وحیات
الارواح بشمیم جسمہ اللطیف سے ملا وانجلاء رنجیرہ ٭ کشف السماء لبصیرہ ٭ ماساغ ذاک لغیرہ ٭ صلوا علیہ
وسلموا ٭ ارسلہ اللہ تعالیٰ مبشر المومنین بان لہم من اللہ فضلا کبیرا وانزل علیہ الفرقان فیہ تبیان لکل
شئ لیکون للعالمین نذیرا الحق بنیان الرسالۃ وانقذنا بہ من الضلالات سے لہ النسب العالی فلیس کمثلہ ٭
حسیب النسب منعم متکرم ٭ احمدہ فی کل خیر لانہ ٭ اذا کان مدح فالنسب مقدم فسبحان من صورہ
فاحسن تصویرا ٭ وما خلق لہ فی العالمین نظیرا ٭ سے یا عاشقین توہموا فی حبہ ٭ ہذا ہو الحسن
الجمیل المفرد بالآیات فی اولاد آدم مثلہ ٭ فیما مضی ہذا حدیث مسند صلوا علیہ بکورۃ وعشیہ
الف الصلوٰۃ مع السلام وزیدوا ٭ افضل صلوات واکمل تحیات ٭ بر آنحضرت سید کائنات
خلاصۂ موجودات ٭ اشرف المخلوقات ٭ سرور بنی آدم ٭ روح روان عالم ٭ انسان عین
وجود ٭ دلیل کعبۂ مقصود ٭ قاضی مسند عزت ٭ مفتی دین وملت ٭ وارث علوم اولین ٭
مورث کمالات آخرین ٭ مدلول حروف مقطعات ٭ منشاء فضائل وکمالات ٭ حجت حق
تفسیر قرآن مبین ٭ عزیز مصر احسان ٭ فخر یوسف کنعان ٭ حافظ حدود شریعت ٭
ماحی کفر وبدعت ٭ قائد فوج اسلام ٭ دافع جیوش اصنام ٭ نگین خاتم سروری ٭

خاتم نگین پیغمبری ٭ فاتح مغلقات حقیقت ٭ سر اسرار طریقت ٭ نورس گلشن خوبی ٭
طراز باغ محبوبی ٭ تراوش ابر رحمت ٭ توتیائے چشم بصیرت ٭ نسرین حدیقۂ فردوس برین ٭
روح رائحہ روح ریاحین ٭ خیابان چمن زیبائی ٭ بہار گلستان رعنائی ٭ نکہت چمنستان
ملکوت ٭ اصل سر البستان ناسوت ٭ ثمرہ سدرۂ محبوبیت ٭ شگوفۂ شجرۂ مقبولیت ٭ شاہباز
آشیان قربت ٭ طاؤس مرغزار جنت ٭ ہمای نشیمن قدس ٭ عنقائے قاف انس ٭
بلبل بوستان وما ینطق عن الھویٰ ٭ طوطی شکرخاے سبحان الذی اسریٰ ٭ شاہین بلند
پرواز انا سید ولد آدم ٭ عندلیب خوش آواز باغ علمک مالم تکن تعلم ٭ ندیم خلوتکدۂ
قاب قوسین او ادنیٰ ٭ شمیم عشرتکدۂ ولقد رآہ نزلۃ اخریٰ ٭ سلطان ایوان اخلاص و
یقین ٭ مہمان خوان لیطمئنی بیقین ٭ فارس مضمار لاہوت ٭ شہسوار میدان جبروت ٭
ے چابک قدم بسیط افلاک ٭ والا گہر محیط لولاک ٭ خاکی وبر اوج عرش منزل ٭ امی
وکتابخانہ در دل ٭ طبیب بیماران ضلالت ٭ جوارش مریضان محبت ٭ قوت دلہائے ناتوان ٭
آرام جانہائے مشتاقان ٭ تفریح قلوب پژمردہ ٭ دوائے دلہائے افسردہ ٭ درگوش
مہ جبینی ٭ لعل بدخشان رنگینی ٭ جگر گوشۂ کان کرم ٭ دستگیر درماندگان امم ٭ یاقوت نسخۂ
امکان ٭ روح روان عقیق و مرجان ٭ لولوئے بحر سخاوت و عطا ٭ گہر دریائے مروت و حیا ٭
گوہر محیط احسان ٭ ابر گہربار نیسان ٭ شناور جوئے ملاحت ٭ غواص قلزم لطافت ٭ سحاب
دُر افشان سخاوت ٭ نیسان گہربار عنایت ٭ روح چشمۂ حیوان ٭ آشنائے بحر عرفان ٭
آبحیات رحمت ٭ ساحل نجات امت ٭ غالیہ مشام جان ٭ عطر دماغ قدسیان ٭ اعجوبۂ
صنعتکدۂ بوقلمون ٭ زینت کارگاہ گوناگون ٭ اختر برج دلبری ٭ خورشید سمائے سروری
ہلال عید کامرانی ٭ جلوۂ ہلال شادمانی ٭ صفائی سینۂ نیر اعظم ٭ نور دیدۂ ابراہیم و آدم ٭
رونق ریاحین گلستان ٭ گل مہتاب باغ آسمان ٭ مشرق دائرۂ تنویر ٭ مشرق کتاب
منیر ٭ شمس چرخ استوا ٭ سیار فضائے او ادنیٰ ٭ زہرہ جبین انوار ٭ غرہ جبہۂ اسرار ٭
بیاض روئے سحر ٭ طراز فلک قمر ٭ ضیائے انوار ہدایت ٭ لمعان شموس سعادت ٭ مطلع
انوار ناہید ٭ تجلی مشتری و خورشید ٭ مشعل خورتاب لامکان ٭ ترمیع ماہتاب درخشان

سہیل فلک عزت ؞ برجیس آسمان شرافت ؞ مرکز دائرۂ علم و ایمان ؞ محیط کرۂ فعلیت و امکان ؞
مسند آرائے ربع مسکون ؞ رونق شلثات گردون ؞ اسد میدان شجاعت ؞ اعتدال میزان
عدالت ؞ سطح خطوط استقامت ؞ استوای سطوح کرامت ؞ مخزن اجناس عالیہ ؞ معدن خصائص
کاملہ ؞ مقوم نوع انسان ؞ ربیع فصول دوران ؞ مکمل انواع سافلہ ؞ مزکی نفوس فاضلہ ؞
مقدمۂ قیاس معرفت ؞ ممہد قواعد محبت ؞ مبدء فروع و اصول ؞ عقل اول سلسلۂ عقول ؞ رابطہ
علت و معلول ؞ واسطۂ جاعل و مجعول ؞ برہان وحدت مطلقہ ؞ حقیقت حقایق کلیہ ؞ جامع لطائف
ذہنیہ ؞ مجمع انوار خارجیہ ؞ اوسط طرفین امکان و وجوب ؞ موجب ربط طالب و مطلوب ؞
معلم دبستان تفرید ؞ مدرس مدرسہ تجرید ؞ سالک مسالک طریقت ؞ دانائے رموز حقیقت ؞
خزینۂ اسرار الٰہیہ ؞ گنجینۂ انوار قدسیہ ؞ تزکیۂ نفوس فاصلہ ؞ تصفیۂ قلوب کاملہ ؞ سر دفتر دیوان
ازل ؞ خاتمۂ صحف ملل ؞ خازن کنز دقائق ؞ درمختار بحر رائق ؞ ذخیرہ جواہر تفسیر ؞ مشکوٰۃ
مفاتیح تیسیر ؞ تخم مزرع حسنات ؞ ترغیب اہل سعادات ؞ جمع محاسن فتوت ؞ کفایت حوائج خلقت ؞
ہادی سبیل رشاد ؞ استیعاب قواعد سداد ؞ شیرازہ مجموعۂ فصاحت ؞ بہجت حدایق بلاغت ؞
سراج وہاج ہدایت ؞ نسخۂ کیمیائے سعادت ؞ صحیفہ دلائل نبوت ؞ تکمیل ایمان امت ؞ منہج
منتہی الارب ؞ لب اصول ادب ؞ بیاض زواہر جواہر ؞ درج جواہر زواہر ؞ قلزم درر مقاصد ؞
معدن جواہر عقائد ؞ دلیل صغیر و کبیر ؞ مفتاح فتح قدیر ؞ تیسیر اصول تاسیس ؞ روضہ گلستان
تقدیس ؞ مطلع اشعہ لمعات ؞ احیائے علوم و کمالات ؞ تشریح حجت بالغہ ؞ تصریح واقعات نامیہ ؞
تقریر قصص انبیا ؞ تحریر معارف اصفیا ؞ ناسک مناسک ملت ؞ وسیلۂ ارباب بصیرت ؞ ملتقط کتاب
تکوین ؞ نہایت مطالب مومنین ؞ انسان عیون ایمان ؞ قرۃ عینین انسان ؞ منبع شریعت و حکم ؞
مجمع بحرین حدوث و قدم ؞ خلاصۂ مآرب سالکین ؞ انتہائے منہاج عارفین ؞ زیور غرایب
تدقیق ؞ تلخیص عجائب تحقیق ؞ ناقد نقد تنزیل ؞ ناسخ توریت و انجیل ؞ امین مفتاح سعادت ؞
کشف غطائے جہالت ؞ واقف خزاین اسرار ؞ کاشف بدائع افکار ؞ زبدۂ علوم حقایق ؞
جذب قلوب خلائق ؞ زیب مجلس ابرار ؞ نور عیون اخیار ؞ تجرید لطائف علیہ ؞ تہذیب مقاصد
حسنہ ؞ ضیای انوار مصابیح ؞ توضیح ضیائے تلویح ؞ نزہت ارواح سابقین ؞ قانون

شفاے الحقین ٭ مخزن عجائب وغرائب ٭ مدار مکارم ومناقب ٭ نقش فصوص حکمیہ ٭ منتخب
جواہر مضیہ ٭ عین علم وایقان ٭ حصن حصین انسان ٭ تبیین اشارات قران ٭ غایت بیان فی قات ٭
تنقیح دلایل کافیہ ٭ تصحیح براہین شافیہ ٭ اقصی معارج حقیقت ٭ سُلّم مدارج طریقت ٭ موضح
احکام الہیہ ٭ افق مبین انوار شمسیہ ٭ وقایہ کنوز و ذخایر ٭ عدیم اشباہ ونظایر ٭ دستور قضاۃ
وحکام ٭ ایضاح تیسیر احکام ٭ نور انوار مطالع ٭ تنویر منار طوالع ٭ بحر جواہر درایت ٭ طغرای منشور
رسالت ٭ ملخص مضمرات عوارف ٭ شرح مبسوط معارف ٭ سراج شعب ایمان ٭ برزخ وجوب
وامکان ٭ دُر تاج افاضل ٭ ملتقی ابحر فضایل ٭ ناطق فصل خطاب ٭ میزان نصاب احتساب ٭
تبیین دُر مکنون ٭ سبب سرور محزون ٭ صراح برہان قاطع ٭ نقایہ دلیل ساطع ٭ عمدہ مرام دین ٭
ضوء مصباح یقین ٭ شمس بازغہ مشارق انوار ٭ بہارستان ربیع ابرار ٭ سور فتوحات
رحمانیہ ٭ مہبط مواہب لدنیہ ٭ نتیجہ دلایل خیرات ٭ لمعان مطالع مسرات ٭ قاموس محیط ایقان ٭
بلاغ مبین احسان ٭ نور عین تجرید ٭ نہر خیابان توحید ٭ محمد شاہد دین جان ایمان ٭ محمد رحمت
حق لطف یزدان ٭ بہار بہشت جنت رنگ و بوئیش ٭ بہشت نہ فلک خاکی ز کوئیش ٭ ابد از ہستی
او افریدہ ٭ عدم را سایہ او نور دیدہ ٭ ای عزیز قلم و زبان کی کیا مجال کہ مدح و ثنا حضرت
رسالت کی لکھہ سکے اور انسان ضعیف وجہول کا یارا نہین کہ اس بحر ذخار مین قدم رکھے ؎
وصف خلق کسے کہ قران ہست ٭ خلق را وصفا وچہ امکان ہست ٭ اری کل مادح فی النبی مقصرا
وان بالغ المثنی علیہ واکثرا ٭ اذ اللہ اثنی بالذی ہو اہلہ ٭ علیہ فما مقدار ما یمدح الوری ٭
اگر تمام دریا سیاہی اور سب درخت قلمین ہو جاوین اور جن وانس جمع ہو کر لکھین ہزار مین سے
ایک نہ لکھہ سکین پس دعوی مدحت صرف اسراف ولاف ہے ؎ یا صاحب الجمال و یا سید البشر ٭
من وجہک المنیر لقد نور القمر ٭ لا یمکن الثناء کما کان حقہ ٭ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ٭
مگر بقدر امکان اس کام مین مشغول رہنا دلیل سعادت ٭ اور موجب فلاح دنیا و اخرت ہے ٭ لہذا
فقیر حقیر معترف بہ تقصیر قلیل البضاعت کثیر المعصیت جفاکار ذلیل وخوار احوج الخلق الی اللہ الغنی
محمد نقی علی محمدی حنفی بریلوی عاملہ اللہ تعالے بلطفہ الوفی وحفظہ من شر کل غبی وغوی نے
ایک رسالہ مسمی بوسیلۂ نجات ذکر حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات مین

التقریر الاوضح فی تفسیر الم نشرح سے کہ تالیف فقیر ہے انتخاب کیا اب بہ ایماے بعض احباب یہ مختصر
مشتمل نو باب پر تفسیر و رسالہ مذکورہ سے انتخاب کر کے باضافہ بعض مضامین موسوم بہ لب لباب
کیا اور تقریرات مشکلہ اور مضامین متعلقہ اور سجع و ترصیع وغیرہا محسنات بدیع ترک کین تا ہر شخص
بے تکلف سمجھ لے اسلیے اکثر جگہہ ترجمہ عبارت عربی و فارسی برعایت لفظ کے نہین صرف مضمون
عبارت سلیس مین مذکور ہے بلکہ کہین بنظر اختصار قدر ضروری پر اقتصار منظور ہے ناظرین با انصاف سے
یہ امید ہے کہ بحکم لا تنظر الی من قال و انظر الی ما قال مؤلف عاجز کی بے مایگی پر نظر نفرما کر مین
کلام کو دیکھین کہ ماخذ اوسکا قرآن و حدیث و اقوال ائمہ دین و علماے راسخین ہے اور جو لطایف
و نکات اپنے ذہن سے لکھے یا قصص و حکایات کتب صوفیہ اور اون حضرات کی مکتوبات و ملفوظات
سے نقل کیے اصول شرع اور طریقہ سلف کے خلاف نہین معہذا جس جگہہ غلطی پاوین اصلاح فرماوین
زبان ساتھ طعن و تشنیع کے نہ کہولین کہ معترف بقصور پر طعن و تشنیع بزرگون سے بعید ہے بلکہ ایسا
خطاکار عفو و دعاے مغفرت کا سزاوار ہے و للارض من کاس الکرام نصیب باب اول ولادت
باسعادت وغیرہ احوال حضرت رسالت مین منقول ہے جس رات امنہ پاک ذات
اوس نور مقدس سے مشرف ہوئین انوار تمام عالم مین تابان اور خوشی کے آثار
اطراف زمین مین نمایان ہوے جبریل امین کو حکم پہونچا کہ علم سبز محمدی کعبہ کی چھت پر کہڑا
کرین اور عالم کو بشارت دین کہ نور محمدی نے آمنہ کے پیٹ مین قرار پایا بہترین خلایق بہترین
امم پر مبعوث ہوگا خوشا نصیب اوس امت کا جسے محمد سا پیغمبر ملے اوس رات زمین و آسمان
مین ندا ہوی کہ نبی آخر الزمان کے ظہور کا وقت ہزارون برکت و سعادت کے ساتھ نزدیک آیا
اور جنگل کے جانور اور قریش کے چارپاے باہم مبارکباد دیتے اور کہتے قسم خدا کی امنہ کے حمل مین
خدا کا رسول ہے یہ شخص امان دنیا و سراج اہل زمین ہے اور بہترین امت پر مبعوث ہوگا امنہ کہتی مین
جب مین حاملہ ہوئی کسی نے مجھے خواب مین کہا تمہارے پیٹ مین اس امت کا سردار ہے جب
چھ مہینے گذرے کسی نے خواب مین کہا تیرے حمل مین بہتر عالم کا ہے پیدا ہو تو اوسکا نام محمد رکھنا
جب مہینہ ربیع الاول کا شروع ہوا عالم انوار آسمانی سے منور ہوگیا اور امنہ کی دل مین عجب طرح کی
خوشی پیدا ہوئی کبھی عالم رویا مین اونکو بشارت دے جاتے اور کبھی بیداری مین فرشتون کی

تسبیح وتہلیل کی آواز آتی ساتوین شب ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین اے آمنہ
تجہے بشارت ہو کہ تیرے پیٹ سے پیغمبر صاحب اسماے حسنیٰ اور آیات کبریٰ پیدا ہوگا پہر
تو فرشتے رات دن آمنہ کے آس پاس رہتے اور پرند خوشی سے چہچہے کرتے گیارہوین رات فرشتے
تسبیح وتقدیس مین مشغول رہے بارہوین شب منادی نے ندا کی اے آمنہ تجہے اوس ہونے والے کے
ساتہ بشارت ہو جو آج تیرے پیٹ سے نکلیگا وہ آفتاب فلاح وہدایت ہے اوسکا نام محمد صلعم رکہنا
اوس رات انوار زمین آسمان مین تابان اور ستارے زمین کی جانب مایل تہے ملایکہ سبع سموات
زمین پر اوترے اور جبریل واسرافیل مولد شریف مین حاضر ہوے عرش ذوق شوق
مین ہلتا تہا زمین طرح طرح سے ناز کرتی تہی بت اوندہے آور شیاطین زنجیرون مین جکڑے ہو
تہے دریاے ساوہ خشک آور وادی سماوہ مین دریا جاری ہوا محل بادشاہ ایران کا شق ہوا
اور چودہ برج گر پڑے ایک علم مشرق اور ایک مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب ہوا اکناف
عالم مین ایک شور تہا وحش وطیر ہجوم مچارہے تہے اور فرشتے قدوم والا کے منتظر کہ وہ آفتاب
عالمتاب ہزارون جاہ وجلال کے ساتہ مسند ظہور پر جلوہ افروز ہوا اور تمام عالم کو کہ ظلمت
کفر وشرک مین مبتلا تہا جمال منور سے روشن کیا ؎ ولد الحبیب وشلہ لایولد ❊ ولد الحبیب
وخدہ یتورد ❊ ولد الحبیب مکحلا ومطیبا ❊ والنور من وجناتہ یتوقد ؎ آنکہون مین سرور
آگیا دیدار سے اونکے ❊ روشن ہوے دل جلوۂ رخسار سے اونکے ❊ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ ❊
صلوا علیہ وآلہ ❊ جب آپ پیدا ہوے ایک گوینده نے کہا یرحمک اللہ اللہ تم پر رحم کرے
پہر غیب سے ندا ہوئی وہ پیارا ہادی پیدا ہوا جو اوسپر ایکبار درود بہیجے گا خدا اوسپر دس بار
رحمت نازل کریگا اور اوسکا اجر بڑہایگا اور آپکی ساتہ ایک روشنی پیدا ہوئی
جسمین اہل مکہ کو شام کی عمارت نظر آئی ؎ شب میلاد محمد صلعم چہ شب روشن بود ❊ کز حرم
تا بحد شام منور گردید ❊ حرم وشام چہ کز مشرق ومغرب نورش ❊ ہمہ آفاق گشت محیط وہمہ جا در گردید ❊
ابن عباس کہتے ہین اول کلمہ جو زبان فیض ترجمان سے نکلا یہ تہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا
فسبحان اللہ بکرۃ واصیلا قسطلانی اور ابو نعیم روایت کرتے ہین کہ بعد ولادت کے آپ نے خدا کو
سجدہ کیا اور انگشت مبارک آسمان کی طرف اوٹہا کے فرمایا لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ صلعم

کوئی نبی ہو نہیں بیشک مین خدا کا رسول ہون بعض روایات مین ہے جناب الٰہی مین سجدہ
کر کے عرض کیا یارب ہب لی امتی خدایا میری امت مجھے بخشدے خطاب ہوا وہبتک
امتک یا علی رغمک مین نے تیری امت بسبب تیری ہمت بلند کے تجھے بخشی پھر فرشتون سے
ارشاد ہوا اشہدوا یا ملائکتی ان حبیبی لا ینسی امتہ عند الولادۃ فکیف ینسیہا یوم القیمۃ اے
میرے فرشتو گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی امت کو وقت ولادت کے نہین بہولتا تو قیامت کے
دن کب بہولے گا ابو نعیم نے دلایل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ بعد ولادت فرشتے تنعیم اوس
پانی سے کہ اپنے ساتہ لایا تہا آپ کو تین بار نہلایا اور پارہ حریر سے ایک مہر کہ شکل مین مثل بیضہ کے
اور چمک مین مانند زہرہ کے تہی نکالکر دوش نبوت پر ثبت کی ابن جوزی لکہتے ہین پہر فرشتے اوس
جناب کو آسمان کی طرف لے گئے پروردگار نے تاج کرامت اور خلعت عظمت عنایت فرمایا
اور منادی نے ندا کی اس مولود کو اکناف عالم اور اطراف زمین مین پہراؤ تا خلق اوسکے حال سے
واقف ہو اور اوسی صفوت آدم معرفت شیث رقت نوح خلت ابراہیم انقیاد اسمعیل
صبر ایوب شکر یعقوب جمال یوسف آواز داود حکومت سلیمان حکمت لقمان قوت موسیٰ بشارت
عیسیٰ زہد یحییٰ عطا کرو اور تمام انبیاء و مرسلین کے اخلاق مین غوطہ دو اور ایک روایت
مین ہے اونکو مشرق و مغرب مین پہراؤ اور موالد انبیا مین لے جاؤ تا پیغمبر اونکے حق مین
دعاے برکت کرین اور ملت حنفیہ کا لباس پہناکر ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر کرو اور
دریا و صحرا کو لے جاؤ کہ اونکا نام و صفت پہچانین اور نام اونکا دریا مین ماحی ہے یعنے کفر و شرک کی
مٹانے والی آور ایک روایت مین ہے ارادہ ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام زمین کی سیر کراؤ اور ارواح
ملایک و جن و انس و وحش و طیر کو دکہاؤ اور کنجی نبوت اور نصرت اور خزانہ عالم کی اونکے
ہاتہ مین دو اور سب پیمبرون کے اخلاق اون مین جمع کرو آمنہ کہتی ہین اوس وقت
مجہے تین شخص نہایت خوبصورت نظر آئے گویا آفتاب اونکے چہرون مین چمکتا تہا ایک کی ہاتہ
مین چاندی کا ابریق جس سے مشک کی خوشبو آتی دوسرے کے پاس زمرد کا طشت جسکے
چار کونے تہے ہر گوشہ مین آبدار موتی لگے پہر ایک گوینده نے کہا اے خدا کی پیاری یہ طشت دنیا ہے
اسکے جس گوشہ کو چاہے پسند کرے آپ نے بیچ مین ہاتہ رکہدیا غیب سے ندا ہوئی بخداے کعبہ

اوسنے کعبہ کو کہ وہی اوسکا مولد ہے اور وہی اوسکا قبلہ اختیار کیا قیصر سے کے ہاتہ مین حریر
سبز کا ٹکڑا تہا حضرت کو اوس طشت مین بٹہاکر ابریق کے پانی سے سات بار نہلایا اور جامۂ حریر مین
لپیٹا پہر ایک نے آپکو پرون تلے چہپایا اور آنکہون کے بیچ مین بوسہ دے کر کہا اے
محمد بشارت ہو کہ خدا نے تمہین سب پیغمبرون کا علم اور سخاوت و شجاعت اور اسی طرح ہر
خوبی سب سے زیادہ عنایت کی اور رضوان داروغہ بہشت نے حاضر ہو کر آپ کے کان مین کہا
اے محمد بشارت ہو کہ تمہین سب پیغمبرون کا علم ملا اور تم سب سے زیادہ بہادر اور دانشمند ہو
آمنہ کہتی ہین غیب سے ندا ہوئی کیا خوب حکومت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی کہ تمام خلق آپکے
قبضے مین اور فرمان بردار ہو جاوے گی کہتے ہین جب فرشتے زیارت اور آپ کے خدمت سے
فارغ ہوے دایہ نے نہلانے کا ارادہ کیا آپ نے بزبان فصیح فرمایا مین آب رحمت سے غسل
دیا گیا ازل مین بہی پاک تہا اور اب بہی پاک پیدا ہوا بعدہ عبد المطلب آپکو خانہ کعبہ مین لیگئے
اور شکر الٰہی بجالائے اور چند اشعار آپکی مدح و ثنا مین کہے پہر وہان سے لاکر آمنہ کی گود مین
دیا تین یا سات روز آمنہ نے دودہ پلایا پہر ثوبیہ کنیزک ابو لہب جسے اوسنے ولادت باسعادت کی
خبر سنکے آزاد کیا تہا اس دولت سے مشرف ہوئے پہر یہ سعادت حلیمہ سعدیہ کو ملی قبیلۂ بنی سعد
اون دنون قحط عظیم مین مبتلا تہا آپ کی برکت سے نہایت فراغت حاصل ہوئی قوم کی عورتون
نے راہ مکہ مین ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے خدای تعالے نے اوس لڑکے کی برکت سے جو قریش مین
پیدا ہوا اور وہ دن کا آفتاب اور رات کا چاند ہے یہ برس تم پر آسان و فراخ کر دیا خوشا وقت
اون چہاتیون کا جو اوسے دودہ پلائین اے بنی سعد کی عورتو دوڑو اور اوس دولت و
سعادت کو لو حلیمہ کہتے ہین یہ آواز سنکے سب عورتین چلنے مین شتابی کرتین مین ہر چند جلدی
کرتی مگر میرے گدہی ضعف ولاغری کے سبب سے پیچہے رہتی ناگاہ غیب سے آواز آئی ہنیا لک
یا حلیمۃ خوشا حال تیرا اے حلیمہ اور ایک شخص بلند قامت نے پہاڑون کی درمیان سے نکل کے
مجہسے کہا اے حلیمہ خدای تعالے نے تجہے بشارت دی ہے اور مجہے حکم کیا ہی کہ شیطانون و سرکشونکو
تجہسے دور کرون جب مین آپ کو لیکر اپنے شوہر کے پاس گئی وہ صورت مبارک دیکہتی عاشق
ہوگیا اور میری اونٹنی کی تہنون مین کہ مدت سے خشک تہے دودہ بہر آیا جب اپنے گہر کو چلی

جس جنگل مین پہونچتے سر سبز و شاداب ہو جاتا اور جس درخت کے تلے ٹھہرتے آپکو سلام کرتا اور
سایہ اوسکا آپکی طرف جھک آتا میری سواری کا جانور نہایت سست تھا آپکے سوار ہوتے ہی سب قافلہ
سے آگے چلنے لگا قافلہ کی عورتون نے اوسکی چالاکی پر تعجب کیا اوسنے بزبان فصیح کہا
ای بنی سعد کی عورتو تم نہین جانتی ہو میرے اوپر وہ شخص سوار ہے جو خدا کا پیارا اور پیغمبرون کا سردار
ہے راہ مین بکریان چرتی تہین مجہسے بولین اے حلیمہ تو اس بچہ کو جانتی ہے یہ مالک زمین
و آسمان کا پیغمبر اور اولاد آدم کا سرور اور سب جن و انس سے بہتر ہے اور ایک پیرمرد نظر آیا
حضرت کو دیکہکر کہنے لگا یہ لڑکا ختم المرسلین ہے وادی سدرہ مین حبشہ کے کئی عالم ملے آپکو دیکھتے ہی
بولے یہ پیغمبر آخر الزمان ہین اور وادی ہوازن مین ایک اور پیرمرد نظر آیا کہا یہ خاتم الانبیا ہین
انہین کے پیدا ہونے کی عیسیٰ نے خبر دی تہی جب مین گہر پہونچی آپ کا ہاتہ بکریون کو لگا دیا
اسقدر دودہ دینے لگین کہ ایک دن کا دودہ چالیس دن کفایت کرتا جب زنان بنی سعد نے
دیکہا کہ حلیمہ کی شات بکریون سے سات سو ہو گئین اور سیکڑون محتاج اونکے دروازے پر
پڑے رہتے ہین حلیمہ سے کہا ہمین بہی محمد کی برکت سے بہرہ مند کر حلیمہ نے پاے مبارک کے دہوکر
پانی قوم کی بکریون کو پلایا سب حامل ہو گئین اور قوم اونکی دودہ سے آسودہ و متمول ہوگئی
غیب سے آواز آئی اے حلیمہ تجہے اوس فرزند کے ساتہ بشارت ہو جو تمام عرب کا سردار ہے
حلیمہ کہتی ہین جو دعا مین نے حضرت کے وسیلے سے مانگی فوراً قبول ہوئی اور کبہی بول و براز
حضرت کا نہ دہویا کہ آپ بستر پر پاخانہ پیشاب نہ کرتے اور بائین پستان سے دودہ نہ پیتے نکتہ
خالق نے اوس جناب کو مکارم اخلاق سے آراستہ پیدا کیا تہا لہذا بچپن مین بہی
ضرورت سے زیادہ دنیا کی طرف التفات نہ فرماتے یا بہ سبب کمال عدالت کے پستان چپ بہائی
رضاعی کے واسطے چہوڑ دیتے جب نو مہینے کے ہوے بفصاحت کلام کرنے لگے لڑکے کہیلنے کو
بلاتے فرماتے مجہے کہیلنے کے لیئے نہین پیدا کیا ایک روز حلیمہ کی گود مین بیٹہے تہے کئی بکریان
ادہر سے گذرین ایک نے آپ کو سجدہ کیا اور سر مبارک پر بوسہ دیا جب اچہی طرح چلنے لگے
حلیمہ سے کہا میرے بہائی دن کو کہان جاتے ہین عرض کیا بکریان چراتے مین فرمایا مین بہی اونکے ساتہ
جاؤن گا ہر چند عذر کیا قبول نہوا نکتہ پروردگار نے بکریان چرا نیکی رغبت اوس جناب کو دلمین

پیدا کی کہ یہ کام سیاست اور شفقت بر ضعفاء است او صبر بر مصیبت وغیرہا امور سے کہ لوازم نبوت
سے ہین نہایت مناسبت رکہتا ہی اور تواضع اور فروتنی سکہاتا ہے علاوہ برین جب مرد احسان شناس
ایسے حقیر کام سے کسی منصب عمدہ او رعہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوتا ہے اوس نعمت غیر مترقبہ کو محض
فضل الہی پرودی کا سمجہتا ہی اور شکر اوسکا بجالاتا ہے حلیمہ سے منقول ہی اکیدن میری بیٹے نے کہا ای میری مان
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بس عجیب ہی جس جنگل مین جاتی ہین ہرا ہو جاتا ہی اور دہوپ مین ابر سر مبارک کے
سایہ کرتا ہی جنگل کے جانور آپکے قدم چومتے ہین مین نے کہا اے فرزند اپنے بہائی کا حال کسی سے نکہنا
جب عمر شریف چار برس کی ہوئی فرشتون نے سینہ مبارک چاک کیا اور دل مقدس چیر کر ایک
سیاہ نقطہ خون آلود نکالکر پہینکدیا اور کہا ہذا حظ الشیطان منک یا حبیب اللہ ای پیارے تم خوف نکرو
اگر تم اون خوبیون سے جو حق تعالی نے تمہارے لیے رکہین واقف ہو جاؤ ہر آئینہ آنکہین تمہاری
کہل جائین حلیمہ یہ حال سنکر نہایت ڈرین اور مکہ کا قصد کیا رات کو غیب سے آواز آئی
کہ خیر و برکت بنی سعد سے جاتی ہے اور اے بطحاے مکہ خوش ہو کہ روشنی و زینت
تجہ مین پہر آتی ہے جب آپ کو ساتہ لے کر حرم کے متصل پہونچین ایک آواز سنی اے حطیم
مبارک ہو آج آفتاب جود و سخاوت شاہ جوان دولت تشریف لاتا ہے حضرت کو حطیم مین
بٹہا کر گوسفند کی تلاش مین نکلین لوٹ کر آئین تو آپ کو نپایا ہر چند چپ و راست ڈہونڈہا
سراغ نملا وا محمداہ وا ولداہ کہتی اور گریہ و زاری کرنے لگین اونکی بیقراری اور آہ و زاری
سے عالم بالا مین لرزہ پڑ گیا جسنے حال زار اون کا دیکہا بے اختیار اشکبار ہوا ایک پیر مرد نے
کہا تجہے عزی کے پاس لے چلتا ہون وہ بت غیب کی باتین بتاتا ہے جو اوسکے
پاس جاتا ہے اپنی مراد پاتا ہے القصہ وہ مرد ضعیف حلیمہ کو بتخانہ مین لے گیا اور
عزی کو سجدہ کر کے کہا اے خداوند عرب و دریاے کرم یہ حلیمہ مسافرہ تیری پناہ مین آئی ہے
اور تجہسے اپنی مراد مانگتی ہے اسکا بیٹا محمد تیرے ملک مین گم ہو گیا یہ کہتے ہی عزی اور سب بت منہ کے بل زمین
پر گر پڑے اور اون سے آواز آئی اے شخص کس کا ذکر کرتا ہے اور ہمارے زخم دل پر کیون
نمک چہڑکتا ہے یہ شخص ہمکو سنگسار اور بے اعتبار کرے گا ہماری کیا مجال کہ اوسکو معاملہ مین
دخل دین جسکا نام سنتے ہی سب حیلے اور فتنے ہمارے مٹ گئے پیر مرد نے یہ ماجرا عجیب و غریب دیکہکر

حلیمہ سے کہا مبارک ہو وہ ڈر کا ہرگز گم نہ ہوگا بلکہ گمراہون کو راہ بتاوےگا جب خبر آپکے گم ہونیکی
عبد المطلب کو پہونچی روتے ہوئے خانۂ کعبہ مین آئے اور جناب الٰہی مین عرض کیا الٰہا بادشاہا
اگرچہ مین اس لائق نہین کہ میری بات تیرے دروازے پر سنی جاوے مگر اوس طفل جوان دولت
مین تیری عنایت کے آثار پاتا ہون اسلیے اوسی کو تیری جناب مین شفیع لاتا ہون کہ مجھکو اوسکی حال سے
آگاہ کر ندا ہوئی ای عبد المطلب قریب ہے کہ وہ تجھے ملے اور ہم اوسکے حافظ و نگہبان ہین
بعض روایات مین وارد ہوا ابو جہل اوس درخت کی طرف جسکے نیچے آپ تشریف رکھتے تھے
گذرا آپکو اکیلا دیکھکر اونٹ پر پیچھے سوار کیا ہرچند چاہا اونٹ نے قدم نہ اوٹھایا جب آگے بٹھایا
چلنے لگا حیران و ترسان عبد المطلب کے پاس آپکو لایا اور کہا مجھے اندیشہ ہے دیکھیے یہ لڑکا تمہارا
میرے ساتھ کیا کرے اور یہ اوس مرتبہ کی تکمیل تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے پرورش کرایا
چھٹے برس والدہ شریفہ نے کہ اپنے بھائیون سے ملنے مدینہ کو گئی تھین لوٹتے وقت منزل ابوا مین
انتقال فرمایا اور والد ماجد حضرت کے ایام حمل شریف مین یا جب آپ دو برس چار مہینے کے
ہوے رحلت کر چکے تھے نکتہ غیرت الٰہی نے نہ چاہا کہ میرے حبیب کو غیر سے التجا کی عادت اور اوسکی
تہذیب و تادیب دوسرے کے ہاتھ سے ہو اسلیے ابتدا ہی سے اسباب ظاہری قطع کیے اور اوس
دُرِّ یتیم بحر رسالت کو بے مادر و بے پدر کردیا کہ علل و اسباب سے دل نہ لگائین اور اپنے پروردگار
کی عنایت کا شکر بجا لائین کہ اونکو باوجود یتیمی اور بیکسی کے ایسی اخلاق فاضلہ اور عادات
شائستہ سے کہ انصاف ساتھ اونکے بیان تا بہ آسانی دشوار ہے مہذب فرمایا اگر تمام جہان
کسی کی تعلیم مین کوشش اور سعی کرے ایک شمہ آپکے اخلاق و اوصاف کا تعلیم کرسکے اے عزیز
وہ ذات گرامی صفات واسطہ امکان و وجوب ہے مرتبہ وجوب مین اگر استعانت بالغیر ممنوع ہے
اس جگہہ بھی استکمال بغیر الله محال ہے اگر والدین جناب کے زندہ رہتے ظاہربین اونکو واسطہ
تہذیب ٹھہراتے کہ کیا اچھی طرح اپنے فرزند کی تعلیم و تہذیب کی حضرت احدیت نے اسقدر
شرکت بھی پسند نہ فرمائی اور دفتر کمالات محمدیہ پر تعلیم خلق کا حرف نہ آنے دیا اسی وجہ سے
ولادت آپکی جمعہ کے دن اور ماہ رمضان مین نہوئی تا لوگ آپکو مشرف بزمان نہ سمجھین کہ ہمارے حضرت
ایسے بزرگ دن یا مبارک مہینے مین پیدا ہوے بلکہ آپکی ولادت سے زمانہ کو شرف جانین

کہ روز جمعہ اگرچہ سید الایام اور ماہ رمضان سید الشہور ہے مگر پیر کا دن اور ماہ ربیع الاول
بہی متبرک ہے کہ روز و ماہ ولادت حضور ہے بعد انتقال آمنہ کے عبد المطلب آپکی پرورش
مین مصروف ہوے اوسی سال قریش مین قحط پڑا ہاتف نے پکارا اس پیغمبر آخر الزمان کے وسیلہ
سے دعا مانگو گے تو مینہہ برسے گا عبد المطلب نے بتوسل جناب کے دعا کی خوب بارش ہوئی
ساتوین یا آٹھوین برس ولادت کے عبد المطلب نے رحلت فرمائی اور پرورش و کفالت حضرت کی
ابو طالب سے متعلق ہوئی حق تعالے نے اسرافیل علیہ السلام کو آپکی نگہبانی اور خدمت پر مامور
کیا تین برس اور بقول مجد الدین فیروزآبادی صاحب صراط المستقیم کے ساتوین برس سے
گیارہوین برس تک حاضر رہے اس عرصہ مین کبھی آپ پر ظاہر بہی ہوتی بارہوین برس سے جبریل
امین اس خدمت پر مقرر ہوئے اُسی سال ابو طالب آپکو ملک شام کیطرف لیگئے بحیرا راہب
کہ اگلی کتابون سے اس ملک مین پہونچنا حضرت کا دریافت کر کے بامید زیارت بصری مین
رہتا تہا آپکو پہچان کر تعظیم کے لیے اوٹہا اور کہا ہذا سید العالمین ہذا رسول رب العالمین
یبعثہ رحمۃ للعالمین یہ سب عالم کے سردار اور رسول پروردگار ہین اللہ انکو تمام جہان کے
لیے رحمت بہیجے گا اے ابو طالب انہین ملک شام مین مت بہراؤ اور یہود کے شر سے بچاؤ
کہتے ہین جب قافلہ قریش صومعہ بحیرا پاس پہونچا بحیرا نے دیکہا کہ پتہر اور درخت ان مین
کسی کو سجدہ کرتے ہین اور وہ جانتا تہا کہ نبی کے سوا کسی کو پتہر اور درخت سجدہ نہین کرتے
صومعہ سے اُترا اہل قافلہ نے درخت کا سایہ پہلے سے گہیر لیا تہا جب آپ تشریف لائے
جگہ نپائی دہوپ مین بیٹہہ گئے سایہ اوسیطرف جہک گیا بحیرا نے کہا دیکہو درخت کا سایہ اونکی
طرف جہکتا ہے پچیسوین سال مال خدیجہ کا بطور مضاربت لے کر شام کو روانہ ہوے جب بصری
مین پہونچے نسطور راہب نے دیکہتے ہی کہا بیشک یہ جوان نبی آخر الزمان ہے میسرہ غلام خدیجہ
نے کہ اس سفر مین ہمراہ تہا یہ حال اور جو خوارق و ارہاصات راہ مین دیکہے تہے خدیجہ سے
بیان کیے اور انہون نے بہی لوٹتے وقت فرشتون کو سر مبارک پر سایہ کرتے دیکہا اسلیے
محبت حضرت کی اونکے دل مین پیدا ہوئی اور نکاح کی درخواست کی آپ نے بمشورہ ابو طالب
اونسے نکاح کیا پینتیسوین سال قریش نے کعبہ از سر نو بنایا آپ بہی شریک تہے اور حجر اسود

دست حق پرست سے اوٹھا کر اوسکی جگہہ رکھا اسیطرح نیک کاموں مین شرکت کرتے اور
بدباتون سے نفرت رکھتے اگر قریش کفر کی مجلس مین بلاتے کبھی تشریف نہ لیجاتے الغرض بدایت
ازلی جسکی دستگیری فرماتی ہے عالم غیب سے اوسکے لیے ایک واعظ و زاجر مقرر ہوتا ہے
کہ بری باتون سے نفرت اور نیکیون کیطرف رغبت دلاتا ہے ابراہیم علیہ السلام کو زمانۂ بچپن
مین آفتاب و ماہتاب و ستارون کی تغیر سے اونکے حدوث و عدم استحقاق ربوبیت پر استدلال
کیا اور نمرود کو مجمع عام مین الزام دیا جب یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے جزع و فزع پر نظر کی
یعقوب علیہ السلام کی صورت نظر آئی کہ دانتون مین اونگلیان دابی کہتی ہین ای یوسف
تیرا نام پیغمبرون مین لکھا ہے اور تو نادانون کے کام کرتا ہے ابن اثیر جامع الاصول اور
ابن جوزی کتاب الوفا مین روایت کرتے ہین جب نبوت کو تین برس رہے اسرافیل خدمت مین
حاضر رہتے پھر جبریل مامور بخدمت ہوئے نکتہ حکیم مطلق نے نزول وحی سے پہلے اوس جناب
پر انوار و اسرار ظاہر فرمانے اور فرشتون کو خدمت مین رکھنا عالم ملکوت سے مناسبت
اور رفتہ رفتہ بار نبوت اور مشاہدہ انوار و تجلیات جبروت و لاہوت کی قوت پیدا ہو اگر
وحی ناگہان نازل ہوتی بنائے بشریت منہدم ہوجاتی اسی غرض کے لیے حضرات صوفیہ نے سیر آفاقی
اور انفسی کو مقدمۂ معرفت قرار دیا سالک اول محسوسات و تخیلات مین فکر کرتا ہے یہانتک
کہ استعداد سیر عالم ملکوت کی پیدا ہوتی ہے پھر سیر انفسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ آدمی اوس
تفصیل کا جو ملک و ملکوت مین مطالعہ کریگا اجمال ہے اسی لیے اوسے مجمع العجائب والغرائب
کہتے ہین ای عزیز ملک و ملکوت مین کوئی چیز انسان سے بہتر نہین نظام عالم اوس سے وابستہ ہے گویا بقا
و حفظ انواع معدنیہ و نباتیہ و حیوانیہ اوسی سے متعلق ہے اور عالم ملکوت مین تصرف اوسکا جاری ہے
زمین زادہ بر آسمان تاختہ ٭ زمین و زمان را بہم ساختہ ٭ اور علم اوسکا فلکیات کو حاوی ہے کہ باستعانت
آلات رصدیہ آسمان کے ستارے شمار کرتا ہے اور مقدار حرکات اجرام علویہ دریافت کرلیتا ہے
باوجود اسکے کہ عالم خاک پر ہے مساحت افلاک کی کرتا ہے جسطرح محسوسات کی طرف پانچ دروازے
ہین معقولات کی طرف بھی ایک دروازہ رکھتا ہے اور جسطرح صور منقشہ ایک آئینہ کی اوسمین
منعکس ہوتی ہین اسیطرح بعد تصفیہ و تجلیہ قلب کی لوح محفوظ سے علم حاصل کرتا ہے وکذلک

نری ابراہیم ملکوت السموات والارض سے تا لب زدلم انقدرانبوہ معانی ست ؛ کہ دل نہ توانم بلب اوردبیان را ؛ ودین زمزمہا کز مددطبع طرازم ؛ گویند کہ روح القدس آموخت فلان را ؛ یہان تک کہ ایک تجلی نور اصل کی اوسکے دل پر ہوتی ہے کہ خمیر کی طرح تمام جسم کو بتدریج اپنے رنگ پر کرلیتی ہے اوسوقت یہ جسم خاکی عرش سے بہتر ہوجاتا ہے بہان او سکا یہ ہے کہ جب نفس انسان کا امارگی او جزو ناری سرکشی اور جزو ارضی پستہمتی او راسی طرح بسبب مجاہدہ اور ریاضت کے سب اجزا اپنی اپنی اقتضا اور تنازع سے باز رہتے ہین تو اوسوقت وحدت باطنی حاصل ہو وحدت حقیقی سی نسبت کامل ہوتی ہے اور گرفتاری بغیر سے نجات پاتا ہی اور بحکم المرء مع من احب ایک طرح کی معیت مجہول الکیفیت حضرت احدیت سے حاصل کرتا ہے بخلاف عالم کبیر کے کہ یہ معیت وحدانی اوسمین کبھا دلالۃ قصدا و عتبارا اور وہ نسبت بڑہتی جاتی ہے یہان تک کہ صرف ذات سے باوصف اسکے کہ صفات وشیونات کسی حال مین اوس سے منفک نہین علاقہ پیدا کرتا ہے اور جمال ذات اسوجہ کہ نظر طالب کی اوسپر مقتصر ہے بلا امتزاج صفات وشیونات آئینہ دل مین جلوہ فرماتا ہے اس جگہ سے معنی حدیث ان اللہ خلق آدم علی صورتہ کی بخوبی حل ہوئی کہ وہ ذات پاک صورت وشکل سے منزہ ہے مگر جو مرتبہ تنزیہ کے لیے کوئی صورت فرض کی جائے تو انسان کو وحدت مین ایک مناسبت مجہول الکیفیت اوس صورت مفروضہ سے حاصل ہوگی اسلیے وہ آفتاب جلال وہیبت جسنے پہاڑ کو کہ اجسام مین سخت تر ہے ٹکڑے ٹکڑے کردیا جعلہ دکا مسلمان کامل کے دل پر چمکتا ہے اور وہ نعرہ ہل من مزید مارتا ہے لا یحمل عطایا الملک الا مطایاہ مثل مشہور ہے رستم را رخش رستم باید اور وہ بارگران امانت کہ آسمان بان رفعت وزمین بان وسعت وپہاڑ بان صلابت وجن بان زور وقوت بلکہ ملائکہ ہفت آسمان کہ نعرہ نحن نسبح بحمدک ونقدس لک کا مارتے تہے نہ اوٹہا سکے فابین ان یحملنہا اس مشت خاک بے بضاعت نے اپنے دوش ہمت پر اوٹہالیا انہ کان ظلوما یعنے وہ اپنے نفس پر نہایت ظلم کرنے والا ہے اور جو نفس پر جبر نہ کرے یہ بارگران کب اوٹہا سکتا ہے ؎ آسمان بار امانت نتوانست کشید ؛ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ؛ جو لاکہ جو کچہ دیکہتا اور سنتا اور کہتا اور سمجہتا ہے دائرۂ نفی مین داخل کرتا ہے ؎ در راہ تو فکر من بجائے نرسید ؛ کانجا رسن وفکر نشان نیست پدید ؛ من گیشم ولہ تو کو فکر کجا ؛ حقا کہ خیال نیست

ہمہ دیدہ وشنیدہ ما ✿ بکنہ حقیقت نرسیم ✿ ای یقین وگمان ما ہمہ ہیچ ✿ ہرچہ بیند خیال ما ہمہ نقص ✿ ہرچہ گوید زبان ما ہمہ ہیچ ✿ اور مقام اثبات مین سوا اعتراف بجہل کے دم ہنین مارتا ✿ آن عقل کجا کہ در کمال تو رسد ✿ ان روح کجا کہ در جلال تو رسد ✿ گیرم کہ تو پردہ برگرفتی زجمال ✿ آن دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد ✿ صدیق اکبر رض فرماتے ہین العجز عن درک الادراک ادراک نہایت دانائی کی یہ ہے کہ اپنی نادانی کا اقرار کرے بیان اعتراف بجہل عین علم اور دعوی علم سراسر جہل کوئی شخص یہ شعر پڑہتا تھا ✿ اسائل سلمی فہل من مخبر ✿ یکون لہ علم بہا این تنزل ✿ شبلی رح نے بے اختیار چیخ ماری اور کہا واللہ ما فی الدارین عنہ مخبر یہ مقام جہل وحیرت ہے نہ وہ جہل وحیرت جسے ہم جہل وحیرت جانتے ہین بلکہ عین معرفت ہے نہ وہ معرفت جسے ہم معرفت کہتے ہین دیدہ کشف وشہود اس جگہہ خیرہ وتباہ اور ہاتہ عقل کا دامن ادراک سے کوتاہ نہ اس وجہ سے کہ ظہور مطلوب مین قصور ہے بلکہ اس نظر سے کہ عقل خفاش اور وہ نور ہے ✿ سا ہمین کرد سوری دعاے سحر ✿ کہ ہماش آید سلیمان نگر ✿ چہ خوش گفت یک مرغ زیرک بدو ✿ سلیمان بیاید دے جائے کو ✿ ای عزیز جبکہ خاصان بارگاہ ما عرفناک حق معرفتک لیمین وکلیم باری جواب ارنی مین لن ترانی سنین تو ہمارا تمہارا وہان ذکر کیا اور زید وعمرو کی رسائی کجا ✿ تو از کجا و امید وصال او ز کجا ✿ بہ دامنش نرسد دست ہر گدا حافظ ✿ خواجہ ابو الحسن خرقانی رض فرماتے ہین کمال قرب اس جگہہ کمال بعد ہے ایعزیز یہان وصل مین ہجر اور ہجر مین وصل بعد مین قرب قرب مین بعد ✿ فقلت لاصحابی ہی الشمس ضوءہا ✿ قریب ولکن تناولہا بعید ✿ خواجہ بایزید بسطامی رح سے منقول ہے مین نے سنا تہا الرحمن علی العرش استوی جب عرش تک پہونچا اوسے بہی اپنی طرح تشنہ پایا پس استقرار عرشی بہی مجازی ہے متوسط ظل کو اصل اور تجلی کو عین متجلی سمجہتے ہین اور مبتدی ایمان استدلالی کو معرفت حقیقی جانتے ہین کل حزب بما لدیہم فرحون منتہی سکتے مین ہین ✿ ہلا ای مرغ زیرک پر میندازی ✿ کہ اینجا مشکل ست آہنگ پرواز ✿ درین وادی نہ رہ پیدا نہ منزل ✿ ازین پردہ نہ بانگ آید نہ آواز ✿ کسے واقف نگردد ازین حرف ✿ کسے محرم نمی باشد ازین راز ✿ ای عزیز جب مطلوب اوج عزت سے نزول نہ کرے گا اور طالب حضیض عبودیت سے ترقی نکر سکے گا رسائی یہان یہ وہ درد ہے جس کا درمان نایاب ہے مگر توفیہ فرماتے ہین

جو اس درد مین مبتلا ہے زندہ بجان و رجسے مطلوب ہاتہ آوے زندہ بجانان ہو مردہ وگر نہ زندہ بجان ہے
اور نہ زندہ بجانان انسان اسی درد کے سبب تمام خلق سے سرفراز اور حیات حقیقی سے مشرف
و ممتاز ہے کہ مرتبہ اوسکا فرشتون سے بڑہ گیا ہے فرشتہ گر نہ بیند جوہر تو ٭ دگر
رہ سجدہ آرد برو رتو ٭ فرشتون کو باوصف کمال قدس کے مقام معین سے تجاوز نہین
وما منا الا لہ مقام معلوم اور منتہی آب و خاک کا حضرت پاک ہے ان الی ربک المنتہی جو قرب و معیت
اونکو حاصل ہے کسی مخلوق کو نہین ہو معکم اینما کنتم ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ اذا سالک عبادی
عنی فانی قریب نحن اقرب الیہ من حبل الورید اسلیے کہ محیط کو جو نسبت مرکز کی ساتہ ہے کسی کو نہین
بس نقطہ خاک باوجود اسکے کہ اسفل موجودات ہے محیط مطلق سے قرب معنوی رکہتا ہے اسیلیے
وارد ہوا کہ بندہ سجدہ کے وقت خدا سے زیادہ قریب ہوتا ہے ٭ منم این کز تو مے بینم وصالے
زہے خوش اتفاقی طرفہ حالے ٭ گدائے را ازین بہتر چہ باشد ٭ کہ با درویش سلطانے مجالے
ہنوزم نیست باور کاین وصال ست ٭ مگر در خواب مے بینم خیالے ٭ مصنوعات بیشمار ہین مگر جو کام
آب و گل سے ہے دوسرے سے نہین ٭ ہست از بہر عالم پاک ٭ رازہائے نہفتہ در دل خاک ٭
نظر عنایت اس مشت خاک بے بضاعت پر ازلی ہے ٭ شرفنا علی ذکر الحبیب مدامتہ ٭
سکرنا بہا قبل ان یخلق الکرام ٭ جب فرشتون نے بحال حیرت عرض کیا خدایا ہم مدت سے تیری
عبادت کرتے ہین اور انسان کو بے سابقہ خدمت یہ رتبہ دیا جاتا ہے ارشاد ہوا انی اعلم ما لا تعلمون
وہ مالک مختار ہے جسے چاہے نوازے کسیکی کیا مجال جو اوسکے کام مین دخل دے اور چون و چرا
کرے لا یسأل عما یفعل وہم یسألون کسی نے شبلی رح کو خواب مین دیکہا حال دریافت کیا فرمایا
جب نکیرین نے مجہسے سوال کیا تیرا رب کون ہے یعنی کہا وہ جسنے تم سب فرشتون سے میرے باپ کو سجدہ کرایا
ایک نے دوسرے سے کہا اسکے پاس سے چلو کہ ہم اس سے سوال کرتے ہین اور یہ سب بنی آدم کیطرف
سے جواب دیتا ہے بالجملہ انسان مجمع کمالات و اشرف مخلوقات ہے اگر نسبت اوسکی اوس
عالم سے کامل ہو جاتی ہے مدبرات امر سے شمار کیا جاتا ہے بلکہ مرتبہ اوسکا فرشتون سے بڑہ جاتا ہے کہ وہ اصل
خلقت مین شہوت و غضب سے پاک ہین اور یہ محنت و ریاضت سے اونکو عقل و
شرع کا تابع کرتا ہے باوصف اسکے کہ ظلمات ہیولانیہ اور کدورات مادیہ مین مبتلا ہے اونکی

اقتضا سے بچاہت ہے ؎ گدای میکدہ ام لیک وقت مستی بین ٭ کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم ٭
ہان جو لوگ اونکی اقتضا پر عمل کرتے ہین اور حکم شرع پر نہین چلتے اولئک کالانعام وہ مانند
چارپایون کے ہین کہ اپنی تکمیل اور فضائل کی تحصیل سے کام نہین رکھتے بل ہم اضل سبیلا بلکہ اونسے
بھی زیادہ گمراہ اور بدتر ہین کہ وہ استعداد ضائع کرتے ہین اے عزیز مدار کار تری طلب پہ ہے سگ اصحاب کہف
کا مطلوب عمدہ تہا قیمت اوسکی شیرون سے بڑہ گئی بلعم باعور نفس کی پیروی کی کتونسے بدتر ہو گیا
شیخ رکن الدین قدس سرہ سے نقل کرتے ہین حکم صفت پر ہے نہ صورت پر دار آخرت مین یہ حکم ظاہر ہوگا طمع کو
کتے کی شکل پر اور ظالم کو بھیڑی اور متکبر کو چیتے کی صورت پر مسخ کرینگے مولی علی اپنے لشکریون سے
فرماتے ہین یا اشباہ الرجال ولا رجال ہم ہرچند تمہاری شکل و صورت مردونکی سی ہے مگر درحقیقت مردمی سے
بہرہ نہین رکھتے اصل یہ ہے کہ انسان مین فرشتون اور چارپاؤن اور درندونکی صفات جمع ہین اگر
فرشتون کی صفت غالب آتی ہے اونکے گروہ مین داخل ہوتا ہے اور جو صفت بہائم
یا سباع کی بڑہ جاتی ہے اونکی عادت اختیار کرتا ہے یاکلون کما تاکل الانعام فرق اسقدر ہے
کہ اونسے مواخذہ نہین اور اسپر حرام مین عذاب ہے اور مکروہ مین عتاب و فضول حلال
مین طول حساب علامہ بیضاوی شافعی انما المشرکون نجس کی تفسیر مین لکھتے ہین
کہ مشرکین کہتے ہین کہ ونکے مانند نجس العین ہین کسی بزرگ نے اسجگہہ ایک نکتہ بدیعہ اور لطیفہ پسندیدہ کہا ہے
کہ مبدء بدن کا زمین اور روح انسانی آسمانی ہے اور آسمان و زمین تعمیل حکم الٰہی مین
مستعد و سرگرم ہین پس جو آدمی اپنے مولی کی نافرمانی کرے انسانیت سے خارج ہے
کہ جب حکم اجزا کا باطل ہوا مرکب بھی نرہا مگر یہ اونکے طور پر ہے جنکے نزدیک انسان جسم و جان
سے مرکب ہے اور جنکے طور پر انسان عبارت روح سے ہے اور بدن بمنزلہ مرکب
ہے جب اقتضای روح پر عمل نکیا مرتبہ انسانیت سے قطعاً خارج ہوگیا یہ حال اوسکا ہی
جو مقتضای انسانیت مین قصور کرے پس اوسکا حال کیا ہوگا جو اوسکے خلاف پر چلے
وہ چارپایون اور درندون سے قطعاً بدتر ہے کہ ہر جاندار یہان تک کہ آلو اور کدو اوسکو
جس سے بقا اوسکی مربوط ہے تلاش کرتا ہے اور یہ اسباب اپنی موت اور فنا کی
ڈہونڈتا پھرتا ہے کوا جسے اینٹ اوٹہاتے دیکہتا ہے فوراً بہاگ جاتا ہے شیطان

اور نفس امارہ شب و روز اسباب اسکی ہلاکت کے جمع کرتے ہین اور یہ اصلاح پذیر نہین کرتا طاوس مین ایک عیب ہے جب اوسے دیکھتا ہے روتا ہے اسمین ہزار عیب ہین اور اپنے حال پر ہرگز تاسف نہین کرتا الغرض جانور ایک طرف عناصر بھی اپنی حیز کی طرف دوڑتے ہین اور تو باوصف شعور وادراک کے وطن اصلی کیطرف کسی وقت متوجہ نہین ہوتا آسمان اوسکے حلم سے شق ہوگا اور پتھر خوف سے پھٹ جاتا ہے تو نافرمانی سے باز نہین آتا اور قہار مطلق سے خوف نہین کرتا فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ تیرے دل پر صادق ہے اور فکلھم اذا فکرت فیھم * حمیر و کلاب او ذباب * تیرے حال کے مطابق ہے بامقتضائے انسانیت یعنے مطلوب حقیقی کے طلب مین محنت و مشقت اختیار کر یا دعوی انسانیت سے دست بردار ہو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بان مرتبہ کسقدر محنت و ریاضت کرتے اکثر اوقات غار حرا مین تشریف لیجاتے اور اپنے مالک کی یاد مین مشغول رہتے جب مرتبہ استعداد و قابلیت کا نہایت کو پہونچا بقول ابن اسحق ماہ رمضان اور اکثر مورخین و محدثین کے نزدیک ماہ ربیع الاول مین اکتالیسوین برس ولادت سے جبرئیل امین وحی لائے اور اقرا سے مالم یعلم تک پڑھایا پھر سورہ مدثر کی پانچ آیتین نازل اور رسالت کاملہ حاصل ہوئی آپ قریش سے پوشیدہ دعوت اسلام کی کرتے کہ حکم آیا فاصدع بما تومر واعرض عن المشرکین ظاہر کر جس بات کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اور مشرکون سے منہ پھیر لے پھر تو حضرت رسالت نے بتون کی علی الاعلان مذمت شروع کی کفار نے یہ حال دیکھکر آپکی عداوت و ایذا پر کمر ہمت باندہی اور مسلمانونکو طرح طرح کی تکلیف دی عثمان غنی رض نے بامر حضرت حبشہ کو ہجرت کی اور جو مسلمان مکہ مین رہے انواع ظلم و ستم مین مبتلا ہوئے الغرض نعمت و راحت ہر کسیکو دیتے ہین مگر بلا و مصیبت دوستون کیلئے مخصوص ہے

؎ اے کشتہ اسیر در بلایت * آنکس کہ زندہ جو ولایت * جز جان و دل و جگر نیم
در گردش چرخ آسیابت * عشاق جہان شدند والہ * در عالم عز و کبریایت *

امام غزالی روایت کرتے ہین موسیٰ نے ایک مرد صالح کو دیکھا کہ زمین پر اینٹ سرہانے رکھے سوتا ہے جناب باری مین عرض کیا الٰہی یہ بندہ تیرا ضائع ہے اسکے پاس کچھ نہین جواب ہوا ای جسکی طرف ہم متوجہ ہوتے ہین دنیا ہر طرح اوسے دور کرتی ہے لیکن راہ محبت ہمیشہ رنج و غم مین رہتے ہین اور انواع مصائب و تیر ناز کھاتے ہین ؎ فی طریق العشق انواع البلاء *

ایہا القلب الحزین المبتلا ۞ تا فنا سازی برخود آسایش حرام ۞ کے توانی زد براہ عشق گام ۞
غیر ناکامی درین رہ کام نیست ۞ راہ عشق ست این رہ حمام نیست ۞ ایعزیز جسقدر عنایت زیادہ اوسیقدر
بلا و مصیبت زیادہ اشد البلاء علی الانبیاء سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رئیس مراوان و سردار
محبوبان ہین اسلیے جو سختی اور بلا کہ ابتدا سے انتہا تک اوس جناب پر گذری زبان قلم اوسکے
بیان سے قاصر ہے ابہی آپ مان کے پیٹ مین ہتے کہ والد ماجد نے انتقال کیا ساتوین برس ولادت سے
والدہ شریفہ نے بہی جام موت نوش فرمایا عبد المطلب اوس جناب کی پرورش مین بجان
و دل مشغول رہے مگر جب عمر شریف دش برس کی ہوئی اونہون نے بہی رحلت فرمائی اللہ تعالی نے
محبت اوس جناب کی ابوطالب کے دل مین ڈالی کہ اونہون نے پرورش اور خبرگیری مین
بہت کوشش کی جب خدیجۃ الکبری رض سے آپ نے نکاح کیا دنیا کی تکلیف اور مشقت
اور فاقہ کشی اور مصیبت فی الجملہ کم ہوئی ایک غم تازہ پیدا ہوا کہ غم ناداری اور فاقہ کشی کا اوس سے
اصلا نسبت نہین رکہتا یعنے دل مبارک باقتضاے ہدایت ازلی و سعادت جبلی
اوس عالم کیطرف میل کرنے لگا اور مذہب حق اور طریق معرفت کی تلاش مین مصروف ہوا
اور اوس زمانے مین علم اگلے پیغمبرون کا فترت کے سبب سے باقی نہ رہا تہا کہ جس سے مطلب
حاصل کرتے اور نہ کوئی دلیل اور رو افتکار میسر تہا کہ راہ کا پتا اور نشان دریافت فرماتے اور یہ
کیسی سخت مصیبت ہے کہ آدمی جس امر کا شائق ہو اوسکا پتا نجانے اور کوئی شخص ہمدم
اور رفیق درد و غم اوسکے ہاتہ نہ آسکے ایک مدت وہ جناب اسی رنج و مصیبت مین مبتلا رہے
اوسوقت ملت ابراہیمیہ سے جو کچہ معلوم ہو سکتا اوسپر عمل کرتے اور کافرون کی صحبت اور
کفر کی مجلسون سے نفرت رکہتے ناگاہ عنایت الہی نے دستگیری فرمائی اور صورت آفتاب
ہدایت کی آئینہ دل مین نظر آئی یعنی انوار اوس عالم کی آپکے دل پر متواتر نازل ہونے لگے پہر تو آپ نے
خلق سے اعراض فرماکر بفراغ خاطر تنہائی مین ریاضت و عبادت کرتے یہان تک کہ وحی آسمانی سے
مشرف ہوے اور سورۃ اقرء نے نزول فرمایا اب ایک اور امر تازہ پیش آیا کہ جو بار گران پہاڑ
اور درخت اور زمین و آسمان اور عرش اور کرسی سے نہ اوٹہہ سکتا آپ کے دوش ہمت پر
رکہا گیا قریب تہا کہ اس بوجہہ سے پیٹہہ آپکی جہک جاے بلکہ روح مبارک خوف و دہشت سے روآ

کرسے صحیحین کی روایت مین وارد ہے نزول اقرء کی بعد جب آپ گھر مین تشریف لائے تو دل مبارک کانپتا تہا فرمایا زملونی زملونی مجھیر بالا پوش ڈالو مجھپر بالا پوش ڈالو فرملوہ پیر آپکو بالا پوش اوڑھا یا جب خوف کم ہوا فرمایا لقد خشیت علی نفسی مجھے اپنی جان کا ڈر ہے کہ مبادا خوف و دہشت سے نکل جاے اور صحیح روایتون سے ثابت ہے جسوقت آپ پر وحی نازل ہوتی ایک آواز مثل آواز جوش دیگ کے آپ کے سینے سے نکلتی اور رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہو جاتا جاڑے دنون مین پیشانی سے پسینہ ٹپکتا اگر کسی جانور پر سوار ہوتے وحی کے بوجھ سے بیٹھ جاتا اور کوئی زانو پر سر مبارک رکھنے کی تاب نہ لاتا سوا ناقہ قصویٰ کے کسی جانور کی طاقت نتھی کہ اوسوقت آپکو اوٹھا لیتا بیہقی اور احمد روایت کرتے ہین سورہ مائدہ کی نزول کے وقت قریب تھا کہ ناقہ شریف کا بازو ٹوٹ جائے اسی وجہ سے فتح مکہ کے روز جب مولیٰ علی نے درخواست کی کہ آپ میرے کندہون پر پاؤن رکھکر بتون کو کعبہ کی چھت سے اوتار پھینکیے اور تصویرین مٹا دیجیے منظور نہ فرمائی کہ خیبر شکنی اور بات ہے اور بار نبوت اوٹھانا اور بات حضرت علی مین یہ قوت کہان تھی کہ بار گران نبوت اپنے کندہے پر اوٹھاتے ہند ا فرمایا نہین میرے کندہے پر چڑہ کر بت گرا دو اور تصویرین مٹا دو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا سنلقی علیک قولا ثقیلا بیشک نزدیک ڈالین گے ہم تجہیر بہاری بات کہ وعدہ و وعید اور فرائض و حدود اوسکے سخت ہین اور عمل اون پر نفس کو شاق اور خلق کو تبلیغ کرنا اوسکا دشوار اور حضرت فرماتے ہین انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ بیشک مین تم مین چھوڑنے والا ہون دو چیزین بہاری اول اونکی کتاب خدا الغرض جسطرح اس بار گران کا اوٹھانا دشوار تہا یا درکھنا اوسکا اور ادا کرنا اوسکے حق کا اوس سے بہی زیادہ سخت اور مشکل تہا جو مصیبت و بلا کہ تبلیغ رسالت مین اوس جناب پر گذری تفصیل اوسکی زبان قلم سے نہین ہو سکتی جب آپنے دعوے پیغمبری کیا سوا چند ضعیفون کے کہ عنایت ازلی اون کے ہادی اور دستگیر تہی تمام عالم دشمن جان ہو گیا یہان تک کہ ہم وطن اور رشتہ دار بہی خون کے پیاسے ہوئے جو شخص آپکی بات مانتا اوسے طرح طرح کی ایذا دیتے اکثر ابو بکر صدیق اکبر کو اسقدر مارا کہ مرنے کے قریب ہو گئے اور امیہ بن خلف بلال حبشی کو دوپہر کے وقت گرم ریت پر لٹا کر اسقدر کوڑے مارتا کہ بیہوش ہو جاتے عمار کے والد یاسر کو کافرون نے شہید کیا اور اون کی

والدہ سمیہ کو دو اونٹون کے بیچ مین رسیون سے باندہکر نہایت بے ادبی سے قتل کیا اسیطرح بعض ضعفا کو انواع عذاب سے شہید کیا اور بعض کو طرح طرح کی ایذا پہونچی۔ صوفیہ کرام فرماتے ہین بلا و مصیبت اصل کار ہے سالکان راہ محبت ہمیشہ رنج و غم مین رہتے ہین اور ہر لمحہ انواع مصائب اونپر تازہ ہوتے ہین کسی نے حضرت سے عرض کیا مین آپ کو چاہتا ہون فرمایا فقیری کے لیے مستعد ہو اور ایک روایت مین ہے میرے دوست پر تنگدستی اسطرح دوڑتی ہے جیسے ایلہ اپنے منتہے کو عرض کیا خدا سے محبت رکہتا ہون ارشاد ہوا ابتلا کے لیے آمادہ ہو خواجہ جنید خواجہ سری سقطی رح کو اونکے انتقال کے وقت پنکہا جہلتے تہے فرمایا ای فرزند پنکہا ایسی آتش جان سوز کو کب فرو کر سکتا ہے جسکی ایک چنگاری پہاڑ کو جلا کر راکہ کر دیتی ہے

طبیبا خویش را زحمت مدہ چون بہ نخواہم شد ٭ کہ من اندر سر شوریدہ سودائے دگر دارم ٭ مرا این تشنگی از بہر آبیاؤ دگر ہست این را ٭ نمی بینی کہ در ہر دیدہ دریائے دگر دارم ٭ آے عزیز آگ محبت کی اس قوم کے سینے مین بہر گئی ہے کسیطرح فرو نہین ہوتی ہے

درد یست درد عشق کہ اندر علاج او
ہر چند سعی بیش نمائی بتر شود ٭ کم اداوی القلب قلت حیلتی ٭ کاما داویت جرحا سال جرح ٭

آی عزیز دوا کیسی اور علاج کسکا یہ وہ مرض ہے کہ ہزار تندرستی اسپر نثار اور یہ وہ بیماری ہے کہ لاکہہ صحت اسپر قربان ہے

مصلحت نیست مرا سیری ازان آب حیات ٭ ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی ٭

طالبان مولے کو جو لطف اور مزا کہ درد و مصیبت مین حاصل ہوتا ہے عشر عشیر اوسکا نعمت و راحت مین نہین ملتا اگر زکریا علیہ السلام سے کہا جاتا تمہاری تمنا کیا ہے یہی کہتے کہ قیامت تک میرے سر پر یہی آرہ چلتا رہے اور جو امام حسینؓ سے ارشاد ہوتا کیا چاہتے ہو یہی عرض کرتے کہ ہمیشہ وہ چہری تیری راہ مین میری گردن پر پہرتی رہے عبد اللہ انصاریؓ والد جابرؓ کے جب شہید ہوے حکم ہوا اے عبد اللہ کیا چاہتا ہے عرض کیا یہی آرزو ہے کہ پہر زندہ ہوکر تیری راہ مین شہید کیا جاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین قسم اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے البتہ مین دوست رکہتا ہون اسبات کو کہ راہ خدا مین قتل کیا جاؤن پہر زندہ کیا جاؤن پہر قتل کیا جاؤن پہر زندہ کیا جاؤن پہر قتل کیا جاؤن ایک عارف سے کسی نے کہا آدمی وہ جو عارف ہو کہ منع و عطا کو برابر سمجہے جوابدیا غلط ہے جبتک منع کو عطا سے بہتر نسمجہے عارف نہین کہ عطا مرادِ دیگر

کی ہی ہے اور منع خاص مراد محبوب اور عارف حقیقی وہ ہے کہ مراد اپنی مراد محبوب پر فدا کرے یہان تک کہ اگر محبوب فصل چاہے تو وصل سے بھی دست بردار ہوجاے ے میل من سوئے وصال و قصد او سوئے فراق ٭ ترک کام خود گرفتم تا برآید کام دوست ٭ اگلی استون مین ایک عابد تھا کہ ہر وقت عبادت و ریاضت مین مشغول رہتا پیغمبر وقت کو حکم آیا اس سے کہدو ہمنے تجھے روز ازل دوزخیون مین لکھہ لیا ہے اسقدر زحمت و تکلیف کیون اوٹھاتا ہے اور زیادہ محنت و ریاضت کرنے لگا اور کہا آجتک سمجھتا تھا کہ مین کارخانہ قدرت مین محض بیکار ہون اب معلوم ہوا ایک شان میرے مولی کی مجھپر وارد ہوگی نہ ہو قسمت اگر شایستہ لطف ہو تا میری مراد اوس سے حاصل ہوتی اب مورد قہر ہون اوسکی مراد مجھسے حاصل ہوگی اور مذہب عشاق مین عاشق کی مراد اگر معشوق سے حاصل ہو اس سے یہ بہتر ہے کہ معشوق اپنی مراد عاشق سے پائے الغرض تو کیا جانتا ہے کہ درد و مصیبت مین جناب احدیت نے کیا فایدہ رکھا ہے آدمی غذاے لطیف سے اپنی اولاد کو روکتا ہے کہ بیماری اوسکی زیادہ نہ ہو اور معلم درشت خو کے سپرد کرتا ہے کہ اوسکی تنبیہ سے علم و ادب حاصل کرے اسیطرح پروردگار کہ حکیم اور مان باپ سے زیادہ رحیم ہے جو بلا بھیجتا ہے تیرا فایدہ اوسمین منظور ہوتا ہے گو تو اوسے اچھا نہ سمجھے عسی ان تکرہو شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون حدیث مین آیا ہے قیامت کے دن اہل مصیبت کو اسقدر ثواب بیحساب دینگے کہ جو لوگ دنیا مین آرام سے رہے آرزو کرینگے کاش ہماری گوشت قینچیون سے کتری جاتی اور اس ثواب سے محروم نرہتے وانما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب مفسرین کریمہ فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا کی تفسیر مین لکھتے ہین جناب رسالت مآب بعد نزول اس آیت کے ہنستے ہوے تشریف لائے اور یارون سے ارشاد کیا خوش ہو کہ حق تعالے نے دنیا کی ہر سختی کے بعد دو آسانی کا وعدہ کیا ایک آسانی دنیا مین اور ایک آخرت مین بمقتضائے مضمون اس آیت کے جناب احدیت نے حضرت رسالت کے سب مصائب دفع کرکے اونکی عوض دنیا مین آسائش و راحت عنایت فرمائی اور آخرت مین وہ مرتبہ بخشا کہ مافوق اوسکا بندہ کے لیے متصور نہین جب آپکی والدہ ماجدہ نے انتقال کیا عبد المطلب مان باپ سے زیادہ اونکی کفالت اور پرورش مین مصروف ہوئے

اور جب وہ سر سے جناب الٰہی نے ابو طالب کے دل مین محبت آپکی ڈالی کہ اپنی اولاد سے
زیادہ تر عزیز سمجھتے تنگدستی اور فاقہ کشی اسطرح دور کی کہ خدیجہ کُبریٰ جو عرب کی بڑی سوداگر اور
مالدار تھین آپ پر عاشق ہوگئین بعد اسکے کہ آپکے نکاح مین آئین تمام مال اپنا حضرت کو سلنے کہا
اور اکابر قریش کو جمع کر کے کہا آج سے یہ مال میرے شوہر کا ہے اوسے اختیار ہے چاہے رکھے
اور چاہے لٹا دے فکر راہ کی نہ یابی اور فقدان مطلوب کے راہ بتانے سے دور فرمائی بلکہ
یہان تک سینۂ مقدس کو فراخی اور حوصلۂ عالی کو بلندی بخشی کہ اوٹھانا بار گران نبوت کا آسان
ہوگیا اور بے دقت علم اگلون اور پچھلون کا آپ نے حاصل فرمایا اور دشمنونکی بدگوئی و بدزبانی کو
اوس جناب سے اسطرح روکا کہ نام نامی آپکا مذمم سے بدلکر مذمم کو گالیان دیتے اور لعنت
کرتے آپ فرماتے ہین الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون
مذمما وانا محمد کیا تم تعجب نہین کرتے کیونکر پھیرتا ہے خدا مجھسے گالی قریش کی اور لعنت اونکی
گالی دیتے ہین اور لعنت کرتے ہین مذمم پر اور مین محمد ہون اگر کسی وقت قران کے بھول جانے کا
غم دل مبارک پر آتا یا سیکھتے وقت کسی لفظ کے رہ جانے کا خیال گذرتا ارشاد ہوتا
سنقرئک فلا تنسی الا ماشاء اللہ ورتلناہ ترتیلا یعنے تمہین اسطرح پڑھا دینگے کہ تم کبھی بھولو گے
مگر جسقدر خدا چاہے اور ہم اوسکو ٹھیر ٹھیر کر پڑھتے ہین تا تمہاری سمجھ مین اچھی طرح آجائے اور جو
کبھی خیال آتا کہ اگلی کتابین تحریف و تصحیف سے محفوظ نہین مبادا لوگ اسی ہی بدلدین نسلی
دیجاتی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بیشک آپ ہمنے ذکر اوتارا ہے اور بیشک ہم اوسکی نگہبان ہین
کہ کسیکو اوسمین دست اندازی نہ کرنے دینگے اگر اپنی قوم کی گمراہی اور انکار پر افسوس فرماتے
حکم ہوتا فان اللہ یضل من یشاء ویھدی من یشاء فلا تذھب نفسک علیھم حسرات ان اللہ
علیم بما یصنعون فھل علی الرسول الا البلاغ فما ارسلنک علیھم حفیظا ان علیک الا البلاغ فذکر
انما انت مذکر لست علیھم بمصیطر لست علیھم بوکیل یعنے تم رسول ہو نہ نگہبان و مسلط اور وکیل اور رسول
کا کام صرف یہی ہے کہ پیام پہونچاوے ماننا نہ ماننا اونکا کام اور راہ دکھانا نہ دکھانا ہمارے
اختیار مین ہے تم اپنے کام سے فارغ ہوئے اور حق پیغمبری ادا اور سمجھانے کا ادا کر چکے انکار
اور گمراہی اونکی تمہین کچھ ضرر نہین پہونچاتی ہم اونکے حال سے خوب واقف ہین اگر اونکو گمراہی

مین مبتلا رکھین اور ہدایت نہ کرین تمکو اس حسرت مین اپنی جان کھونا ہرگز نہ چاہیے کہ خدا کا
کام دانائی اور حکمت سے خالی نہین ہوتا ولو شاء اللہ لجمعہم علی الہدی فلا تکونن من الجاہلین
اگر خدا چاہتا تو اونکو ہدایت پر اکٹھا کرتا پس مت ہو تو جاہلون سے اور جو اونکی ایذا رسانی اور
شرارت اور طعن تشنیع اور جدل و کج بحثی سے ناخوش اور غمگین ہوتے طرح طرح سے تشفی اور
تسلی دی جاتی کبھی اگلے پیغمبرون اور اون کی امتون کے قصے بیان کیے جاتے کہ یہ مصیبت
تمہین پر نہین گذری بلکہ ہمیشہ ہر قوم اپنے پیغمبر کو جھٹلاتی رہی اور جیسی تمکو ایذا دی گئی
اونکو بھی دی گئی اور شیاطین جن و انس اونکی عداوت پر متفق رہے اور دشمن اسیطرح کے
محالات اون سے طلب کرتے نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس قوم کو سمجھایا مگر سوا انکار اور
تکذیب کے کچھ جواب نپایا اسیطرح ہود اور صالح اور لوط اور شعیب اور ابراہیم اور یونس اور
موسی و عیسی علیہم السلام اور سب پیغمبرون کے سرکش اور مفسد قوم کی تکذیب کرتے رہے وکلا نقص
علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے اور کبھی وعدہ فتح و
نصرت سے خوشدل کیا جاتا کہ جب پیغمبر اپنی قوم کی راہ پانی سے ناامید ہوتے ہین مدد آسمانی ظہور
فرماتی ہے اور کافرون کو اونکے ظلم و کفر کا مزا ملتا ہے اور مسلمانون کو جو ضعیف و مقہور ہوتے ہے
اونکے ملک و مال کا وارث کیا جاتا ہے قریب ہے کہ تمہارے مخالف بھی ذلیل و خوار ہون اور
مسلمان فتح پائین اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا چنانچہ
وعدہ الہی کے مطابق واقع ہوا تھوڑے عرصے مین بڑے بڑے دشمن حضرت کے طرح طرح
کے عذابون اور مصیبتو ن کے ساتھ واصل جہنم ہوئے ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف
وغیرہم بدر کی لڑائی مین مارے گئے اور ابی بن خلف کہ بڑا دشمن حضرت کا تھا آپکے ہاتھ سے
احد کے دن زخمی ہوا جو شخص زخم اوسکا دیکھکر کہتا کہ بہت کاری نہین جواب دیتا اے نادان
یہ زخم اوسکے ہاتھ کا ہے اگر تمام کافرون کی بدن پہ ہلکا سا ایک چرکا لگا دے ایک بھی زندہ نہ بچے
اور ایک روایت مین ہے اگر وہ مجھپر تھوک دیتے زندہ نہ رہتا آخر دوزخ کو راہی ہوا ام جمیل
لکڑیون کا گٹھا سر پر اوٹھائے آتی تھی کہ رسی اوسکے گلے مین پھنس گئی اور گٹھا لٹک گیا ہر چند تدبیر
کی نہ نکل سکا آخر گلا گھٹ کر اور تڑپ تڑپ کر مر گئی اور شوہر اوسکا ابولہب عدسہ کی بیماری مین

مبتلا ہوکر واصل جہنم ہوا تین رات دن پڑا رہا یہان تک کہ نعش اوسکی سڑ گئی تھی چوتھے دن مزدورون نے دفن کردی ولید بن مغیرہ مخزومی اور عاص بن وائل سہمی اور اسود بن عبد المطلب بن حارث اسدی اور اسود بن عبد یغوث زہری اور حارث بن قیس کا ذکر کہ آپ پر ہنسا کرتے سخت مصیبتون مین مبتلا ہوکر مرگئے ولید بن مغیرہ کے پانون مین کانٹا لگا ہر چند علاج کیا جان بر نہوا اور حارث بن قیس ایسی پیاس مین مبتلا ہوا کہ جسقدر پانی پیتا تھا پیاس زیادہ ہوتی پیٹ اوسکا پہول گیا اور العطش العطش کہتا مر گیا اسود بن عبد یغوث کا تمام بدن لو سے اسقدر کالا ہوگیا کہ اپنے دروازے پر سر ٹکراکر فی النار ہوا کسی نے نہ پہچانا اور دروازہ نہ کھولا کہتا تھا قتلنی رب محمد مجھے محمدؐ کے رب نے قتل کیا اسود بن عبد المطلب کسی درخت کے تلے بیٹھا تھا حضرت جبرئیل نے اوسکا سر پکڑ کر پتھر سے ٹکرایا ہر چند غلام سے کہتا کوئی شخص میرا سر پتھر سے ٹکراتا ہے جواب دیتا مجھے کچھ نظر نہین آتا آخر اوسی حالت مین واصل جہنم ہوا اور عاص بن وائل کے پانون مین بھی کانٹا لگا ہر چند اوسے تلاش کیا پتا نہ ملا اور پانون اوسکا سوجکر اونٹ کی گردن کے برابر ہوگیا اور اوسی صدمے سے مرگیا اور جو باقی رہے تھے مکہ کی فتح ہوتے ہی دین اسلام مین داخل ہوگئے سوا ثقیف اور ہوازن کے کہ بعض اون مین سے بھی غزوہ حنین وطائف کے بعد مسلمان ہوگئے اور جو مسلمان نہوئے اونکو طاقت مقابلہ کی نرہی چار ناچار اطاعت اختیار کی اور تمام عرب مسلمانون کے قبضے مین آیا اور اس جگہہ ایک لطیفہ ہے کہ خدا یتعالے اپنا حق معاف کردیتا ہے مگر اپنے دوستون کا حق نہین چھوڑتا اور طریق انتقام کے مختلف ہین کبھی عذاب آسمانی سے ہلاک کرتا ہے جیساکہ دشمنان نوح وہود ولوط وشعیبؑ کے ساتھ واقع ہوا اور کبھی آفات ارضی اونپر مسلط کرتا ہے مانند غرق وخسف کے اور لگاتا ہے اونہین کے عزیز وقریب کو اونکی مخالفت اور اونکی حمایت پر مستعد کرتا ہے کہ موجب زیادتی ملال اور خفت کا ہوتا ہے جیساکہ حضرت یوسف کی برادت زلیخا کے رشتہ دار بچے سے کرائی اور کبھی اوسی کا محتاج کردیتا ہے جیساکہ اونکے بہائیون کو اونکا محتاج کیا کہ فاقون کے مارے آپ کے پاس آپڑے اور کبھی دشمنون کو دشمنون پر مسلط کرتا ہے کفی اللہ المومنین القتال اور اسی سے اکثر امور حضرت کے دشمنون پر گذرے اور کبھی اپنی قدرت اور مجبوری کافرون کے معبودون اور مددگارون کی بیان کی جاتی کہ بت بیدست وپا ہین اور شیطان کا مکر ضعیف اونکے فرمان بردار

خدا کی فوج جرار پر کہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے کب غالب آسکتے ہین اور کبھی کافرون کے طعن
و اعتراض کا جواب آپ کو سکہایا جاتا اور کبھی خود جناب باری اپنے حبیب کیطرف سے جواب دیتا
اور کبھی ارشاد ہوتا تم اونکی باتون سے غمگین نہو ہم اسکا بدلا لے لینگے وطن چھوٹنے کا غم
اسطرح دور کیا کہ مدینہ کے لوگ جن سے اصلا شناسائی اور علاقہ نتہا عزیزون سے زیادہ کام آئے
رشتہ دارون نے تو گھر سے نکال دیا اور اونہون نے اپنے گہر اور مال مہاجرین کو تقسیم کیے جیسے شریکونکو
حصہ دیتے ہین اور کوئی دقیقہ مراعات و سلوک کا باقی نچہوڑا یہان تک کہ اپنی جان پر تکلیف اوٹہاتے اور
اونکی تکلیف نہ دیکہہ سکتے یوثرون علی انفسہم ولوکان بہم خصاصۃ اونکی ایثار اور بلند ہمتی کا بیان ہے آب و ہوا
اوس شہر کی آپکو اور آپکے ساتہ والون کو ایسی موافق آئی کہ وطن کی آب و ہوا جسکے ساتہ ہمیشہ سے
مانوس تہی بہول گئے بلکہ خدا تعالے نے اوس شہر کی مٹی اور غبار مین یہ تاثیر پیدا کی کہ اکثر بیماریونکو
دور کرتا باانیہمہ آپکی طبیعت وطن کی طرف میل کرتی اور کبھی خواہش اوسکے دیکہنے کی دل مین
پیدا ہوتی اسلیے ارشاد ہوتا ہے ان الذی فرض علیک القران لرادک الی معاد یعنی جسنے تمکو ایسی
نعمت شریفہ اور دولت عظیمہ سے کہ استعداد بشر اوسکے حاصل کرنے مین قاصر ہے محض اپنے
فضل و کرم سے مشرف و ممتاز فرمایا وہ وطن مین بہی پہر پہونچا دے گا اور کیفیت اس پہونچانیکی
سورۂ اذا جاء نصر اللہ مین مذکور ہے یعنے وہ پہونچانا اسطرح سے ہوگا کہ تم زور سے فوج و لشکر
کے ساتہ وہان جاؤگے اور بڑے بڑے سرکش شہر کے بطوع و رغبت یا بجواری ذلت تمہاری
اطاعت کرینگے اور شہر کی حکومت تمکو حاصل ہوگی کہ جسے چاہوگے اپنی طرف سے حاکم او صوبہ
کردوگے اور تمہارا حکم اوسمین قیامت تک جاری ہوگا اور تمہارا کلمہ بڑہا جائیگا اور فکر جہاد کی
مصائب اور شدائد کی اسطرح دفع کی کہ آپ کا رعب اور خوف دشمنون کے دلون مین ڈالا کہ
باوجود کثرت جماعت قلیل اہل اسلام سے مقابلہ نکر سکتی حضرت فرماتے ہین نصرت بالرعب مسیرۃ
شہر اللہ تعالی فرماتا ہے لا یقاتلونکم جمیعا الا فی قری محصنۃ او من وراء جدر باسہم بینہم شدید ایام محاصرہ
قریظہ مین کچہ لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ ہمنے دحیہ کلبی کو سفید خچر پر سوار قریظہ کیطرف
جاتے دیکہا فرمایا وہ جبرئیل تہا کہ اونکے قلعون مین زلزلہ اور دلون مین رعب ڈالنے گیا ہے
بارہا مسلمانون نے کفار کا بڑا لشکر بہگا دیا اکیلے سلمہ بن اکوع نے بنی فرارہ سے اونٹ حضرت کے

کہ لوٹ لیگئے تھے چھین لیے اور ابو قتادہ نے جنکو فارس الرسول کہتے ہین غول مین گھسکر اونکا
سردار عبد الرحمن قتل کیا اور کافر دن سے بھاگنو کے سوا کچہ نہ بن پڑا بنی نضیر کی بیہوا باوجود اسکے
کہ تمام عرب مین سخت جرار مشہور تھی مسلمانون کے مقابلہ سے ایسا گھبرائی کہ اپنی مساکن
اور مال و متاع اور شہر وطن سے لڑے اونکے حوالہ کر کے شام کیطرف چلی گئی اور خندق کی
لڑائمین کافرون نے اس ارادہ سے مدینہ کو گھیرا تھا کہ اس معرکہ مین مسلمانون کا نام دنیا سے مٹا دینگے
عمرو بن عبد کے قتل ہوتی ہی رات مین بھاگ گئے اور بنی قریظہ بہی بے جنگ و جدال اپنے قلعہ سے
اوتر آئی اور مسلمانون کے ہاتہ سے ماری گئی حالانکہ ابو لبابہؓ نے اونکو حضرت کے ارادہ سے
واقف کر دیا تھا کہ حضرت بیشک تمہین قتل کرا دینگے اسیطرح اللہ نے تمام کافرون پر باوجود
اونکی کثرت و شوکت کے حضرت کا خوف اور رعب مسلط فرمایا تھا کہ آپ کا نام لینے سے گھبراتے
اور مسلمانون کے دلون کو باوجود ضعف و قلت ایسا مضبوط کر دیا کہ تمام عالم سے لڑنے کو تیار اور
مستعد تھے آپکو بدر کی لڑائی مین اندیشہ تھا کہ شاید انصار ہمارا ساتہ نہ دین اسلیے کہ اونکی عہد نامہ
یہ امر بہی داخل تہا کہ جو شخص مدینہ پر چڑھ آئیگا اوس سے لڑینگے اور جو آپ کسی پر چڑھ کر جائین تو ہمکو
اختیار ہی خواہ آپکی ہمراہ لڑین یا نہ لڑین اسواسطے اپنے انصار کا ارادہ دریافت کیا مقداد بن عمرو نے
گذارش کیا یا رسول اللہ ہم وہ نہین کہتے جو بنی اسرائیل نے اپنی پیغمبر سے کہا تہا فاذہب انت وربک فقاتلا
انا ہہنا قاعدون تو جا اور تیرا خدا پھر تم دونو لڑو ہم یہین بیٹھے ہین بلکہ ہم کہتے ہین فاذہب انت وربک
فقاتلا انا معکما مقاتلون یعنی خدا کی مدد اور اوسکا پیغمبر ہماری ساتہ ہو تو بیشک ہم لڑنیوالے ہین
یا رسول اللہ قسم اوسکی جسنے آپکو پیغمبری اور رسالت سے مشرف کیا اگر آپ حبش کے برک الغماد تک چلین
تو ہم مین سے کوئی شخص ساتہ آپکا نہ چھوڑیگا اور سعد بن معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان
لائے اور آپکی پیروی کا اقرار کیا جو مزاج مین آئے کیجیے اگر آپ حکم دین کہ سمندر مین گھوڑے ڈالدو
ہم مین سے کوئی انکار نکریگا الغرض خداے تعالے نے آپ کے یارون کو وہ ہمت
اور جوانمردی بخشی کہ سوا خدا کے کسی سے نہ ڈرتے اور کافرون کے
پہلوانون اور بہادرون کو پشہ سے زیادہ بے حقیقت اور ناچیز سمجھتے
اور خدا اور رسول کی محبت مین اپنا گھر اور مال چھوڑنا بلکہ جان عزیز کو اوسکی راہ مین قربان

کرنا سہل اور آسان جانتے آدمی کو اپنے رشتہ داروں سے مقابلہ اور اونکو اپنے ہاتھ سے قتل و غارت کرنا
نہایت شاق ہوتا ہے گروہ خدا کی راہ اور آپکی حمایت اور محبت مین ایسے ثابت قدم تھے کہ انہی قریب
رشتہ داروں کو بکمال شوق اور خوشی کے ساتھ قتل کرتے اسلیے کہ سوا قرابت اسلام کے اور سب قرابتون سے
دست بردار ہو گئے تھے اور سوا خدا اور رسول کے کسی سے محبت نرکہتے خدا کے دشمن کو اگرچہ اپنا
جگر پارہ ہو دشمن جانتے اور اوسکے دوست کو گو اوس سے کسیطرحکا علاقہ محبت کا نہو دوست سمجھتے صدیق اکبر
نے کہ پیشوا اور سردار اس گروہ کے تھے اپنے بیٹے سے مقابلہ کی اجازت چاہی مگر حاصل نہوئی کہ
انجام کار وہ مسلمان ہونے والے تھے اور لوح محفوظ مین اہل اسلام سے لکھے تھے ابو عبیدہ بن
جراح نے احد کے دن اپنے باپ کو اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اور امیر المومنین
عمر نے اپنے ماموں عاص بن ہشام ابن مغیرہ کو اور علی مرتضی اور حمزہ بن عبد المطلب اور عبیدہ بن حارث نے
بدر کے دن عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ اور ولید بن عتبہ کو کہ قریب رشتہ دار اونکے تھے قتل کیا خدا تعالے
اونکی تعریف فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ
وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ
وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ گرد ملال کے راہ دین مین اونکی دامن ہمت پر نہ بیٹھے اور ہرطرحکی تکلیف و مصیبت اس کام مین
اونکو گوارا تھی دشمنونکی کثرت اور سطوت اور اپنی ضعف و قلت سے اصلا نہ گبھراتی اور تمام عالم سے لڑنے
مستعد اور آمادہ تھے ایک شخص اونکا بڑی لشکر مین بے تردد گھس جاتا اور ایک آدمی اونکا فوج کثیر کو
معرکہ سے بھگا دیتا آخر اونکے ہمت اور جرات اور دلیری اور شجاعت اور جانثاری اور مشقت کے
سبب سے ملک عظیم اونکے قبضہ مین آیا اونا داری اور تنگدستی اونکی فراغت اور فراخی عیش سے مبدل و تکلیف
مصیبت کے بدلے حکومت و ثروت حاصل ہوئی ایک عالم نے اطاعت اونکی اختیار کی اور بڑی بڑی زبردستون
اور سرکشون نے اپنی گردن اونکی سامنے جھکائی جب خلافت حضرت عمر کو پہونچی اونکی وقت مین اسلام کو بڑی رونق ہوئی
دس برس کے عرصہ مین ہزار سے زیادہ شہر فتح ہوگئے اور روم کی سلطنت
مسلمانون کے قبضہ مین آئی ایران کی بادشاہت کہ جمشید و فریدون کے وقت سے
سب ریاستون پر غالب تھی ایسے تہ و بالا ہوئی کہ بادشاہ کے تین بیٹیان
قید ہوئین الغرض لشکر اسلام جسطرف جاتا فتح پاتا بڑے بڑے زبردست بادشاہ

حضرت عمرؓ کے نام سے کانپتے اور وہ جناب ہیبت و رعب مین ضرب المثل ہوگئے اگر کسے
پارسی کا گھوڑا چونکتا کہتا کیا تجھے عمرؓ کا سایہ نظر آیا اور نصاریٰ نے ایسی شکست کبھی سے
نہ کھائی ہوگی جیسے حضرت عمرؓ کے مقابلہ مین ہوئی آجتک بعض منصف اونکے اقرار کرتے ہین
کہ ایسا بہادر اور دلاور اور قواعد ملک گیری اور فن سپہ گری کا ماہر پیدا نہ ہوا الغرض
آدمیون کا کیا ذکر ہے شیطان لعین بھی عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا بلکہ غیر ذوی العقول
اونکے خوف سے کانپتے فصل الخطاب مین بروایت امام مستغفری منقول ہے کہ جب مصر فتح ہوا
ایکدن وہان کے لوگون نے عمرو بن العاص سے کہ حاکم مصر تھے کہا کہ ہمارے ملک کا یہ دستور ہے
ایک کنواری لڑکی کو زیور و لباس پر تکلف پہنا کر دریای نیل مین ڈبو دیتے ہین جس سال ایسا نہین کرتے
دریا خشک ہوجاتا ہے اور زراعت تباہ ہوتے ہر اونہون نے فرمایا کہ خون ناحق کی اجازت نہ دینگے
آخر وہ دن گذر گیا اور دریا خشک ہونے لگا عمرو بن عاص نے یہ حال حضرت عمرؓ کو لکھا آپنے ایک رقعہ
بنام دریای نیل لکھکر اونکو بھیجدیا کہ اسے دریا مین ڈالدو مضمون اوسکا یہ تھا یہ خط بندہ خدا امیر المومنین عمرؓ
کیطرف سے نیل مصر کو ہے اگر تو اپنے اختیار سے بہتا تھا تو خشک ہوجا اور جو خدای قہار کہ پاک ہے
تجھے بہاتا تہا تو مین خدا سے سوال کرتا ہون کہ تجھے جاری کرے جسوقت وہ خط دریا مین ڈالا
پانی مین ایک جوشش پیدا ہوا اور بدستور بہنے لگا نقل ہے کہ روم کے بادشاہ کا ایلچی آپکے پاس آیا
لوگون سے پوچھا خلیفہ کا قلعہ کہان ہے کہا خلیفہ دیوان خاص بارگاہ عام نہین رکھتے اسوقت آپ بھی
ہین جنگل کو گئے ہین وہ بھی جنگل کو گیا دیکہا کہ آپ ایک درخت کے تلے بوریے پر بیٹھے ہین اور چٹائی کے
نشان بدن پر بنگئے ہین دیکھتے ہی ہیبت سے کانپنے لگا جب ہوش مین آیا دل مین کہا مین بڑے بڑے بادشاہون کے
دربار مین گیا مگر یہ رعب و جلال نہ دیکہا بیشک یہ ہیبت خدا ہے اور انکا دین سچا ہے ع ہیبت حق است این از خلق نیست
ہیبت این مرد صاحب دلق نیست * جب آپ مسلمان ہوئے تو تمام دنیا مین صرف انتالیس ۳۹ مسلمان اور تھے اور
ایک جہان دشمن آپنے بے تکلف دین ظاہر کیا کسیکی مجال نہوئی کہ مقابلہ کرتا الغرض اس دین مین ایسے ایسے صاحب کمال
گذرے جنکے حالات اونکے مذہب و ملت کے صحت و حقیقت پر گواہی دیتے ہین اور اونکے
اوصاف اور کمالات اس دین کے اثبات مین کفایت کرتے ہین مولی علی
رضی اللہ عنہ نے کیسے کیسے زبردست کافر قتل کیے دروازہ خیبر جسکو چالیس ۴۰

آدمی بدقت کہولتے بند کرتے بڑی تکلف اوکیطرکر سپر بنایا اور اسد اللہ الغالب لقب پایا خالد بن ولید سیف اللہ
کے ہاتہ مین ایک معرکہ مین نو تلوارین ٹوٹین رستم بن زال زابلی جسکی شجاعت اور جوانمردی کا عالم مین
شور ہے اگر ان حضرات کے مقابل ہو تا زال ناتوان کی طرح لڑائی کا عمر بہر لیتا اونکا نام لیتا خدا تعالے نے
اوسی قدر و قامت دیو کا دیا تہا لڑائی کا سامان اوسکے پاس ہتیار تہا اور ایک لشکر عظیم جسمین طوس
و گودرز اور گیو و بیژن وغیرہم دلیران ایران موجود تہے امداد کو حاضر تہا باانیہمہ سہراب کے مقابلہ مین نہایت
پریشان ہوا اور اسفندیار کی لڑائی مین تو ایسا لگہبرا گیا کہ گہر سے نکلا جاتا تہا اور یہان تو قد نہ قامت نہ زور نہ قوت
نہ ساز نہ سامان نہ فوج نہ لشکر ایک جہان دشمن اور ایک عالم بر سر پرخاش باوجود اسکے کبہی ہراس ذرا پاس نہ آیا
اور ایسے کارنمایان کیے کہ رستم بہی دیکہتا تو حیران رہ جاتا اے عزیز رستم و سہراب
و سام و نریمان کس شمار مین ہین ملایکہ زمین و آسمان اونکی جرات و جوانمردی دیکہکر
حیران ہین جب حضرت زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود خبیب بن عدی بلیع الارض کی نعش
مشرکون کی سولی پر سے اتار لائے ستر سوار قریش کے اونکے پیچہے ہوے زبیر نے نعش زمین پر
رکہدی زمین اوسے نگل گئی اور آپ سوارون سے مخاطب ہوے کہ میرا نام زبیر اور میرے
باپ کا نام عوام اور میری مان صفیہ رسول اللہ کی پہوپی ہے چاہو مجہسے مقابلہ کرو چاہو لوٹ جاؤ
اسقدر آپکی وہشت اون پر غالب ہوئی کہ لوٹنے کے سوا کچہ نہ بن پڑا جبریل علیہ السلام
خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا آپکے ان دو یارون کی ساتہ فرشتے مباہات کرتے ہین
یعنی ایک فرشتہ دوسرے سے کہتا ہے کہ بہادر ایسے ہوتے ہین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام مال اپنا
خدا کی راہ مین کئی بار خرچ کیا یہان تک کہ ایک دن کملی کو کرتے کی طرح گلے مین ڈال کر اوس
اوس مین کانٹے لگا کر حضرت کے خدمت مین آئے جبریل علیہ السلام پیام لائے کہ حق تعالے
ابو بکر کو سلام کہتا ہے اور پوچہتا ہے اس حال مین بہی ہمسے راضی ہے یا نہین صدیق اکبر یہ پیام
سنکر اسقدر روئے کہ بیہوش ہوگئے مگر اوس بیہوشی مین بہی یہی فرماتے انا عن ربی راض انا عن
ربی راض مین اپنے رب سے راضی ہون مین اپنے رب سے راضی ہون اور امام حسن نے بہی
خدا کی راہ مین کئی بار سب مال اپنا اور کئی بار آدہا صرف کیا یہان تک کہ ایک جوتا رکہا تو ایک فقیر کو
دیدیا اور عبد اللہ بن جعفر وغیرہ کی حکایات مشہور ہین کتب سیر و اخلاق مین کو ہین حق یہ ہے

کہ بزرگان دین حاتم طائی کا نام صفحہ دنیا سے مٹا گئے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضہ اور عمر
بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما نوشیروان کی عدالت اہل انصاف کی نظرون سے گرا گئے اسی طرح
یہ امت تمام کمالات ظاہری و باطنی اور معاملات دینی و دنیوی مین پیشواے خلائق اور ضرب المثل
ہوئی دنیا مین بھی اسنے سب قومون پر حکمرانی کی اور آخرت مین بھی سب سے زیادہ رتبہ پاویگی
عبادت و ریاضت و تنویر قلب و تصفیہ باطن و ثمرات مجاہدہ مین وہ باتین حاصل کین
کہ اور امتون نے خواب مین بھی نہ دیکھین اور فراخی ذہن اور تعمق نظر اور قوت علم اونکی
اس مرتبہ کو پہونچی کہ علوم جمیع طوائف کو محک امتحان پر رکھا اور اہل علوم کو اونکی غلطیون پر
متنبہ کر کے اپنا مشکور و ممنون کیا یہان تک کہ تمام اہل ملل اونکی اعتراضات کو لا حل پا کر وجوہ توجیہہ مین
اصل مذہب سے دست بردار ہوئی نصاریٰ مسئلہ تثلیث اور یہود تشبیہ اور ہنود حلول و فلاسفہ نفی
علم جزئیات و قدم عالم و فنای نفس بعد المفارقہ و توسیط عقول و مجوس تحلیل محرمات و تعدد
خالق مین توجیہات رکیکہ کرنے لگے اور معاملات دنیا مین بھی اس امت نے وہ باتین حاصل کین
جنکو سیکھکر اور قومین دانشمند اور حکیم اور صناع مشہور ہوگئین جودت طبع سے انواع اطعمہ
و اشربہ و البسہ اور استعمال لذات و ترتیب تکلفات و ترفہ بوجہ حلال مین وہ انداز نکالے کہ خلق کو
حیرت ہوئی قطع نظر اور دلائل کے اجتماع ایسے عقلا کا اثبات دین اسلام کے لیے کافی ہے
ایسے عقلمند کسی مذہب مین نہین اور جو شاذ و نادر کوئی ذہین اور ہوشیار ہوتا ہے تو وہ اپنے
دین مین غوض نہین کرتا ہمہ تن طلب دنیا مین مبتلا و گرفتار رہتا ہے اگر غور کرے اس دین کی
حقیقت اور اپنے مذہب کی بطلان پر متنبہ ہو گو تعصب سے اقرار نہ کرے علاوہ برین جھوٹ کو استقرار
فروغ نہین ہوسکتا جب ہمارے حضرت نبوت و رسالت سے مشرف ہوئے چند مسکینان عرب
کہ علم و ہنر سے محض ناواقف اور قواعد جنگ و پیکار سے مطلق بیخبر تھے ایمان لائے
نہ کوئی بادشاہ زبردست مانند گشتاسپ کے اونکا شریک حال اور نہ کوئی صاحب زور
و قوت مثل اسفندیار روئین تن کے اونکا مددگار ہوا بلکہ تمام عالم اسی فکر مین تھا
کہ کسی طرح اس دین کو مٹادی خود ہموطن و رشتہ دار دشمن جان تھے مگر عنایات الٰہی ہمیشہ اونکی شامل اور
تائید غیبی ہمدرد اور نیز نازل تھے جسطرف حملہ کرتے غالب ہوتے اور جس قوم سے لڑتے

فتح پائے یہانتک کہ تہوڑے عرصہ مین شام اور روم اور مصر اور ایران پر تسلط اور خزانہ قیصر وکسریٰ
اونکے ہاتہ لگا پہر توسامان ظاہری بہی مہیا ہوا اور تمام عالم نے اونکی طاعت اختیار کی اور حکم
اونکا دین پہیلا اور اونکی شریعت کا حکم جاری ہوا اس زمانہ پر آشوب مین بسبب اسکی کہ بعض
ملکونکے مسلمان غیر ولسے دنیا طلبی سیکہہ کر دین سے غافل ہو گئے اور عبادت وریاضت سے
اعراض کرکے عیش وعشرت مین مبتلا ہوئی اقبال اونکا جاتا رہا اور معصیت ونافرمانی نے اونکو دام
ادبار مین پہانسا اور غیروںکے قبضہ مین کر دیا اور جو اپنے دین پر مضبوط رہے ابہی تک
دشمنون پر غالب ہین تہوڑے دن ہوئے کہ روسیون نے باوجود اس کثرت اور زور قوت کے سلطان روم سے
ایسی شکست کہائی کہ آجتک مقابلہ کا نام نہین لیتے اگر اور ملکون کے مسلمان عیش وعشرت مین پڑکے
اور فسق وفجور وگناہ ومعصیت اختیار نکرتے کبہی مغلوب نہوتے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
لَا تَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ
اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ ٭ دیکہو حدیث شریف سے ثابت ہے کہ جو لوگ خدا کے حکم پر
قایم رہینگے اور شریعت پر چلینگے اونکے مخالف قیامت تک اونکو ضرر پہونچا سکینگے باقی رہا
مرتبہ آخرت سو مختصر بیان اوسکا یہ ہے کہ اوس روز ستر ہزار فرشتے جناب رسالت کے
جلو مین ہوونگے اور آپ براق پر سوار ہوکر میدان حشر مین تشریف لائینگے تاج شفاعت
سر مبارک پر رکہا اور لباس سبز بہشتی بدن مقدس مین پہنایا جائیگا اور ایک نشان آپکے
ہاتہ مین ہوگا کہ آدم اور اونکی اولاد اوسکے نیچے ہونگی آپ آگے اور سب انبیا آپکی پیچہے
ہونگے جب اس جاہ وجلال کے ساتہ پروردگار کے حضور مین پہونچینگے ایک کرسی
نور کی عرش کے قریب بچہائی جاویگی آپ اوسپر جلوس فرمائینگے اور ہر شخص کو مرتبہ اور
مقام اوسکے لائق تقسیم کرینگے اوس روز آپکو بادشاہ حقیقی کے دربار مین نسبت وزارت کے
حاصل ہوگی تمام حساب وکتاب خلق کا آپکے رای پر ہوگا جسکی شفاعت کرینگے بخشا جائیگا اور جو
عرض کرینگے پروردگار منظور فرمائیگا آپ فرماتی ہین مجہے ایک کپڑا بہشت کے
کپڑون سے پہنایا جائیگا پہر مین عرش کے داہنی طرف کہڑا ہونگا کہ میری سوا کوئی
اوس جگہ نہ کہڑا ہوگا اور دارمی کی حدیث مین آیا ہے خدا کی داہنی طرف ایسی جگہ کہڑا ہونگا کہ سب اگلی پچہلے مجہپر

غبطہ کرینگے یعنے یہ چاہین گے کہ کاش ہم بہی وہان تک پہونچتے جسوقت انکی صاحبزادی فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا صراط پر تشریف لیجائینگے منادی پکاریگا اے اہل محشر اپنے سر جہکا لو اور انکہیں
بند کرلو کہ فاطمہ بیٹی محمدؐ کی صراط سے گذرتی ہین پس آپ بجلی کیطرح صراط سے گذرینگی
اور ستر ہزار حورین آپکے ہمراہ ہوئینگی اور اوسدن حضرؐ کو ایک حوض دیا جائیگا اوسکا پانی دودہ سے
سپید اور شہد سے شیرین اور برف سے سرد اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا چاندی سونیکے
آبخورے گرد رکہے ہونگے لوگ کہ پیاس کے مارے غول کے غول آئینگے اور حضرت اونکو آب کوثر
پلائینگے ایکقطرہ جسکی حلق مین جائیگا تمام دن قیامت کی کہ پچاس ہزار برس کا ہے بہوک پیاس سے
محفوظ رہیگا گویا تمام اہل محشر اوسدن آپکے مہمان ہونگے اور اس مصیبت مین آپہی کامونہہ
تکینگے یہانتک کہ شیخ الانبیا خلیل کبریا حضرت ابراہیم علیہ السلام آپسے کہینگے اے محمد تم میری اولاد
اور میری دعا ہو آج مجہے اپنی امت مین داخل کرلو بشارت ای امت محمدؐ اوس روز تمہین کچہ ایسا ہی
رتبہ عنایت فرمائینگے دامن دولت تمہارے پیغمبر کا تمہارے ہاتہہ مین ہوگا اور وہ تمہاری
شفاعت مین مشغول ہونگے ایک گروہ تمہارا نور کے تودون پر بیٹہا ہوگا اور بموجب بعض روایات
چار ارب نوی کرور ستر ہزار آدمی تمہارے بیحساب بہشت مین جاوینگے امام ابو حامد کہتے ہین
نہ اونکے لیے میزان کہڑی کرینگے نہ اونکے ہاتہون مین صحیفے دیجاوینگے مگر ایک کاغذ دیا جائیگا
اوسمین لکہا ہوگا هذه براءة فلان بن فلان فقد غفر له وسعد سعادة لا شقاوة بعدها
ابدا یہ فلان بن فلان کا برات نامہ ہے کہ وہ بخشا گیا اور اوسی ایسی سعادت حاصل ہوئی جسکے
بعد کبہی شقاوت نہین بعض صوفیہ نقل کرتے ہین کہ امت محمدیہ کا ایک گروہ پردار اونٹونپر سوار ہوکر بہشت کی
دیوارون پر اوتریگا فرشتے کہینگے کیا تمہارا حساب ہوگیا کیا تمہارے عمل تل گئے کیا تمنے اپنے نامے پڑہ لیے
جواب دینگے کہ ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہین نہ ہمارا حساب ہوا نہ ہماری عمل تلے نہ ہمنے اپنے نامے
پڑہے فرشتے کہینگے لو تو تو ابہی یہ سب کام باقی ہین وہ کہینگے تمنے ہمین کیا دیا تہا جسکا ہمسے
حساب چاہتے ہو اوسوقت منادی پکاریگا یہ سچ کہتے ہین مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ
نیکی کرنیوالون پر کوئی راہ مواخذہ کی نہین العزیز یہ سب طفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ورنہ وہ دن
ایسی سختی کا ہے کہ آدم سے عیسے علیہ السلام تک پیغمبر نفسی نفسی کہین گے اور مقرب فرشتے

خدا کے خوف سے بیدکیطرح کانپتے ہونگے سوا ہمارے مولی کے کسیکو مجال شفاعت کی نہوگی تمام اگلے پچھلے
آپکی پناہ پکڑینگے آپ عمامہ مقدس سر سے اوتار کر سجدہ کرینگے حکم ہوگا یا محمد ارفع راسک وقل یسمع
وسل تعط واشفع تشفع اے محمد اپنا سر اوٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری بات سنی جائیگی اور جو مانگنا ہو مانگو تمہین
دیا جائیگا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی آپ سر اوٹھا کر عرض کرینگے رب امتی امتی
میرے رب میری امت میری امت اوسوقت دریاے رحمت جوش مار یگا اور بحر فیض الٰہی کمال زور
وشور سے جاری ہوگا یہ مرتبہ دیکھکر سب اہل محشر آپکی عظمت اور بڑائی کے معترف ہونگے اور تمام موافق
ومخالف آپکی مدح وثنا کرینگے مناسب اسی مقام کے آپکا نام محمد رکھا محمد کے معنی بکثرت اور بار بار سراہا گیا
ع مقام تو محمود ونامت محمد ✤ بدینسان مقامے ونامے کہ دارد ✤ دوسرا باب کریمہ ورفعنا
لک ذکرک کی تفسیر مین جل جلالہ وعم نوالہ رسول کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم سے فرماتا ہے اور اونچا
کیا ہمنے تیرے لیے تیرا ذکر کہ تیرا نام اپنے نام کے ساتھ اذان واقامت ونماز وخطبہ وکلمہ طیب کلمہ شہادت
بلکہ عطسہ اور ذبح کے سوا ہر معاملہ وطاعت مین نزدیک کیا اور بہشت کے ہر قصر وغرفہ اور دیوار
ودر اور پردہ اور ساق عرش معلی اور اوراق سدرۃ المنتہی پر لکھا ساتون آسمان مین کوئی مکان ونام
نامی سے خالی نہین جسجگہ لا الہ الا اللہ مسطور ہے محمد رسول اللہ بھی ضرور ہے قرآن مجید مین جسجگہ کوئی امر اہم
اپنی طرف نسبت کیا وہان رسول مقبول کو بھی یاد فرمایا تمام عالم کیطرف آپکو مبعوث کیا اور اپنی محبت و
وطاعت کو آپکی طاعت ومحبت پر موقوف کیا ایمان بے آپکی تصدیق کے تمام نہین ہوتا کلمہ بار لا الہ الا اللہ
کہے جبتک محمد رسول اللہ کو نمانے کچہ کام نہین آتا بلکہ آپکی یاد عین خدا کی یاد ہے ابو العباس احمد
بن محمد سہل بن عطار البغدادی کی نزدیک آیہ کریمہ سے یہی مضمون مراد ہے انبیاء ومرسلین وملائکہ
مقربین سدرۃ المنتہی سے تجاوز نہین کر سکتے اور آپ مقام قاب قوسین تک پہونچے جمال
پروردگار کا بچشم سر دیکھا اور کلام الٰہی بیواسطہ سنا خود پروردگار تقدس وتعالی آپ پر
درود بھیجتا ہے اور مسلمانون کو ارشاد فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
اے ایمان والو درود بھیجو اوسپر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ابھی وہ محبوب خدا
اور مقبول کبریا بجملہ عالم وآدم پیدا نہوا تھا کہ اوسکے پیغمبری اور رسالت کا چرچا عالم بالا مین پہیلا
ع آدم ہنوز تن بہ آب وگل داشت ✤ کو حکم بملک جان ودل داشت ✤ بہیدا نشد

زمین و آسمان اور خلقت زمان و مکان صرف واسطے شہرت جناب کے ہے اگر خالق کو انکی شان
ظاہر کرنا منظور نہوتا عرش و کرسی لوح و قلم زمین و آسمان ارواح و فرشتے جن و انس بہشت و دوزخ
کچھ نہ بناتا لولاک لما خلقت الدنیا ازل میں اوس جناب کو خطاب ہوا انت المختار المنتخب وعندک مستودع
نوری وکنوز ہدایتی من اجلک اسطح البطحا وارفع السماء واجعل الثواب والعقاب والجنۃ والنار
تو برگزیدہ اور منتخب ہے اور تیرے پاس ہی میرے نور کی امانت اور میری ہدایت کی گنجیاں تیرے
واسطے بچھاتا ہوں زمین اور بلند کرتا ہوں آسمان اور بناتا ہوں ثواب اور عذاب اور بہشت اور
دوزخ اور ارشاد ہوتا ہے اے محمدؐ میں نے کوئی شخص تجھسے زیادہ بزرگ پیدا نہ کیا دنیا کو صرف اسلیے
بنایا کہ تمہارا مرتبہ پہچانیں اگر تمہیں پیدا نکرتا دنیا کو نہ بناتا تنبیہ یہ مضمون کریمہ وما خلقت الجن والانس
الا لیعبدون سے منافی نہیں وہاں مستثنی منہ عمل ہے اور یہاں حصر علم یعنے فائدہ تخلیق منجملہ اعمال
عبادت اور منجملہ علوم تصدیق آنحضرت ہے اور اشتمال اس تصدیق کا توحید کو ظاہر ہے لکھا ہے
جب وہ سر مکنون یعنے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مسند ظہور پر جلوہ گر ہوا فوراً مانند ستون بلند
ہوکر حجاب عظمت تک پہونچا اور جناب الہی میں سجدہ کرکے الحمد للہ کہا خطاب ہوا لذلک خلقتک و
سمیتک محمدا انک ابدء الخلق وبک اختم الرسل اسی واسطے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا نام محمد رکھا
تجھسے خلق کی ابتدا اور تجھپر رسولون کو ختم کرونگا پھر اوس نور کو چار حصے کیا پہلے سے لوح دوسرے
سے قلم پیدا کیا قلم نے زمین اور آسمانون کی پیدائش سے پچاس ہزار برس پہلے لوح پر لکھا ان محمدا
خاتم النبیین بیشک محمد خاتم پیغمبرون کے ہیں اور معالم التنزیل میں ابن عباس سے روایت ہے کہ لوح
محفوظ کے شروع میں لکھا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ ودینہ الاسلام ومحمد عبدہ ورسولہ من آمن باللہ
عز وجل وصدق بوعدہ واتبع رسلہ ادخلہ الجنۃ اور یہ اول مرتبہ ظہور مناصب شریفہ کا ہے قبل اسکے کون
جانتا ہے کہ بیان کرے کسی نے اوس جناب سے پوچھا آپکو منصب نبوت کب سے حاصل ہے فرمایا
جب خدا نے عرش بنایا اور آسمان و زمین کو پھیلایا اور عرش اوٹھانے والون کے کندھون پہ
رکھا اوسوقت ساق عرش پر قلم قدرت سے لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء ۝
صدر عالم آفتاب وادی من ۞ قدر او از عرش اعظم چون زمین ۞ در ازل منشور او فخر البشر ۞
در ابد منشور ختم المرسلین ۞ ایکبار صحابہ نے عرض کیا آپ کب سے پیغمبر ہوے فرمایا جبکہ آدم درمیان

روح وجسد کے تہے دوسری حدیث مین آیا انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ ہے گسترده در سرائے نبوت بساط خود چو آدم ہنوز رخت نیاورده از عدم ہو قال اللہ تعالے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم یعنے جب عہد لیا خدا نے پیغمبرون سے کہ جو مین تمہین کتاب وحکمت دون پہر تمہارے پاس وہ پیغمبر آئے جو تمہاری پیغمبری اور کتابون کی تصدیق کرے لتومنن بہ ولتنصرنہ تو تم اوسپر ضرور ایمان لانا اور اوسکی مدد کرنا پہر ارشاد ہوا اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری کیا تمنے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا ذمہ لیا قالوا اقررنا عرض کیا ہمنے اقرار کیا ارشاد ہوا فاشہدوا ایک دوسرے پر گواه رہو وانا معکم من الشاہدین اور مین بہی تمہارے ساتہ گواہون سے ہون ہرچند گواہی اونکی کافی تہی مگر چونکہ یہ معاملہ محبوب کا تہا اسلیے فرمایا کہ اس معاملہ کا مین بہی گواه ہون جسطرح حضرت یوسف کو دودہ پیتے بچے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ ع کی گواہی سے لوگون کی بدگمانی سے نجات بخشی جب حضرت عائشہ پر بہتان اوٹہا خود اونکی پاکدامنی کی گواہی دی اور اٹہاره آئیتین نازل فرمائین اگر چاہتا ایک ایک درخت وپتہر سے گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ محبوب کی طہارت اور پاکی پر خود گواہی دین اور عزت وامتیاز اون کا بڑہائین جب قلم پیدا ہوا خطاب الٰہی سے حکم دیا لکہہ قلم اس خطاب کی ہیبت سے ہزار برس کانپتا رہا پہر عرض کیا اے میرے رب کیا لکہون حکم ہوا اکتب توحیدی لکہہ میری توحید قلم نے لوح پر لکہا لا الہ الا اللہ پہر ارشاد ہوا لکہہ سب امتون کے عمل سب امتون کا کہ اولاد آدم سے جو خدا کی طاعت کریگا بہشت مین جائیگا اور جو نافرمانی کرے گا دوزخ مین پڑیگا القصہ قلم نے حسب الحکم یہی مضمون سب امتون کی نسبت لکہا جب اس امت کی نوبت آئی قلم نے لکہا امت محمد صلعم جو خدا کی طاعت کریگا بہشت مین داخل ہوگا اور جو نافرمانی کریگا چاہتا تہا لکہے دوزخ مین پڑیگا ناگاه خطاب آیا تادب یا قلم او قلم ادب کر قلم یہ خطاب سنکر ہیبت سے شق ہوا پہر دست قدرت سے قط لگا اور حکم ہوا لکہہ امۃ مذنبۃ ورب غفور امت گنہگار ہے اور پروردگار بخشنے والا یعنی اگرچہ وہ گناه کرتے ہین مگر ہم اون پر نظر رحمت رکہتے ہین ادہر سے خطاب ہے اور ادہر سے عفو وعطا ای گنہگاران امت غور کرو تمہارا مالک کیسا مہربان ہے موسی علیہ السلام کو باوجود عصمت وطہارت حکم ہوتا ہے لن ترانی اور تم کو باوجود اور شامت سے خطاب ہوتا ہے ادعونی استجب لکم آدم علیہ السلام کو بسبب ایک خطا کے بہشت سے باہر لائے

اور انکو باوجود ہزاروں گناہوں کے بہشت مین لیجائین گے مگر اس جگہہ سے فضل و بزرگی ہماری
انبیا پر لازم نہین آتی کہ کمال اصلی و طفیلی مین فرق ظاہر ہے ہم ہرگز اس عنایت کے لائق نہین یہ سب
طفیل ایک صاحب دولت کا ہے کہ تمام پیغمبرون کا سردار اور خدا کا پیارا ہے آدم علیہ السلام کو
خطاب ہوتا ہے لولا محمد ما خلقتک ولا ارضا ولا سماء اگر محمد ؐ نہوتا تجھے پیدا نہ کرتا اور زمین و آسمان نہ بناتا
وہب بن منبہ کہتے ہین جب آدم ؑ پیدا ہوے بہشت کے دروازے پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
عرض کیا الہی کیا تو نے کسیکو مجھسے زیادہ بزرگ پیدا کیا فرمایا ہان اور وہ تیری اولاد مین
ہے اگر وہ نہوتا مین تجھے نہ پیدا کرتا روایت ہے جب نور مقدس آپ کا آدم علیہ السلام
کی پیشانی مین رکھا گیا آدم علیہ السلام نے عرض کیا الہی یہ نور کیسا ہے خطاب ہوا یہ نور اون پیغمبر ؐ کا
ہے کہ سب پیغمبرون کا سردار اور تیری اولاد مین بہتر ہے رفتہ رفتہ اوس نور نے آدم علیہ السلام کے
تمام اعضا مین سرایت کی اور اون کا جسم نور کا پتلا بن گیا پہر تو واسطے تعظیم اوس نور کے حق جل و علی
نے آدم علیہ السلام کو فرشتون سے سجدہ کرایا اور اسماء مخلوق سکھا کر ملائکہ اعلی کا اوستاد بنایا او
اون سے اوس نور کی حفاظت کا عہدنامہ لکھا آدم علیہ السلام اکثر اوقات ایک آواز خوش اپنی
پیٹھ سے سنتے تہے عرض کیا الہی یہ آواز کیسی ہے جواب ہوا یہ تسبیح خاتم الانبیا کی ہے تیری پشت سے
پیدا کرونگا اور اصلاب طیبہ طاہرہ مین رکھونگا بعض روایات مین اسقدر زیادہ ہے کہ پہر آدم ؑ
نے عرش کیطرف دیکھا نام حضرت کا خدا کے نام کے ساتہ لکھا پایا عرض کیا الہی یہ کون ہے جسکا نام
تو نے اپنے نام کے ساتہ لکھا ہے ارشاد ہوا یہ پیغمبرون کا سردار اور تیرا فرزند ہے جب آدم ؑ
بہشت سے باہر آئے عجب طرح کی وحشت مین مبتلا ہوے ناگاہ جبریل نے پکار کر کہا اللہ اکبر

اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان
محمد رسول اللہ ان کلمات کی برکت سے وحشت اونکی جاتی رہی مگر اپنے قصور پر رات دن
روتے اور توبہ و استغفار کرتے تمہید العزیز غور کر ابو البشر جنکو پروردگار عالم نے
اپنے دست قدرت سے بنایا اور فرشتون سے سجدہ کرایا تشریف ان اللہ اصطفی آدم سے
مشرف اور خلعت و علّم آدم الاسماء کلہا سے ممتاز فرمایا بہشت اونکو جاگیر بخشی اور فہرست
رسولون کی اونکے نام سے شروع کی ایک نافرمانی کی سبب روز و شب روتے اور شرم سے

آسمان کی طرف آنکھ نہ اوٹھاتے تورات دن گناہ کرتا ہے اور ایک ساعت بھی اپنے حال پر
نہین روتا تو عیش وعشرت مین مشغول ہے اور زمین وآسمان تیرے ماتم مین گریان وملول اگر
تمام جہان کے آنسو جمع کیے جاوین اونکے آنسوون کے برابر نہو سکین کہتے ہین آدم علیہ السلام
اپنی ذلت پر تین سو برس روے مگر رحمت الٰہی اونکی طرف متوجہ نہوئی ہر چند توبہ کرتے قبول
نہوتی حیران تہے کیا کرین ناگاہ خیال آیا مین نے عرش کے دروازے پر لکہا دیکہا تہا لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ معلوم ہوتا ہے محمد سے زیادہ کوئی شخص خداکو پیارا نہین کہ اون کا نام اپنے
نام کے ساتھ عرش پر لکہا ہے اوسکو اپنی بخشش کا وسیلہ کیا چاہیے۔ تصور فرما کر جناب الٰہی مین
عرض کیا الٰہی بطفیل محمد کے اوسکے باپ پر رحم فرما حکم ہوا اے آدم تونے محمد کو کسطرح پہچانا عرض کیا
الٰہی مین نے بہشت مین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا دیکہا اس سے ثابت ہوتا ہے وہ تجہے سب
خلق سے زیادہ پیارا ہے کہ تونے اوسکا نام اپنے نام کے پاس لکہا ہے خطاب آیا اے آدم مجہے اپنی
عزت وجلال کی قسم اگر تو محمد کے وسیلے سے سب زمین وآسمان والون کے گناہ بخشواتا سب کو
بخش دیتا اور شفاعت تیری اونکے حق مین قبول فرماتا اے آدم وہ تیری اولاد مین سب سے
پچہلا پیغمبر ہوگا اور تجہے اوسیکے طفیل پیدا کیا ہے تو کنیت اپنی ابو محمد کر جب آدم نے حوا سے ارادہ
قربت کیا خطاب ہوا اے آدم اوسے مہر باندہ نہ لگانا عرض کیا الٰہی اسکا مہر کیا ہے حکم ہوا یہ کہ تو محمد پر دس بار
درود بہیجے نقل ہے کہ حوا کے ایک حمل سے دو بچے ہوتے مگر شیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اجداد مین ہین تنہا پیدا ہوے آدم علیہ السلام کو حکم ہوا شیث سے اسبات کا اقرار لے کہ وہ
اوس نور پاک کی حفظ مین قصور نہ کرے اور کسی بدکار عورت کو نہ دے آدم علیہ السلام نے بموجب
حکم الٰہی شیث سے اقرار لیا اور آسمان کی طرف سر اوٹہا کر عرض کیا اے معبود پیدا کرنے والے عرش
کے اور روشن کرنے والے آفتاب کے تو نے مجہے موافق اپنے علم ازلی کے پیدا کیا اور اوس نور سے
کہ تیری بزرگی اور بڑائی جسکے سبب سے ہی مشرف فرمایا اب وہ نور میرے فرزند شیث کے پاس
گیا الٰہی تو اوسکی حفاظت کرنا اور اس عہد کا گواہ رہنا جبرئیل علیہ السلام فرشتون کے ساتھ آئے
اور کہا پروردگار تمکو سلام کہتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ شیث سے ایک عہد نامہ لکہواؤ اور اوسپر
ان فرشتون کی گواہی لکہو آدم علیہ السلام نے عہد نامہ لکہایا اور اوسکو خدا بہیجا اور فرشتون کی

گواہی سے مزین فرمایا اوسوقت شیث ع کے لیے ایک خلعت بہشتی اوترا اور اون کا نکاح بحکم الٰہی
بیضاء سے کہ حسن ظاہری و باطنی مین بے نظیر تہین ہوگیا جب زمانہ آدم علیہ السلام کی رحلت کا قریب آیا
شیث علیہ السلام سے فرمایا اے فرزند تو بعد میرے خلیفہ ہوگا عماد تقویٰ اور عروۂ وثقیٰ کو نچھوڑنا یعنے
جب خدا کا ذکر کرے محمد ﷺ کو بہی یاد کرنا کہ مین نے اونکا نام بہشت کے ہر قصر اور غرفی اور پردی اور اوراق
سدرۃ المنتہی اور ساق عرش معلی پر لکہا دیکہا اور ساتون آسمان مین کوئی مکان متبرک اون کے
نام مبارک سے خالی نپایا شیث علیہ السلام جبتک دنیا مین رہے اوس نور کی حفظ و تعظیم اور آپکی
تعریف و توصیف مین مشغول رہے اسیطرح ہر زمانی مین انبیا اور رسل آپکی مدح و ثنا کرتے رہے
جب حضرت ابرہیم علیہ السلام پیغمبر ہوے دست دعا بامید اجابت اوٹھاکر جناب الٰہی مین عرض
کیا یا الٰہی میرے فرزندون مین اونہین مین سے ایک رسول مبعوث کر کہ اونکو تیری آیتین
سنائے اور کتاب و حکمت سکہائے اور اونکو پاک کرے بیشک توہی ہے غالب حکمت والا صاحب
لباب کہ یہ آیہ ان من شیعتہ لابراہیم مین ضمیر کو حضرت کی طرف راجع کہتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام ہرچند
با اعتبار زمانہ کے مقدم ہین مگر معنی آپ کے تابع ہین کہ پیروون کے مانند اوس جناب کی مدح و ثنا
اور بکمال تمنا کے ساتہہ دعا کرتے ہین حضرت فرماتے ہین کیا تم اس بات سے راضی نہین کہ ابراہیم اور
عیسی تم مین ہون لکہاہی بارہ پیغمبرون نے دعا کی خدائے تعالے ہمکو امت محمد مین داخل فرمائے
کہتے ہین ایکبار لشکر اسلام کسی غار کے متصل ٹہرا تہا ناگاہ اوس غار سے ایک آواز دردناک پیدا
ہوئی کہ کوئی شخص کہتا ہے اللہم اجعلنی من الامۃ المرحومۃ المغفورۃ المستجاب لہا المبارکۃ دریافت
کیا تو الیاس پیغمبر تہے اور موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے ہین اللہم اجعلنی من امۃ احمد خدایا مجہے احمد کی
امت مین داخل کر ایکبار اونکو خطاب ہوا اے موسیٰ جو احمد کو نمانے گا اوسکا ٹہکانا دوزخ
ہے عرض کیا الٰہی احمد کون ہے فرمایا وہ تمام خلق کا سردار ہے آسمان و زمین کی پیدائش سے
پہلے مین نے اوسکا نام عرش پر اپنے نام کے ساتہہ لکہا اور جبتک اوسکی امت نداخل ہوے جنت
کو سب مخلوق پر حرام کیا عرض کیا الٰہی اوسکی امت کون ہین فرمایا وہ لوگ کہ ہر بلندی و پستی پر میری
حمد کرینگے اور ہر حال مین میری طاعت پر کمر باندہینگے اپنے ہاتہہ پاون اور منہہ پاکیزہ
رکہینگے دن کو روزہ رکہینگے اور رات کو عبادت کرینگے مین اونکی تہوڑی عبادت

قبول اور فقط کلمہ توحید پر بہشت برین مین داخل کرونگا موسی علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی مجھے اور
امت کا پیغمبر کر ارشاد ہوا کہ اونکا پیغمبر اونہین مین سے ہوگا عرض کیا مجھے اوس پیغمبر کی امت مین کر
حکم ہوا تو زمانے مین اوس سے مقدم ہے وہ تیرے بعد آئیگا مگر بہشت مین تجھے اور اوسے
اکٹھا کرونگا نطق مفہوم مین روایت ہے ایک دن موسی علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کیا الٰہی تیرے
نزدیک میری امت سے بھی کوئی امت زیادہ بزرگ ہے کہ تونے اونپر ابر سائبان کیا اور من سلوی
نازل فرمایا خطاب ہوا اے موسے محمد کی امت سب امتون سے افضل ہے عرض کیا الٰہی مجھے اونکی
صورت دکھاوے فرمایا تو اونکو نہین دیکھہ سکتا مگر اونکی آواز سنا تا ہون پہر جناب باری نے
اس امت کو ندا کی سب نے ایک دفعہ آواز دی لبیک اللھم لبیک العزیز اہل کرم کا دستور ہے کہ جسے
بلاتے ہین خالی ہاتہ نہین لوٹاتے کریم حقیقی نے امت محمدی کو اوسوقت اس انعام سے مشرف کیا

انا رحمتی سبقت غضبی وعفوی سبق عقابی قد اعطیتکم من قبل ان تسئلونی و اجبتکم قبل ان تدعونی

وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی من جاء فی یوم القیمۃ بشہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدی

ورسولی دخل الجنۃ وان کانت ذنوبہ اکثر من زبد البحر ترجمہ نیست کہ میری رحمت میرے غضب سے
اور میرا عفو میرے عذاب سے زیادہ ہے تمکو مین نے مانگنے سے پہلے دیا اور تمہاری عاسے پہلے اجابت کی
اور نافرمانی کرنے سے پہلے تمہین بخش دیا جو میرے پاس قیامت کو دن اس بات کی گواہی کے ساتھ
کہ خدا کے سوا کوئی معبود سچا نہین اور محمد میرا بندہ اور رسول ہے آئیگا اگرچہ اوسکے گناہ دریا کی جہاگ
سے زیادہ ہون بہشت مین داخل ہوگا تمہید اے گنہگاران امت اپنے پروردگار کی اس
عنایت و رحمت پر نثار ہو جاؤ تو بجا ہے اور اپنا جان و مال اوسکی محبت و طاعت مین قربان کرو
تو روا انصاف کرو ایسے مہربان مولی کی فرمان برداری لازم ہے یا نافرمانی شہر کا حاکم جسکو دس روپیہ
مہینے کا نوکر رکھتا ہے وہ رات دن اوسکی فرمان برداری مین مستعد رہتا ہے اور اوسکا حکم اپنی
خواہشون پر مقدم رکھتا ہے اگر صبح کو بلاتا ہے رات بہر نیند نہین آتی اور جو کوئی کام سپرد کرتا ہے
تعمیل سے پہلے اچھی طرح روٹی نہین کہائی جاتی اور تمام جہان کا مالک تمپر طرح طرح کے احسان
کرتا ہے کہ سلطنت ہفت کشور اونکے مقابل اصلا قدر و قیمت نہین رکھتی مگر تم اوسکی فرمان برداری
نہین کرتے وہ فرماتا ہے نماز پڑھو تم نہین پڑھتے وہ کہتا ہے روزہ رکھو تم نہین رکھتے وہ ارشاد

کرتا ہے زکوۃ دو تم نہین دیتے وہ فرماتا ہے حج کرو تم نہین کرتے وہ گناہون سے منع کرتا ہی
تم باز نہین آتے اس سے زیادہ آفت اور سخت شرارت یہ ہے کہ اپنے قصور پر شرمندہ بھی
نہین ہوتے اور گریبان مین مُنہ نہین ڈالتے بلکہ اپنی بے قصوری ظاہر کرتے ہو یا کہتے ہو اگر نوکر
آقا کے کام مین مستعد نرہے یا اوسکی نافرمانی کرے آقا اوسے موقوف کر دے اور خدا تو
ارحم الراحمین ہے ہم کسیقدر نافرمانی اور گناہ کرین وہ ہمکو اپنی رحمت سے بخشدے گا اور نہین
جانتے کہ وہ قہار مطلق بھی ہے اوسکے غضب سے کسیکا غضب زیادہ سخت نہین اور اوسکی مار سے
کسی کی مار زیادہ کڑی نہین کیا تمہارے نزدیک نوکری سے موقوف ہونا دوزخ کے عذابون اور
وہان کی مصیبتون سے زیادہ سخت ہے جو وہان کے احوال و شدائد سے واقف ہے تمام دنیا کی
عیش و عشرت اور مال و دولت کو اون سے نجات پانے کے لیے چھوڑ دینا سہل سمجھتا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے آن علو منزلت خدا کے قہر سے کانپتے تیری کیا حقیقت ہے جو قہر الٰہی سے نہین
ڈرتا الغرض آدمی کو اوسکی نادانی نے دھوکا دیا خدا کے کرم پر بھروسا کر بیٹھا اور اوسکے قہر و انتقام کا
اندیشہ نکیا آپ فرماتے ہین الاحمق من اتبع نفسہ ہواہا وتمنی علی اللہ احمق وہ ہے جسکا نفس اپنی
خواہش کی پیروی کرے اور خدا سے آرزو بخشش کی رکھے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین
الٰہی بہت لوگ تیری ستاری پر مغرور ہین اور بہت تیرے احسان سے استدراج مین گرفتار
تو کریم بھی ہے اور قہار بھی اور حلیم بھی ہے اور منتقم بھی حق جل و علیٰ فرماتا ہے فخلف من بعدہم
خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض ہذا الادنیٰ ویقولون سیغفر لنا پھر پیدا ہوی اونکے بعد
اولاد کہ کتاب کی وارث ہوئی مال اس دنیا کا یعنے رشوت لیتے ہین اور کہتے ہین قریب ہے
کہ ہم بخشے جائینگے ولنعم ما قال العلی سے کام دوزخ کے کیجے جنت کا ہے امیدوار ✤ قصر
جنت تو بنا ہے پارسا کے واسطے ✤ سلیمان بن عبد الملک بادشاہ نے ابو حازم سے کہ بڑے دیندار
عالم تھے پوچھا قیامت کے دن بندہ اپنے مالک سے کسطرح ملے گا فرمایا نیک اسطرح جیسے
کوئی بہت مال اسباب کما کر سفر سے آتا ہے تمام گھر والے اوسکے آنے سے خوش ہوتے ہین اور خاطر داری
اور عزت کرتے ہین اور گنہگار اوس غلام کی طرح کہ اپنے آقا کا مال چرا کر بھاگا اور آقا کے پیادون
نے گرفتار کر کے حضور مین حاضر کیا بیڑیان پاؤن مین اور ہتھکڑیان ہاتھون مین پڑی ہین

اور طوق کے بوجھ سے سر نہین اوٹھا سکتا ہر طرف سے اوسپر نفرین اور ملامت ہوتی ہے
ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم سلیمان نے کہا اگر ہماری اعمال پر مدار ہے تو رحمت پروردگار
کی کہان ہے فرمایا اوسکا پتا قرآن مین موجود ہے ان رحمة الله قریب من المحسنین رحمت خدا کی
نیکون سے نزدیک ہے سلیمان اسقدر رویا کہ رنگ بدل گیا اور ابو حازم سے کہا خاموش
کہ میرا پتہ خوف سے پھٹا جاتا ہے الغرض جب تو غفلت اور نافرمانی کرتا ہے شیطان بزبان حال
کہتا ہے کیا مجھے نہین جانتا مین وہ ہون کہ مسند تدریس میرے گنبد ہفت آسمان پر رکھی گئی
اور خطبہ اوستادی ملائکہ کا میرے نام پر پڑھا گیا اونی نافرمانی اور غفلت سے اس حال کو
پہونچا یا تاج اخلاص اپنے سر پر رکھہ یا طوق اوبار گلے مین ڈال اور میرا ہمسر یکحال ہو کیا لطف کی
بات ہے تو خدا کی قدرت پر بھروسا کر کے زہر نہین کہاتا اور اوسکی رحمت پر بھروسا کر کے زنا کرتا
ہے اور شراب پیتا ہے اور نماز ترک کرتا ہے کہ مضرت اوسکی زہر کی مضرت سے بہت زیادہ ہے
بلکہ درحقیقت تیرا یہ دعوی کہ مین خدا کی رحمت پر بھروسا کرتا ہون اور اوس سے مغفرت کی امید
رکہتا ہون عذر بدتر از گناہ ہے جو لوگ خدا سے امید رحمت رکھتے ہین خدا تعالی نے اون کا
پتا قرآن مین دیتا ہے ان الذین آمنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل الله اولئک یرجون
رحمة الله جو لوگ ایمان لائے اور خدا کی راہ مین اونہون نے اپنے گھر چھوڑے اور کافرون سے
لڑے یہ لوگ رحمت الہی کی امید رکھتے ہین ظاہر ہے آدمی جس سے امید رکہتا ہے اوسکی فرمانبرداری
کرتا ہے گناہ کرنا اور حکم الہی نہ بجا لانا علامت ناامیدی کی ہے نہ امید کی مزدور دو آنے کی امید
پر دن بھر محنت کرتا ہے اور چوکیدار تھوڑے پیسون کے لیے رات بھر جاگتا ہے تو بھی اگر خدا
سے امید رکھتا ہے اوسکی بندگی اور عبادت سے نہ گھبراتا وہ خود فرماتا ہے انہا لکبیرۃ الا
علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون بیشک نماز گران ہے مگر خاشعین
پر جو گمان رکھتے ہین کہ اپنے رب سے ملین گے اور اوسکی طرف پھر جانے والے ہین حقیقت رجا
کی دو امر مین منحصر ہے ایک یہ کہ گناہون سے توبہ کرے اور خدا سے بخشش کی امید رکھے الله تعالی
فرماتا ہے ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر الله یجد الله غفورا رحیما جو برا کام یا اپنے نفس پر ظلم
کرے پھر خدا سے بخشش چاہے الله کو بخشنے والا مہربان پائے دوسرے یہ کہ بکمال اخلاص روز و شب

اوسکی یاد اور عبادت مین مشغول رہے اور سمجھے کہ یہ عبادت ہرگز اوسکی درگاہ کے لائق نہین
مگر وہ کریم و مہربان ہے اوسکے کرم سے امید ہے کہ رد نکرے وہ کہتا ہے لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا
جبکہ مجھے اپنی معرفت عنایت کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ مین پیدا کیا تو اوسکے فضل
سے امید ہے کہ قیامت کے دن سخت نہ پکڑے گا ✱ تو بعلم ازل مرا دیدی ✱ دیدی انگہہ بعیب بخریدی ✱
من بہ آن عیب تو بعلم ہمان ✱ رد مکن انچہ خود پسندیدی ✱ وہ اس امت پر بہت مہربان ہے اور
مہربان سے یہ اندیشہ نہین کہ سخت پکڑے وہ ارشاد فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ اے محمد اون سے کہہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تمہین دوست رکھیگا
سبحان اللہ ہمارے حضرت کا یہ رتبہ ہے کہ آپ کا پیرو بھی خدا کا پیارا ہے مگر اس بات پر مغرور ہونا
محض بیجا کہ اپنے منہہ سے آپکو پیرو کہنا اور بات ہے اور حقیقت مین پیرو ہونا اور بات خدا تعالے
اپنے حبیب کی پیروون کی صفت بیان کرتا ہے فساکتبہا للذین یتقون ویوتون الزکوۃ والذین ہم
بآیاتنا یومنون الذین یتبعون الرسول النبی الامی قریب ہے کہ مین اوسے اونکے لیے لکھون جو پرہیزگاری
کرینگے اور زکوۃ دینگے اور ہماری آیتون پر ایمان لائینگے وہ لوگ کہ رسول نبی امی کی پیروی
کرینگے شعیا علیہ السلام کو خطاب ہوا مین نے زمین و آسمان کی پیدائش کے روز ٹھیرا دیا کہ پیغمبری
دوسری قوم مین کرونگا اور رعایا کو بادشاہت اور ذلیلون کو عزت اور ضعیفون کو قوت
اور فقیرون کو تونگری اور جاہلون کو علم اور بے پڑہون کو حکمت عنایت فرماونگا اور توریت
مین آیا ہے احمد بہت ہنسنے والے نہایت قتل کرنے والے اونٹ پر سوار ہوئینگے اور شملہ
بینینگے فایدہ بہت ہنسنے اور نہایت قتل کرنے سے مسلمانون کو ساتہہ خوش خلقی اور کافرون
کے خونریزی اور اہل محبت کے نزدیک تیغ تبسم سے عاشقان جان نثار کو قتل کرنا اور شملہ بینے
سے عمامہ کا سرا چھوڑ نا مراد ہے اور توریت مین یہ بھی آیا ہے اے نبی مینے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری
دینے والا اور ڈرانے والا اور بے پڑہون کے لیے پناہ تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے مین نے
تیرا نام متوکل رکہا نہ سخت گو ہے نہ درشت خو بازارون مین چلانے والا نہ بدی کے بدلے بدی
کرے گا بلکہ معاف کرے گا اور بخشدے گا اور درگذر فرمائے گا دنیا سے انتقال نکریگا جب تک
اللہ تعالے ٹیڑہے دین کو اوسکے سبب سیدہا نہ کرے باینطور کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہین اور نہ کہولین

اس کلمے کی سبب سے اندہی آنکہین اور بہرے کان اور غافل دل اور راز سمین ہے است اوسکی
حمادین ہین کہ ہر جگہہ خدا کی حمد کرتے ہین اور ہر بلندی پر تکبیر کہتے ہین اپنے انصاف پر ازار باندہتی
ہین اور وضو کرتے ہین جہاد اور نماز مین ایکطرح صف باندہتے ہین منادی یعنے موذن اون کا جوف
آسمان مین اونچی ندا کرتا ہے رات مین آواز اونکی مانند آواز مگس شہد کے ہے مولد اوسکا
مکہ اور ہجرت گاہ اوسکا طابہ اور ملک اوسکا شام کذا فی المعالم امت موسی علیہ السلام پر انعام الہی
ہوا کہ مین تمہارے واسطے زمین کو مسجد اور طہور کرتا ہون اور تمپر سکینہ نازل فرماتا ہون اور حفظ
توریت کی قدرت عنایت کرتا ہون بنی اسرائیل نے کہا ہم سکینہ کی طاقت نہین رکہتے
اور کلیسا کے سوا اور جگہہ نماز نہ پڑہین گے اور توریت کی تلاوت دیکہی کر پڑہینگے ارشاد
ہوا تب یہ ہے ہین اوسے اونکے لئے لکھون جو پرہیزگاری کرین گے اور زکوۃ دین گے اور ہماری
آیتون پر ایمان لاوین گے وہ لوگ کہ اوس رسول نبی امی کی پیروی کرینگے جسے اپنے پاس توریت اور انجیل
مین لکہا پاوین گے وہ اونہین اچہے کام کا حکم دے گا اور بری بات سے منع کرے گا اور پاک چیزین
اونکے لیے حلال اور ناپاک چیزین اونپر حرام کرے گا اور اون سے اونکے بوجہ اوتارے گا اور سختیان
کہ اونپر تہین دور فرماوے گا پس جو لوگ اوسپر ایمان لائے اور اوسکی عظمت اور نصرت کی اور اوس
نور کی جو اوسکے ساتھہ اوتارا گیا پیروی کے وہی لوگ فلاح پانیوالے ہین وذلک قولہ تعالی فسا کتبہا
للذین یتقون ویوتون الزکوۃ الایہ اور اسمعیل علیہ السلام پر وحی ہوئی ستلد عظیما لامۃ عظیمۃ یعنے
تیری اولاد مین ایک بڑا شخص ایک بڑی امت کے لیے پیدا ہوگا اور صحیفہ شعیا علیہ السلام مین ہے
کہ وہ خواہش کی طرف نہ جہکے گا اور سخت ذلیل نیک کردار کو بہی خوار نہ سمجہے گا اور ضعیفون کو
قوت دے گا وہ رکن متواضعین کا ہے اور نور خدا کا کہ کبہی نہ بجہے گا غافل دلون کو زندہ کرے گا
اور اندہی آنکہین اور بہرے کان کہولے گا اور بخشش کو دے گا کسی کو نہ لے گا فایدہ منتقح زبان
عبرانی مین یعنے محمد ہے اور مزامیر داود علیہ السلام کے چوالیسوین مزامیر مین ہے اے جبار اپنی تلوار
لٹکا کہ ناموس و شرایع تیرے ہاتہہ کی ہیبت سے مقرون ہین فایدہ کریمہ وما انت علیہم بجبار مین
نفی جبار یعنی متکبر ہے اور دعائے داود مین وارد ہوا خدایا ہمارے واسطے اوس پیغمبر کو کہ فترت کے بعد
سنت یعنے طریقہ انبیا قایم کرے مبعوث فرما کعب احبار کہتے ہین ایکدن لشکر سلیمان علیہ السلام کا ہوا پر

پر جاتا تہا ناگاہ مدینہ پر گذرا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا یہ شہر پیغمبر آخر الزمان کا ہجرت گاہ ہے خوشی
ہے اوسکے ہے جو اوسپر ایمان لاوے اور اوسکی پیروی کرے پہر بیت اللہ کی طرف سے گذرے
بیت اللہ رو یا حکم آیا کیون روتا ہے عرض کیا ایک پیغمبر تیرے پیغمبرون سے اور ایک گروہ تیرے
دوستون سے اسطرف گذرا لیکن نہ مجہمین اوترا نہ نماز پڑہی اور بت میرے گرد پوجے جاتے ہین ارشاد
ہوا مت رو مین تجہے سجدہ کرنے والون سے بہر دونگا اور تجہہ مین نئی کتاب اوتارونگا اور نبی
آخر الزمان کو پیدا کرونگا کہ مجہے سب پیغمبرون سے زیادہ پیارا ہے اور تجہہ مین ایسے لوگون کو مقرر
کرونگا جو مجہے پوجین گے اور اپنے بندون پر تیرا حج فرض کرونگا کہ تیری طرف ٹوٹین گے جیسے
گدہ اپنے گہونسلے کی طرف اور تیرے شوق مین روتے جاوینگے جیسے اونٹنی اپنے بچے کی اور کبوتر
اپنے بیضہ کی طرف اور تجہے بتون اور بت پرستون سے پاک کرونگا وہب بن منبہ کہتے ہین مین نے
اکہتر کتابون مین لکہا دیکہا کہ تمام آدمیون کی عقل حضرت کی عقل سے وہ نسبت رکہتی ہے جیسے ایکدانہ
ریت کا تمام ریگستان کے مقابلے مین اور بیشک آپکی عقل سب آدمیون پر غالب اور آپکی رائے سب سے
افضل ہے اور انجیل مقدس مین آپکی صفت اس مضمون کے ساتہہ وارد ہے اوسکے ہاتہہ مین لوہے کا
قضیب ہے کہ اوس سے جہاد کرے گا اور اوسکی امت بہی اسیطرح قتال کریگی اور عیسیٰ علیہ السلام
کو خطاب ہوا سن اور خبردار ہو اے بیٹے پاک عورت کواری بتول کی مین نے تجہے بے باپ کے پیدا کیا
نشانی واسطے سارے جہان کے بس میری ہی پرستش اور مجہی پر بہروسا کر اور اہل سوران سے کہولکر
کہدے کہ مین ہی ہون اللہ زندہ قائم رہنے والا کہ ہمیشہ رہونگا تصدیق کرو اوس نبی امی کی کہ صاحب
اونٹ اور قمیص و دستار اور نعلین اور رہراوہ کا ہے بال اوسکے کچہہ خمدار اور پیشانی اوسکی
کشادہ آنکہین سیاہ پلکین چکین بہوین ملین ناک پیچ مین اونچی رخسارے نورانی داڑہی گہنی پسینہ اوسکا
مثل موتی کے اور خوشبو اوسکی مانند مشک کے گردن اوسکی گویا چاندی کی صراحی ہے اور حکم ہوا اے
عیسیٰ ایمان لاو اور تیری امت محمد پر اگر مین اوسے پیدا نہ کرتا بہشت و دوزخ نہ بناتا جب مین نے عرش
پانی پر قائم کیا ہلتا تہا اوسپر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہدیا اس کلمہ کے لکہنے سے ساکن ہوگیا عیسیٰ
علیہ السلام فرماتے ہین تمہارے پاس فارقلیط یعنی حق و ناحق کو جدا کرنے والا آویگا کہ کوئی بات
اپنی طرف سے نہ کہیگا وہ کہیگا جو خدا اوسے فرمائیگا اور تمسے تیرے حق کے ساتہہ سرگوشی کریگا

اور بھی باتون اور حادثون سے تمکو آگاہ کرے گا اور یہ خبر کتاب یوحنا مین جسے مسیحائی چوتھی
انجیل کہتے ہین اس مضمون سے وارد ہے کہ تمہارے لیے میرا جانا ہی سودمند ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن
فارقلیط تمہارے پاس نہ آئے گا پس اگر مین جاؤن گا تو اوسے تمہارے پاس بھیجون گا اور جب وہ
آئے گا جہان کو توبیخ کریگا اور الزام دے گا بسبب گناہ کے کیونکہ وہ مجھپر ایمان نہ لائے انتہی

فایدہ فارقلیط یونانی لفظ ہے کئی معنے مین مشترک کہ سب ہمارے حضرت پر صادق ہین اول تسلی
دینے والا دوم شفاعت کرنے والا سوم وکیل چہارم بہت سراہا گیا اور یہی معنی محمدؐ کے ہین پنجم
بہت سراہنے والا کہ معنے احمد ہین اصل انجیل عبری مین لفظ احمد وارد تھا یونانی مترجم نے اوس کا
ترجمہ بہ لفظ فارقلیط کیا اور نامون کا ترجمہ کرنا مترجمین اہل کتاب کی عادت مین داخل ہے چنانچہ یہی
لفظ نسخہ عربیہ ۱۸۱۶ء مین بعینہ لکھا ہے باقی مترجمون نے اوسکا بھی ترجمہ کر ڈالا کسی نے تسلی دہندہ
کسی نے شافع کسی نے وکیل لکھدیا مگر وہ ترجمہ جو اسکا درست تھا حضرت پر صادق اور لفظ قرآن سے مطابق
ہے یعنے بہت سراہنے والا نہین لکھتے طرفہ تماشا ہے کہ مسیحائی کتب مقدسہ کی تحریف سے صاف انکار
کرتے ہین اور اون کے مترجمین ابتک باز نہین آتے اسی خبر مین صاحب نسخہ ۱۸۳۹ء نے عجیب کام
کیا ہے کہ جس جگہہ ضمیر مذکر کی فارقلیط کی طرف راجع ہے وہان ضمیر مونث لایا ہے تا اس خبر کو روح القدس
پر جمائے اور نسخہ ۱۸۴۱ء والا بجائے فقرہ اگر من نروم آن تسلی دہندہ نزد شما نخواہد آمد کے جاے انہ یقیم فیکم
قایم کردیا کیون نہو واہ شاباش ایمان دار ایسے ہی ہوتے ہین اب مسیحی علما انصاف کی عینک اپنی
آنکھون پر لگا کر دیکھین کہ ہمارے اس دعوے کی یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللّٰہ
وما ہو من عند اللّٰہ اونہین کی دستاویز ہے کیسی ٹھکری ہوئی قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان
زہوقا مگر کسی نے کیا خوب کہا ہے تعصب آدمی کی عقل کھودیتا ہے یہ دونون دانشمند مطلق نہ سمجھے
کہ حضرت عیسٰے کے اس کلام سے کہ وہ جب آئے گا جہان کو توبیخ کریگا اور الزام دے گا بسبب گناہ کے
کیونکہ وہ مجھپر ایمان نہ لائے صاف ظاہر ہے کہ فارقلیط حضرت عیسٰی کے منکرون پر ظاہر ہوگا اور اونکی
تصدیق اور منکرون کی تکذیب کرے گا اور روح بقول عیسائیون کے ایک کوٹھی مین صرف حواریون
پر ظاہر ہوئی تھی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسی علیہ السلام کی تصدیق اور یہود کو
اونکے زمانے پر ملزم کیا اسیطرح سیاق وسباق خبر مین بہت شواہد اس امر کی کہ یہ خبر ہمارے حضرت کی ہی ہو

ہین یہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کہ لاکھون مخالف سیکڑون برس سے آپکی
صفت وثنا اپنی کتابون سے نکالنے مین کوشش کرتے ہین ہزارون آمیتن کتب مقدسکی اسی غرض سے
بدل ڈالین جسجگہہ آپکا نام پایا نکالڈالا اور جو فقرہ آپ پر صادق سمجھا دور کردیا کسی جگہہ کوئی لفظ بڑہادیا
کہ مضمون بدل جاے حضرت کے حالات پر صادق نہ رہے اور بعض جگہہ الفاظ مقدم وموخر کردیے
تا مطلب خبط ہوجاے مگر بقول شخصے کے کرے حسن کو کوئی کسطرح ماند ؀ چھپی ہے کہین خاک ڈالے
سے چاند ؀ اب بھی اسقدر ثنا وصفت ہمارے مولی کی عہد جدید اور قدیم کی کتابون مین موجود
ہے کہ اوسکے بیان کے واسطے ایک دفتر چاہیے کسیقدر رسولت ضخیم اور استفسارات مین مذکور ہے
جسکا جی چاہے اون مین دیکھ لے ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہین جسوقت آپکا نامہ نجاشی بادشاہ
حبشہ کے پاس پہونچا پڑہتے ہی ایمان لایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ
بیشک یہ وہ نبی ہین جنکے پیدا ہونے کی عیسیٰ نے بشارت دی تہی اگر بادشاہت کا جہگڑا میرے متعلق
نہوتا تو مین اون کی خدمت مین حاضر ہوکر کفش برداری اختیار کرتا جب نامہ نامی ہرقل بادشاہ روم
کے پاس گیا اوسنے ابوسفیان سے کہ ملک روم کو تجارت کے واسطے گیا تہا آپکی عادت اور احوال
دریافت کرکے ترجمان سے کہا اس سے کہہ کہ تو اوسکو عالی نسب بتاتا ہے اور پیغمبر قوم کے اشراف ہی
ہوتے ہین اور تو کہتا ہے اوسکے بزرگون مین کوئی بادشاہ نہ گذرا اگر اون مین کوئی بادشاہ ہوتا
مین سمجھتا کہ اپنے بزرگون کا ملک چاہتا ہے اور تو نے اوسکے اتباع ضعفا بتائے اور یہی لوگ
پیغمبرون کے اتباع ہوتے ہین اور تو اوسکو قبل از نبوت متہم بکذب نہین کہتا جس حالت مین وہ خلق
پر جہوٹ بولنا گوارا نہ کرتا خدا پر کب افترا کرے گا اور تو کہتا ہے اوسکے دین سے ناخوش ہوکر کوئی
شخص مرتد نہین ہوتا اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے جبکہ اوسکی لذت دل مین آجاتی ہے اور تو کہتا ہے
اوسکے پیرو بڑہتے جاتے ہین اور ایمان بڑہتا جاتا ہے جبتک کامل نہین ہوتا اور تو کہتا ہے تمنے
اوس سے مقابلہ کیا کبھی ہم فتح پاتے ہین اور کبھی وہ فتح پاتا ہے اور پیغمبرون سے اسیطرح امتحان
کیا جاتا ہے انجام کو وہی فتحیاب ہوگا اور تو کہتا ہے وہ عہد نہین توڑتا اور پیغمبر عہد نہین توڑتے
اور تو کہتا ہے ہم مین اوس سے پہلے کسی نے یہ دعوی نہ کیا اگر ایسا ہوتا مین سمجھتا اوسکی پیروی کرتا ہے
پہر ابوسفیان سے پوچہا وہ تمہین کس بات کا حکم دیتا ہے جواب دیا نماز اور زکوۃ اور صلہ رحم

اور پارسائی کا کہا اگر تیرا بیان سچ ہے تو بیشک وہ سچا پیغمبر ہے اور مین جانتا تھا کہ وہ پیدا ہوگا
مگر تم مین سے گمان نہ کرتا تھا اور جو مجھے اپنے پہونچنے پر یقین ہوتا تو بیشک مین اوس سے ملتا اور جو
مین اوس تک پہونچتا تو اوسکے پاؤن دہوتا اور بیشک اوسکا ملک یہانتک
پہونچے گا بعض روایات سے ثابت ہے ہرقل نے نامہ مبارک
پہونچنے سے پہلے اپنی قوم سے کہا تھا آج کی رات مین نے نجوم سے دریافت کیا کہ بادشاہ مختون ظاہر ہوا
لوگ سمجھے یہود مین کوئی شخص پیدا ہوگا جب نامہ مقدس پہونچا اور بادشاہ کو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ
مختون آپ ہین اپنے دوست کو کہ رومیہ مین رہتا تھا اور علم مین اوسکا ہمسر یہ حال لکہا اوسنے بہی
لکہہ بہیجا کہ بیشک آخر زمانی کا پیغمبر پیدا ہوا پہر ہرقل نے روم کے سردارون کو ایک محل مین جمع کیا
اور محل کے دروازے بند کرا کے اون سے کہا اے لوگو اگر اپنی فلاح اور بہلائی اور سلطنت کا
قائم رہنا چاہتے ہو اس پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لاؤ اہل روم یہ کلام سنکر وحشی گدہون کی طرح کودنے
لگے جب بادشاہ نے اون کو اسلام سے متنفر دیکہا کہا مین تمہین آزماتا تہا کہ تم اپنے دین پر کیسے مضبوط
ہو یہ سنکر سب راضی ہوگئے اور بادشاہ کو سجدہ کیا منقول ہے جب نجران کے ایلچیون نے سرور
انس وجان سے ارادہ مباہلہ کیا عاقب اون کے سردار نے کہا تم جانتے ہو کہ محمد سچے پیغمبر ہین اور جب
پیغمبر قوم پر دعا کرتا ہے فوراً عذاب آتا ہے صبح کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ زہرا اور حسنین
اور علی مرتضی کو ساتھ لے کر مباہلہ کے لیے تشریف لے گئے اوسوقت ابوالحارث نے قوم سے کہا
اے لوگو مین ان صورتون کو دیکہتا ہون اگر دعا کرین گی پہاڑ ہلا دین گی ان سے مباہلہ کروگے
تو بیشک ہلاک ہوجاؤگے آخرکار اونہون نے مباہلہ سے انکار کیا اور جزیہ دینا اختیار آپ فرماتے ہین
اگر وہ مباہلہ کرتے سب بندر اور سوئر ہوجاتے اور جنگل سے اون پر آگ برستی اور برس دن مین
نصاری کا نشان زمین پر نہ رہتا فایدہ تفسیر بیضاوی مین ہے کہ بہلہ بالضم والفتح بمعنی لعنت اور
اصل مین بمعنی ترک ہے اور معالم مین ہے الابتہال الالتعان یقال علیہ بہلة اللہ ای لعنتہ پس مباہلہ
بمعنی باہم لعنت کرنے کے ہے اور طریق اوسکا یہ ہے کہ منکر مع اہل وعیال کے ساتھ ایک جگہہ
جمع ہو کر کہین جو ہم دونون سے جہوٹا ہو اوسپر خدا کی لعنت جب نجران کے ایلچیون نے مسئلہ توحید
مین آپ سے جہگڑا کیا حکم آیا فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم

ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین پھر جو جھگڑا کرے تجھسے اس بات مین
بعد اسکے کہ پہونچ چکا تجھے علم تو کہہ آؤ ہم اپنے بیٹون اور تمہارے بیٹون اور اپنی عورتون اور تمہاری
عورتون اور اپنی جانون اور تمہاری جانون کو بلاتین پھر ہم مباہلہ کرین پھر خدا کی لعنت جھوٹون پر
ڈالین اسجگہہ سے اہل عبا کی بزرگی بخوبی ثابت ہوئی کہ جناب سرور کائنات نے اون حضرات کو تمام
اہلبیت سے خاص کیا اور حسنین ع کو اپنا فرزند اور مولی علی کو انفسنا مین شریک ٹھہرایا گویا ہمارے
حضرت اور مولی علی اس مباہلہ مین اصل اور معاملہ اثبات توحید مین شریک تھے اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ نہایت نہین کتا شاہ عبد العزیز
صاحب تحفہ اثنا عشریہ مین لکھتے ہین جارود بن منذر نصرانی نے خدمت عالی مین عرض کیا قسم
اوسکی جسنے آپ کو حق کے ساتھہ بھیجا ہے مینے آپکی تعریف انجیل مین لکھی پائی اور مریم کے بیٹے نے آپکے
ظہور کی بشارت دی طائف سے لوٹتے وقت آپ عتبہ اور شیبہ کے باغ مین ٹھہرے اونہون نے
تھوڑے خرمے عداس نصرانی کے ہاتھہ کہ اون کا غلام تھا بھیجے آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکر تناول فرمائے عداس متعجب ہوا کہ اس شہر کے لوگون کا یہ دستور نہین آپنے اوسکا وطن پوچھا
عرض کیا نینوا فرمایا وہ گاؤن ایک نیک آدمی یونس پیغمبر کا ہے عرض کیا آپ اونکو جانتے ہین فرمایا
وہ میرا بھائی تھا مین بھی پیغمبر ہون اور وہ بھی پیغمبر تھا عداس یہ بات سنکر آپکے پاؤن پر گرا اور
ہاتھہ پاؤن چومنے لگا عتبہ و شیبہ نے اوس سے اس تعظیم و توقیر کا سبب پوچھا کہا اے میرے مالکو زمین
مین کوئی آدمی اس شخص سے بہتر نہین اونہون نے وہ بات کہی کہ پیغمبر کے سوا کسی کو معلوم نہین ہو سکتی
اور بعض روایات مین آیا عداس نے کہا مین نے تمہارا وصف توریت انجیل مین پایا اور مدت سے
تمہارے مبعوث ہونے کا منتظر تھا کہتے ہین بعد عروج عیسی علیہ السلام کے جبکہ لوگون نے دین حق
چھوڑکر کفر و شرک اختیار کیا اہل حق نے آپس مین مشورہ کیا اگر ہم ان ظالمون سے لڑکر مر جائین گے
تو دین کی نگہبانی کون کرے گا بہتر یہ ہے کہ اوس نبی کے آنے تک جسکا عیسی نے وعدہ کیا ہے زمین
مین منتشر ہوجاؤ یہ مشورہ کرکے بعض جنگلون اور بعض تنہا مکانون مین جا بیٹھے اون مین سے جو
آپ کے وقت تک زندہ رہے آپ پر ایمان لائے اسیطرح یہود آپکے ظہور سے پہلے اوس جناب کی
نبوت اور بڑائی کے معترف تھے بالاتفاق آپکی صفت و ثنا کرتے اور لوگون کو بشارت دیتے اور کہتے
جبتک وہ نبی جسکا ذکر توریت مین ہے اور اوسکا نام محمد ہے مبعوث نہو گا ہم اپنا دین نہ چھوڑین گے

جب مشرک اونکو ستاتے یہ دعا کرتے اللھم انصرنا بنبی اخر الزمان المنعوت فی التورۃ الہی ہماری
مدد کر ساتھہ پیغمبر اخر الزمان کے جسکی نعت توریت مین ہے قال تعالی وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین
کفروا اور پہلے سے منکرون پر فتح چاہتے تہے حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم روایت کرتے ہین خیبر اور مدینہ
کے یہود جب عرب کے مشرکون یعنے جہینہ اور غطفان اور بنی اسد وغیرہ سے مقابلہ کرتے کہتے اے اللہ
ہمارے پروردگار ہمکو بحق احمد پیغمبر امی کے جسکے بہیجنے کا اس زمانہ مین تونے وعدہ کیا ہے اور بحق اوس
پچہلی کتاب کے کہ تو اوسپر اوتارے گا دشمنون پر ہمکو مدد دی اور اوس دعا کی برکت سے ہمیشہ فتح پاتے
جب حضرت پیغمبر ہوے بعض یہود آپکے حالات توریت اور انبیا کی ارشادات سے مطابق دیکہکر مسلمان
ہوگئے جیسے حضرت ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اسید اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہم اجمعین
اللہ تعالے اونکو آپکی پیغمبری کا گواہ قرار دیتا ہے اولم یکن لہم آیۃ ان یعلمہ علماء بنی اسرائیل کیا نہوئی
اونکے لیے نشانی کہ جانتے ہین اوسے بنی اسرائیل کے عالم اور اون کی تعریف اور ثنا کرتا ہے لیسوا سوآء
من اہل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون آیات اللہ آناء اللیل وہم یسجدون سب اہل کتاب ایک سے نہین ایک
گروہ قائم ہے پڑہتے ہین خدا کی آیتین رات کی ساعتون مین اور وہ سجدہ کرتے ہین کلبی اور ضحاک
اور ربیع کریمہ ومن قوم موسی امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون کی تفسیر مین کہتے ہین یہ لوگ ملک چین
کے پیچھے دریای ریگ کے کنارے رہتے ہین اونکے ملک مین رات کو مینہ برستا ہے اور دن کو کہلا رہتا ہے
کہیتی کرتے ہین اور سب آسودہ اور مال مین برابر ہین جبریل امین شب معراج اوس جناب کو
وہان لے گئے اور اون سے کہا انہین پہچان لو کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وہ سب ایمان
لائے عرض کیا ہمکو موسی نے حکم دیا تہا کہ تمسے جو شخص محمد کو پائے اونکو میرا سلام پہونچاے آپنے موسی
علیہ السلام کے سلام کا جواب دیا اور اونکو حکم کیا کہ ہفتہ کی تعظیم چہوڑو اور جمعہ اختیار کرو اور نماز پڑہو
اور زکوۃ دو اور اپنے ملک کے سوا دوسری جگہہ نرہو اور اونکو قرآن کی دس سورتین سکہا دین
اور شریعت کی باتین بتا دین سعادت ازلی نے جنکی مدد فرمائی اون کا یہ حال ہوا اور جنکو مالک حقیقی
نے روز ازل اشقیا مین لکہدیا اونہون نے کہا اگر یہ پیغمبر ہماری قوم مین پیدا ہوتا بیشک ہم ایمان
لاتے یعقوب کی اولاد دوسری قوم کی اطاعت اور فرمانبرداری کسیطرح گوارا کرے بعض کہتے
یہ وہ نبی نہین جسکا ذکر توریت مین ہے حالانکہ آپکی پیغمبری اور رسالت پر خوب یقین رکہتے تہے فلما

جاءھم ما عرفوا کفروا بہ پھر جب اونکے پاس وہ چیز آئی جسے پہچان لیا تو اوس سے منکر ہوئے فلعنۃ اللہ علی الکافرین پس کافرون پر خدا کی لعنت ہے نقل ہے جب کریمہ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم نازل ہوئی عبد اللہ بن سلام نے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے کہا بیشک ہم اہل کتاب حضرت کو اپنی اولاد سے زیادہ پہچانتے ہین کہ اولاد مین شک ہے شاید عورت نے خیانت کی ہو اور آپکی پیغمبری مین اصلا شک نہین جلالین مین عبد اللہ بن سلام سے منقول ہے مین نے حضرت کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور بعض تفاسیر مین ہے ایکدن اونہون نے سلمہ اور مہاجر سے کہا کیا تم نہین جانتے خدا نے ابراہیم سے فرمایا تھا اسمعیل کی اولاد سے ایک پیغمبر پیدا کرونگا اوسکا نام احمد ہوگا جو اوسپر ایمان لائیگا راہ راست پائیگا اور جو اوسے نہ مانیگا ملعون ہو جائیگا سلمہ یہ سنکر مسلمان ہو گئے اور مہاجر دولت ایمان سے محروم رہا آیہ اتری ومن یرغب عن ملۃ ابراہیم الا من سفہ نفسہ ط ولقد اصطفیناہ فی الدنیا وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین ۝ سلمہ بن قیس کہتے ہین ایک یہودی کہ محلہ بنی عبد الاشہل مین رہتا ہماری مجلس کی طرف گذرا اور ہمسے بہ آواز بلند کہا اے مشرکو بت پرستو تم نہین جانتے موت کے بعد کیا ہوگا مرنے کے بعد سب زندہ ہوئینگے اور بہشت و دوزخ اور میزان حاضر لائینگے اور اعمال کا حساب کیا جائیگا اور ہر شخص کو اوسکے اعمال کا بدلا دیا جائیگا خدا کی قسم اگر اوسدن کی آگ کے بدلے مجھے جلتے تنور مین ڈالین اور اوسکا منہہ بند کردین خوشی سے گر پڑون میرے اس کلام کی دلیل ایک پیغمبر ہے کہ عنقریب مکہ کی طرف سے یہان آئیگا اور جو کچھ مین کہتا ہون تمپر ثابت کردیگا جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے وہ یہودی ایمان نہ لایا ہمنے اوسے ملامت کی کہ تو اوسدن ہمسے کیا کہتا تھا کہا مجھے یاد ہے لیکن یہ وہ پیغمبر نہین جسکا مین ذکر کرتا تھا فتح الباری مین بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رض مذکور ہے ایک یہودی مکہ مین ٹھہرا تھا قریش سے کہا کیا تم مین آج کوئی لڑکا پیدا ہوا کہا ہم کو معلوم نہین کہا دیکھو تحقیق آج کی رات اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے اوسکے دونون مونڈھون مین نشانی ہے یہ سنکر لوگون نے دریافت کیا تو معلوم ہوا عبد اللہ بن عبد المطلب کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے یہودی اونکے ساتھ آمنہ کے پاس آیا آمنہ نے اونکو دکھایا جب یہودی نے علامت نبوت کو دیکھا بیہوش ہوکر گر پڑا اور کہنے لگا بنی اسرائیل سے نبوت گئی اے معشر قریش قسم خدا کی تم کو وہ سطوت حاصل ہوگی کہ مشرق و مغرب سے تجاوز

کر یگی بیہقی دلائل النبوۃ مین روایت کرتے ہین ایک لڑکا یہودی کا آپکی خدمت کیا کرتا جب وہ
بیمار ہوا آپ عیادت کو گئے اور اوسکے باپ کو دیکھا اوسکے سرکے قریب توریت پڑہتا ہے فرمایا تجھے
قسم دیتا ہون خدا کی جسنے توریت موسی پر اوتاری ہا تو میری نعت اور صفت اور میرا مخرج یعنے وقت
یا مکان ظہور توریت مین پاتا ہے کہا نہین جوان نے کہا یارسول اللہ خدا کی قسم ہم آپکی
نعت وصفت ومخرج توریت مین پاتے ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے سوا کوئی معبود بحق نہین
اور آپ خدا کے رسول ہین تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے بعد فتح جنگ بدر کے یہود بنی نضیر نے اقرار
کردیا یہ وہی نبی ہین جنکا ذکر توریت مین ہے مگر بسبب حسد وعناد کے ایمان نہ لائے معالم التنزیل مین
نقل کیا ہے تبع حمیری شاہ یمن جسنے خانہ کعبہ کو اول لباس پہنایا اور رسم قند بسایا مدینہ شریفہ پر چڑہ آیا
مدینے کے لوگ دن بھر لڑتے اور شام کو اوسکے لشکر مین کھانا بھیجتے بادشاہ اونکی اس مروت سے
متعجب ہوا الغرض کعب اور اسد دو عالم مدینے کے اوسکے پاس گئے اور کہا اے بادشاہ یہ شہر ایک
ٹہرنے پیغمبر کا ہے کہ مکہ مین پیدا ہوگا اور اسطرف ہجرت کریگا نام اوسکا محمد ہے تبع نے بسبب تعظیم
حضرت کے اہل مدینہ سے لڑائی موقوف کی بلکہ بت پرستی چھوڑکر احبار کا دین اختیار کیا اے عزیز اوسکی
قدرت بچشم عبرت دیکھ کہ تبع اور حبیب نجار اور زید بن عمرو موحد الجاہلیۃ قبل از وجود باجود صرف آپکے
اوصاف سنکر ایمان لاتے ہین اور ابوجہل اور ابولہب اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف اور امیہ
اور عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث اور کعب بن اشرف وغیرہم ہزارون معجزات اپنی آنکھون سے
دیکھتے اور قرآن آپکی زبان سے سنتے مگر مسلمان نہوئے سلمان فارسی بغیر دیکھے اوس جناب پر عاشق
ہوئے مدتہا آپ کے شوق مین شہر شہر پہرے کبھی یہود کا دین اور کبھی نصاری کا مذہب اختیار
کرتے آخر مراد کو پہونچے اور مشرکان مکہ باوجود قرابت وہم وطنی پنبہ غفلت گوش دل سے نہ نکالتے
راتدن وہ حسن وجمال دیکھتے اور آپکی باتین سنتے مگر ایمان نہ لائے ع حسن ز بصرہ بلال از حبش
صہیب از روم ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست یہ سب ایک طرف ابوطالب جنہونے
آپکی خدمت اور فرمانبرداری مین عمر بھر مصروفی کیا اور آپکی تعریف مین قصیدہ لکھا دولت ایمان
سے مشرف نہوئے جب آپنے اونکے انتقال کے وقت کلمہ شہادت تلقین کیا جواب دیا مین تمہین سچا
جانتا ہون مگر لوگ کہین گے موت کی تکلیف سے گھبراکر مسلمان ہوگیا اور ایک روایت مین ہے

کہا آنحضرت النار علی العار مین نے دوزخ کو عار پر اختیار کیا الغرض وہ قادر مختار ہے جسے چاہے
کعبہ مین محروم رکھے کہ ایمان کی خوشبو اوسکے مشام جان مین نہ پہونچے اور جسے چاہے بتخانے مین محبت
اور شوق اپنا عنایت کرے کہ بے اختیار زنار توڑکر مسجد کیطرف دوڑے ع از صومعہ براند و بیگانہ
خواند ست ہ، زرنگاہ و بیار دوگوید کہ آشناست نوح اور لوط علیہما السلام کی عورتین جہنم کو جاتی ہین
اور فرعون کی بی بی بہشت مین آرام فرماتی ہین ابوجہل جسکی سرکشی اور عناد ضرب المثل اور شہرہ
آفاق ہے عکرمہ اوسکا بیٹا لشکر اسلام کا سردار ہے اور ولید جسکے اٹھہ عیب خدا نے قرآن مین
بیان فرمائے خالد اوسکا فرزند خدا کی تلوار ہے الغرض اس تقریر سے یہ غرض کہ نسبت بزرگون سے
بے اون کی پیروی اور اتباع کے کام نہین آتی نہ یہ کہ فرمان بردارون کو نسبت سے بزرگی حاصل
نہین ہوتی حضرت کے جن رشتہ دارون اور یارون نے اپنا جان ومال اوس جناب پر نثار کیا اور راہ
مولی مین اپنا گھر اور شہر چھوڑ دیا اگر ہم سونے کا پہاڑ خدا کی راہ مین خیرات کرین اونکے ایک صاع
جو کے برابر رتبہ نہین رکھتا کہتے ہین جب یہود بنی قریظہ محصور ہوئے اونکے سردار کعب بن اسد نے
کہا اے قریظہ تمکو ایسا سخت معاملہ پیش آیا جسکا سوا تین باتون کے کچھ علاج نہین یا محمدؐ کی تصدیق
اور اطاعت کرو خدا کی قسم تم خوب جانتے ہو کہ وہ سچے پیغمبر ہین اور اونکی نعت توریت مین مذکور
ہے اور اونکی خبر ابن جواس نے بھی کہ اعیان احبار اور اجلۂ علمائے توریت سے تھا تمکو دی تھی
کہ وہ نبی اس گاؤن مین ظاہر ہوگا اور وصیت کی تھی کہ اوسکی اطاعت اور فرمان برداری کرنا
اور اوسکو میرا اسلام پہونچانا اب مکابرہ اور عناد کو چھوڑو اور اوس پر ایمان لاؤ قوم نے
کہا ہم توریت پر دوسری کتاب کو ترجیح نہ دینگے قسطنطنیہ کے عالم معتبر نصاری کا حاجب دحیہ کلبی
سے کہ اونکو قیصر نے واسطے بیان حال جناب رسالت کے اوسکے پاس بھیجا تھا آپکے پیغمبر ہونے کا
حال سنا کلیسا مین کہ وہان سب سردار روم کے جمع تھے جاکر کہا اے لوگو مین پیغمبر عربی پر ایمان لایا یہ
وہی پیغمبر ہین جنکی عیسی نے بشارت دی تھی اور اون کی صفت وثنا اگلی کتابون مین لکھی ہے تم بھی
ایمان لاؤ یہ سنتے ہی سب لوگ دوڑ پڑے اور اوسے مارڈالا اسیطرح اگلے پیغمبر اور اونکی امتون کے
علما ہر زمانے مین آپکی نبوت کی گواہی دیتے اور مدح وثنا کرتے یہانتک کہ آپ مرتبہ رسالت سے
مشرف ہوئے جو لوگ کہ آئینہ دل اونکا زنگ حسد وعناد سے پاک تھا فوراً ایمان لائے اور بعضے

کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ چنانچہ جس روز
آپ پیغمبر ہوئے صدیق اکبر رضہ سے فرمایا مین پیغمبر ہوا عرض کیا مین ایمان لایا اور جنکے دل سیاہ
اور کان بہرے اور زبان گنگ اور آنکھین اندہی تہین بحکم صم بکم عمی فہم لا یرجعون نور عرفان
اور دولت ایمان سے محروم رہے ہزارون معجزے دیکھے مگر مسلمان نہوئے سے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ ✤ اور جو کہ محبت دنیا اور تقلید آباسو کفر و شرک مین مبتلا تہے اور جہل و عناد
اور حسد و فساد اونکے دلون مین متمکن نہوا تہا بعض سمجہانے اور بعض معجزات یا آپ کی اخلاق وعادات
دیکہنے سے مشرف با یمان ہوئے یہان تک کہ تہوڑے دنون مین یہ دین متین دور دور پہیل گیا
اور ایک عالم آپ کا کلمہ پڑہنے لگا پانچون وقت نام نامی آپ کا اذان واقامت مین پکارا جاتا ہے
ساتون آسمان کے فرشتے عالم بالا مین اور ہفت کشور کے باشندے اطراف زمین مین اوس جناب
پر درود بہیجتے ہین اور شرق غرب و جنوب و شمال کے لوگ منارون اور منبر و پیر ذکر خیر اون کا کرتے
ہین ایک عالم اونکے دریاے محبت مین ڈوبا ہوا ہے اور ایک جہان اونکے نام نامی کو حرز جان اور
وظیفہ کرتا ہے شب معراج تمام پیغمبر اور فرشتے آپکی تعریف کرتے تہے اور سب حور و غلمان اون کی
محبت کا دم بہرتے تہے خود مالک حقیقی آپکی مدح و ثنا کرتا ہے اور اوس جناب کو کمال تعظیم اور تکریم
کے ساتہہ یاد فرماتا ہے سے یا آدم ست با پدر انبیا خطاب ✤ یا ایہا النبی خطاب محمد ست ✤ جسقدر
شہرت اور ناموری اوس جناب کی اس عالم اور اوس عالم مین ہے کسی مقرب فرشتے اور اولوالعزم
رسول کو حاصل اور جو رفعت اور بزرگی آپکو عنایت ہوئی کسی نبی ولی کو میسر نہین قطعہ سیر عروج
ہیچکس از انبیا نرفت ✤ جائیکہ تو بپال کرامت پریدۂ ✤ ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدۂ اند ✤ آنجا کہ جائے
نیست تو آنجا رسیدۂ ✤ اور یہ شہرت آپکی ہر روز ترقی پر ہے کمالات انبیا و ملائکہ محدود ہین مگر تعین
وتحدید کو سرا پردۂ کمال محمدی کے گرد گذر نہین قال اللہ تعالے وللآخرۃ خیر لک من الاولی اسیواسطے
کہتے ہین جو شہرت آپکو قیامت کے دن حاصل ہوگی اس عالم کی شہرت اوسے اصلا نسبت نہین رکہتی
اوس روز ستر ہزار فرشتے آپکے جلو مین ہونگے سب آگے اور پیچہے آپ ہی کا منہہ تکین گے اور دامن
پکڑین گے انبیا و مرسلین و ملائکہ مقربین خدا کے خوف سے کانپتے اور آپ بفراغ خاطر عرش معلی
یا کرسی پر قریب عرش کے پروردگار کے حضور مین بیٹہین گے کسی کی کیا مجال جو اس مقام کی کیفیت بیان

کرے اور رحب محبوب کے معاملے مین دخل دے ع قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ بسوز دم درکش

حسن این قصہ عشق ست در دفتر نمی گنجد ❊ بالجملہ آیت مین رفعت ذکر سے شہرت مراد ہے چنانچہ

دوسری جگہہ صاف ارشاد ہے انا اعطینٰک الکوثر ای ذکرا کثیرا اور لفظ ماضی مفید معنی استمرار ہے

یعنے آپکی شہرت دائمی اور استمراری ہے اور ایراد صیغہ متکلم مع الغیر واسطے افادہ اس مضمون کے

ہے کہ میرے پیغمبر ہمیشہ تمہارا ذکر خیر اور اپنی امت کو تمہاری محبت و طاعت کی وصیت اور میرے فرشتے

ہمیشہ تمہاری تعریف اور توصیف اور ثنا و مدحت کرتے رہے یا وجہ ایراد اس صیغے کے یہ ہو کہ وہ منعم متکلم

کی عظمت پر دلالت کرتا ہے اور عظمت منعم عظمت نعمت کو مقتضی ہے اور لفظ لک سے بھی اس مضمون

کی تاکید ہوتی ہے گویا ارشاد ہوتا ہے تم اس نعمت عظمی اور دولت کبری یعنے شرح صدر اور رفع

ذکر کو حقیر نہ سمجھو کہ ہم تمہاری عظمت جیسے مقرب کو حقیر چیز دین گے اور مقام امتنان مین ادنے

ذکر نہ کرین گے اور توسیط اوسکے فعل و مفعول مین ابہام قبل الایضاح ہے کہ مفید مبالغہ ہے یا اسلیے

تشویق سامع کے لیے ہے کہ جو شے اشتیاق اور طلب کے بعد میسر ہوتی ہے زیادہ لذت بخشتی ہے

یا نفس جب ایک معنے کو دو صورت مختلف مین پاتا ہے بہت لطف اوٹھاتا ہے اور جو مضمون بعد

ابہام کے بیان کیا جاتا ہے اوسے دل اچھی طرح قبول کرتا ہے اور لام لک لام قولہ تعالے اقم الصلوٰۃ

لذکری و امثال ذلک کے مقابل ہے گویا فرمایا تو ہر طاعت و عبادت میری ہے واسطے کرتا ہے مین

جو کچھ کرتا ہون تیرے لیے کرتا ہون بعض مناطبات مین وارد ہے انا و انت و ما سوی ذلک خلقت

لاجلک انا و انت و ما سوی ذلک ترکت لاجلک یعنے پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ

وسلم سے فرمایا مین ہون اور تو اور جو کچھ اسکے سوا ہے مین نے تیرے واسطے پیدا کیا اور حضرت

جناب نے جواب مین عرض کیا مین ہون اور تو اور جو کچھ اسکے سوا ہے مین نے تیرے واسطے

چھوڑ دیا اور لام لفظ لک مین واسطے افادہ معنی نفع کے ہے یعنے شہرت کبھی آدمی کو ضرر کرتی ہے

کہ رجوع خلق اوسے کام سے باز رکھتی ہے اسلیے کہتے ہین الشہرۃ آفۃ و الخمول راحۃ شہرت

آفت ہے اور گمنامی راحت اور کبھی نہ مفید ہوتی ہے نہ مضر جیساکہ شہرت حجاج وغیرہ کی ظاہر ہے

سو یہ شہرت دونون قسم سے علیحدہ بلکہ کمال نافع ہے کہ آپکے حال سے جو واقف ہوجاتا ہے

آپ پر درود بھیجتا ہے اور آپکی پیروی کرکے سعادت دارین حاصل کرتا ہے اور یہ حکم مین احسان

فکانما احیا الناس جمیعاً اور من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا اونکے اعمال کا
ثواب اوس جناب کو بھی ملتا ہے وللہ در البوصیری حیث قال ؎ وانمری فی میزانہ اتباعہ ۔۔ فاقدر
اذن قدر النبی محمد ۔۔ یا نفع اتباع کا تابع کو حاصل ہوتا ہے مگر معاملہ تابع کا متبوع کی طرف نسبت
کیا جاتا ہے کہتے ہین زید کو بادشاہ نے قتل کیا اور فلان ملک لڑ کر لیا حالانکہ جلاد اوسکے حکم سے
قتل کرتا ہے اور فوج لڑتی ہے پروردگار تقدس وتعالے فرماتا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من
ذنبک وما تاخر باوجود اسکے کہ حضرت گناہون سے پاک ہین یا حرف لام واسطے تخصیص کے ہے
اور وہ دو قسم ہے بلا استحقاق مختص بہ نحو الجل للفرس اور مع الاستحقاق کقولہم المال لزید اور معنا
اس مقام کے قسم ثانی ہے گویا ارشاد ہوتا ہے یہ اختصاص امر اتفاقی نہین بلکہ موجبات و مستلزمات
شہرت تمہاری ذات مقدسہ مین موجود اور اوسکے لیے مخصوص ہین واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم ہذا التحقیق مما تفردت بہ واللہ علیم حکیم **تفسیر ایات کریمہ وما ارسلناک
الا رحمۃ للعالمین کے تفسیر مین** قال اللہ تعالے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ۔ ترک
یب مین سے ہے رحمۃ مفعول لہ ہے یا حال ای ذا رحمۃ قال علیہ السلام انما انا رحمۃ مہداۃ پہلی صورت مین
معنی آیت کے ہین خلق پر ہماری بڑی مہربانی ہے جو تمہین پیغمبر کیا اور اون کی ہدایت اور
رہنمائی کے لیے بھیجا اور دوسری تقدیر پر یہ معنے ہین ای محمد نہ بھیجا ہمنے تمہین مگر مہربان ساری جہان پر
اور عالم ما سوی اللہ کو کہتے ہین کہ ہر فرد اوسکا وجود صانع پر علامت اور اوسکی کسی خاص اسم
وصفت کا مظہر ہے گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ جو شئے ہماری کسی اسم وصفت کی مظہر ہے
وہ تمہاری رحمت سے بھی بہرہ ور ہے الغرض عالم امکان مین کوئی چیز ایسی نہین کہ آپکی رحمت سے
مستفیض نہو کمالات موجودات کے وجود پر متفرع ہین اور وجود عالم کا آپکے طفیل سے ہے
اگر آپ نہوتے عالم نہوتا لولاک لما خلقت الدنیا اور انبیا کے حق مین ارشاد ہوتا ہے وما ارسلنا من
رسول الا بلسان قومہ نہ بھیجا ہمنے کوئی رسول مگر ساتھ زبان اوسکی قوم کے تا وہ لوگ بہ آسانی اوسکی
بات سمجھین اور اوس سے فایدہ حاصل کرین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے وما ارسلناک
الا رحمۃ للعالمین نہ بھیجا ہمنے تمکو مگر رحمت سارے جہان کے لیے کہ تمام عالم تمہاری ذات پاک سے
فایدہ اوٹھاوے اکثر آپنے جبریل امین سے پوچھا خدا تعالے نے مجھے رحمۃ للعالمین کیا تمہین بھی

رحمت سے کیا فائدہ حاصل ہوا عرض کیا یا رسول اللہ مین اپنے انجام سے ڈرتا تھا جب آپ پر قران
اوترا اور پروردگار نے اوسمین میری تعریف کی ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین خوف
میرا زائل ہوا اور اپنی حسن عاقبت پر مجھے اطمینان حاصل ہوا پیغمبرون کو آپکی ذات پاک سے یہ فائدہ
ہوا کہ آپ اور آپکے پیرو اون کی تصدیق کرتے ہین اور قیامت کے روز اونکی گواہی دینگے
اور اونکی تصدیق اور دشمنون کی تکذیب کرینگے اور فرشتون کو یہ فائدہ ہوا کہ آپ پر درود بھیجتے
ہین اور بسبب اوسکی رحمت الٰہی کے مورد ہوتے ہین آپ فرماتے ہین جو مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے
خدا تعالے اوسپر دس بار اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور ارواح کو یہ فائدہ حاصل ہوا کہ آپ نے
اوس عالم مین اون کو ہدایت فرمائی اور راہ معرفت دکھائی پس دین فطری ہر شخص کا اسلام ہے
بعض اوسپر قائم رہتے ہین اور بعض تقلید آبا یا بسبب انہماک فی الدنیا کے کفر و شرک مین مبتلا ہو جاتے
ہین اوس وقت یہ شریعت ہدایت کرتی ہے جو قبول کرتا ہے نجات پاتا ہے اور جو نہین مانتا
اپنے پاؤن سے دوزخ مین جاتا ہے اور زمین کو آپکے وجود با جود سے یہ فائدہ ہوا کہ کفر و شرک
سے پاک ہوئی اور نور ایمان کا چار طرف اوسکے پھیل گیا جہان بتخانے تھے مسجدین بن گئین جگہہ
ناقوس بجتے تھے اذانین ہونے لگین خدا کا نام اوسپر ہر جگہہ پکارا جاتا ہے نماز روزے اور ریاضت
و عبادت کا ہر طرف چرچا ہے ؎ انجا کہ بود نعرۂ فریاد مشرکان ٭ اکنون خروش نعرۂ اللہ اکبر ست
منافقون کے حق مین رحمت آپکی یہ ہے کہ آپکا کلمہ پڑھکر جان و مال اپنا بچا لیتے ہین اور قتل و غارت
سے محفوظ رہتے ہین اور کافرون کے حق مین رحمت آپکی یہ ہے کہ بسبب آپکے استیصال سے محفوظ
رہے اگلے پیغمبرون کے وقت مین جو لوگ کفر و شرک کرتے فوراً ہلاک ہو جاتے نوح علیہ السلام
کی قوم طوفان مین غرق ہوئی اور عاد کو ہوا اوڑا لے گئی ثمود اور اصحاب مدین پر جبریل علیہ السلام
نے ایک چیخ ماری کہ سب مر گئے اور اصحاب رس زمین مین دہس گئے قوم لوط علیہ السلام کو جبریل
علیہ السلام نے اپنے پرون پر اوٹھا کر آسمان کے نزدیک کیا اور وہان سے اولٹ دیا فرعون
کو دریائے نیل مین ڈبو دیا اور قارون زمین مین دہس گیا بنی اسرائیل مین ایک قوم بندر اور
بعض انبیا علیہم السلام کی امت سے ایک جماعت سور ہوگئے شداد کڑک سے ہلاک ہوا اور ابرہہ
کا لشکر ایک قسم کے پرندون نے ہلاک کیا آپکی وقت کے کافر ہر طرح کی سرکشی کرتے ہین مگر حکم

ہوتا ہے ماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اللہ اونپر عذاب نہ کریگا جب تک ای رحمت عالم تو
اون مین ہے اور اسجگہہ ایک شبہہ اکثر اذہان مخالفین مین گذرتا ہے کہ اپکی شریعت مین جہاد و فرض ہے
اور قتل و غارت قہر و غضب سے ناشی ہوتا ہے نہ رحمت و شفقت سے جواب اوسکا یہ ہے کہ وہ جناب
روز بعثت سے وقت وفات تک خلق کی ہدایت و رہنمائی اور نصیحت و خیرخواہی مین مشغول رہے
یہی چاہتے جسطرح ہوسکے لطف و نرمی یا جبر و شدید سے خلق کو راہ پر لاوین اور دوزخ سے بچاکے
دیکر بہشت مین پہونچاوین جہاد سے یہ غرض نتھی کہ ملک و مال ہاتھہ آئے یا کافرون سے اونکی ایذارسانی
و اضرار کا بدلا لیا جاوے بلکہ یہ مطلب تہا کسطرح خلق خدا عذاب دوزخ اور اوس عالم کی
مضرتون سے نجات پائے عجب اللہ من قوم یقادون الی الجنۃ بالسلاسل آپ فرماتے ہین تم پروانہ
کے مانند آگ پر گرے پڑتے ہو اور مین تمہاری کمر بند پکڑے روک رہا ہون وقاتلوہم حتی لاتکون
فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ اسیواسطے کہتے ہین دوزخکو پیدا کرنا بہی رحمت ہے کہ خلق اگر بہشت
کی لالچ مین نہ آئیگی اوس سے ڈر کر گناہ چھوڑدیگی باپ جب اپنے بیٹے کو بیجا کام مین
مصروف دیکہتا ہے طرح طرح سے تنبیہ کرتا ہے اور اوستاد شفیق مار مار کر شاگردون کو پڑہاتا
لکہاتا ہے تنبیہ باپ اور اوستاد کے بیٹے یا شاگرد کے حق مین عین رحمت ہے نہ دشمنی و عداوت
مگر باپ اور اوستاد جب اپنے بیٹے یا شاگرد کو نصیحت کرتا ہے اور وہ اوس نصیحت کو عداوت
جانتا ہے اور احسان کے عوض اوسکی دشمنی اور ایذا پر کمر باندہتا ہے تو اوسوقت وہ ناصح شفیق
اوس محسن کش احمق کی شکل سے بیزار ہو جاتا ہے اور اوسکی نصیحت اور خیرخواہی سے دست بردار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات دن اونکو نصیحت کرتے اور جسقدر آپ مہربانی فرماتے وہ مردود
زیادہ بیزار ہوتے ہر وقت مذمت اور عداوت اور ایذا اور جنگ و جدال کے ساتھہ پیش آتے
لیکن آپ اونکی نالائق باتون اور ایذارسانی اور تمرد و سرکشی پر اصلا التفات نفرماتے اور اونکی بہلائی اور نجات
ہی چاہتے ایکبار صحابہ نے گذارش کیا یا رسول اللہ دعا کیجیے خدا مشرکونکو غارت کرے فرمایا مین لعنت کرنیوالا نہین بہیجا گیا
بلکہ مین تو رحمت بہیجا گیا ایکدن عرض کیا یا رسول اللہ ثقیف کے تیرونے ہمکو جلادیا اونپر دعا کیجیے کہا خدایا ثقیف کو ہدایت فرما
طفیل بن عمرو دوسی نے اپنی قوم کی شکایت کی اور اونکے حق مین بددعا چاہی فرمایا اللہم اہد
دوسا وات بہم خدایا دوس کو ہدایت فرما اور اونکو یہان لا جنگ احد مین کافرون نے آپکے چچا

امیر حمزہ کو شہید کیا اور دندان مبارک سنگ ستم سے توڑا آپ خون چہرۂ مقدس سے پاک
کرتے اور کہتے اللھم اہد قومی فانھم لا یعلمون خدایا میری قوم کو ہدایت فرما کہ وہ جانتے نہین جب آپ
طائف کو تشریف لے گئے وہان کے لوگون کو نصیحت کی مگر اونہون نے ہرگز نہ مانا اور اپنے غلامون
اور نوجوانون سے اسقدر پتھر پھکوائے کہ پاؤن آپ کے خون سے رنگین ہو گئے جبرئیل آپکی
خدمت مین آئے اور عرض کیا اے محمد خدا تعالے نے تمہاری قوم کا کلام سنا اور اونکا ظلم
وستم دیکھا فرشتہ پہاڑون کا تمہاری خدمت مین بھیجا ہے جو چاہیے اسے حکم دیجیے پھر اوس فرشتے
نے آپکو سلام کیا اور کہا اے محمد خدا تعالے نے مجھے آپکا فرمان بردار کیا ہے اگر آپ حکم دین تو
دونون پہاڑ مکہ کے اوٹھا کر انکے سر پر مارون کہ یہ سب ہلاک ہو جائین فرمایا مین نہین چاہتا کہ یہ لوگ
ہلاک ہون بلکہ امیدوار ہون خدا تعالے انکی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے جو اوسکی وحدانیت
کا اقرار کرین اور بندگی بجا لائین بشارت اے امت محمد تمکو بشارت ہو کہ تمہارے مولی اور
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دشمنون کا ہلاک ہونا گوارا نہین کرتے تمہارا دوزخ مین جانا اور ہلاک
حقیقی مین مبتلا ہونا کب گوارا فرمائینگے ع دوستان را کجا کنی محروم * تو کہ با دشمنان نظر داری
اور احسانات آپکے خاص اس امت پر کہ حصر اور شمار سے زیادہ ہین دو قسم ہین اول مخصوص
بعض افراد جیسے قتادہ کی پھوٹی آنکھ اور ابو رافع کا ٹوٹا پاؤن آپکے ہاتھ کی برکت سے اچھا ہو گیا
اور عبد الرحمن بن عوف کے مال اور انس بن مالک کے مال وعیال مین برکت ہوئی اور ابوبکر رضہ
کو سانپ نے کاٹا آپنے لعاب دہن لگادیا زہر نے اثر نہ کیا اور جابر کا سب قرض تھوڑے سے
خرمون سے ادا کر دیا دوسری قسم تمام افراد امت کو شامل ہے کہ پروردگار عالم نے بطفیل آپکی اس
امت کو روز ازل بہترین امم لکھدیا اور اوسکا مرتبہ سب امتون سے زیادہ کیا ہزارون آفتین
اور نعمتین آپکی سبب سے ہاتھ آئین اور دوزخ سے بوسیلہ اونکے رہائی پائی اجماع ہمارا حجت
ہوا اذان واقامت ونماز پنجگانہ بایں ہیئت اور سورۂ فاتحہ اور آمین اور ماہ رمضان
اور روز جمعہ اور دوام علما اور تیمم اور بہت خوبیان اور آسانیان اور کمالات بطفیل آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے واسطے خاص ہوئی اور بہت پاک چیزین جو اگلی امتون پر حرام تھین
ہمارے لیے حلال ہوئین بلکہ عزت ابدی اور نعمت الہی ہمپر تمام ہوئی اور ہمارے دین مین کسیطرح کی

تنگی نہ ہی قیامت کے دن انشاء اللہ تعالے اعضاء وضو ہماری نورانی ہونگے اور ہم سب امتون سے
اونچے مکان پر بیٹھینگے اور ہماری گواہی سے پیغمبر اپنے منکرون اور دشمنون پر غالب آئینگے
اور صدقہ اور خیرات کا ثواب بعد مرنے کے اس امت کو پہونچتا ہے اور خطا و نسیان و اکراہ پر انسے
مواخذہ نہین اور قحط عام و خسف و مسخ سے محفوظ رہا مون ہین اور سوا انکے ہزارون خوبیان
اور بزرگیان اس امت کو آپکے طفیل عنایت ہوئین کہ اگلی امتون سے کسیکو نہ ملین اور سب سے
بڑی دولت جو عنایت ہوئی آپکی شفاعت ہے اس سے زیادہ مہربانی و عنایت کیا ہوگی کہ آپ وقت
ولادت سے روز وفات تک ہم گنہگارون کی شفاعت اور غمخواری مین مشغول رہے ہم آرام سے
سوتے ہین اور آپ ہماری بخشش کے لیے رات کو جاگتے ہم عیش و عشرت مین مشغول ہین اور وہ
جناب ہماری فکر مین گریان و ملول رہتے اور اب بھی ہماری خیرخواہی مین مصروف ہین ہمارے
اعمال جناب کی حضور پیش کیے جاتے ہین نیکیون پر شکر کرتے ہین اور گناہ بخشواتے ہین
آپ فرماتے ہین حیاتی خیر لکم ومماتی خیر لکم میرا جینا اور مرنا تمہارے لیے بہتر ہے قیامت کے دن عمامہ
سر مبارک سے اوتارینگے اور بکمال عجز و نیاز جناب باری مین عرض کرینگے رب امتی امتی اللہ عز وجل
فرماتا ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم بیشک آیا تمہارے
پاس رسول تم ہین سے جسپر تمہارا مشقت مین پڑنا گران ہے تمہاری بھلائی پر حریص مسلمانون پر مہربان
ہے مہربان جب وہ رحمت عالم پیدا ہوئے پروردگار کو سجدہ کیا اور امتی فرمایا کہتے ہین جسوقت
آپکو قبر مبارک مین اوتارا ہونٹھون کو جنبش تھی فضل یا قثم بن عباس نے لبہاے مبارک سے کان
لگاکر سنا آہستہ آہستہ فرماتے ہے رب امتی امتی شب معراج جب مرتبہ قاب قوسین او ادنی
سے مشرف ہوئے اوسوقت بھی ہمکو دعا و سلام کے ساتھ یاد فرمایا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
روایت ہے کہ جب مولی علی رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر کو قبر مین اوتارا بے اختیار نعرہ مارا لوگون نے سبب
پوچھا فرمایا مین نے وہ دیکھا جو تمکو نظر نہ آیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ابو بکر
کی قبر پر کھڑے ہین اور فرماتے ہین الٰہی میری امت کے بوڑھون کو طفیل ابو بکر کے بخشدے کہتے ہین
ایکبار حکم آیا کہ امت کی بخشش تمہارے رات کے جاگنے پر موقوف ہے یعنے اگر آدھی امت کی بخشش
چاہتے ہو آدھی رات اور جو تہائی کی تو تہائی اور تہائی کی تو تہائی اور ساری امت کی بخشش

منظور ہے تو ساری رات جاگو آپ نے تمام رات جاگنا اور نماز مین کہڑا رہنا اختیار کیا یہانتک
کہ پاے مبارک پر ورم آگیا انس بن مالک کہتے ہین مین نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ قیامت کے
دن آپ میری شفاعت کرین فرمایا مین کرنے والا ہون عرض کیا اوسدن آپکو کہان ڈہونڈون
فرمایا صراط پر عرض کیا وہان نہ پاؤن تو کہان تلاش کرون فرمایا میزان کے پاس عرض کیا
وہان بہی نہ پاؤن تو کہان ڈہونڈہون فرمایا حوض کوثر پر کہ ان تین جگہہ سے کہین نہ جاؤنگا۔
توجیہ تخصیص ان مواقع کی شاید اس نظر سے ہے کہ امت کو ان جگہون پر دستگیری کی زیادہ
حاجت ہوگی صراط پر اسلیے کہڑے ہونگے کہ امت کی اوس جگہہ دستگیری کرکے دوزخ سے
بچائین حوض کوثر پر اسلیے کہڑے ہونگے کہ امت کے پیاسون کو پانی پلائین اور میزان پر اسواسطے
کہ امت کے اعمال اپنے روبرو تلوائینگے اگر کسی کی برائیان غالب ہون شفاعت کرکے بخشوائین
مرفوعًا روایت ہے قیامت کے دن سب پیغمبر اپنے منبرون پر بیٹہے ہونگے مین خدا کے حضور
کہڑا ہونگا حکم ہوگا کیا چاہتا ہے عرض کرونگا حساب امت کا جلد کیجے پہر حساب امت کا ہوگا
بعض خدا کی رحمت اور بعض میری شفاعت سے جنت مین جائینگے اور مین شفاعت کرتا ہونگا
یہانتک کہ مجہکو چہٹی اونکی رہائی کی عنایت ہوگی جنکے حق مین دوزخ کا حکم ہوچکا یہانتک کہ داروغہ
دوزخ کا کہیگا اے محمد تمنے غضب پروردگار کا اپنی امت مین اصلا نہ چہوڑا ۵ ہر کرا ہمچو تو
پیشوا باشد ۰۰ ناامید از خدا چرا باشد ۰۰ چون نشان شفاعت کبری ۰۰ یافت با نام نامیت ہمبری
امتان باگناہ گار رہیا ۰۰ ہمہ ز امیدوار رہیا ۰۰ بزاز طبرانی ابونعیم مرفوعًا روایت کرتے ہین مین
اپنی امت کی شفاعت کرونگا یہانتک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہوا مین کہونگا
اے رب مین راضی ہوا اور آپ فرماتے ہین میرے بعد میری امت پر اپس کی خونریزی اور اگلی
امتون کے آفات سے جو کچہ آنے والا تہا مجہے دکہایا گیا مین نے خدا سے سوال کیا قیامت کو لوگی
شفاعت کی اجازت دے اللہ تعالے نے قبول فرمایا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین اکرات حضرت

رات بہر کہڑے اور اس آیۃ کو پڑہتے رہے ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم
اگر تو اونپر عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور جو تو اونکو بخشدے تو بیشک تو غالب ہے
حکمت والا صحیح مسلم مین ہے اکبر وز آپنے یہ قول ابراہیم علیہ السلام کا رب انہن اضللن کثیرا من الناس

تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم خدایا انہون نے بہت لوگون کو بہکا دیا پس جسنے میری
پیروی کی وہ میرے ساتھ ہے اور جسنے میری نافرمانی کی تو بیشک تو بخشنے والا ہے رحم کرنے والا اور
یہ قول عیسی علیہ السلام کا پڑہا فان تعذبہم فانہم عبادک الآیہ پھر کہا اللہم امتی امتی اور رونے لگے
خطاب آیا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک یعنی بیشک ہم تجھے تیری امت کے معاملے مین راضی کر دینگے
اور غمگین نہ کرینگے دیلمی نے روایت کیا آپنے بعد نزول اس آیت کے ولسوف یعطیک ربک
فترضی یعنی بیشک تجھے تیرا رب اسقدر دیگا کہ تو اوس سے راضی ہو جائیگا فرمایا مین ہرگز راضی نہونگا
جبتک ایک ایک امتی بہشت مین داخل نہ کرون کا نقل ہے امام محمد باقر مسجد کوفہ مین وعظ کہتے
تھے اثنائے بیان مین فرمایا اے کوفیو تم کہتے ہو یہ آیت زیادہ رحمت کی ہے قل یا عبادی الذین
اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم کہہ او میرے
گنہگار بندو اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو بیشک خدا سب گناہ بخشدیتا ہے بیشک وہ بخشنے والا
رحم والا ہے اور ہم اہلبیت کے نزدیک یہ آیت زیادہ رحمت کی ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی
یعنی بیشک تجھے تیرا رب اسقدر دیگا کہ تو راضی ہوجائیگا اس آیت مین حضرت سے راضی کرنے کا
وعدہ فرمایا ہے اور آپ راضی نہوینگے جب تک سب امت نہ بخشوائینگے ہدایۃ الفوز مقام
محبت اس قسم کی باتون کی گنجائش رکھتا ہے علاوہ برین وہ جناب مامور بشفاعت ہین اور اصرار
بندہ مامور کا مولی کے امر پر غایت انقیاد اور کمال فرمان برداری پر دلالت کرتا ہے اگر بادشاہ
کسی خاص مقرب کو حکم دے کہ ہماری حضور مین گنہگارون کی شفاعت کیا کرے اور وہ مقرب
اس کام مین اصرار کرے اور انکے بخشوانے کے لیے الحاح وزاری کرتا رہے عقل سلیم
کے نزدیک یہ فعل اوسکا طریقہ رضا وتسلیم کے خلاف نہین بلکہ عین تعمیل حکم ہے بعض علما اس مطلب
کو نہ پہونچے ظاہر پر نظر کرکے اس لفظ سے منکر ہوگئے حالانکہ خدائے کریم ابراہیم علیہ السلام کی نسبت
فرماتا ہے یجادلنا فی قوم لوط ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے حق مین دیکھو مجادلہ نہ راضی ہونے سے
کہین زیادہ ہے اللہ تعالے نے ہم گنہگارون کا ہاتھ آپکے ہاتھ مین دیا اور ہماری مغفرت آپکی شفاعت
پر موقوف کی آپ ہماری شفاعت مین کسطرح اصرار نہ کرین اللہ تعالے فرماتا ہے ولو انہم
اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما یعنی اگر وہ جب اپنے

جانون پر ظلم کرکے تیرے پاس آوین پھر خدا سے بخشش چاہین اور بخشش چاہی اونکے لیے رسول
تو بیشک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاوین تنبیہ اس آیت سے تین مطلب نہایت نفیس ثابت
ہوئے اول وعدہ قبول شفاعت کہ لو او نکی بخشش چاہیگا تو ہم اونہین بخشدینگے دوم توسل
مقبولان خدا سے موجب حصول مدعا ہے جو بات اونکے وسیلے اور واسطے سے حاصل ہوتی ہے بلاوسیلے
نہین ہوسکتی چنانچہ لفظ جاوک اس مضمون کی طرف صاف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت کی خدمت مین
حاضر ہونا مغفرت مین اثر تمام رکھتا ہے **حکایت** تفسیر مدارک مین نقل کیا بعد دفن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک بادیہ نشین آیا اور قبر مبارک پر گرکر خاک پاک اوسکی اپنے سر پر ڈالی اور کہا یا رسول اللہ
آپنے فرمایا تو ہمنے سنا اور جو آپ پر اوتارا گیا اوسمین یہ آیت ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاوک الآیۃ
مین نے اپنے جان پر ظلم کیا اور آپکے پاس حاضر ہوا اور خدا سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہون آپ
میرے رب سے میری بخشش چاہین قبر مبارک سے ندا آئی قد غفر لک تو بخشا گیا **حکایت** محمد بن
حرب ہلالی سے منقول ہے مین قبر مبارک کے قریب بیٹھا تھا ایک بادیہ نشین آیا جب زیارت سے
فارغ ہوا کہا اے خیر الرسل خدا تعالی نے تمپر سچی کتاب نازل کی اور اوسمین فرمایا ولو انہم
اذ ظلموا انفسہم جاوک الآیہ مین اپنے گناہون سے استغفار کرتا آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور آپکی
شفاعت چاہتا ہون راوی کہتا ہے بعد اس واقعہ کے مین نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے
ہین اوس بادیہ نشین سے ملاقات کر اور بشارت دی کہ حق تعالے نے میری شفاعت سے گناہ
اوسکے بخشدیے **حکایت** منقول ہے ایک بادیہ نشین نے قبر شریف کے قریب کھڑے ہوکر
کہا خدایا تونے ہمین بندون کی آزاد کرنے کا حکم دیا یہ تیرا حبیب ہے اور مین تیرا بندہ اپنی حبیب کی
قبر پر مجھے دوزخ سے آزاد فرما ہاتف نے آواز دی اے شخص تو صرف اپنی آزادی چاہتا ہے سب
خلق کی کیون نہ چاہی جا ہمنے تجھے آزاد کیا ۔ ان الملوک اذا شابت عبیدہم ✽ فی رقہم اعتقوہم
عتق ابرار ✽ وانت یا سیدی اولی بذا کرما ✽ قد شبت فی الرق فاعتقنی من النار ✽ **حکایت**
کہتے ہین حاتم اصم جب روضۂ مقدسہ پر پہونچے کہا الہی ہم زیارت قبر پیغمبر سے مشرف ہوے اس
مقام شریف سے ہمین محروم مت پھیر ندا آئی ہمنے تجھے زیارت قبر حبیب کی اجازت بدون قبول کیے
نہ دی یعنی ہمنے پہلے تجھے قبول کر لیا جب اس دولت سے مشرف کیا پھر جا اور جو تیرے ساتھ ہین

کہ تم سب بخشے گئے **حکایت** منصور دوانقی جب حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا امام مالک رح
سے پوچھا دعا کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف فرمایا اپنا
منہ حضرت سے کیون پھیرتا ہے وہ تیرا اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کا خدا کی جناب مین وسیلہ
ہین اونکی طرف منہ کر کے درخواست شفاعت کی کر وہ تیری شفاعت جناب الہی مین کرین گے
اور یہ آیت پڑھی ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک الآیہ سوم یہ آیت پروردگار کی کمال عنایت پر
دلالت کرتی ہے کہ ہمین ایسے مہربان پیغمبر کی امتمین کیا پھر ہماری محبت اور ہماری مغفرت کی خواہش
اونکے دل مین پیدا کی پھر اون سے وعدہ کیا اگر تم گنہگاران امت کے لیے استغفار کروگے تو
مین اونکی توبہ قبول کرونگا اور اونپر رحم فرماونگا چنانچہ وہ جناب بمقتضای اوس محبت کے
ہمارے لیئے ہر روز ستر بار استغفار کرتے اور خدا کی رحمت سے امیدوار ہے کہ استغفار آپکی
ہمارے حق مین قبول فرمائے اور ہمارے گناہ بخشدے کہ کریم جس سے وعدہ کرتا ہے وفا فرماتا ہے
ولنعم ما قیل ٭ اللہ کریم ست و رسول او کریم ٭ صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم ٭ اکیسوین سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری مین عرض کیا الہی میری امت کا حساب میرے متعلق کر کہ سوا میرے
اونکے گناہون سے کوئی خبردار نہو حکم آیا اے **محمد** وہ تیری امت اور میرے بندے ہین مین تجھسے
زیادہ مہربان ہون مین اونکا حساب اورکے متعلق نکرونگا تاکہ تو بھی اونکے گناہون سے خبردار نہو
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین قیامت کو منادی ندا کریگا اے امت **محمد** مین نے اپنا
حق تمین معاف کیا تم اپنے حق ایک دوسرے کو معاف کرو اور بہشت کو چلے جاؤ اغیر نیز اگرچہ گناہ حد
سے بڑھ گئے مگر فتوای لا تقنطوا من رحمۃ اللہ سب گنہگارون کے واسطے کافی ووافی ہے اور لا تایئسوا
من روح اللہ سب مفلسون کے لیئے دستاویز کامل بخشنے والا موجود ہے پھر ہراس کس بات
کا ہے اگر تو خرابات ہوا مین قید ہے ملائکہ معصومین مصلائے قدس پر بیٹھے تیرے حق مین استغفار
کرتے ہین ویستغفرون لمن فی الارض اور جو تو لوث معصیت سے آلودہ ہے دریای کرم تیرے
پاک کرنے کے لیئے بہہ رہے ہین اس لطف و کرم کو دیکھ کہ تو ظلم کرتا ہے اودھر سے فضل ہوتا ہے ان
ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم ایکبار عتاب کرتے ہین تو بیس مرتبہ مہربانی فرماتے ہین اور جو
ایکبات خوف کی سناتے ہین تو دس طرح تیرے دل مجروح پر مرہم تشفی کا رکھتے ہین کبھی کہتے ہین

نبی عبادی انی انا الغفور الرحیم میرے بندون کو خبر دے کہ مین ہی بیشک بخشنے والا مہربان ہون و
کبھی فرماتے ہین ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً بیشک اللہ سب گناہ بخشدیتا ہے کبھی ارشاد ہوتا ہے
کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ تمہارے پروردگار نے رحمت اپنی پر مقرر کی اور کبھی کہتے ہین رحمتی وسعت
کل شئی میری رحمت ہر چیز کو عام ہوئی ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جانو جو مین
جانتا ہون تو بہت روؤ اور تھوڑا ہنسو اور روتے اور ماتم کرتے جنگل کو نکلجاؤ حکم آیا میرے بندونکو
میری رحمت سے کیون ناامید کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین خدا کی رحمت سو حصے ہے
ایک حصہ دنیا مین اور ننانوے ۹۹ آخرت مین الغرض اوسدن کوئی ہلاک نہوگا مگر جو ازل مین ہلاک ہوا
اوس روز خدا اپنے بندون پر اسقدر رحمت کرے گا کہ شیطان بھی بار بار گردن اوٹھاکر دیکھے گا
شاید آج مجھے بھی بخشدینگے اور میرے گناہون سے بھی درگذر فرماینگے ایک اعرابی نے
حضرت سے عرض کیا قیامت کے دن حساب بندون کا کون لے گا فرمایا خدا تعالی اعرابی یہ سنکر
ہنسا اور کہنے لگا خدا تعالے کریم ہے اور کریم جب قدرت پاتا ہے معاف فرماتا ہے اور جب حساب
کرتا ہے سختی نہین کرتا آپنے فرمایا اعرابی فقیہ ہے سچ کہتا ہے خدا سے زیادہ کوئی کریم نہین کسی
لڑائی مین ایک لڑکا قید آیا وہ دھوپ مین کھڑا تھا مان اوسکی خیمہ سے دوڑی اور گود مین اوٹھاکر
چھاتی سے لگالیا صحابہ یہ حال دیکھکر بیچین ہوئے آپنے فرمایا خدا تعالی تم پر اس سے بھی زیادہ مہربان
ہے یہ بات سنکر ایسے خوش ہوئے کہ کبھی نہوئے تھے الغرض انصاف کر ایسے مالک مہربان کی نافرمانی
کرنا اور اوسکا حکم نہ بجالانا کیسی سخت بے حیائی ہے اگر اس احسان فراموشی پر اوسنے نظر فرمائی یقین
جان تیرا ٹھکانا کہین نرہا کہ جسطرح رحم وکرم اوسکا بے انتہا ہے قہر وغضب بھی اوسکا نہایت
نہین رکھتا فرشتے مقرب اور پیغمبر اولو العزم اوسکے خوف سے تھراتے ہین اور بڑے بڑے عارف
وعالم اوسکے قہر سے بید کی طرح کانپتے ہین آدم علیہ السلام ایک خطا پر تین سو برس روئے عمر بھر
شرم سے آسمان کی طرف منہ نہ کیا اگر تمام عالم کے آنسو جمع کیے جائین آدم علیہ السلام کے آنسو زیادہ
نکلین حضرت داؤد پیغمبر ہمیشہ آدھی رات عبادت کرتے اور آدھی رات سوتے جب سے خطا مین مبتلا
ہوئے سونا بالکل موقوف کیا جب کھانا کھاتے اسقدر روتے کہ آنسو کھانے مین مل جاتے روتے روتے
آنکھون مین ناسور ہوگئے اور آنسوؤن کے بہنے سے رخسارون مین غار پڑ گئے جب روز نوحہ کا

اتا منادی ندا کرتا آج داؤد اپنے حال پر رونے جاتے ہین جسے نوحہ اونکا سننا ہو جنگل کو جائے
آدمی بستیون سے اور پرند گھونسلون سے اور وحشی جنگلون سے اور درام ودد پہاڑون سے
آتے آپ اول اپنے مالک کی ثنا کرتے پھر بہشت و دوزخ کا ذکر فرماتے اور اپنی خطا پر اسقدر
روتے کہ لوگ اونکے رونے پر خوف خدا اور خوف دوزخ سے روتے روتے مرجاتے ایکدن
تیس ہزار آدمی مرگئے اور دو لونڈیان آپکو پکڑی رہتین کہ اعضا بدن کے خوف خدا سے بکھر نہ جائین
یحیی بن زکریا علیہما السلام جنگل مین جاکر رویا کرتے اکثر حضرت زکریا آپکے پیچھے گئے دیکھا کہ پیاس
سے بیتاب ہین اور ہزار دن مین پاؤن ڈالے کہہ رہے ہین الہی قسم تیری عزت کی جبتک تو
مجھے میرا ٹھکانا نہ بتلاوے گا پانی نہ پیون گا اور اسقدر روئے کہ منہہ کا گوشت گلکر گر پڑا حضرت
ابراہیم علیہ السلام خدا کے خوف سے شب و روز کانپا اور رویا کرتے جب نماز کو کھڑے ہوتے جوش
دل کی آواز ایک میل تک جاتی اکثر جبریل علیہ السلام پیام لائے خدا تعالے فرماتا ہے اے ابرہیم
اسقدر کیون روتا ہے کہین تو نے دوست کو دوست سے ڈرتے دیکھا ہے کہا ای جبریل
جسوقت اپنی خطا پر نظر کرتا ہون سب دوستی بھول جاتا ہون صدیق اکبر رضنے باوجود اوس قرب
ومنزلت کے ایک پرندے سے کہا کاش مین بھی تجسا ہوتا اور آدمی نہ پیدا کیا جاتا ابوذرؓ کہتے ہین کاش مین
بعثر ہوتا کہ کاٹا جاتا عمران بن حصین کہتے ہین کاش مین راکھ ہوتا کہ آندھی مجھے اوڑا لیجاتی ام المومنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کہا کرتین کاش میرا دنیا مین نام ونشان نہوتا اور صدیق اکبرؓ
فرماتے اے لوگو روؤ اور جو رونا نہ آئے بزور رونے پر متوجہ ہو لکھا ہے ایکرات آپ نماز مین قران
پڑہتے تہے جب اس آیت پر پہونچے ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ اسقدر
روئے کہ صبح ہوگئی اور آنسو آنکھہ سے جاری تہے کسی نے پوچھا آپ اسقدر کیون روتے ہین فرمایا
بہشت ہمارے جان و مال کی قیمت ہے شاید قیامت کے روز پروردگار تعالے اس جنس ناکارہ
کو کہ جسمین ہزارون عیب اور نقصان ہین بحکم خیار عیب رد فرمائے اور وہ قیمت کامل کہ اس
مبیع کی حیثیت سے کرورون درجہ زائد ہے عنایت نہ کرے کیسا خسارہ ہوسے قدسی نہ دانم
چون شود سودائے بازار جزا * او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل * عمر بن الخطابؓ
کہ مشرف بہ تشریف لو کان بعدی نبی لکان عمرؓ ہین قرآن سنکر اکثر بیہوش ہو جاتے کہ لوگ اونکی

عیادت کو آتے اور روتے روتے اونکے منہ پر دو خط سیاہ پڑ گئے تہے اکثر فرمایا کرتے کاش

عمر پیدا نہوتا ایکروز راہ مین جاتے تہے کوئی شخص قرآن پڑہ رہا تہا جب اس آیت پر پہونچا ان عذاب
ربک لواقع بیشک تیرے رب کا عذاب البتہ واقع ہو گا خچر سے اوترے اور دیوار سے تکیہ لگا کر دیر تک
بیٹہے رہے لوگ اوٹھا کر لے گئے مہینہ بہر بیمار رہے کسی نے منصور بن مخرمہ کے سامنے یہ آیت پڑہی

یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا ونسوق المجرمین الی جہنم وردا ذکر فرمایا مین متقی نہین مجرم ہون
ایکبار پہر سنادی اونسے پہر پڑہی ایک چیخ ماری اور انتقال فرمایا عطار سلمی نے خوف الٰہی سے چالیس برس
برس آسمان کی طرف نگاہ نکی ایکدن نگاہ اوٹہ گئی دہشت سے گر پڑے عطا کہتے ہین اگر آگ
بہڑکائی جاوے اور منادی ندا کرے جو اس آگ مین گر جاوے ہمیشہ کو فنا ہو اور حساب روز قیامت
سے نجات پاوے واللہ مجہے ایسی خوشی ہو کہ آگ مین گرنے سے پہلے شادی مرگ ہو جاوے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جنکی عصمت سے زمین و آسمان آراستہ ہوا اور خطبہ سلطنت دارین اونکے
نام نامی پر پڑہا گیا خدا کے عدل سے اسقدر ڈرتے کہ اگر ایک ذرہ اونکے درد و غم کا خلق پر چمکتا
کسی کے دل مین خوشی کی بو نہ آتی ہر روز ستر یا ستو بار کلاہ خواجگی سر سے اوتارتے اور بہزار عجز و
نیاز سے استغفار کرتے ✓ جگر خون می شود زین یاد بارا بار ✦ استغنائے حق فریاد بارا ✦ اے عزیز
تونے تشا پیغمبرون اور صدیقون کا خدا کی خوف سے کیا حال تہا تجہے باوجود اس خطاکاری
اور روسیاہی کے کس بات پر اطمینان ہے کہ قہار مطلق کی نافرمانی کرتا ہے اور اوسکے قہر و غضب
سے نہین ڈرتا عمر تیری چالیس سے زیادہ ہوئی مگر عاقبت کی کچہ فکر نکی وقت وہ آیا کہ آبدیدہ ہو
وضو کرکے بکمال عجز و زاری اپنے مالک سے عرض کر الٰہی تو غفار ہے اور مین گنہگار گنہگار کا ٹہکانا
تیرے در کے سوا کہان ہے الٰہی اب یہ روسیاہ تیرے در پر آ پڑا محروم مت رکہہ کہ اگر تو اوسے
محروم کریگا کہین کا نرہے گا ✓ الٰہی عبدک العاصی اتاک ✦ مقرا بالذنوب وقد دعاک ✦
فان ترحم فانت لذاک اہل ✦ وان تطرد فمن یرحم سواک ✦ اگرچہ مجہسے بندگی نہوئی مگر تیرا بندہ ہون
تیری بے نیازی سے خائف اور تیری بندہ نوازی کا شرمندہ ہون الٰہی اگرچہ طاعت میری ناقص
ہے مگر اجر کامل عنایت فرما کہ تو کریم ہے اور کریم دیتے وقت نقصان خدمت پر نظر نہین کرتا الٰہی
میرے گناہون پر نظر نکر اپنے فضل و کرم کو دیکہہ کہ اون سے کہین زیادہ ہے ایکقطرہ تیرے دریائے

کرم کا ہزارون دفتر معصیت کے دہو سکتا ہے ؎ گناہ من اگر از حد برون ست ✤ ہزاران بار زان
فضلت فزون است ✤ اگر باشد دو صد خرمن گناہم ✤ توانی سوختن از برق آہم ✤ اگر باشد
زعصیان صد کتابم ✤ توانی شستن از چشم پر آبم ✤ الٰہی اگرچہ گناہ میرے حد سے گذر گئے لیکن
تیرے رحم و کرم کے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتے ؎ خدایا رحمت دریاے عام ست ✤ وز انجا
قطرہ مارا تمام ست ✤ اگر آلایش خلق گنہگار ✤ فرو شوئی از ان دریا بیکبار ✤ نگردد تیرہ آن دریا
نمانی ✤ وز روشن شود کار جہانی ✤ الٰہی تو فرماتا ہے اے فرزند آدم جب تک تو مجھ سے دعا کرے گا
اور بخشش کی امید رکھے گا مین تیرے گناہ بخشتا رہونگا اور جو تیرے گناہ آسمان تک پہونچین گے
اور پہر مجھ سے بخشش چاہے گا مین بخشدونگا اور مجھے کچھ پرواہ نہین اگر تو زمین کے برابر گناہ کریگا
اور شرک نکریگا مین زمین کی برابر تیرے لیے بخشش کرونگا اور مجھے کچھ پرواہ نہین سو
مینے بہت گناہ کیے اب شرمندہ ہو کر تیرے در پر حاضر ہوا اور تجھ سے مغفرت چاہتا اور امید بخشش
رکہتا ہون الٰہی مین نے سنا ہے قیامت کے دن دو شخص دوزخ سے نکالے جاینگے تو
فرماے گا جو ایذا گذرا انکے فعل کا بدلا تہا مین بندون پر ظلم نہین کرتا ان دونون کو پہر دوزخ
مین لے جاؤ ایک جہپٹ کر دوزخ کی طرف چلے گا اور دوسرا ٹہہر کر حکم ہوگا انہین پہیر لاؤ
اور سبب اس شتابی اور توقف کا دریافت کرو پہلا کہے گا خدایا اسقدر تکلیف و مصیبت نافرمانی
سے اوٹھا چکا تہا اب ہی تعمیل حکم مین تاخیر کرتا دوسرا عرض کرے گا الٰہی مین تجھ سے یہ توقع
نرکہتا تہا کہ مجھے دوزخ سے نکالکر پہر ڈالے گا حکم ہوگا انہین بہشت مین لیجاؤ ہمنے قصور دونون کا
معاف کیا اے میرے رب مین بہی تجھ سے یہ امید نہین رکہتا کہ تو باوصف اس فضل و کرم کے مجھ سے گناہون پر
مواخذہ کرے گا الٰہی مین نے کیمیاے سعادت مین دیکھا ہے کسینے یحیٰی بن اکثم کو خواب مین دیکھا
پوچھا جناب باری نے تجھ سے کیا کیا کہا جب مین گیا مجھ سے فرمایا اے شیخ تو نے یہ کام کیا اوسوقت
کمال ہراس اور خوف مجھ پر غالب ہوا عرض کیا مجھے عبد الرزاق نے معمر سے معمر نے زہری سے اونہون
نے انس سے اونہون نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے جبرئیل سے
جبرئیل نے تجھ سے خبر دی کہ تو فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی مین بندہ سے وہ کرتا ہون جو کچھ بندہ
مجھ سے امید رکہتا ہے اور مین تجھ سے امید رحمت و کرامت کے رکہتا تہا نہ یہ کہ مجھے حساب مین سخت

پکڑے گا فرمایا جبریل نے سچ کہا میرے پیغمبر نے سچ کہا انس نے سچ کہا زہری نے سچ کہا معمر نے سچ کہا
عبد الرزاق نے سچ کہا مین نے تجہپر رحم کیا یحیی کہتے ہین پہر رحمت وکرامت کا خلعت مجہے عنایت ہوا
اور بہشت کے خادم میرے سامنے کہڑے ہوے اوسوقت مجہے ایسی خوشی ہوئی کہ کبہی نہوئی تہی سو
امیرے مولی اے میرے مالک اے میرے پالنے والے مجہے انواع نعمت اور کرامت سے نوازا ہو ہے
اے رحیم اے کریم اس گنہگار روسیاہ بندہ نے یہ روایت ایک عالم کی کتاب مین دیکہی اور یہ بات
تیرے رحم وکرم سے کچہ بعید نہین کہ تو سب چیز پر قدرت رکہتا ہے اور جو چاہے کرسکتا ہے مین بہی
تجہسے رحم وکرم کی امید رکہتا ہون اور جانتا ہون کہ تو مجہے حساب مین بخشنہ پکڑیگا یحیی بن اکثم
کیطرح مجہے خلعت کرامت ورحمت کا عنایت کر اور دوزخ سے محفوظ رکہہ بہشت مین داخل فرما تا
مجہے بہی اونکی طرح خوشی حاصل ہو ذلک ہو الفوز الکبیر وانت علی ماتشاء قدیر

چوتہا باب

آپ کے حسن ظاہری کے بیان مین

قال اللہ تعالے یا ایہا النبی انا ارسلنک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا اے نبی ہمنے تجہے بہیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا اور خدا کی طرف اوسکے حکم سے بلانے والا اور چراغ چمکتا فایدہ علما نے اس جگہہ چار وجہ تشبیہ کی بیان فرماین اول جسطرح چراغ سے تاریکی دور ہوتی ہی اور مکان روشن ہو جاتا ہے اسیطرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے کفر وشرک کی تاریکی دور ہوے اور تمام عالم نور ایمان وعرفان سے منور اور روشن ہو گیا دوم جس گہر مین چراغ ہوتا ہے اوسمین چور نہین جاتا اسیطرح جس دل مین حضرت کی محبت کا چراغ روشن ہے وہ دزد متاع ایمان یعنے شیطان اوسپر قابو نہین پاتا سوم چراغ کا نور خانہ تیرہ کو روشن کرتا ہے اور آپکی محبت کا نور دل تیرہ کو روشنی بخشتا ہے چہارم جس گہر مین چراغ ہوتا ہے وہان بیٹہنے سے جی نہین گہبراتا اسیطرح جسدلمین حضرت کی یاد ہے غم والم اوسکے پاس نہین آتا اور بعض مفسرین سراج منیر کو آفتاب سے تفسیر کرتے ہین اور کریمہ تبارک الذی جعل فی السماء بروجا وجعل فیہا سراجا وقمرا منیرا کو اس تفسیر کی دلیل ٹہراتے ہین اس تقدیر پر وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ جسطرح سورج کا نور تمام عالم مین محیط ہی اسیطرح سارا جہان آپکے نور سے منور ہوا اور جسطرح خدا تعالی نے ستارونکو مسافرونکی رہنمائی کیواسطے بنایا اور آفتاب کو اسیلئے اونسے ممتاز فرمایا اسیطرح انبیا علیہم السلام کو گمراہونکی ہدایت کیواسطے بہیجا اور ہمارے حضرت کو اونسے تمام صفات کمال مین

تمام فضائل اور کمالات مین اونسے افضل و اکمل کیا والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ یعنے اے محمد قسم
تیری روے درخشان کے کہ صبح کے مانند روشن و تابان ہے اور قسم تیرے زلف مشکین کی
کہ رات کی طرح سیاہ ہے ما ودعک ربک وما قلی نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن پکڑا طٰہٰ
ما انزلنا علیک القرآن لتشقی طا کے عدد نو اور ہا کے پانچ ہین نو اور پانچ چودہ ہوتے ہین یعنے
اے چودھوین رات کے چاند ہمنے تجھپر قرآن اسلیے نازل نہین کیا کہ تو مشقت مین پڑے والنجم
اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی شفا مین امام جعفر صادق رحمۃ سے نقل کرتے ہین نجم سے ذات پاک
اور دل مبارک مراد ہے ملا علی قاری اوسکی شرح مین کہتے ہین آپکا دل بھی نور ہے اور بدن بھی
نور بلکہ سب انوار اوس سے روشن ہین آپنے دعا کی اللھم اجعلنی نورا اور خدا عز وجل نے اونہین
نور فرمایا تو بدن شریف کے نور ہونے مین کیا شبہہ رہا پس معنی آیۃ کے یہ ہین قسم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اونکے دل کی وہ گمراہ نہوے اور نہ بے راہ چلے جو لوگ راہ و رسم
محبت سے واقف ہین لطف اس قسم کا جانتے ہین کہ جسطرح محب اپنے محبوب کی قسم کہا کر اوسے
الزام دفع کرتا ہے یہان بھی وہی قاعدہ ہے گویا ارشاد ہوتا ہے مجھے اپنے پیارے محمد کی قسم
ہے وہ ان باتون سے پاک اور منزہ ہے آور سلمی تفسیر حقائق مین طارق اور نجم ثاقب سے
بھی ذات بابرکات مراد لیتے ہین ملا علی قاری فرماتے ہین اول عام پھر خاص سے تعبیر کرنا تفخیم
شان کیلیے ہے اور اس مضمون کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے کہ ہدایت بجمیع اصنافہا
آپکی طرف راجع ہے امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری اور مسلم بن حجاج نیشاپوری حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازہر اللون
یعنے رنگ آپکا کمال روشن تھا کان عرقہ اللؤلؤ گویا آپکا پسینہ موتی ہے اذا مشی تکفأ جب چلتے
باوزن بقوت اوٹھاتے یعنے دلیرون اور اقویا کی طرح ما مسست دیباجا ولا حریرا الین من کف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم مین نے کوئی دیبا و حریر حضرت کی ہتھیلی سے زیادہ نرم چھوا اور نہ کوئی مشک و عنبر آپکی خوشبو
سے زیادہ خوشبودار سونگھا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین رایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان مین نے حضرت کو شب ماہ مین دیکھا فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ہو احسن عندی من القمر میں نے شروع کیا کبھی آپکو دیکھتا اور کبھی چاند کو اور آپ پر سرخ دھاری دار حلہ تھا پس ناگاہ مجھے حضرت چاند سے زیادہ خوبصورت

معلوم ہوتے تھے ابوہریرہ کہتے ہیں ما رأیت شیئاً احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ یعنے میں نے کوئی شے حضرت سے زیادہ خوبصورت نہ دیکھی گویا آفتاب انکے چہرہ میں رواں ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی منقول ہے جب حضرت ہنستے دیوارین روشن ہوجاتیں اور آپکے دانتوں کا نور دہوپ کی طرح ان پر پڑتا بعض صحابہ سے منقول ہے خوشی کیوقت چہرہ مبارک اسقدر چمکتا کہ دیواروں کا عکس اوسمین نظر آتا اور ابن عباس فرماتے ہیں اذا تکلم رُئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ جب آپ کلام کرتے یہ معلوم ہوتا گویا نور آپکے اگلے دانتوں سے نکلتا ہے بعض صحابہ کہتے ہیں اگر تو حضرت کے چہرے کو دیکھتا تو یہ معلوم ہوتا گویا آفتاب طلوع کرتا ہے ایکبار عائشہ رضہ نے عرض کیا آپ خوبصورت ہیں یا یوسف فرمایا میں ملیح زیادہ ہوں اور وہ خوب گورے تھے نکتہ نمک کا خاصہ ہے ہر چیز کو اپنے مزے پر لے آتا ہے اور جس کھانے میں پڑتا ہے اوسے مزہ دار کر دیتا ہے اسیلئے حکیم مطلق نے اوس ہادی برحق کو ملیح کیا ایک عالم کو اپنی کیفیت سے متکیف اور مذاق معرفت سے بہرہ مند و مشرف کریں بروایت صحیح ثابت ہوا حضرت جس سے مصافحہ کرتے خوشبو مشک کی اوسکے ہاتھ سے آتی اور جس بچے کے سر پر ہاتھ رکھتے اوسکے سر سے عرصہ تک خوشبو آتی جس گلی سے گذرتے لوگ خوشبو سے پہچانتے کہ ہمارے حضرت اسطرف سے تشریف لے گئے ہیں ام سلیم آپکا پسینہ شیشے میں جمع کرتیں اور کپڑوں میں لگاتیں مشک اور عطر سے زیادہ خوشبو پاتیں ایک عورت کو تھوڑا پسینہ عنایت ہوا جب کپڑوں میں ملتی تمام گھر مہک جاتا یہانتک کہ لوگ اوسکے گھر کو بیت مطیبہ کہتے اور کئی پشت تک اوسکی اولاد میں خوشبو باقی رہتی جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایکدن حضرت نے اپنا ہاتھ میرے رخسارے کو لگایا اسطرح کی خوشبو اور سردی محسوس ہوئی گویا ابھی صندوقچہ عطر فروش سے نکالا ہے وائل بن حجر کہتے ہیں میں نے حضرت سے مصافحہ کرکے اپنا ہاتھ سونگھا مشک سے زیادہ خوشبو آتی تھی محمد بن سعید بن مطرف نے خواب میں دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے رخسار پر بوسہ دیا بعد ازاں جاگے تو تمام گھر مہک رہا تھا اور اوس رخسار سے آٹھ دن تک مشک کی

خوشبو آتی رہی اور سید قمر الدین اورنگ آبادی خواب مین مصافحہ شریف سے مشرف ہوے
مدت تک مشک کی خوشبو اونکے ہاتھون سے محسوس ہوتی ؎ ز نسیم جانفزایت تن مردہ زندہ
گردد * ز کدام باغی ای گل کہ چنین خوش ست بویت * سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے مین
بیمار تہا حضرت میری عیادت کو تشریف لاے اور اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکہا پہر میرے منھہ
اور سینہ پر پہیرا اوسدن سے اب تک دست مبارک کی سردی اپنے جگر مین پاتا ہون مستورد بن شداد
اپنے باپ سے روایت کرتے ہین مین نے حضرت کے ہاتھ کو ہاتھ لگایا آبریشم سے زیادہ نرم اور
برف سے زیادہ سرد پایا روایت ہے آپنے قتادہ بن ملحان کے منھہ پر ہاتھ پہیرا اونکا چہرہ ایسا
روشن ہوگیا کہ ہر چیز کا عکس اوسمین نظر آتا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین
آپکا حسن عالم سے نرالا تہا اور رنگ بدن نہایت روشن جو آپکا وصف کرتا چودہوین رات کے
چاند سے تشبیہ دیتا اور پسینہ آپکا چمک اور صفائی مین موتی کے مانند اور خوشبو مین مشک اذفر
سے بہتر تہا کعب بن مالک کہتے ہین جب آپ خوش ہوتے یہ معلوم ہوتا کہ آپکا منھہ ٹکڑا ہے چاند کا
کسی نے براء بن عازب سے پوچھا کیا آپ کا منھہ تلوار کے مانند چمکتا تہا فرمایا نہین بلکہ چاند کیطرح
ابن ابی ہالہ کہتے ہین آپکی گردن مانند چاندی کے صاف تہی علامہ قسطلانی کہتے ہین یہ سب
تشبیہات راویون کی سمجھ پر واقع ہین ورنہ درحقیقت چاند اور سورج اور آئینہ کو اوس جمال
باکمال سے کچھ نسبت نہین ؎ شہسوار من کہ مہ آئینہ دار حسن اوست * تاج خورشید بلندش
خاک نعل مرکب ست * جمال یوسفی کہ عالم اوسپر شیدا ہے اور نظیر و ثانی اوسکا جہان مین ناپیدا
حسن محمدی کا ایک شمہ تصور کیا جاہیے اذا ہو قد اعطی شطر الحسن سے یہ مراد ہے کہ اوس حسن خداداد
کا ایک پرتو عالم پر چمکا اوسمین سے ایک حصہ یوسف علیہ السلام کو ملا باقی تمام جہان مین تقسیم
ہوا ماہ و خورشید و زہرہ و مشتری مین وہی نور درخشان ہے اور زمین و آسمان و عرش
و کرسی اوسی کے پرتو سے روشن و تابان اوسی کی فیض سے چمن دنیا تازہ و سیراب ہے اور
اوسی کی آب و تاب سے گلشن جنت سرسبز و شاداب پروانہ اوسی کی جہلک شمع مین پاتا ہے
کہ دل و جان سے اوسپر نثار ہے اور مرغ چمن اوسی کا رنگ گل مین دیکھتا ہے کہ فراق گلزار اوسکو
ناگوار ہے جملہ ارواح و اجسام طفیل اوس جمال سراسر نور کے اور تمام انوار ارضی و فلکی عکس اوس نور

سراپا ظہور کے ہیں ؎ اے روضۂ بہشت زکوئیت حکایتے ٭ شرح جمال حور زرویت روایتے ٭
انفاس عیسیٰ از لب لعلت لطیفۂ ٭ آب خضر ز نوش دہانت کنایتے ٭ ہر چند اوسکا عکس
ہر رنگ میں چمک رہا ہے مگر حقیقت و ماہیت ادراک عقول سے برتر اور دور ہے صانع باکمال
نے اوس جمال کو اپنے دیکھنے کے واسطے بنایا اور اپنی محبوبیت کے واسطے پسند فرمایا عقول بشریہ
کی کیا تاب جو اوسے ادراک کریں اور اوسکی حقیقت و ماہیت دریافت کرسکیں شپر آفتاب کو
کب دیکھہ سکتا ہے اور سایہ نور کے مقابل کب آسکتا ہے علامۂ قرطبی کہتے ہیں آپ کا جمال
کسی پر ظاہر نہوا اگر ظاہر ہوتا کوئی شخص دیکھنے کی تاب نہ لاتا اور ثابت ہے کہ جبریل امین خدمت
سید المرسلین میں بصورت دحیۂ کلبی آیا کرتے صورت اصلی اون کی کسیکو نظر نہ آئی ایکبار ابن عباس
نے دیکھہ لی تھی بسبب شرف صحبت و قرابت حضرت کے اوسوقت محفوظ رہے مگر آخر عمر میں اندہے
ہوگئے اگر حور بہشت کا ایک کنگن دنیا میں ظاہر ہوجائے اوسکی روشنی نور آفتاب کو اسطرح محو کردے جیسے آفتابکی روشنی ستارونکو
چھپا دیتی ہے پس صورت محمدی کہ ہزار درجے صورت جبریل و جمال حور سے روشن تر اور لطیف تر ہے کسطرح نظر آئے اور اوسے
دیکھنے کی کون تاب لائے ؎ کیا منہ ہے آئینہ کا تری تاب لاسکے ٭ خورشید پہلے آنکھہ تو تجھسے ملا سکے ٭
مگر ہر شخص اوس جمال باکمال کو اپنے حال کے موافق دیکھتا ایکدن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا اے ماہ بنی ہاشم دنیا میں کوئی شخص آپ سے زیادہ خوبصورت نہ پیدا ہوا فرمایا تو سچ
کہتا ہے ابو جہل نے کہا مجھے تمسے بدشکل زیادہ کوئی نظر نہیں آتا فرمایا تو سچ کہتا ہے صحابہ نے تعجب
سے کہا یا رسول اللہ یہ کیا فرمایا ارشاد ہوا ہر شخص مجھے اپنے ایمان کی موافق دیکھتا ہے یعنی
ابوبکر کی نگاہ میں تمام جہان سے زیادہ خوبصورت اور ابوجہل کو سب سے بدصورت معلوم ہوتا سبحان
وللہ در من قال ؎ ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند ٭ بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک ٭ اگر چشم
ظاہر اوسے دیکھہ سکتی رویت میں تفاوت نہوتا اور یہ تفاوت اس سبب سے نہیں کہ مرئی میں
تغیر یا اوسکے ظہور میں قصور ہے بلکہ درحقیقت دیکھنے والے کا نقصان اور اوسکی نظر میں فتور
ہے ؎ گر نہ بیند بروز شپر چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ اس مقام سے ایک اور دقیقہ بھی حل
ہوتا ہے کہ وہ جمال باکمال خواب میں بھی بقدر ایمان و استعداد خواب دیکھنے والوں کے مختلف
احوال پر نظر آتا ہے یہ خواب جھوٹا نہیں ہوتا جسنے دیکھا بیشک حضرت کو دیکھا مگر دیکھنے دیکھنے میں

دروجے کما لا یخفی علاوہ برین کوئی محب نہین چاہتا کہ محبوب کا حسن دوسرے پر کما حقہ ظاہر اور جو
ادا میرے ساتھہ ہے کوئی اور بہی اوسمین شریک ہو تبتل الیہ تبتیلا یعنے تمام عالم سے انقطاع کلی
کرکے میری طرف ٹوٹ رہ اور کسی سے کام نہ رکہہ انا وانت وماسوی ذلک خلقت لاجلک یعنے ہون
اور تو اور جو کچہ ہے اور تیرے سوا ہے مین نے تیرے لیئے پیدا کیا ہے الغرض ہرچند حقیقت اوس
جمال دلربائی دریافت نہین ہوسکتی لیکن بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ بقدر اپنی استعداد کے مدح و
ثنا اوسکی موجب سعادت ہے اگر رعایت ادب اور پاس شریعت ہاتہہ سے نہ دین اور یہ امر نہایت
دشوار ہے ؎ برکفی جام شریعت برکفی سندان عشق ؞ ہر ہوسناکے نداند جام وسندان باختن ؞
اب قلم روز بان تصویر مطلب مین مشغول ہوتا ہے ؎ ان بلغت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم ؞ من خدہ بدر الدجی من وجہہ شمس الضحی ؞ من ذاتہ نور الہدی
من کفہ بحر الہمم ؞ سر انور سر الہی ؞ مخزن اسرار نامتناہی ؞ درج گوہر نبوت برج سپہر رفعت
سب سے بلند وبالا ؞ ہمسر اوسکا دیکہا نہ سنا ؞ فر رسالت اوس سے پیدا ؞ اور افسر شفاعت
اوسپر زیبا ؞ سرفرازان عالم اوسکی سرکار مین فرق ارادت زمین انکسار پر رکہتے ہین ؞ اور
سرشاران بادۂ نخوت اپنی سرکشی اور خودسری سے توبہ کرتے ہین ؎ تاج خورشید ہمیشہ ہے
اوسی سے پرنور ؞ بہر تسلیم جہکے رہتے ہین سر اوسکے حضور ؞ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ
وآلہ ؞ جبین نور آگین لوح سیمین یا مشرق خورشید ہے اور لوح سیمین جبین بیاض
بیت ابرو یا مطلع ہلال عید ؞ ماہ سیمین عذار اوسکی صفائی کا بندہ ؞ اور زر مغربی آفتاب اوسکی
رنگینی سے شرمندہ ؞ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ؞ ابروی دلنشین لوح جبین
کی قرین ؞ مطلع نجم سعادت ؞ موج بحر لطافت ؞ مد تسمیۂ صباحت ؞ حرم حریم ملاحت ؞ بیت
حمد کبریا ؞ جوہر آئینہ مصطفا ؞ سفینۂ نجات نوح ؞ کلید ابواب فتوح ؞ فلک پرخم اوس محراب کعبہ
کے گرد طواف کنان ؞ اور ہلال عید اوس طاق حرم پر جان ودل سے قربان ؞ دل زاہد اوس گوشہ
عافیت مین چلہ نشین ؞ اور کمان دار فلک اوسکے حضور سر بزمین ؞ تیر قضا اوسکے اشارہ
پر چلتا ہے ؞ اور سینۂ ماہ دوہفتہ اوسکے تیر محبت سے خستہ ؞ تودۂ خاک سے قاب قوسین
تک اوسکی شہرت ہے ؞ اور گاو زمین سے اسد فلک تک نشانۂ تیر محبت ؎ ہر صفیہ مین نیا عکس

مہ نو اوسکا ٭ زیب طاق حرم کعبہ ہی پر تو اوسکا ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭
مژگان دلستان اعراب قرآن ہین ٭ یا رگ جان مشتاقان ٭ جوہر آئینۂ عارض تابان شعاع
خورشید روی درخشان ٭ صحرائے عرب اوس مشکفام کی خوشبو سے رشک تاتار ٭ اور گریبان
سحر اوس مار شعاعی کے سودائے محبت مین تار تار ٭ کماندار چرخ اوسکے تیر محبت کا گھائل ٭
اور نیزہ باز فلک اوسکے پیکان عشق سے بسمل ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭
چشم نرگسین اور دیدۂ سرمگین ٭ گنجینہ نگاہ حق بین ٭ آئینہ تجلی رب العالمین ٭ نرگس گلزار جمال
مرآت حسن لایزال ٭ بینندۂ جمال کبریا ٭ ناظرۂ دیوان اصطفا ٭ مخزن انوار و اسرار ٭ منظور نظر
اولی الابصار ٭ قرۃ العین حور عین ٭ چشم و چراغ اہل دین ٭ نور عیون اہل نظر ٭ روشنی چشم
ابو البشر ٭ چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ کہ چشم فلک کو یہ اپنی گردش لیل و نہار نظیر اوسکا
نظر نہ آیا ٭ اور آہوئے حرم نے چین و ختن تک ڈھونڈا کہین مثل اوسکا نہ پایا ٭ بادام سے اوسے
تشبیہ دینا سراسر بے مغزی ٭ اور آہوی ختن کی آنکھ سے مشابہ کہنا عین خطا و نادانی ٭ آہوان
چین اگر اوس دیدۂ نرگسین کے سامنے آئین چوکڑی بھولی ہین ٭ اور غزالان ختن اگر وہ چشم سرمگین دیکھ پائین
عمر بھر اشک حسرت آنکھون سے بہائین ٭ ابر گہربار اوسکی سیہ چشمی کا کاسہ لیس ٭ اور کماندار فلک
اوسکی تیر نظر پر قربان ہونے کو لیس ٭ گنہگاران امت کو اوس سے چشم شفاعت ٭ اور خورشید تابان
عالم کو چشمداشت عنایت ٭ چراغیکہ تا او نیفروخت نور ٭ ز چشم جہان روشنی بود دور ٭
سواد فلک گشت گلشن بدو ٭ شدہ روشنا چشم روشن بدو ٭ آئینہ مازاغ اوس چشم خدا بین
کا سرمۂ بصر ہے ٭ اور کریمۂ ماطغی اوس دیدۂ سرمگین کا کحل الجواہر ٭ مانگ کوچۂ خلد دنیا مین دکھاتی
ہے ٭ اور کہکشان فلک کو راہ بتاتی ہے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ شعرا
کا زلف عنبر کی تعریف مین قافیہ تنگ ہے ٭ اور شبدیز فکر کا اوسکے میدان مدحت مین
پائے خرام لنگ ٭ نہ اوسے افعی پیچان کہہ سکین ٭ نہ شب ہجران سے تشبیہ دے سکین ٭ کہ یہان
ادب سے سر مو تجاوز خلاف ایمان ہے ٭ اور بال بھی بے باکی سراسر اندھیر اور وبال جان ٭ بلکہ
تشبیہ اون بالون کی شب قدر سے بھی بے جا ہے اور تمثیل اون زلفون کی لیلۃ البرات سے سراسر
خطا ٭ سنبل ژولیدہ مو کو اوس طرۂ شائستہ سے کیا مناسبت ٭ اور مشک ختن کو اوس گیسوے

عنبرین سے کیا مشابہت ہو کہ مشک خون ظبیات ہے + اور وہ لام اسم ذات سایہ اوس
زلف سیہ فام کا سینہ ماہ مین نمایان ہے + اور دماغ عشاق خیال نکہت سے عنبرین سنبل و ریحان
سے دماغ از تار موئے او تار ست + نگہ را باغ روی او بہار ست + شہباز فکر اس جگہ نام
حیرت مین گرفتار ہے کہ ماہتاب سنبلہ مین جا سکتا ہے + اور ابر آفتاب پر آ سکتا ہے + مگر یہ طرفہ
ماجرا ہے + کہ رات دن یکجا ہے واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلیٰ سے کیا زلف کا قرینہ ہے
روئے جناب سے + بہر نیر دامن شب قدر آفتاب ہے + یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلو اللہ علیہ
وآلہ + روے روشن زلف سیاہ مین نمایان ہے + یا نور بصر مردمک چشم سے درخشان +
ماہ دو ہفتہ پر نو عارض سے تابان + شمس بازغہ اوسکے مدرسۂ تنویر مین شمسیہ خوان + لعل
بدخشان کا اوسکی رنگینی سے دم فنا + اور گلستان ارم کا مرض خجالت سے زنگ ہوا + اوس
عارض پر نور کے عشق مین رنگ رخسار سحر فق ہے + اور سینۂ ماہ شق + مرآت خیال کو
سکتا + چراغ صبح سے سکتا + سطح گلزار سرد + رنگ شفق زرد + دل شبنم افسردہ + روے
گل پژمردہ + دریا گریان + مرجان بے جان + آئینہ حیران + خورشید سرگردان + شمع چرخ
سحر + عقیق خون در جگر + لالہ خونین کفن + قمری طوق غم بگردن + یاقوت بیدم + لعل
زیر بار غم + ید بیضا دست بر دل + تدرو بے تیغ بسمل + بلبل کو اوس گلستان خوبی کی یاد مین
سبق بوستان فراموش + اور مرغ چمن اوس گل رنگین کے شوق مین روز و شب نالان
و مدہوش + آئینہ حلب پر اگر وہ مہر عکس افگن ہو سوز محبت سے گلجاے + اور ورق
گل پہ اگر وصف عارض رنگین زیب رقم ہو پیرہن مین پہولا نہ سمائے + یا ایہا المشتاقون بنور
جمالہ صلو اللہ علیہ وآلہ + رشیق سطر گرد رخسارۂ انور + مانا کہ مہر یا جدول قرآن ہے + اور خط مبارک
مصحف عارض پر شبیہ لوح محفوظ یا حاشیۂ صحیفۂ ایمان + خط شفاعت اوسے کہنا زیبا +
اور فرمان بخشش امت سمجھنا روا + اونیس ۱۹ بال سپید اوسمین نمایان ہین + یا شعاع خورشید
تاریکی شب مین تابان + یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلو اللہ علیہ وآلہ + نگاہ ماہ دو ہفتہ تابش
دندان پر کام نہین کرتی + اور نظر مہر تابندہ کی اون کی چمک دمک پر نہین ٹہرتی + ماہتاب
اونکے خیال مین رات بہر تارے گنتا ہے + اور آفتاب سوداے محبت مین تمام دن تنکے چنتا ہے

نہ اونہین دانہ انار سے تشبیہ دے سکین + اور نہ تشبیح ثریا اور عقد پروین کہہ سکین ملکہ سے
دندان رشک دُر ہین دہن رشک درج ہے + بتیس آفتاب ہین اور ایک برج ہے +
یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ + دہن رشک چمن اسرار الٰہی کا خزینہ + مروارید دندان
کا گنجینہ + پہول اوس گل رعنا کی مشابہت سے شگفتہ دل + اور غنچہ اپنی نارسائی سے دلتنگ
اور منفعل + کہ ہزار رنگ لاتا ہے + مگر مداح دہن اوسے منہہ نہین لگاتا + تنگی دہان زنان
ناقصات العقل والدین کی صفت ہے + اور مناسب حال مردان میدان فراخی و وسعت + نور دہن
رشک عدن تحت الثریٰ سے ثریا تک منور + اور آوازہ اوس شگاف قلم صنع کا تحریر و تقریر
سے باہر + جوہری فلک اوس کان جواہر کے شوق مین مغموم + اور دہن خوبرویان اوسکے
مقابل کالمعدوم + بلبل خوش نوا نثار طرز تکلم + اور گل رنگین ادا قتیل جلوۂ تبسم + یا ایہا المشتاقون
بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ + زبان چشمۂ حیوان کی موج روح افزا ہے + یا دائرہ دو ہلال لب مین
ایک خورشید جلوہ نما + یوسف مصری اوسکی مدحت سے شیرین دہان + اور طوطی سدرہ
اوسکی نعت مین شکرفشان ہے حلاوت چاشنی گیر از زبانش + بشیرینی متولف از بیانش +
یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ + لب نوش آگین غیرت انگبین + اور لعل نوشین
رشک قند شیرین + ورق ورد احمر + آب روی گوہر + جان لعل و مرجان + تروح گلزار
رضوان + لطافت موج طراوت + طراوت جوبیار لطافت + نام خدا ہر بات اوسکی آب خضر
سے جانفزاتر + اور ہر کلمہ اوسکا معجزہ مسیح سے افضل و برتر + آب شیرین فرات اوسکی حسن
وصفائی کے آگے پانی بھرتا ہے + اور شکر لبون کا اوسکے سامنے اپنی گفتار شیرین سے دل
کہٹتا ہے کوثر کا اشتیاق مین اوسکے یہ حال ہے + گویا وہ تشنہ لب ہے یہ آب زلال ہے +
یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ + گوش حق نیوش + قطب فلک سے ہمدوش +
اور دُر یتیم اوس کان صباحت کا حلقہ بگوش ہے اس کان کی ثنا نہین ممکن زبان سے +
دیکہا نہ آنکہہ سے نہ سنا ہمنے کان سے + یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ + بینی الف
ابجد ازل ہے + یا نخل طوبیٰ کا پہل + چہرہ آئینہ رو + تیر کمان ابرو + نخل دام حبت + معدن گنج
رحمت + شاخ نہال مہربانی + نصف مصحف کی نشانی + یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ

گردن انور فوارہ نور ہے * یا صراحی بلور * شانہ ایک ایک شان و شوکت مین یگانہ *
زور و قوت مین یکتائے روزگار * لشکر کشی کو سردست تیار * جس سے ہاتھ ملائے *
سلطنت دارین عنایت فرمائے * ؎ محیطے چہ گویم کہ بارندہ میغ * بیکدست گوہر و دگر دست
تیغ * بہ گوہر جہان را بیارا ستہ * بہ تیغ از جہان داد و دین خواستہ * ہاتھ موج دریائے
کرم ہے * اور دستگیر عاصیان امم * الف الطاف و اکرام نشاخ نہال انعام * مفتاح
باب رحمت * کلید ابواب جنت * ید بیضا اوس گلدستۂ فردوس کا ہو اخواہ * اور دست
اندیشہ اوسکے دامن تمنا سے کوتاہ * پنجۂ خورشید رات دن پھرتا ہے مگر پنجہ مبارک کا ہمسر
شش جہت اور ہفت کشور مین ہاتھ نہین آتا * اور سوسن وہ زبان ہر چند ستایش و پیچ
کرتا ہے لیکن دونون عالم مین ایک شے کو بھی اوس مربع نشین چار بالش یکتائی کی تشبیہ
کے قابل نہین پاتا * مہ نو ناخن کی صفائی سے شرمسار * اور ناخن تدبیر اوسکی عقدہ کشائی
پر نثار * یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ * سینہ ہر گنجینۂ حسن و صفا کا خزینہ *
لوح محفوظ ہے یا مرآت تجلی * صورت علم لدنی کا آئینہ یا سیم فردوس کی تختی * خط سیاہ
اوس سینہ صاف پر کھینچا ہے * یا دست قدرت نے دست آویز محبت ورق آفتاب پر لکھا
ہے * شکم مبارک تختۂ سیمین ہے * یا لوح صندلین * الماس کا پرچہ * یا چاند کا ٹکڑا *
آئینہ مصفا اوسکی صفا سے حیران ہے * کہ پشت مبارک اوس شکم صاف سے صاف عیان ہے
؎ ہے سوا بدر سے شان شکم صاف اوسکے * چشم اختر ہی جھپک جائے وہ ہے ناف
اوسکی * ناف حبا دریائے لطافت کا گرداب * یا حجر صفا کا گوہر خوش آب * کاخ تجلی کا روزن
سربستہ * یا حسن و صفا کی چشم نیم وا * ؎ ناف پاک نشا سا اک جام نور ہے * جبین
زلال چشمۂ آب بلور ہے * یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ * طبع نازک اگر بار کمر بینی
بکمر حسبت باندھے اور بال کی کھال نکالے عقدہ کمر مبارک نہ کھول سکے * اوس سرمایۂ اقبال
کو بال کہنا وبال * اور اوس باعث ایجاد کو عنقا سمجھنا محال * بلکہ شیرازہ مجموعۂ ہستی
کہنا بجا ہے * اور رشتۂ حیات مشتاقان لکھنا زیبا * یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ
مہر نبوت پشت مقدس پر مختوم ہے * اور نام خدا اوسمین مرقوم ہے ؎ نہ انما کی یہ مہر نبوی

عالمگیر ٭ ایک سکہ مین کہدا نام شہنشاہ و وزیر ٭ شاخ نسرین ساق سیمین پر فدا ٭ اور گل کا
اوسکی رنگینی دیکھکر دم ہوا ٭ شمع اگر اوس مہرطلعت کو دیکھلے روشنی اوسکی کافور ہوجائے ٭
اور سکندر اگر اوس مرات تجلی کا وصف سن سے آئینہ اپنا طاق دل سے گرائے ٭ سروران عالم
قدم مبارک آنکھون سے لگاتے ہین ٭ اور ارباب بصیرت خاک پاسے کحل الجواہر بناتے ہین ٭
بناء دین اوسکی ثبات سے قائم و استوار ٭ اور طاوس طناز باد خرام نازمین اشکبار ٭ ۵ حسن رفتار
زمانہ سے جدا اوسکا ہے ٭ چرخ پامال نشان کف پا اوسکا ہے ٭ پشت قدم رخسارہ حور سے صاف ٭
اور کف پا لوح بلورست شفاف ٭ نکہت جسم مشکبو سے مشام جان معنبر ٭ اور روائح قدسیان
معطر ٭ اور شمیم گیسوی عنبرین سے صحن کعبہ رشک چمن ٭ اور کوچہ ہای مدینہ غیرت گلشن ٭
رنگ صفا مین اوس تن سیمین کا نور دیدہ صفائی ٭ اور آئینہ جمال کبریائی ٭ رنگ روی خورشید
روبروا سکی زرد ٭ اور گرم بازاری آفتاب حضور اوسکی سرد ٭ یاد قامت مین سینہ گلشن سے
آہ سرد بلند ٭ اور سرو آزاد زنجیر محبت مین پابند ٭ شمشاد کی کیا بنیاد جو اوسکے سامنی سر اوٹہائے ٭
اور نخل طوبی مین کیا شاخ جو اوس نونہال خوبی سے ہمسری کا دعوی کرے ٭ ہزار داستان چمن ٭
اگر اوس قامت موزون کا وصف سن پائے ٭ ہزار شاخین مصرعہ شمشاد مین نکالے ٭
اور قمری مسجع سخن اگر اوس غیرت طوبی کو دیکھے الف سرو کو صفحہ خاطر سے مٹائے ٭
وہ قامت زیبا اور قد رعنا نخل میوہ بہار ہے ٭ یا نہال خورشید بار ٭ رونق نونہالان چمن ٭ زینت
اقبال گلشن ٭ نونہال باغ ارم ٭ الف اسم اعظم ٭ ۵ اس ایک الف سے ارض بہی ہے
اور سما بہی ہے ٭ دنیا کی ابتدا بہی ہے اور انتہا بہی ہے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ ٭
سایۂ بلند پایہ اوس قد زیبا کا عنقا ء قاف نایابی ہے یا سرمۂ چشم عدم ٭ اور ظل
ہمایون اوس سایۂ خدا کا عین نوری یا نور عین نیر اعظم ٭ ماہ منور کے قریب اندہیرا
کسو نے دیکہا ہے ٭ اور مہر انور کے پاس سایہ کب آسکتا ہے ٭ ۵
فتادہ سایہ زان خورشید رخ دور ٭ کہ باہم راست نا ید ظلمت و نور ٭ اگر جسم نورانی کے
لئے سایہ فرض کیا جائے ٭ تو نور کے سوا کیا نظر آسکے ٭ اگر وہ سایہ دیدہ اہل بصیرت
مین نہ سماتا نور معرفت اونہین نظر آتا ٭ اور جو وہ ظل ہمایون آئینہ مہر و مہ مین منعکس نہوتا آسمان

اونہین انکہہ کا تارا نہ بنا تا ۔ مقام اوس قامت سراپا عظمت کا اس سے برتر اور اعلے ہے
کہ ہمسر اوسکا پایا جاسکے ۔ اور مرتبہ اوس جسم مبارک کا اس سے بہت بالا ہے کہ پیرو اوسکا خاک
افتادہ نظر آئے ۔ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ والہ ۔ اللہم صل علی محمد نور الہدے
وبدر الدجی وسلم تسلیما پانچوان باب آپکے حسن باطنی کے بیان مین واضح ہو یہ بیان
نہایت نہین رکہتا ہے ۔ وانی لا استطیع کنہ صفاتہ ۔ ولو ان اعضائی جمیعاً تکلم ۔ کسی نے ام المومنین
محبوبہ سید المرسلین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے التماس کیا حضرت کے اخلاق سے مجھے خبر
دیجیے فرمایا تو دنیا کی سب چیزین گن دے عرض کیا دنیا کی سب چیزین کون شمار کر سکتا ہے
فرمایا حق تعالے نے متاع دنیا کو قلیل اور خلق محمدی کو عظیم فرماتا ہے جبکہ متاع دنیا شمار مین نہین
آسکتی تو آپکے خلق عظیم کا بیان کس سے ہو سکتا ہے سچ فرمایا مسلمانون کی مان نے خدا انکو خیر ای
جزادے اور اعلی علیین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے مشرف کرے
جبکہ پروردگار آپکے خلق کو بڑا فرمائے تو بشر کی کیا مجال کہ اوسکا بیان کر سکے ۔ وصف خلق
کسے کہ قرآن ست ۔ خلق را وصف او چہ امکان ست ۔ آپ فرماتے ہین مجھے اللہ تعالے نے
واسطے اتمام مکارم اخلاق ومحاسن افعال کے بھیجا ہے اور براء بن عازب ۔ کہتے ہین آپ تمام
عالم سے زیادہ خوبصورت اور خوش سیرت تہے بعض صحابہ سے منقول ہے مین نے کوئی شخص
حضرت سے زیادہ تبسم کرنیوالا یعنی خوش مزاج نہ دیکہا انہیں تر ۔ ورع وعفت وحیا اور خوف ورجا اور رحم وکرم
اور شجاعت وسخاوت اور صبر وشکر اور تسلیم ورضا اور تواضع وتقوی اور خورش وپوشش اور کلام وروش وشست وبرخاست
اور تمام امور معاش ومعاد وسیاست وتدبیر منزل اور سب قول وفعل اوس جناب کے ایسی خوبی
کے ساتھہ تہے کہ آج تک نظیر اوسکا پیدا نہو ا مدالت کہ رعایت اوسکی تمام اخلاق مین ضرور ہے آپکی
عادات واخلاق مین اسدرجہ مرعی تہے کہ مافوق اوس سے متصور نہین بالفرض اور معجزات ظہور مین
نہ آتے تو آپکے سچے ہونے پر گواہی آپکی صورت وسیرت کی کہ دو گواہ عادل ہین کفایت کرتی
ہزار دن منکر صورت مبارک دیکہکر کہتے لیس ہذا وجہ الکذابین یہ منہہ جہوٹون کا سا نہین اور بہت
مخالف آپکے اخلاق وعادات دیکہکر ایمان لائے صاحب مواہب نقل کرتے ہین کہ آپنے حنین کی دن
اسقدر اونٹ اور بکریان دین کہ صفوان بن امیہ نے باوجود اوس دشمنی اور عداوت کے کہا

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله
میں گواہی دیتا ہوں ایسی بخشش بجز پیغمبر کے سوا کوئی نہیں کر سکتا

اور عکرمہ بن ابی جہل آپکے کمال عفو پر نظر کرکے ایمان لائے علامہ مجد الدین
صراط المستقیم میں لکھتے ہیں ایک یہودی کا آپ پر کچھ قرض آتا تھا اوسنے تقاضا کیا فرمایا صبر کر
ابھی وعدہ کا دن نہیں آیا اوسنے کہا ای اولاد عبد المطلب وعدہ خلافی تمہارا پیشہ ہو گیا صحابہ نہ یہ
بے ادبی دیکھکر برہم اور اوسکے قتل پر آمادہ ہوئے آپنے انکو روکا اور فرمایا حلم کرنا چاہیے
یہودی نے کہا اے خدا کے سچے رسول میں پیغمبری کی سب نشانیاں آپ میں پاتا تھا صرف یہی
بات باقی تھی کہ پیغمبر سے جسقدر جہل اور بے ادبی کے ساتھ پیش آتے ہیں وہ اوسکے مقابلے میں
عفو اور حلم کرتا ہے سو اس بات کی آزمائش کے لیے یہ بے ادبی مجھسے واقع ہوئی اور یہ صفت
بھی آپ میں پائی اب مجھے آپکی پیغمبری میں کچھ شک نہ رہا اور میں ایمان لایا جب عبد اللہ بن ابی
کہ منافقوں کا سردار اور بڑا دشمن سید ابرار کا تھا واصل جہنم ہوا آپنے بدرخواست اوسکے بیٹے
کے کہ مسلمان کامل تھے اپنا قمیص مبارک کفن کے واسطے عنایت فرمایا اور جنازے کی نماز پڑھی یہ
حال دیکھکر ہزار آدمی ابن ابی کی قوم سے مسلمان ہوئے الغرض جو شخص تعصب چھوڑ کر آپکے حالات
و اخلاق و عادات میں بنظر انصاف فکر کرے بے تامل ایمان لائے کہ وہ جناب ایسے لوگوں میں
کہ بکریاں چرانے کے سوا کچھ نہ جانتے اور عقلاے زمانہ اونہیں وحشی سمجھتے پیدا ہوئے اور اونہیں
میں پرورش پائی نہ کبھی طلب علم کے لیے باہر گئے اور نہ کسی دانشمند کی صحبت بیٹھنے پڑا نہ لکھا
نہ کسی نے آپکی تادیب و تہذیب میں سعی کی بلکہ لڑکپن ہی میں یتیم اور بیکس ہو گئے باایں ہمہ ایک
کتاب عجیب و غریب فصاحت و بلاغت و متانت میں عدیم المثل اور بے نظیر جملہ علوم و حکمت
کو متضمن اور تمام مصالح معاش و معاد کو مشتمل کہ فصحاے عالم اور دانایان زمانہ بر تقدیر اجتماع
و اتفاق اوسکے ایک چھوٹی سورت کے معارضے سے عاجز و مجبور رہے خلق پر پیش کرکے

علی الاعلان دعوے کیا لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا یعنے اگر سب جن و انسان ملکر مثل اس قرآن کا لانا چاہیں نہ لاسکیں
اگرچہ بعض اونکا بعض کی مدد کرے سوا اسکے انواع علوم کہ ایک شمہ اون کا کتب متداولہ میں
مذکور ہے آپکی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوئی اور مصالح خلق میں وہ قواعد اور ضوابط

مقرر فرمائی کہ مخالفین بہی اونکی خوبی سی انکار نہین کرسکتی ظاہر شرع کی تفصیل سے تمام عقلا اور فقہا عاجز ہین دقائق و اسرار احادیث کون بیان کرسکتا ہے اگر اسا تسلیم یا اسکی مانند کسی چہوٹی سی حدیث کی تفصیل کیجاوے ایک دفتر لکہنا پڑے ہر ذی عقل جانتا ہے یہ کمالات کسب سے حاصل نہین ہوسکتی اور اتصاف ساتہ ایسی اخلاق و عادات کی نے تعلیم الہی اور تادیب نبی محالات سی ہے آپ فرماتے ہین ادبنی ربی فاحسن تادیبی لڑکپن سے وہ جناب ایسی عادات و اخلاق کے ساتہ مہذب تہی کہ کوئی شخص ہزارون برس کی ریاضت و مشقت کی بعد ایک شمہ اونکا حاصل نہین کرسکتا حلیمہ کہتی ہین آپ بچپن مین بہی سب بری خصلتون سی کہ بچون مین ہوتی ہین مجتنب رہتے اور جو چیز ہاتہ مین لیتے بسم اللہ کرکے سیدہی ہاتہ مین لیتے اگر لڑکی کہیلنے کو بلاتے فرماتی مجہکو کہیلنے کی لیے نہین پیدا کیا ہے ایکروز حلیمہ نے مہرہ یمانی کا ہار دفع نظر کیواسطے گلی مین ڈالا آپنے اوتار کر پہینکدیا اور فرمایا میرا حافظ و نگہبان میرے ساتہ ہے او ہمیشہ شرک کی رسمون اور کفر کی مجلسون سے احتراز فرماتے اور کفار اجیانا کسی ایسی تقریب مین بلاتے تشریف نہ لیجاتے بلکہ خلق کی صحبت و مخالطت سے نفرت رکہتی خلوت و تنہائی پسند فرماتے غار حرا مین جاکر عبادت کرتے یہان تک کہ منصب رسالت پر سرفراز ہوئے پہر تو نور نبوت سے آپکے اخلاق و عادات کو اور بہی رونق ہوئی اور ہدایت ازلی کہ روز ولادت سی در پردہ مربی تہی ظاہر ہو کر بلا تربیت فرمانی لگی یہانتک کہ سب خوبیون مین اوس جناب کو کمال حاصل ہوا اور کوئی دقیقہ تہذیب و تکمیل کا باقی نرہا اور یہ کمال عنایت پروردگار کی اس امت بابرکت پر ہے فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک امت کو لازم ہے سب اخلاق و عادات مین اپنی پیغمبر کی پیروی کرین اور اتباع سنت ملحوظ رکہین تا سعادت ابدیہ اور دولت سرمدیہ حاصل ہو اور یہ ایک فوز عظیم ہے خدا کریم اپنے فضل عمیم سے اس فقیر اور سب مسلمانون کو توفیق عنایت فرمائے پوشیدہ نرہے کہ وہ جناب کسی وقت اور کسی حالت مین خدا کی یاد سے غافل نہوتے اسلیے کہ امر و نہی بیان احکام شرع اور وعدہ وعید اور ترغیب و ترہیب اور دعا و سوال کہانا پینا اوٹہنا بیٹہنا سونا جاگنا چلنا پہرنا اور تمام افعال و اقوال اوس جناب کے صرف خدا ہی کیواسطے تہے اور باوجود اسکے

اگرچہ ظاہر ان امور مین مشغول ہوتے باطن آپکا ہروقت خدا کیطرف متوجہ رہتا اور کوئی کام آپکو
ذکر الٰہی سے مانع نہوتا دلنعم ما قیل ؎ او ہمہ مخلوق کا شامل او وہمہ اللہ سے واصل ٭ خواص اوس
برزخ کبریٰ مین تہا حرف مشدد کا ٭ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ
کو ہروقت یاد کرتے یہان تک کہ عالم خواب مین بہی دل مبارک انتظار وحی مین بیدار رہتا
یہی وجہ ہے کہ آپکا وضو سونے سے نجاتا اور جو خواب دیکہتے سپید صبح کی طرح ظاہر ہوتے
اور انواع عبادات بجالاتے مگر نماز کو تمام عبادات سے عزیز سمجہتے اور فرماتے میری آنکہہ کی ٹہنڈک
نماز مین ہے بعض اوقات پای مبارک نماز کی کثرت سے سوج جاتے علی الخصوص نماز تہجد
سفر و حضر مین ترک نکرتے اور باآنکہ امت پر فرض نہین نہایت تحریص اور ترغیب
فرماتے اور نماز مین ایسی آواز سینہ مبارک سے محسوس ہوتی جیسی دیگ جوش مارتی ہے
اور اس عبادت کو نہایت خشوع اور خضوع کے ساتہ ادا کرتے جو خوشی اور راحت آپکو
نماز مین حاصل ہوتی کسیوقت اور کسی عبادت مین نہ ملتی جب آتش شوق سینہ پر سکینہ مین
ٹہرکتی فرماتی ارحنا یا بلال بالصلوٰۃ یعنی ای بلال اذان کہہ وضو کے لیے پانی لا کہ باطن کو
تسکین اور دل کو راحت ہو آپ فرماتے ہین حبب الی الطیب والنساء و جعلت قرۃ عینی
فی الصلوٰۃ مجہی خوشبو اور عورتین محبوب ہین اور ٹہنڈک میری آنکہونکی نماز مین کی گئی
ایعزیز نماز بارگاہ بے نیاز اور مقام مناجات و راز ہے بکر بن عبد اللہ کہتے ہین ای فرزند آدم جب تو
بے استیذان خدا کی حضور جایا اور بے ترجمان اوس سے کلام کیا چاہے تو اچہی طرح وضو کرکے
محراب مین داخل ہو اگر مصلی جانے کسکی حضور بلایا جاتا ہون دنیا و متاع دنیا ایک نماز کے
شکرانہ مین تصدق کرے منادیان حضرت اعلیٰ ہر روز پانچ بار تجہے اوسکے حضور بلاتے ہین
حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اور تو ایک بار بہی نہین جاتا قیامت کو اگر دریا خون کا آنکہون سے
بہائیگا ایک رکوع اور سجدہ کی اجازت نہ دینگے ذہبت الدنیا و بقیت الاعمال فی اعناقہم آج تیرے
کام کی تیرے اختیار مین ہے جسوقت اذان کی آواز کان مین پہونچے سب کام چہوڑ اور بیتابانہ
مسجد کیطرف دوڑ سلف جب بانگ سنتے سب کام چہوڑ دیتے یہان تک کہ اگر لوہار نے
ہتوڑا اوٹہایا ہوتا نمارتے پر نمارتا اور کہانا کہانے والے نے اگر دوی ہانڈی مین ڈالی ہوتی

نہ نکالتا اور بعد فراغ نماز کے نماز آئندہ کے تہیہ مین مشغول ہوتے وضو کے پیے پانی بھر رکھتے
اگر احیاناً متاع دنیا کا نماز مین خیال آجاتا وہ مال اس خیال کے کفارہ مین خیرات کرتے سلیمان
علیہ السلام کے نماز عصر گھوڑون کی سیر مین قضا ہوئی سب گھوڑے قتل کرڈالے قیامت کو
پہلے حساب نماز کا ہوگا اگر اوسمین پورا اترا فبہا ورنہ کسی نیکی پر نظر نہوگی کہ جسطرح بیراس
مال نفع نہین ملتا بدون ادائے نماز کوئی عبادت قبول نہین ہوتی صحیح حدیث مین آیا ہے من ترک صلوٰۃ العصر
فقد حبط عملہ جو نماز عصر ترک کری اوسکے عمل اکارت ہوں اسیواسطے بزرگان دین اس عبادت
پر نہایت اہتمام رکھتے مسروق اسقدر نماز پڑھتے تھے کہ پاؤن سوج جاتے شیخ فریدالدین
گنجشکر حالت نزع مین ایک نماز تین بار پڑہتے اور جب غش سے افاقہ ہوتا کہتے نماز نہین پڑہی
پھر پڑہتے اور سلطان المشائخ انتقال کے وقت بار بار نماز پڑہتے لوگ کہتے آپنے نماز پڑہ لی
فرماتے اور پڑہیون گا سعید بن مسیب اور حسن بصری رح کی اگر نماز قضا ہوجاتی بآواز بلند انا للہ
وانا الیہ راجعون کہتے اور لوگ برسم تعزیت اونکے پاس جاتے زندگی اگلون کی نماز پرتہی اور
زندگی ہماری لہو ولعب پر ــــ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا امام غزالی مرفوعاً روایت
کرتے ہین خدا کے نزدیک بعد توحید کے کوئی فریضہ نماز سے بہتر اور دوست زیادہ نہین ورنہ
فرشتون کو اوسمین مشغول کرتا وہ سب نماز مین مشغول ہین بعض رکوع مین اور بعض سجود مین
اور بعض قیام مین اور بعض قعود مین فرق اسقدر ہے فرشتے ایک ایک رکن ادا کرتے ہین
لہذا اپنے مرتبے سے تجاوز نہین کر سکتے وما منا الا لہ مقام معلوم بخلاف انسان کے کہ نماز اوسکی
ہیئت مجموعی رکھتی ہے اور ترقی درجات کا سبب ہوتی ہے حدیث مین آیا ہے جو شخص اچھی طرح
وضو کرکے بارادہ نماز گھر سے نکلے وہ نماز مین ہی جب تک نماز کا ارادہ رکھتا ہے ہر قدم پر
ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے الغرض نماز افضل عبادات
ہے کسی نے حضرت سے عرض کیا کون سی عبادت افضل ہے فرمایا نماز وقت پر ادا کرنا لہذا جو
تاکید نماز کی شرع مین ہے کسی عبادت کی نہین حکم روزہ اور حج اور زکوٰۃ کا جبریل کی معرفت
آیا جب نماز فرض کرنا منظور ہوا حضرت عزت نے جناب رسالت کو اپنے حضور بلاکر حکم دیا کہ
بادشاہ احکام اپنے صوبون کو لکھہ بھیجتا ہے اور جس حکم کا اہتمام زیادہ منظور ہوتا ہے حضور مین

بلاکر بالمواجہ حکم فرماتا ہے تیرا یہ رتبہ نہین کہ براق تیرے گھر بھیجین اور اپنے حضور بلاکر بالمواجہ
حکم دین جو حکم صاحب معراج شب معراج لائے اوسکی تعمیل مین شب و روز مصروف رہا مل
بصورتِ بندون کے قدم نیاز پر کھڑا ہو آخر دوستون کی طرح مجلس مین بیٹھنے کی اجازت
ملے گی اگر حقیقت اس دولت کی تجھے حاصل ہوئی تو منھ تیرا مقابل کعبہ کے رہے گا اور دل تیرا
مشاہدہ پروردگار اور لذت دیدار مین مستغرق ہو جائے گا اور نور تیرے نماز کا سراپردہ عرش
کے گرد جولانی کرے گا اور قدر تیری حضرت عزت مین اسقدر بڑھ جائیگی کہ فرشتے تجھپر غبطہ
کرینگے اور تیرے مقام کی آرزو تمنا اسی کو معراج روحانی کہتے ہین آے ما جبین و خاک ذلیل
اس سے زیادہ عنایت کیا ہوگی کہ ہر روز تجھے پانچ بار اپنے حضور بلائین اور دربار خاص مین
بیٹھنے کی اجازت دین سلطنت ہفت کشور اس دولت بے زوال کے آگے برگ کاہ سے حقیر تر
اور دنیا و مافیہا اس نعمت عظمیٰ کے سامنے پرپشہ سے ناچیز زیادہ ہے آے نادان تجھسے زیادہ
احمق اور کم ہمت کون ہے. دنیاے فانی کے لیے ہر طرح کی محنت و مشقت گوارا کرتا ہے
اور چار رکعت نماز سے کہ دونون جہان کی عزت و دولت ہے دل چوراتا ہے اور سیکڑون
حیلے اور بہانے بناتا ہے قیامت کے دن یہ حیلے بہانے کیا کام آئینگے اور اوسکے حضور یہ
جھوٹے عذر کب سنی جائینگے شریعت نے سب حیلے مٹا دیے اور ہر عذر کا علاج بیان فرمایا
درمختار وغیرہ کتابون مین لکھا ہے جو کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے یا بقدر ستر عورت کپڑا نہو بیٹھ کر
پڑھے مسئلہ جو شخص سجدے پر قادر نہین یا سجدہ کرنے سے خون زخم سے جاری ہو جاتا ہے
اوسکے حق مین سجدے کا اشارہ کفایت کرتا ہے اور قعود قیام سے اولیٰ ہے مسئلہ فتاوی
ابو اللیث مین مذکور ہے جس عورت کے پیٹ سے آدھے بچے سے کم باہر نکلا ہے نفاس نہین
ترک نماز سے گنہگار ہوگی اپنے نیچے دیگ رکھے یا گڑھا کھودے اور اسطرح بیٹھکر نماز
پڑھلے کہ بچے کو ایذا نہ پہونچے مسئلہ جسکو دونون ہاتھ شل ہون اور کوئی وضو اور تیمم کرنیوالا نہو اپنے منھ اور بازو زمین کو دیوار سے
رگڑکر نماز ادا کرے مسئلہ جسے بیٹھنے کی طاقت نہو لیٹکر پڑھے اور چت لیٹنا کروٹ پر لیٹنے سے اولیٰ ہے الغرض بجز نساکے
نقصانا تاخیر نماز کی بھی کوئی عذر چھوڑا اور ہر حال فرض کی جو بے کسی عذر کے نماز ترک کرتے ہین اور خدا و رسول سے حیا
نہین شرماتے قیامت کے دن ایک نماز کے بدلے تمام دنیا دینا چاہین گے قبول نکیجائے گی اور جو ہزار برس

دینگے نجات نہ ملیگی جو غلام سرکش اپنے مولی کا فرمان نہ بجالاوے اور ایسے بادشاہ
قہار کے حکم پر شیطان اور نفس امارہ کی حکم کو ترجیح دے مستحق رحمت و نجات نہ
یا مستوجب قہر و عذاب ابن ماجہ ابودرداسی روایت کرتے ہین کہ میری حبیب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی کسیکو خدا کا شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تیرے ہاتھ پاؤن کاٹ ڈالے جاوین
اور تو جلایا جاوے اور ایک نماز فرض بھی ترک نکر کہ جو شخص عمداً نماز ترک کریگا اوسکی بخشش خدا کی ذمہ نہین
اور شراب مت پی کہ شراب سب برائیون کی کنجی ہے اور حدیث مین ہو جو شخص نماز قائم رکھے نماز
اوسکی قیامت کے دن اوسکے لیے نور اور دلیل اور نجات ہوگی اور جو اوسکی محافظت نکرے نہ اوسکی لیے
نور ہوگا نہ دلیل نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کی ساتھ ہوگا
فائدہ اس حدیث سے ثابت ہو کہ بے نماز پیغمبرون اور خدا کا دشمن ہے اور حشر اوسکا
دشمنان خدا کے ساتھ ہوگا اللہ تعالے فرماتا ہے فویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون
اون نمازیون کے لیے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بیخبر ہین نماز مین کسل اور سستی علامات
نفاق سے شمار کی گئی اذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالی کاہلون کا یہ حال ہے
تارکون کا کیا حال ہوگا اور آثارات تکذیب سے ٹھہری واذا قیل لہم ارکعوا لایرکعون ویل
یومئذ للمکذبین جب اونسے کہا جاوے رکوع کرو رکوع نہین کرتے خرابی ہے اوس دن
جھٹلانے والونکے لیے دوسری جگہہ اس سے زیادہ تصریح ہے اقیموا الصلوٰۃ ولاتکونوا من المشرکین
نماز قائم رکھو اور مشرکون سی مت ہو جاؤ جب حکم تحویل قبلہ صادر ہوا اصحابہ نے سعد بن زرارہ نجاری اور
براء بن معرور سلمی کے نماز کا جو اس حکم سے پہلے مر گئے تھے حال پوچھا جواب آیا ما کان اللہ
لیضیع ایمانکم دیکھو خدا نے نماز کو ایمان فرمایا اور ارشاد ہوتا ہے فان تابوا
واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین یعنی گروہ توبہ کرین اور نماز قائم رکھین اور
زکوٰۃ دین تو تمہارے دینی بھائی ہین امام غزالی احیاء العلوم مین روایت کرتے ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اذا رأیتم الرجل یعتاد المسجد فاشہدوا لہ بالایمان جب کسیکو مسجد
مین جانیکا عادی دیکھو اوسکی ایمان کی گواہی دو اور امام بخاری مرفوعاً روایت کرتے ہین
من صلی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ

فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کیطرف استقبال کرے اور ہمارا ذبیحہ
کھا لے وہ شخص مسلمان ہے اوسکے لیے خدا اور اوسکے رسول کا عہد ہے تم اوسکے عہد مین بدعہدی نہ کرو بالجملہ
نماز امارات ایمان اور ترک نماز علامات کفر و نفاق سے ہے لہذا ابتدا مین بھی امتحان دوست
دشمن کا سجدے سے ہوا اور آخر کو بھی اسی سے ہوگا مسلمان قیامت کے دن سجدہ کرین گے
اور کافر نہ کر سکین گے حضرت فرماتے ہین جب بندہ سجدہ کرتا ہے شیطان کہتا ہے اے خرابی
اوسے سجدے کا حکم ہوا بجالایا اور بہشت کا مستحق ہوا مجھے حکم ہوا مین نے انکار کیا اور دوزخی
ہوگیا اعوذ باللہ ابلیس نے ایک سجدہ نہ کیا لعنت ابدی مین مبتلا ہوا جو ہزارون سجدے ترک کرتا ہے
اوسکا کیا حال ہوگا جو شخص رکوع سجدہ اچھی طرح نہین کرتا خدا اوسکی طرف نظر رحمت نہین فرماتا
اوسکی نسبت وارد ہوا انک لو مت علی ذلک لمت علی غیر الفطرة ای غیر دین محمد ہم ڈرتے ہین
اگر تو اسی حال پر مرے گا دین محمدؐ پر نہ مرے گا یعنے مرنے وقت تیرے ایمان جانے کا اندیشہ ہے
جو نماز نہین پڑھتا اوسکا ایمان کسطرح رہے گا حدیث مین آیا ہے لیس بین العبد و بین الکفر
الا ترک الصلوٰة دوسری حدیث اس مضمون سے وارد ہے من ترک صلوٰة متعمدا فقد کفر بیہقی
روایت کرتے ہین الصلوٰة عماد الدین اور بعض فقہا اسقدر اور بڑہاتے ہین من اقامہا اقام الدین
ومن ترکہا ہدم الدین ابو یعلی نے بسند حسن ابن عباس رض سے روایت کیا اسلام کے گوشے
اور دین کی بنوین تین ہین کہ اسلام اون پر بنایا گیا جو اون مین سے ایک ترک کرے کافر ہے حلال الدم
گواہی اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہین اور فرض نماز اور روزہ رمضان
اسی جگہ سے امام احمد بے نماز کو کافر کہتے ہین اور امیر المومنین عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس
اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابو درداء اور اسحٰق بن راہویہ اور عبد اللہ
بن مبارک اور نخعی اور حکم بن عتیبہ اور ایوب سختیانی اور ابو داؤد طیالسی اور زہیر بن حرب
وغیرہم رض کا بھی مذہب ہے ترمذی اور حاکم نے بر شرط شیخین بسند صحیح ابو ہریرہ رض سے
روایت کی اصحاب رسول صلعم ترک نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہ سمجھتے اور امام مالک و شافعی
اوسکے قتل کا حکم دیتے ہین اور بعض علمائے مالکیہ و شافعیہ کہتے ہین اوسے غسل نہ دیا جاے
اور نماز جنازہ کی نہ پڑھی جائے اور قبر اوسکی ذلت کے واسطے زمین کے برابر کرین کہ اوسنے

ایسی سجدہ فرض کو دلیل سمجھا اور ادا نہ کیا امام اعظم اور ابو یوسف اور محمد اور زہری اور مزنی ح
اور حافظ ابو الحسن علی بن مفضل مقدسی رح فرماتے ہین بی نمازکو قید کرین اور جو توبہ نہ کری
تو تمام عمر قید رکھین تذئیل اس زمانہ مین لوگ رکوع سجدہ اچھی طرح ادا نہین کرتے اور رکوع
کے بعد سیدہے کھڑے نہین ہوتے اور سجدون کے بیچ مین نہین بیٹھتے حالانکہ حدیث مین وارد ہے جو شخص ساٹھ برس
نماز پڑہے اور رکوع سجدہ اچھی طرح ادا نہ کرے ایک نماز بھی
اوسکی قبول نہو اور اصحاب سنن اربع نے ابو مسعود انصاری سے باین لفظ روایت کی لاتجزی
صلوٰۃ لایقیم الرجل فیہا صلبہ فی الرکوع والسجود آپکے سامنے ایک شخص نے بلا رعایت ان امور کے
نماز پڑہی فرمایا پھر پڑہ تیری نماز ادا نہوئی کئی بار پڑہی اور یہی حکم ہوا عرض کیا یا رسول اللہ کسطرح
پڑہون فرمایا جب نماز کے لیے کھڑا ہو وضو اچھی طرح کر پھر قبلہ کی طرف منہ کر پھر تکبیر کہہ پھر
قرآن پڑہ جو تجھے آسان ہو پھر رکوع کرے تو خوب اطمینان سے ٹھیر اور جب سر اوٹھائے خوب سیدہا
کھڑا ہو پھر سجدے مین خوب توقف کر پھر سجدے سے سر اوٹھائے تو اطمینان سے بیٹھ اور بعض آدمی جمعہ
مین کاہلی کرتے ہین اونکی نسبت وارد ہے خدا اونکے دلون پر مہر کریگا اور تارکین جماعت
کے حق مین فرمایا دلمین آتا ہے اونکے گھر جلا دون اور فرماتے ہین اگر عورتون اور بچون کے جلنیکا
خوف نہوتا تو جو لوگ عشا کے وقت جماعت مین حاضر نہین ہوتے اپنے غلامون سے اونکے گھر
جلوا دیتا سلف صالح کی اگر تکبیر اولیٰ فوت ہوتی تو تین دن اور جو جماعت نملتی تو سات روز
ایسا غم کرتے جیسے کوئی اپنی عزیز کی ماتم داری کرتا ہے سعید بن مسیب کہتے ہین تیس برس سے
اذان مسجد مین سنتا ہون یعنے شوق جماعت مین اذان سے پہلے مسجد مین جا بیٹھتا ہون وارد
ہے ایک گروہ قیامت کے روز چمکتی تارے کی مانند محشور ہوگا فرشتے کہین گے تم کیا عمل کرتے تھے
جوابدینگے ہم جو سنتے اذان کو سب کام چھوڑ دیتے اور طہارت مین مشغول ہوتے دوسرا گروہ چاند کیطرح چمکتا ہوگا فرشتے
اوسی عمل کو پوچھین گے وہ کہین گے ہم وقت سے پہلے طہارت کر لیتے تیسرے کے منہ آفتاب
کی طرح چمکتے ہونگے وہ کہین گے ہم اذان سے پہلے مسجد مین پہونچتے اور یہ بھی آیا ہے جسکا
دل مسجد مین لگا رہتا ہے خدا اوسی عرش کے سایہ مین جگہ دیگا جسدن اوسکے سوا کوئی سایہ
نہوگا عارفین کہتے ہین اگر بندہ کو نماز اور بہشت مین مخیر کرین نماز اختیار کرے کہ بہشت اوسکے

ایسی سجدہ و فرض کو ذلیل سمجھا اور ادا نہ کیا امام اعظم اور ابو یوسف اور محمد اور زہری اور مزنی
اور حافظ ابو الحسن علی بن مفضل مقدسی رح فرماتے ہین بی نماز کو قید کرین اور جو توبہ نہ کرے
تو تمام عمر قید رکھین تذییل اس زمانہ مین لوگ رکوع سجدہ اچھی طرح ادا نہین کرتے اور رکوع
کے بعد سیدھے کھڑے نہین ہوتے اور سجدون کے بیچ مین نہین بیٹھتے حالانکہ حدیث مین وارد ہے جو شخص ایسا ہو
نماز پڑھے اور رکوع سجدہ اچھی طرح ادا نہ کرے ایک نماز بھی
اوسکی قبول نہو اور اصحاب سنن اربع نے ابو مسعود انصاری سے باین لفظ روایت کی لاتجزی
صلوٰۃ لایقیم الرجل فیہا صلبہ فی الرکوع والسجود آپکے سامنے ایک شخص نے بلا رعایت ان امور کے
نماز پڑھی فرمایا پھر پڑھ تیری نماز ادا نہوئی کئی بار پڑھی اور یہی حکم ہوا عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح
پڑھون فرمایا جب نماز کے لیے کھڑا ہو وضو اچھی طرح کر پھر قبلہ کی طرف منہ کر پھر تکبیر کہہ پھر
قرآن پڑھ جو تجھے آسان ہو پھر رکوع کرے تو خوب اطمینان سے ٹھیر اور جب سر اوٹھائے خوب سیدھا
کھڑا ہو پھر سجدہ مین خوب توقف کر پھر سجدے سے سر اوٹھائے تو اطمینان سے بیٹھ اور بعض آدمی جمعہ
مین کاہلی کرتے ہین اونکی نسبت وارد ہے خدا اونکے دلون پر مہر کرے گا اور تارکین جماعت
کے حق مین فرمایا دلمین آتا ہے اونکے گھر جلادون اور فرماتے ہین اگر عورتون اور بچون کے جلنیکا
خوف نہوتا تو جو لوگ عشا کے وقت جماعت مین حاضر نہین ہوتے اپنے غلامون سے اون کے گھر
جلوا دیتا سلف صالح کی اگر تکبیر اولیٰ فوت ہوتی تو تین دن اور جو جماعت نملتی تو سات روز
ایسا غم کرتے جیسے کوئی اپنی عزیز کی ماتم داری کرتا ہے سعید بن مسیب کہتے ہین تیس برس سے
اذان مسجد مین سنتا ہون یعنے شوق جماعت مین اذان سے پہلے مسجد مین جا بیٹھتا ہون وارد
ہے ایک گروہ قیامت کے روز چمکتے تارے کی مانند محشور ہوگا فرشتے کہین گے تم کیا عمل کرتے تھے
جواب دینگے ہم جو سنتے اذان کو سب کام چھوڑ دیتے اور طہارت مین مشغول ہوتے دوسرا گروہ چاند کیطرح چمکتا ہوگا فرشتے
اوسکو عمل پوچھین گے وہ کہین گے ہم وقت سے پہلے طہارت کر لیتے تیسرے کے منہ آفتاب
کی طرح چمکتے ہونگے وہ کہین گے ہم اذان سے پہلے مسجد مین پہونچتے اور یہ بھی آیا ہے جسکا
دل مسجد مین لگا رہتا ہے خدا اوسی عرش کے سایہ مین جگہ دے گا جس دن اوسکے سوا کوئی سایہ
نہوگا عارفین کہتے ہین اگر بندہ کو نماز اور بہشت مین مخیر کرین نماز اختیار کرے کہ بہشت اوسکے

داخل ہونے پہ نماز کرے گی شیخ صوفی نے کسی عالم سے پوچھا بہشت مین نماز بہی ہوگی جواب دیا
وہ عیش وآرام کا مقام ہے نماز کا وہان کیا کام ہے کہا ایسی بہشت سے جسمین نماز نہین مجکو
کچہ کام نہین ہے علی فرماتے ہین اگر مین بہشت اور مسجد مین مخیر کیا جاؤن مسجد اختیار کرون کہ
وہ حق خدا کا اور بہشت حظ نفس ہے تنبیہ جو شخص نماز اوس صفت کے ساتہہ کہ مشہور اور
کتب فقہہ مین مذکور ہے ادا کرے نماز اوسکی شرعًا بلاریب صحیح ہے ہان حقیقت اور روح نماز
کی یہ ہے کہ حقیقت ارکان وشرائط کی جسطرح ہمنے اپنے تفسیر مین نہایت بسط اور تفصیل کے ساتہہ
لکہے بجالاے جو عقل کے اندہے کہتے ہین حقیقت نماز کی ہمکو حاصل اور نیت حاضر نہین تو نماز پڑہنے
سے کیا فایدہ محض نادان اور جاہل ہین یہ نہین جانتے کہ تعلق دل ابتدای کار مین قدرت سے
خارج ہے اور تکلیف مقدر بوسعت ہین تعمیل حکم چاہیے قبول کرنا اوسکے اختیار مین ہے تمرد اور
سرکشی ہی کہ ترک تعلیم مین پائی جاتی ہے نجات ہوگی اور رفتہ رفتہ حقیقت بہی حاصل ہوجاے گی دس
برس کی عمر مین لڑکا مار کے ڈر سے نماز پڑہتا ہے پہر عادت پہر عبادت ہوجاتی ہے پہر اگر خدا چاہتا ہے
جذبہ غیبی یا مرشد کامل کی توجہ سے حقیقت اور روح نماز کی بہی حاصل ہوتی ہے پہلے قدم مین
کوئی منزل طے نہین ہوتی اور قلم ہاتہہ مین لیتے ہی یاقوت رقم خان نہین ہوجاتا بزرگون سے جو
اس قسم کے کلمات مذکور ہین مراد اون سے ترغیب حقیقت نماز ہے نہ یہ کہ جبتک حقیقت نہو
نماز ہی نپڑہے اسیطرح بعض نادان شیطان کے پیرو کہتے ہین ہم حقیقت نماز ادا کرتے ہین
صورت سے ہمین کیا کام شریعت واسطہ وصول ہے جو منزل مین پہونچ جاتا ہے اوسی راہ سے
کام نہین رہتا جواب اوسکا یہ ہے حقیقت نماز بدون اس صورت کے حاصل نہین ہوسکتی پس
صورت بے حقیقت ناقص اور حقیقت بے صورت باطل ہے کہ بے اتباع شریعت ہاتہہ نہین آتی
شریعت مانند نیو کے اور حقیقت مثل دیوار کے ہے دیوار جسقدر بلند ہوتی ہے بنیاد کی طرف احتیاج
بڑہتی ہے اور نیو کے خراب ہونے ہی دیوار بہی گرجاتی ہے احکام شریعت بمنزلہ درخت کے ہین اور
معارف طریقت وحقیقت مثابہ پہل کے جبتک درخت قائم ہے ثمر بہی متوقع ہے درخت سوکہہ جاے
ثمر کہان سے آے اصل یہ ہے کہ شیطان جب آدمی کو کشف وکرامت سے خوش پاتا ہے اس قسم کے
فریب دیتا ہے اکثر سادہ لوح اوسکے دام مین آجاتے ہین اور نماز روزہ چہوڑ دیتے [illegible]

شیطان دہنین اپنا سا کیا چاہتا ہے اونسے یہی کہا تہا کہ جب مین فرشتون کا اوستاد ہو گیا
آدم خاکی کو سجدہ کرنے کی کیا حاجت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے زیادہ قرب و
معرفت کسے حاصل ہے باوجود اسکے اسی صورت کے ساتہہ نماز پڑہتے تہے یہانتک کہ پاے مبارک پر
ورم آجاتا اور اسقدر روزے رکہتے کہ لوگون کو گمان ہوتا اب افطار نہ کرینگے اور کبہی طے
کا روزہ رکہتے یعنی دو دو تین تین دن افطار نہ کرتے مگر بسبب کمال شفقت کے امتکو اس
فعل سے منع فرماتے لست کمثلکم انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقین مین تم جیسا نہین رات کو اپنے
رب کے پاس ہوتا ہون وہ مجہے کہلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے اور روزے کی افطار مین تعجیل کی
تاکید فرماتے اور سحر کہانے مین تاخیر کرتے اور اوسوقت چہوارے کہانا پسند فرماتے اور افطار
کے باب مین وارد ہے روزہ دار تین چہوارون سے افطار کرے اگر تین خشک کہاے اور
جو خشک بہی نہ ملین پانی سے کہولے فایدہ وجہ اسکی اطبا کے قلوب پر تو بخوبی ظاہر کہ حکیم مطلق نے
مدینہ کے چہوارون کو تریاق سموم اور دافع جملہ امراض و سموم کیا حدیث سے ثابت عجوہ عالیہ
کہ ایک قسم خرماے مدینہ کی ہے تمام بیماریون سے شفا ہے اور ناشتا اوسکا تریاق کا فایدہ بخشتا
ہے لیکن فایدہ اوسکا اطبا و ابدان کے طور پر یہ ہے کہ وقت خلا کے شیرین چیز کہانا بدن کو فایدہ
زیادہ بخشتا ہے اور تمام قوے و حواس خصوصاً قوت باصرہ کو بہت فایدہ پہونچاتا ہے اور چونکہ
ملک حجاز مین سوا چہوارون کے اور شیرینی نہین ہوتی اور طبیعت اوس ملک کے لوگون کی اوسی سے
پرورش پاتی ہے تو استعمال اوسکا اونکے لیے زیادہ نافع اور مناسب ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
اور افطار کے وقت پڑہتے اللہم لک صمت وعلی رزقک افطرت اور بعض روایات مین یہ کلمات
وارد ہین الحمد للہ ذہب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ تعالے اور کوئی مہینہ
روزے سے خالی نہ چہوڑتے مگر شعبان مین بہ نسبت اور مہینون کے زیادہ روزے رکہتے اور فرماتے
یہ ایسا مہینہ ہے جسکے رتبے سے لوگ غافل ہین رجب اور رمضان کے بیچ مین اوسمین لوگون کے
اعمال خدا کے حضور پیش ہوتے ہین مین چاہتا ہون کہ میرے اعمال روزے کی حالت مین عرض
کیے جاوین اور شش عید کے روزون کے لیے فرماتے جو شخص رمضان کے روزے رکہکر
عید الفطر کے بعد چہہ روزے رکہتا ہے تمام برس کے روزون کا ثواب پاتا ہے فایدہ وجہ

اسکی یہ ہے کہ بحکم من جاء بالحسنة فله عشر امثالها کی ہر نیکی کا ثواب لا اقل دہ گونہ ملتا ہے اور
سال کے تین سو ساٹھ دن ہین اور چھتیس کو دس مین ضرب دینے سے بھی تین سو ساٹھ حاصل ہوتے ہین
اسی وجہ سے ایام بیض یعنے تیرہوین چودہوین پندرہوین کے روزون کے واسطے بھی ایکسال
کے روزون کا ثواب موعود ہے اور روزۂ عاشورہ اور سوا روز عید کے عشرۂ ذی الحجہ
کے روزے رکھتے اور سوا سال حج کے عرفہ کے دن ہمیشہ روزہ رکھتے اور یہ روزہ عاشورہ
سے افضل ہے کہ اوسمین سال بہر اور اسمین دو سال ایک برس پہلے اور ایک برس آئندہ کے گناہ
بخشے جاتے ہین اور دوشنبہ اور پنجشنبہ کو روزہ کے لیے پسند فرماتے اور اکثر اوقات گھر والونسے
پوچھتے کچھ کہانے کے لیے ہے اگر نہوتا روزہ رکھہ لیتے اور جمعہ کی تخصیص روزہ کے لیے مکروہ
سمجھتے کہ یہ دن عید کا ہے اور ہر رمضان مین دس دن اعتکاف کرتے جس سال انتقال فرمایا
بیس دن اعتکاف کیا اور اعتکاف عشرۂ اخیر رمضان مین سنت موکدہ ہے لاکھون آدمی
مدت اوسکی دس روز سمجھتے ہین اور اسقدر عرصہ تک مسجد مین رہنا دشوار جانکر اس دولت
عظمی سے محروم رہتے ہین اسمین شک نہین کہ دس روز افضل ہین لیکن امام محمد رح کے نزدیک
اعتکاف ایک ساعت مین بھی ادا ہو جاتا ہے اور یہی مذہب مفتی بہ اور مطابق ظاہر الروایہ
کے ہے اسیطرح بعض اشخاص رشتہ دارون کی خبرگیری اور دیگر مصارف خیر مین روپیہ
صرف کرتے ہین لیکن زکوٰۃ کے نام سے ایک حبہ نہین دیتے اگر بحساب زکوٰۃ روپیہ علیحدہ کرلین
اور اوسمین سے جن رشتہ دارون اور سائلون کو زکوٰۃ دینا درست ہے دین اور مصارف
زکوٰۃ سے جس نیک کام مین صرف کرنا ہو کرین تو یہ مصارف بھی جاری رہین اور زکوٰۃ بھی
سہل طور پر ادا ہو جائے وجہ اس محرومی کی یہ ہے کہ ہمہ تن دنیا مین مصروف ہین دین کا کچھہ
بھی خیال ہوتا تو کسیوقت اوسکی تحقیق مین مشغول ہوتے اور جو بات نہ معلوم ہوتی علما سے دریافت
کرتے اون کی صحبت سے سہل طور پر آخرت کی مصیبتون سے نجات حاصل ہوتی اور تہوڑی سی
محنت مین عقبے کی سب نعمت ہاتھ آتی وہ دولت تمہاری چہین نہ لیتے اور نہ ایسا بوجھہ ڈالتے
جو تمسے نہ اوٹھہ سکے بلکہ بہ نرمی و آسانی تمہارے دل کی بیماری کہو دیتے اور تمہارا ہاتھہ پکڑکر
بہشت کی راہ پر پہونچا دیتے تمنے تو دنیا کی ناز و نعمت کو بہشت اور راہ کی رنج و مصیبت کو دوزخ

سمجھ لیا ہے کہ ہر وقت اوسی کی فکر مین رہتے ہو آخرت سے کچھ کام نہین رکھتے خود جانتے ہو
نہ اورون سے پوچھتے ہو جو جی مین آتا ہے کرتے ہو کبھی وعظ کی مجلس یا عالم کی خدمت مین نہین جاتے
بلکہ اس قسم کی باتون سے گھبراتے ہو اور کسیکی خاطر سے کوئی بات سُن لیتے ہو تو اوسپر عمل نہین کرتے
افسانہ بیہودہ سمجھتے ہو باوجود اسکے دعوے ایمان کا کئے جاتے ہو سبحان اللہ یہ منھہ اور یہ دعوے
آے مفلسو کسی صاحب دولت کا دامن پکڑو کہ راحت دارین حاصل ہو اور اے مریضو کسی طبیب
حاذق کا علاج کرو کہ شفای کامل پاؤ ایک نسخہ اطبای جوہر علوی کا تمام امراض باطن کھو دیتا ہے
یہ نسخہ سدیدی اور نفیسی مین نہین اور یہ علاج قانون اور راقسرائی سے علاقہ نہین رکھتا الغرض
چیونٹی ضعیف سے یہی ہو سکتا ہے کہ دامن کبوتر تیز پر کا پکڑ کر ہوا مین پہونچے اگر بے اسکے جانا چاہے
ہزار برس مین نہ پہونچ سکے کوئی کھیت بے توجہ خورشید کے نہین پکتا اور کسی درخت خودرو
مین مزہ دار پھل نہین آتا جاہل عین عبادت مین مرتکب ایسے امور کا ہوتا ہے کہ وہ عبادت اوسپر
وبال اور موجب نکال ہو جاتی ہے مانند اوس شخص کے کہ مقصد اوسکا مشرق مین ہو اور مغرب
کو جائے جسقدر چلے مطلوب سے دور پڑے یا مثل اوسکے کہ سفر حج مین نادانستہ کھوٹا روپیہ
لے جائے راہ مین سوا ندامت و خجالت کے کچھ ہاتھہ نہ آئے اگر صرافی جانتا یا کسی صراف کو
دکھا لیتا کبھی اس بلا مین نہ پڑتا ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا
اے مست شراب غفلت تو اپنی دولت و ثروت پر نظر کرکے اونکی صحبت سے عار کرتا ہے حالانکہ
خدا کے نزدیک علم سے زیادہ کسی کی عزت نہین ابن مبارک کہتے ہین جو شخص علم حاصل نہین کرتا
مجھے تعجب آتا ہے کہ اپنی عزت کس کام مین سمجھتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین عالم باعمل کو
کہ اورون کو علم سکھاوے ملکوت آسمان مین عظیم یعنی بڑا شخص کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین فضل عالم کا عابد پر ستر درجے ہے اور قیامت کے دن علما کی دواتون
کی سیاہی شہیدون کے خون پر غالب آئے گی اور عالم کو ایک نظر دیکھنا سال بھر کے روزے
اور شب داری سے بہتر ہے اور علما میری امت کے سب بہشتیون سے شریف تر ہین اور قیامت
کے دن علما کو حکم ہوگا تم میرے نزدیک فرشتون کے مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت
قبول ہوگی اور جو شخص طلب علم مین واسطے زندہ کرنے اسلام کے مرجایگا اوسمین اور پیغمبرون مین

سوا درجۂ نبوت کے بہشت مین کوئی درجہ نہوگا اور جو شخص ایک باب علم کا اورون کے سکہانے
کے لیے سیکہتا ہے اوسے ستر صدیقون کا ثواب دیا جاتا ہے اور جو طلب علم مین سفر کرتا ہے
فرشتے اپنے بازوؤن سے اوسپر سایہ اور مچھلیان دریا مین اور آسمان و زمین اوسکے حق مین
دعا کرتی ہین اور خدا جسکے بہلائی چاہتا ہے اوسی دین مین دانشمند کرتا ہے اور بیشک فرشتے
اپنے بازو رضاے طالبعلم کے لیے بچہاتے ہین اور سب زمین و آسمان والے اور مچھلیان پانی
مین عالم کے لئے استغفار کرتے ہین اور بیشک فضل عالم کا عابد پر ایسا ہی جیسے چودہوین رات
کے چاندکی بزرگی سب ستارون پر اور بیشک علما وارث انبیا کے ہین اور ابو ذر کی حدیث
مین ہے علم کی مجلس مین حاضر ہونا ہزار رکعت نفل اور ہزار بیمارون کی عیادت اور ہزار جنازے پر
حاضر ہونے سے بہتر ہے اور خدا کے نزدیک دین مین دانشمندی سے زیادہ کوئی چیز افضل
نہین اور ایک فقیہہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے اور ترمذی کی حدیث مین
ہے بتحقیق اللہ اور اوسکے فرشتے اور سب زمین و آسمان والے یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ
مین اور یہانتک کہ مچھلی یہ سب درود بہیجتی ہین علم سکہانے والے پر جو لوگون کو بہلائی سکہاتا
ہے مولا علی فرماتے ہین عالم روزہ دار شب دار مجاہد سے افضل ہے الغرض اس سے زیادہ
بزرگی کیا ہوگی کہ یہ صفت جناب حدیث کی ہے ابراہیم علیہ السلام سے ارشاد ہوا اے ابراہیم مین
علیم ہون ہر علیم کو دوست رکہتا ہون یعنے علم میری صفت ہے اور جو میری صفت پر ہے میرا محبوب
ہے الحاصل علم اشرف صفات حمیدہ او رکمال پسندیدہ ہے جو شخص اوسے خوار سمجہے عقل و دانش
سے بے بہرہ ہے ؎ نور سے جسکے روشن ہے جہان ✤ نیم شب تو اوسکو کرتا ہے گمان ✤
خلق ہے خفاش وہ شمس الضحیٰ ✤ ہوا سے معلوم اوسکا حال کیا ✤ جسکے دل مین حلاوت ایمان کی
ہے وہ قدر اوسکی جانتا ہے ؎ قصۂ شمع از دل پروانہ پرس ✤ حال گل از بلبل دیوانہ پرس ✤
عندلیب مست داند قدر گل ✤ جغد را از گوشۂ ویرانہ پرس ✤ سرور دو جہان جنکی خاک پا تاج
سلاطین عالم ہے مسجد مین تشریف لائے وہان دو غول بیٹھے تہے ایک مذاکرۂ علم اور دوسرا
شغل و ذکر مین مشغول تہا آپ پہلے گروہ مین بیٹھے اور فرمایا دونون مجلسین اچھی ہین مگر مجلس
علم افضل ہے اور مین بھی تعلیم کے لیے مبعوث ہوا پس نیری کیا صفت ہے کہ علما کی صحبت سے

عار کرتا ہے بزرگان دین فرماتے ہین بہتر امیرون اور بادشاہون مین وہ شخص ہے جو علما
کی صحبت اختیار کرے اور بدتر علما و مشائخ مین وہ ہے جو امیرون اور بادشاہون کے
گھر جاوے اور انکی خوشی کے لیے امر دین مین مداہنت کرے محمد بن سلیمان بادشاہ حماد بن سلمہ
کی خدمت مین گیا اور اونکے حضور باادب بیٹھکر عرض کیا کیا سبب ہے تمہارے دیکھنے
سے میرے دل مین ہیبت آتی ہے فرمایا جس عالم کا علم سے مقصود خدا ہے تمام جہان اوس سے
ڈرتا ہے اور مقصود جسکا دنیا ہے وہ سب سے خوف کرتا ہے چالیس ہزار درم پیش کیے کہ
انہین صرف کیجیے فرمایا جسنے ناحق لیے ہین انہین پھیر دے قسم کھائی کہ وجہ حلال یعنے مال میراث سے
مین نے پائے ہین فرمایا مجھے حاجت نہین کہا اورونکو تقسیم کر دیجیے فرمایا شاید لوگ مجھے مطعون
کرین مسلمانون کو کیون گنہگار کرون ہشام بن عبد الملک بادشاہ جب مدینہ شریف مین آیا طاوس
کو بلایا جوتا کنارے فرش کے اوتار السلام علیک یا ہشام کہکر بیٹھ گئے ہشام نے نہایت خفا ہوکر
کہا تنے پانچ بے ادبی کین اول لب فرش تک جوتا پہنکر آئے دوسرے میرا نام لیا تیسرے بے حکم
میرے سامنے بیٹھ گئے چوتھے میرے ہاتھ پر بوسہ نہ دیا پانچوین امیر المومنین نہ کہا فرمایا مین پانچ بار اوسکے
دروازہ تک جوتا پہنکر جاتا ہون اور خدا مجھپر خفا نہین ہوتا اگر تیرے فرش تک جوتا پہنا آیا کیا غضب ہوا اور مسلمان تیری امامت سے
راضی نہین ہین امیر المومنین کسطرح کہتا اور پروردگار نے قدس و تعالی نے اپنے دوستون کا نام
لیا یا داود یا یحیی یا عیسے اور دشمنون کو کنیت کے ساتھ ذکر کیا تبت یدا ابی لہب امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے سوا اپنی عورت اور لڑکے کے کسیکا ہاتھ چومنا جائز نہین میرے
ہاتھ پر کیونکر بوسہ دیتا اور دربار مین اسلیے بیٹھ گیا کہ مین نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے
جو دوزخی کو دیکھا چاہے اوسے دیکھے جو بیٹھا ہے اور لوگ اوسکے سامنے کھڑے ہین ہشام
یہ سنکر شرمندہ ہوا اور عرض کیا مجھے کچھ نصیحت کیجیے فرمایا حضرت امیر المومنین علی رض فرماتے ہین
دوزخ مین پہاڑون کے برابر سانپ اور اونٹون کے برابر بچھو اوس امیر کی انتظار مین ہین
کہ عدل نہین کرتا فائدہ تینون روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرنا اور ہر بار آپ کو
امیر المومنین کہنا اسلیے ہے کہ ہشام حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور آپکی خلافت سے
منکر تھا سلیمان بن عبد الملک بادشاہ نے ابو حازم رح سے پوچھا موت کو ہم کیون مکروہ گنتے

ہین فرمایا اسلیئے کہ تمنے دنیا کو آباد اور آخرت کو ویران کیا اور آبادی سے ویرانہ مین جانا گوار
ہوتا ہے طریقہ سلف صالح کا بادشاہون اور امیرون کے ساتھ یہ تھا جو شخص ایسا کرے اور امر
بالمعروف ونہی منکر پر قدرت رکھے اوسے اونکے گھر جانا مضائقہ نہین اسیطرح منطق وفلسفہ
بہ نیت تکمیل قوت فہم کتاب وسنت ودقائق واسرار شریعت وطریقت پڑہنا اور جسکی یہ نیت
ہو پڑہنا بعض متاخرین کے نزدیک جائز ہے اور حاجت سے زیادہ حرام جو لوگ شب وروز
اوسمین مشغول رہتے ہین اور علم دین سے کام نہین رکھتے نہ اونہین ثواب علم کہ قرآن وحدیث مین
موعود ہے حاصل ہوا اور نہ تعظیم علم کے مستحق بلکہ شیطان نے اونہین شکار اور راہ حق سے
پہیر کر فلسفہ کی گھاٹی مین ہلاک کیا ہے کہ عمر عزیز اپنی ضائع کرتے ہین اور علوم دین کی طرف متوجہ نہین
ہوتے سے چند خوانی حکمت یونانیان ✦ حکمت ایمانیان راہم بخوان ✦ دل منور کن بہ انوار جلی
چند باشی کاسہ لیس بوعلی ✦ درس گر قربت نباشد زو غرض ✦ لیس درسا انہ مثل المرض ✦
فکم ان کان من غیر الحبیب ✦ الکم فی النشاءۃ الاخری نصیب ✦ امام جلال الدین سیوطی
اور نووی اور ابن صلاح وغیرہم بیشمار علمائے دین ان علوم کو حرام کہتے ہین حافظ سراج الدین
قزوینی حنفی نے اونکی تحریم مین ایک کتاب لکھی اوسمین ذکر کیا کہ امام غزالی رح نے بھی تحریم
کی طرف رجوع کی لکھا ہے یہ امام اجل ان علوم کو چھوڑ کر علم حدیث مین مشغول ہوئے یہانتک
کہ انتقال کے وقت بخاری شریف سینہ پر تھی اشباہ النظائر مین فلسفہ کو حرام لکھا اور منطق کو
اوسمین داخل کیا امام فخر الدین رازی جنکا نظیر ان علوم مین بعد اونکے پیدا نہوا بفائدہ ہونا
علوم فلسفہ کا بیان کرکے فرماتے ہین جو میرا سا تجربہ کرے اوسے میری سی معرفت حاصل ہو
شہرستانی سے منقول ہے فلاسفہ ومتکلمین سے سوا حیرت وندامت کی مین نے کچھ نہ پایا ایک فاضل
معتبر ان علوم کے مرتے وقت کہتے تھے اوس علم سے جو مین نے حاصل کیا سوا اس بات کہ ممکن مرجح
کی طرف محتاج ہے کچھ نہ جانا اور افتقار وصف سلبی ہے مرتا ہون اور کچھ نہین جانتا یہ حال متقدمین
علمائے اسلام کا ہے جو فلسفیات مین اثبات عقائد اسلام ورد اوہام فلاسفہ کے لئے مشغول ہوے
تھے بہرحال وہ لوگ جو ان علوم کو مقصود بالذات بلکہ علم کو اونہین منحصر جانتے ہین اس زمانہ مین اکثر
لوگون کو دین کی باتون اور علوم دین کا شوق نہ تھا اگر کسیکو ہوتا ہے تو یہ حضرات اوسے راہ حق سے

رہتاہے بیت المال مین داخل ہوتا ہے کہ وہ حق مسلمانون کاہے الغرض یہ مرتبہ کہ خاصان بارگاہ
احدیت کاہے اگر نارسائی بخت سے حاصل نہین حکم فقہ تو بجا لا اے جفا کار ناشکر بے حیا تجھے شرم
نہین آتی جب پیدا ہوا کیا لیکر آیا تھا اور جبتک نادان رہا ایک وقت کا کھانا بھی تیری قدر نہین
نہ تھا رزق مانگتا تو نصیب ہوتا خدا نے محض اپنے فضل وکرم سے بلا استحقاق تیرے تجھے مال عنایت
کیا سال بھر بعد چالیسوان حصہ اوسکے نام پر نہین دیا جاتا اس سے زیادہ ہٹ دھرمی اور ناشکری
کیا ہوگی اللہ تعالے فرماتا ہے یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات واللہ لا یحب کل کفار اثیم گھٹاتا
ہے خدا سود اور بڑہاتا ہے صدقے اور اللہ دوست نہین رکھتا
ہر بڑے ناشکر گنہگار کو یہ آیت باواز بلند پکارتی ہے کہ زکوۃ نہ دینا اور سود لینا بڑی ناشکری
ہے اور سخت احمق ہے جو یہ سمجھے کہ زکوۃ سے مال کم ہوتا ہے درحقیقت اوس سے بڑہ کر کوئی
تجارت نہین قطع نظر اجر آخرت زکوۃ سے مال دولت مین زیادتی ہوتی ہے اور سود سے مال تلف
ہوجاتا ہے کہ بیاج کمانے والا اکثر روپیہ کی لالچ سے سو روپیہ لوگون کو قرض دیتا ہے اور وہ
اصل بھی مار لیتے ہین پھر نالش مین صرف کرتا ہے یا تو مقدمہ ہار جاتا ہے اور جیتتا ہے تو جائداد
مدعا علیہ کے ہاتھ نہین آتی اور زر دعوے کے ساتھ خرچہ بھی برباد ہوتا ہے یا چور مال اوسکا
چورا لیجاتا ہے یا کسی ہنگامہ مین لٹ جاتا ہے یا حاکم ڈانڈ لیتا ہے یا اوسکی اولاد مین کوئی شخص
ایسا پیدا ہوتا ہے کہ سب مال اوباشی مین اوڑا دیتا ہے بعض اکا زمین مین رہ جاتا ہے جلنے
سے مرجاتے ہین کسی سے کہنے نہین پاتے یا دفن ہو جاتے ہین بہرحال تھوڑے زمانے مین اوسکے
مال کا نشان نہین رہتا ہزارون لاکھون سیٹھہ ساہوکار گذرے کوئی اونکا نام بھی نہین لیتا بخلاف
اہل سخاوت کے کہ اکثر اونکے مال مین برکت اور اونکی اولاد مین فراغت رہتی ہے اور بالفرض
مال نرہے اثر اونکی سخاوت وکرم کا اور حرمت وتعظیم اونکی اولاد کی اور ناموری اونکی دنیا مین
اور ثواب آخرت مین باقی رہتاہے یہانتک کہ اگر ایک روپیہ خدا کے نام پر صرف کرتا ہے تو اوس سے
سات سو تک وہان موجود ہین واللہ یضعف لمن یشاء واللہ واسع علیم اور بیاج خوار ہر ایک
کی نظر مین ذلیل وخوار ہے ساہوکارون کے گھر لاکھون روپے ہوتے ہین مگر کسی کی نظر مین
اونکی عزت نہین افسوس کہ اس زمانہ پر آشوب وفساد مین اکثر الدار اس بلا مین گرفتار ہین بلا

سود لیتے ہین اور اوسکا نام توفیر اور کرایہ اور نفع رکہتے ہین نہین جانتے کہ گوہ کو مشک کہنے سی
حقیقت اوسکی نہین بدل جاتی اور بہت لوگ محض نادانی اور جہالت سے خرابی مین پڑے ہین
بیع و شرا اور اکثر معاملات اونکے موافق شرع کے نہین بعض انمین نادانستہ سود ہوجاتے ہین
خصوصًا زمیندار کہ رعایا سے کٹوتی غلہ وغیرہ کی کرتے ہین اور یہ محض ربو ہے اگر بیع سلم کرین
کچہ اونکا حرج نہو مگر اوسکے شرائط دریافت کرنے کی کسے فرصت اور کسے غرض کچہ خوف خدا اور
روز جزا اونمین ہو تا تو احکام شرع کی فکر رکہتے سود کی آفت اور آخرت کی مصیبت گوارا نہ کرتے
اللہ تعالے نے جیسے سخت بات سود کی نسبت فرمائی دوسرے گناہ کے لیے نہین آئی جب بعد نہی
کے لوگون نے اگلے سود کا قرضدارون سے مطالبہ کیا حکم آیا فان لم تفعلوا فأذنوا بحرب من اللہ
ورسولہ اگر تم نہ کروگے تو اعلام کرو خدا و رسول سے لڑائی کا یعنے اگر سود سے دست بردار نہین
ہوتے تو خدا اور رسول سے لڑنے کو مستعد ہو جاو ہم وہنون نے کہا ہمین خدا سے لڑنے کی طاقت نہین
کیا اس زمانہ کے احمق خدا و رسول سے لڑنے کی انہین طاقت پاتے ہین جو بخوف و خطر سود کہاتے
ہین یا رزاق مطلق کی روزی اسی مین منحصر جانتے ہین کہ سود نہ کہاوینگے تو روٹی کیونکر ملے گی
اور دولت کسطرح بڑہے گی نہین دیکہتے اگلے زمانے مین مسلمان سود نہین کہاتے تہے اور
اب بہی بہت لوگ اس سے محفوظ ہین وہ کسطرح جیتے ہین اور دولت و ثروت کہان سے
حاصل کرتے ہین اور یہ جو بعض لوگون نے ٹہیرا رکہا ہے کہ اس ملک مین کفار سے سود لینا روا ہے
حرمت اس فعل کی نصوص قاطعہ سے ثابت اور اس ملک کے دار الحرب ہونے مین کلام ہے
گو بعض علما دار الحرب سمجہین کیا یہ ملک صرف سود کے مسئلے مین دار الحرب ہے باقی احکام مین
دار الاسلام ہزارون اباحت پسند اس مسئلے کو دستاویز ٹہیرا کر گمراہ ہوئے اور جب ہندوونکا
مال بے محنت و مشقت ہاتہہ آیا تو مسلمانون سے بہی لینے لگے ان نادانون سے پوچہو کہ اور امور
مین بہی علما کے ارشاد پر عمل کرتے ہو یا نہین سود لینا تو مولوی عبد الحی کے فتوے سے جائز
ٹہیرا زکوۃ کی معافی کا پروانہ کہان سے آیا جسکے باب مین حق تعالے نے فرمایا والذین یکنزون
الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور
چاندی اور اوسے خدا کی راہ مین خرچ نہین کرتے اونکو بشارت دی ساتہہ دکہہ دینے والے

نار کے یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم جسدن گرم کیا جائے گا وہ
سونا چاندی دوزخ کی آگ میں پھر داغی جائیں گی اوس سے اون کی پیشانیاں اور کروٹیں
اور پیٹھیں ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنے اون سے کہا جائے گا یہ وہ ہے جو
تمنے جمع کیا اپنے جانوں کے لئے پس چکھو جو تم جمع کرتے تھے اور جسکی نسبت امیر المومنین ابوبکر صدیق
نے فرمایا قسم خدا کی اگر عرب مجھے ایک بکری کے بچے کی زکوۃ کہ حضرت کو دیتے تھے نہ دینگے
تو میں اس بات پر اون سے جہاد کرونگا اور حدیث بخاری سے ثابت ہے جو آدمی اپنے
مال کی زکوۃ ادا نہ کرے گا قیامت کو خدا اوس مال کو سانپ بناکر اوسکے گلے میں طوق
کر دے گا و ذلک قولہ تعالے ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بل ہو
شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ اسیطرح آپ سب اوقات اس عبادت کی تاکید فرماتے
اور زکوۃ لینے میں مصلحت جانبین یعنے محتاجوں اور اہل مال کے ملحوظ رکھتے اور جو آپکے
پاس زکوۃ لاتا اوسکے حق میں دعا کرتے اور ہجرت کے بعد آپنے ایک حج کیا جسے حج الوداع
کہتے ہیں اس سفر میں ایک لاکھ چودہ ہزار یا ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی ہمراہ تھے اور ہجرت
سے پہلے کئی حج کیے جس سال حج فرض ہوا فوراً ارادہ کیا مگر بسبب بعض ضرورتوں دینیہ
کے بجا نسکے امیر المومنین صدیق اکبر رض کو امیر الحاج کر کے روانہ کیا اور عمرہ آپ سے بعد ہجرت
کے تین بار ثابت ہے مگر چونکہ سال حدیبیہ آپنے عمرے کا ارادہ کیا اور بسبب مزاحمت کفار کے
نہو سکا ثواب عمرے کا مسلمانوں کو حاصل ہوا اسے بعض علمانے چوتھا عمرہ شمار کیا اور قربانی
ہمیشہ نماز عید کے بعد کرتے اور فرماتے قربانی کرنے والا ذی الحجہ کا چاند دیکھکر ناخن اور بال
کم نہ کرے تعجب ہے لوگ اس امر سے واقف نہیں باوجود اسکے کہ صحیح حدیث ام سلمہ رضی اللہ
عنہا سے اسباب میں وارد ہے اور بعض علمانے مذہب امام احمد اسی حدیث سے استدلال
کرکے قص اشعار وقطع اظفار ان دنوں میں حرام کہتے ہیں اور فرماتے ذبح کرنے میں احسان کرو
یعنے تیز ہتھیار سے ذبح کرو کہ تکلیف نہ پہونچے اور ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح نہ کرو
اور جبتک سرد نہ ہوجائے کھال نہ اودھیڑو اور قتل مجرم کے لئے بھی یہی حکم وارد ہے کہ احسان
کرو نہ تکلیف نہ پہونچاؤ اور نیز ہتیار سے قتل کرو نہ دیکھو حضرت ایک جانور کو دوسرے کے

سامنے ذبح کرنے سے اور گنہگار کو تکلیف کے ساتھ قتل کرنے سے منع فرماتے ہین اور
یزید یان بد انجام آپکے نواسی کے سامنے اونکے فرزندون اور بہائیون اور عزیزون کو ذبح
اور بے گناہون کو بے آب و دانہ ہزار تکلیف و ایذا کے ساتھ شہید کرتے ہین اور صدقہ
فطر کا نماز عید سے پہلے دینے اور صدقہ نافلہ کو بہت دوست رکہتے اور محتاج کو دیکر
اسقدر خوش ہوتی جیسے بخیل مال کے ملنے سے خوش ہوتا آپ جو خرچ کرتے اوسکو بہت
نہ سمجہتے اور جو مانگتا اوسے دیتے انکار نہ فرماتے بخاری نے اپنے صحیح مین روایت کیا
آپنے کبہی سائل کے جواب مین لا نہ فرمایا ع ماقال لاقط الا فی تشہدہ ٭ لولا التشہد
لکانت لاوہ نعم ٭ نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز ٭ مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ ٭ اگر کچہ موجود
نہوتا یا سائل کے لیے مصلحت نہ دینے مین سمجہتے سکوت فرماتے یا ملائم باتون سے
ایسا راضی کردیتے کہ دینے سے زیادہ خوش ہوجاتا اور دیتے وقت ہرگز اندیشہ نہ کرتے
کہ صبح کہان سے آویگا بلکہ رات کو دینار و درم نہ رکہتے اگر وہ جاتا بے صرف کیے گہر مین بجائی
اگر رات چند دینار رہگئے تہے تمام شب بے چین رہے پچہلی رات کسی محتاج کو بہیجدیے اور
فرمایا میرا کیا حال ہوتا اگر یہ دینار چہوڑکر مرجاتا اور فرماتے اگر کوہ احد برابر میرے پاس
سونا ہو مین نہ چاہون کہ کچہ باقی رہے سوا اوسکے کہ ادائے قرض کے لیے رکہون جب
آپنے رحلت فرمائی ایکدن کا کہانا گہر مین موجود نہ تہا اور زرہ شریف آپکی ایک یہودی
کے یہان کئی سیر جو کے بدلے گروتہی بحرین سے نوّے ہزار درم آئے مسجد کی چٹائیون پر
رکہوادیے اور تقسیم شروع کی ختم تک ایک باقی نہ رہا کسی نے سوال کیا فرمایا ابتو میرے پاس
کچہ نہین بازار مین جاکر جو چیز چاہے میرے نام سے خرید کرلا جب کچہ ہاتہ آئے گا ادا کرونگا
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ حق تعالے آپ کو آپکی قدرت سے زیادہ
تکلیف نہین دیتا پہر قرض کا بوجہ کیون گوارا کرتے ہین یہ بات پسند نہ آئی اور چہرہ
مبارک پر ناخوشی کے آثار ظاہر ہوے ایک انصاری نے کہ اوسوقت حاضر تہے گذارش کیا
آپ بے تکلف دیجیے اور عرش کے مالک سے محتاج ہونے کا اندیشہ نہ کیجیے یہ سنکر ہنسے
اور خوشی چہرہ مبارک پر معلوم ہوئی اور فرمایا مجہے یہی حکم ہے انس کہتے ہین ایک سائل کو

اسقدر بکریان وہین کرد و پہاڑون کے بیچ مین گہیج بیچ کہڑی تہین اونے اپنی قوم سے جاکر کہا
اے قوم ایمان لاؤ محمد ایسے عطا کرتے ہین کہ فقیری سے اصلا نہین ڈرتے ایک لڑکے نے
عرض کیا میری ماں آپ سے جبہ مانگتی ہے فرمایا ایکساعت کے بعد آنا پہر آکر عرض کیا یہی جبہ
جو آپ پہنے ہین عنایت کیجیے اوسیوقت عنایت کیا حالانکہ دوسرا جبہ نہ تہا جب نماز کا وقت
آیا بلال نے اذان دی آپ مسجد مین نہ گئے اصحاب گہبراکر خدمت والا مین حاضر ہوئے اور اس
حال کو دریافت کرکے نہایت پریشان خاطر آیۃ آئے لاتجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا
کل البسط فتقعد ملوما محسورا خلاصہ مطلب یہ ہے اے میرے حبیب تم بخل نہ کرو مگر اسقدر
بہی ہاتہ نہ کہولو کہ تمہارے بدنپر کپڑا نہ ہے یہانتک کہ باہر نکلنے اور اصحاب کی ملاقات سے
معذور ہوجاو حنین کے دن سائلون نے اسقدر ہجوم کیا کہ آپ مجبور ہوکر درخت سے ٹہرگئے
اور لوگ رداے مبارک اوتارے گئے فرمایا میری چادر مجہے دو اگر بقدر اس درخت کے
ٹہنیون کی چارپائی میرے پاس ہوں سب تمکو بانٹ دون اور تم مجہے بخیل اور کذاب اور
جبان نپاوگے اکثر اوقات اپنا کہانا محتاجون کو کہلاتے اور آپ بہوکے رہ جاتے اور باوجود
اس ایثار و سخاوت اور عطا کے محتاجون کی اسقدر خاطر کرنے کو دینے سے زیادہ آپکی
باتون سے خوش ہوتے اور خلق کو حال و مقال سے سخاوت کی ترغیب و تحریص کرتے یہانتک
کہ سخت بخیل آپکا حال دیکہکر سخی ہوجاتا بلکہ جو شخص آپکی خدمت اور صحبت مین رہتا تہوڑے
دنون مین اس صفت کا کمال حاصل کرتا الغرض سخاوت سے زیادہ کوئی دولت اور بخل سے
زیادہ کوئی آفت نہین حدیث مین ہے تم ظالم کو بخیل سے بدتر سمجہتے ہو اور خدا کے نزدیک
بخل ظلم سے بدتر ہے وہ اپنی عزت اور عظمت کی قسم کہاتا ہے کہ کسی بخیل کو بہشت مین ٹہکانا
نہ دونگا آدمی ہزار محنت اور لاکہہ کاہش سے مال جمع کرتا ہے اور رکہ و حسرت کے ساتہ
چہوڑ جاتا ہے وارث بلکہ کبہی غیر چار دن مین بے رنج و ملال اوڑا دیتے ہین دنیا و سکی طلب اور
فکر مین برباد ہوئے اور آخرت مین ہزار طرح کا گردن پر بار ہے خسر الدنیا والآخرۃ ذلک
ہو الخسران المبین بالجملہ جناب رسالت بخل کو نہایت مکروہ سمجہتے ایکروز آپنے دیکہا
ایک شخص زنجیر کعبہ پکڑے کہہ رہا ہے الٰہی بحرمت اس گہر کے میرا گناہ بخشدے فرمایا کیا گناہ

ہے عرض کیا میرا گناہ زمین اور آسمان اور عرش سے بڑا ہے مال میرے پاس بہت ہے لیکن فقیر کو آتے دیکھکر یہ سمجھتا ہون گویا آگ میرے سامنے آتی ہے فرمایا مجھسے الگ ہو کہین تو اپنی آگ مین مجھے نہ جلا دے قسم اوسکی جسنے مجھے ہدایت خلق کے لیے بھیجا ہے اگر تو رکن و مقام کے بیچ مین ہزار برس نماز پڑھے اور اسقدر روے کہ تیرے آنسوؤن سے نہرین جاری ہو جاوین اور اونپر درخت جم اوٹھین اور بخل نہ چھوڑے بیشک تیرا ٹھکانا دوزخ ہے

آپ فرماتے ہین السخاء شجرة فی الجنة فمن کان سخیا اخذ بغصن منها فلم یترکہ ذلک الغصن حتی یدخلہ الجنة والشح شجرة فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منها فلم یترکہ ذلک الغصن حتی یدخلہ النار

سخاوت بہشت مین ایکدرخت ہے جو سخی ہے اوسکی ایک ڈالی پکڑ لیتا ہے یہ ڈالی اوسے نہین چھوڑتی یہانتک کہ بہشت مین داخل کر دیتی ہے اور بخل دوزخ مین ایکدرخت ہے جو بخیل ہے اوسمین سے ایک ڈالی پکڑ لیتا ہے وہ ڈالی اوسے نہین چھوڑتی یہانتک کہ دوزخ مین داخل کر دیتی ہے اور آپکی عادت تھی اپنے نفس کے واسطے کسی پر غصہ نہ کرتے انس کہتے ہین مین دس برس آپکی خدمت مین رہا کبھی کسی خطا پر ہون نہ فرمایا ایک اعرابی نے چادر مبارک اس زور سے کھینچی کہ اوسکا نشان کندھے پر بن گیا اور کہا اے محمد مجھے کچھ دو آپنے اوسکیطرف دیکھکر ہنس دیا اور جو حاضر تھا عنایت کیا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین آپکو عادل نہین پاتا فرمایا ویحک میرے بعد کون عدل کریگا جب چلا صحابہ سے ارشاد کیا اسے بلالو حنین کے دن ایک انصاری نے کہا مین یہ تقسیم خدا کے واسطے نہین دیکھتا فرمایا اللہ میرے موسیٰ بھائی پر رحم کرے اس سے زیادہ ایذا دی گئی اور صبر کیا لونڈی غلام پانی برتنون مین آپکے پاس لاتے اور درخواست کرتے کہ آپ ان مین اپنا ہاتھ ڈالدین آپ اونکی خاطر سے جاڑے کی شدت مین بھی انکار نہ کرتے اور اونکے برتنون مین ہاتھ ڈالدیتے جس یہودیہ نے آپکو زہر دیا تھا جب اوسنے اقرار کیا کہ مین نے آپکے قتل کے لیے یہ حرکت کی تھی صحابہ نے اوسے قتل کرنا چاہا آپنے چھوڑ دیا ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا جبریل علیہ السلام نے خبر دی مگر آپنے اوسے کچھ نہ کہا اور یہ امر صرف اپنے حقوق مین تھا خدا کے حق مین نرمی نہ کرتے سوا جہاد کے آپنے کبھی کسی شخص کو نہ مارا اور اپنے نفس کے واسطے کسیکو ایذا نہ پہونچائی

اور غصہ نہ فرمایا خدا اے کریم آپکی خوبی کی تعریف فرماتا ہے اور مسلمانون پر اپنا احسان جتاتا
ہے فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک یعنی بسبب رحمت
الہی کے تو نرم خو ہوا اونکے لیے اور جو تو درشت خو سخت دل ہوتا تو تیرے آس پاس سے
پریشان ہو جاتے بعض اوقات صحابہ نے درخواست کی کہ کفار پر دعا کیجیے فرمایا مین لعنت
کرنیوالا مبعوث نہوا بلکہ رحمت بھیجا گیا یعنے مین لعنت اور بددعا کے واسطے نہین بھیجا گیا بلکہ
رحمت کے لیے آیا ہون اور باوجود اس قرب منزلت اور علو مرتبت کے کہ پیغمبرون کے سردار
اور معصومون کے پیشوا اور ازل اور ابد مین مامون العاقبۃ اور مبشر بانواع کرامت تھے
زمین و آسمان اور آدم و عالم اونکے واسطے پیدا ہوا اور مرتبہ محبوبیت مطلقہ اور شفاعت کبری کا
اونہین دیا گیا خدا کے خوف سے اسقدر کانپتے کہ تمام عالم کا خوف جمع کیا جاے اونکے
خوف کے برابر نہو سکے غم عالم کا آپکے دل مین تھا مگر اثر حزن و ملال کا چہرہ مبارک پر ظاہر نہوتا
ہمیشہ کشادہ رو اور بشاش نظر آتے صبح کی نماز کے بعد مصلے پر بیٹھتے صحابہ جاہلیت کے قصے
آپکے سامنے بیان کرتے اور شعر پڑھتے اور ہنستے آپ بھی اونکے ساتھ ہنستے اکثر اوقات
تبسم فرماتے اور کبھی ضحک مگر قہقہہ آپ سے ہرگز ثابت نہین اور رونے مین بھی آواز بلند
نہوتی ہان نماز مین ایک آواز جوش دیگ کے مانند باطن سے سنی جاتی اکثر خدا کے خوف سے
یا اوسکی محبت و شوق یا سماع قرآن یا نماز شب مین یا امت کے لیے روتے ایکبار نماز مین
روتے اور کہتے تھے اللہم تعدنی ان لا تعذبہم وانا فیہم وہم یستغفرون ونحن نستغفرک خدایا
تو مجھسے وعدہ کرتا ہے یہ کہ تو اونپر عذاب نہ کریگا جبتک مین اون مین ہون اور وہ استغفار
کرتے ہین اور ہم تجھسے استغفار کرتے ہین اور اپنی صاحبزادی حضرت ابراہیم اور اپنی نواسی
یعنے حضرت زینب کی بیٹی کی وفات اور زید اور جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت پر بھی رونا
آپ سے ثابت ہے اور کبھی دوستون سے مزاح فرماتے مگر کوئی بات جھوٹ اور فحش اور رنجش
اور لغو زبان پر نہ لاتے ایکدن کسی سے فرمایا مین تجھے اونٹ کے بچے پر سوار کرونگا اوسنے
کہا بچے پر کسطرح چڑھ سکونگا فرمایا ہر اونٹ اونٹ کا بچہ ہے اپنی پھوپی صفیہ سے
کہا کوئی بڑھیا بہشت مین نجائیگی یہ سنکر وہ سبب سے قرار روئین اور

جوان ہو کر بہشت مین جائینگی کہا تو نے نہ سنا کہ خدا فرمایا انا انشاناہن انشاء فجعلناہن ابکارا کسی عورت نے عرض کیا میرا شوہر آپکو بلاتا ہے فرمایا تیرا شوہر وہی ہے جسکی آنکھہ مین سپیدی ہے وہ گھر جا کر شوہر کی آنکھین چیر کر دیکھنے لگی اوسنے کہا کیا دیکھتی ہے کہا مجھے حضرت نے خبر دی ہے کہ تیری آنکھہ مین سپیدی ہے کہا سپیدی سب کی آنکھہ مین ہوتی ہے ایکبار زاہر بن حرام کو پیچھے سے آکر دبوچ لیا اونہون نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے منہہ پھیر کر دیکھا تو حضرت نے اپنی پیٹھہ ہلانے لگے تا بدن مقدس سے اچھی طرح مس ہو فرمایا اس غلام کو کوئی لیتا ہے عرضکیا یا رسول اللہ مین متاع کاسد ہون مجھے کون خریدے گا فرمایا مگر تو خدا کے نزدیک کاسد نہین تذییل انہین زاہر کے لیے وارد ہے زاہر بادیہ نشین ہمارا ہے اور ہم اوسکے شہری ہین کہ وہ گاؤن کی چیزین آپکے لیے لاتے اور آپ اونہین شہر کی چیزین خریدتے اُسید بن حضیر رض کہتے ہین مین لوگون سے باتین کرتا تہا اور میرے مزاح مین چہل تہی کہ لوگونکو ہنساتا آپ نے میرے خاصرے مین لکڑی چبوئی مین نے کہا مجھے بدلا دیجیے فرمایا لے عرض کیا مین برہنہ تہا آپنے پیراہن شریف اوتارا مین نے کشح مبارک چوم کر کہا یا رسول اللہ میرا یہی مطلب تہا مدینہ مین ایک شخص تہا کہ آپ سے اکثر ہنساکرتا بازار سے ہر چیز خرید لاتا اور بطور ہدیہ حضور مین پیش کرتا جب آپ قبول کر لیتے مالک مال کو خدمت شریف مین بلا لاتا اور کہتا تیرا مال حضرت کے صرف مین آیا ہے آپ سے قیمت لی لی آپ تبسم فرماتے اور قیمت اوسکی ادا کرتے ایکدن انس کے بہائی کو کہ خورد سال تہا چڑیا سے کہیلتے دیکہا اوسکی کنیت ابو عمیر مقرر کی اور فرمایا یا ابا عمیر ما فعل النغیر ایکدن انس ترہ تیزک جسے عربی مین خمرہ کہتے ہین لائے اوسدن سے اونکی کنیت ابو حمزہ ٹہیراوی عبد الرحمن بلی کو بہت چاہتے اونہین ابو ہریرہ کہنے لگے ایک شخص کو عورتون کے مجمع مین کہڑا دیکہا فرمایا کیا کرتا ہے عرضکیا یا رسول اللہ مین بدکار نہین مگر اپنے سرکش گہوڑے کو تسکین دیتا ہون پہر جب اوسے دیکہتے فرماتے اب بہی وہ گہوڑا سرکشی کرتا ہے یا نہین صحیحین مین منقول ہے کہ آپ اشجع الناس تہے دنیا مین آپ سے زیادہ کوئی بہادر پیدا نہوا جنگ حنین مین سب لشکر میدان سے ہٹ گیا ابو بکر رض و عمر و علی و ابو سفیان بن حارث و غیرہم چند صحابہ آپکے پاس رہے کفار نے آپکو تہوڑے آدمیون کے ساتہہ

دیکہکر ہلہ کیا اور چار طرف سے تیرون کا مینہ برسادیا اوسوقت وہ جناب بے خوف وہراس
حملہ کرتے اور فرماتے انا النبی لاکذب انا ابن عبد المطلب جب کافر بہت قریب آگئے
سواری سے اوترے اور مٹھی بہر خاک اون پر پہینک کر فرمایا شاہت الوجوہ سبکی آنکھون مین
پہونچی اور منہہ اونکے پہر گئے ایکروز اہل مدینہ کو خوف پیدا ہوا لوگ دریافت کرنیکو چلے آپ
ابو طلحہ کے گہوڑے پر سوار ہوکر سب سے آگے بڑہ گئے جب لوٹے فرمایا خوف نکرو مین نے
کچہ ندیکہا اور اس گہوڑے کو دریا پایا اسیطرح جو سخت معاملہ پیش آتا حضرت سب سے آگے
ہوتے اور سب سے پہلے دشمن پر وار کرنے ہوتے علی کہتے ہین جب لڑائی سخت ہوتی ہم آپکے
پناہ پکڑتے اور آپ سب سے بڑہ کر دشمنون سے مقابلہ فرماتے بڑا بہادر ہم مین وہ تہا جو
لڑائی کے وقت حضرت کے قریب ہوتا کہ آپ سب سے زیادہ دشمن سے قریب ہونے تہے اور
وجہ اس جرأت کی ظاہر ہے کہ آپ تقدیر پر یقین کامل رکہتے اور دون کا یقین آپکے برابر نہین کہ
اوسقدر جرأت کرسکین روایت ہے جنگ احد مین آپکے پاس ایک تلوار تہی اوسپر یہ شعر
لکہا تہا ~ فی الجبن عار وفی الاقبال مکرمۃ * والمرء بالجبن لاینجو عن القدر * نامردی مین
عار ہے اور بڑہنے مین بزرگی اور آدمی نامردی سے قضا و قدر سے نہین بچ سکتا اور کوئی
شخص غصہ کے وقت آپکے سامنے نٹہیر سکتا اور اوس جناب کے عتاب کی تاب نہ لاتا جسوقت
آپکو غصہ آتا دو لون ابرؤون مین ایک رگ جسے رگ ہاشمی کہتے نظر آتی اوسوقت کسیکو بات
کرنے کی مجال نہوتی اور آپ کے زور و قوت کو کوئی پہلوان نہ پہونچتا بڑے بڑے زبردست
اوس جناب نے زیر کیے اور وہ جناب دنیا سے نہایت بے رغبت تہے اوسکی عیش و عشرت
کی طرف اصلا التفات نکرتے اور فرماتے مالی وللدنیا ما انا والدنیا الا کراکب استظل
تحت شجرۃ ثم راح وترکہا یعنے مجہے دنیا سے کیا کام ہے اور میری اور دنیا کی یہ مثال ہے
جیسے ایک سوار سایہ درخت کے تلے ٹہیرا پہر چلدیا اور اوسے چہوڑ دیا اور دعا کرتے اللہم
احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین الٰہی مجہے مسکین رکہہ اور مسکین مار
اور مسکینون کے گروہ مین اوٹہا اور فرماتے فقیری اور جہاد میرا پیشہ ہے جو اوسے دوست
رکہے وہ مجہے دوست رکہتا ہے اے بلال امیا مین کوشش کر کہ نمرے تو مگر محتاج

اے عائشہ اگر تو قیامت کو مجھسے ملنا چاہی فقیر و مسکین کیطرح زندگی بسر کر اور تونگروں سے دور رہ اور بے پیوند کپڑا نہ اوتار
محبت فقیرونکی بہشت کی کنجی ہے وہ قیامت کو خدا کی ہمنشین ہین اور دوسرے دن ونسے کہا جاویگا اے میری بندو مین تمکو دولت
کے سبب دنیا مین محتاج نکیا تہا بلکہ اسواسطے کہ آج مین کرامت کا خلعت بخشون جس نے تمکو کہلایا یا کپڑا
دیا ہو اوسے بہشت مین لے جاؤ کہ یہ تمہارے واسطے اوسے بخشا اسمٰعیل پر وحی ہوئی
اے اسمٰعیل مجھے شکستہ دلون کے پاس تلاش کر عرض کیا الٰہی وہ کون ہین فرمایا درویشان صادق
کسیئے بشر حافی سے کہا مین محتاج ہون اور عیال بہت ہین آپ میرے حق مین دعا کیجیے فرمایا
جسوقت عیال تجھسے روٹی مانگتے ہین اور تیرے دل پر ناداری کا صدمہ ہوتا ہے اوسوقت
میرے واسطے دعا کر کہ دعا تیری میری دعا سے بہتر ہے ایکدن آپنے ہاتہ سے کسی چیز کو ہٹایا صحابہ
نے گذارش کی یہان کوئی چیز نہین آپ کسی ہٹاتے ہین فرمایا دنیا میرے پاس آتی ہے اور
اپنا نفس مجھپر عرض کرتی ہے اوسے ہٹاتا ہون ایک شب عائشہ نے آپکے نیچے نرم بچھونا
بچھایا رات بہر کروٹین لیتے رہے صبح کو فرمایا یہ بچھونا لے جاؤ اور وہی کملی لاؤ اللہ جل
اسرافیل کو آپکے پاس بہیجا کہ چاہو پیغمبری اور بادشاہت اختیار کرو اور چاہو پیغمبری اور
بندگی فرمایا مجھے بندگی منظور ہے بادشاہت مطلوب نہین ایکبار جناب الٰہی سے پیغام آیا
اے محمد اگر کہو تو مکہ کے پہاڑ تمہارے لیے سونے کے ہو جائین عرض کیا نہین اے رب
ایکدن مجھے بہوکا رکہ کہ تیرے حضور عاجزی کرون اور دوسرے روز پیٹ بھر کھلا کہ
تیرا شکر بجا لاؤن ثوبان کہتے ہین فاطمہؓ نے حسنینؓ کو گہنا پہنایا اور دروازے پر ٹاٹ کا
پردہ لٹکایا ناخوش ہوئے جب جناب سیدہ کو یہ خبر پہونچی پردہ پہاڑا اور گہنا اوتار کر
حضرت کے پاس بہیجدیا آپنے مجھسے فرمایا اے ثوبان یہ گہنا فلان شخص کو دے مجھے منظور
نہین کہ میری آل دنیا کا مزا اوٹہائے ایکبار کچھ کفار قید ہو کر آئے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ
چکی پیستے پیستے تنگ ہو گئے تہے یہ خبر سنکر حضرت کے پاس گئین کہ شاید میرا حال دیکہکر لونڈی عنایت
فرماوین آپ اوسوقت تشریف نہ رکہتے تہے جب یہ حضرت فاطمہ کے گہر گئے اور فرمایا سوتے وقت
تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لیا کر خادم سے زیادہ
تیرے کام آئیگا ایکدن ازواج مطہرات نے تنگی معاش کی شکایت کی آپ اسقدر ناخوش

ہوے کہ مہینہ بہر اونکے پاس نہ گئے حکم آیا یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا
وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ
فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما اے نبی اپنی عورتوں سے کہہ اگر تم دنیا کی زندگی اور
اوسکی آرائش کا ارادہ کرتی ہو تو آؤ تمہیں فائدہ دوں اور چھوڑ دوں اچھا چھوڑنا اور جو
خدا اور اوسکے رسول اور دار آخرت کا ارادہ کرتی ہو تو بیشک خدا نے تم میں سے نیکی
کرنیوالیوں کیلیے بڑا اجر تیار کیا ہی آپنے پہلے عائشہ صدیقہ رضہ سے یہ مضمون بیان فرمایا اونہوں نے کہا
خدا اور رسول اختیار کیے پہر سب نے اونکی پیروی کی اور دنیا کی طلب سے ہاتھ اوٹھایا
عائشہ رضہ کہتی ہیں ایکروز میں نے حضرت کے پیٹ پر ہاتھ پہیرا بہوک کے سبب سے گوشت پیٹ کا اندر گیا تھا
یہ حال دیکھکر مجھے رونا آیا عرض کیا میری جان آپ پر قربان اگر آپ پیٹ بہر کہا لیں کیا ہو
ہو فرمایا اے عائشہ میرے اولوا العزم بھائی بیتی کر گئے اور قناعت کرامت سے مستحق ہوے
اگر میں دنیا کا لطف اوٹھاؤں اونکا مرتبہ کسطرح پاؤں آپ فرماتے ہیں جسقدر میں خدا
کی راہ میں ڈرایا گیا کوئی نہ ڈرایا گیا اور جسقدر میں نے ایذا اوٹھائی کسی نے نہ اوٹھائی تیس
رات دن تک مجھے اور بلال کو کہانا جاندار کا نہ ملا مگر بہت تہوڑا کہ بلال اپنی بغل میں چہپا لاتا
عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی پیٹ بہر نہ کہائی اور کپڑے
آپکے پیوندوں کی کثرت سے گدڑی کے مانند ہوگئے تہے جاڑے گذر بعض دفعوں مہینہ بہر
آگ نہ جلتی اگر کوئی انصاری کچھ بہیجدیتے کہا لیتے نہیں تو پانی اور چہواروں پر دن کاٹ دیتے
محب الدین طبری روایت کرتے ہیں رات کو جب آپ پر بہوک غلبہ کرتی بار بار مسجد میں
جاتے اور نماز پڑہتے جب انتقال ہوا تیس صاع جو کے بدلے زرہ شریف آپکی ایک یہودی پاس
گرو تہی اور آپکے دونوں کپڑے دس درم سے زیادہ کے نہوتے کبہی اہلبیت سے
پوچہتے کچہ کہانیکو ہے عرض کرتے یا رسول اللہ آپ گہر کے مالک ہیں مالک کو اپنے
گہر کا حال خوب معلوم ہوتا ہے آپ کیا لائے تہے جو ہم پکاتے تبسم فرماتے اور باہر چلے جاتے
ابو رافع کہتے ہیں ایکدن کوئی مہمان آپکے گہر آیا کچہ موجود نہ تہا مجہسے فرمایا فلان یہودی سے کہہ
جب اور تہوڑا آٹا بطور بیع سلم بوعدہ غرہ ماہ رجب دے میں نے اوس سے آٹا مانگا کہا

جبتک حضرت میرے پاس کوئی چیز گرو نہ کرینگے نہ دونگا مین نے حال عرض کیا فرمایا خدا کی
قسم مین زمین و آسمان مین امین ہون اگر وہ دیتا ما رکہتا غیر میری زرہ رہے جا اور
اوسے رہن کرکے آٹا لا آیت آئی لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم زہرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنہم
فیہ ورزق ربک خیر وابقی اے محمد مت دراز کر اپنی آنکہین اوس متاع کیطرف جو ہمنے اون کو
دی جوڑی ہین اون سے آرایش زندگی دنیا کی تا ہم اونہین اوسمین آزماوین اور تیرے رب کا
رزق بہتر اور باقی تر ہے ابوہریرہ کہتے ہین ایکدن آپ بے وقت گہر سے نکلے ناگاہ ابوبکر
و عمر بہی آگئے فرمایا تم اسوقت کیون باہر آئے عرض کیا بہوک کے مارے فرمایا مجہے بہی بہوک
نے گہر سے نکالا ابوطلحہ کہتے ہین ہمنے آپکے سامنے بہوک کی شکایت کی اور پتہر پیٹ سے کہولکر
دکہائے ہماری پیٹ پر ایک ایک پتہر بندہا تہا اور آپ کے شکم مبارک پر دو بندہے تہے کہتے ہین
غزوہ خندق مین صحابہ کرام پیٹ سے پتہر باندہ کر خندق کہودتے ایکدن حضرت نے کپڑا شکم
مبارک سے اوٹہایا تین ۳ پتہر بندہے تہے معلوم ہوا تین ۳ دن سے کچہہ نہین کہایا اور خندق کہودنے
مین یارون کے شریک ہین ایکروز آپنے ابن عمر سے فرمایا اے عمر کے بیٹے مین نے تین ۳ دن سے
کچہہ نہین کہایا اگر مین خدا سے قیصر اور کسری کا ملک مانگتا بیشک مجہے عنایت فرماتا اے ابن عمر
کیا حال ہوگا جب تو اون لوگون کو دیکہیگا کہ سال بہر کا کہانا جمع کرینگے اور یقین اون کا
ضعیف ہوجینگے عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے حضرت کو دیکہا کہ چٹائی پر لیٹے ہین نشان
اوسکا بدن مبارک پر بن گیا ہے اور ایک چمڑے کا تکیہ جسمین چہوارے کی چہال بہری تہی سرہانے
رکہا ہے یہ حال دیکہکر مجہے رونا آیا عرض کیا یا رسول اللہ قیصر اور کسری کیسی ناز و نعمت مین ہین
اور آپ خدا کے رسول اس تکلیف و محنت مین فرمایا اے عمر اونکے لیئے دنیا اور ہمارے لیئے
آخرت ہے وہ اپنی نیکیون کا بدلا دنیا مین پاچکے ایکبار کسی عورت نے ایک نرم بچہونا
آپکو بہیجا فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے عرض کیا فلان عورت نے آپکے لیئے بہیجا ہے فرمایا اوسکے
پاس بہیجدے خدا کی قسم اگر مین چاہون تو خدا سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے ساتہہ کردے
نعمان بن بشیر کہتے ہین تم با فراغت کہاتے پیتے ہو اور مین نے تمہارے پیغمبر کو دیکہا ہے
کہ اونہون نے بے مزہ خراب سوکہے چہوارے بہی پیٹ بہر نہ کہائے بعض صحابہ سے منقول ہے تم

دنیا مین مبتلا ہو گئے چپاتیان کھاتے ہو اور بے سالن کے لطف نہین سمجھتے دن کے کپڑے
رات کے کپڑون سے علیحدہ بناتے ہو حضرت کے وقت مین یہ بات نتھی ابو ہریرہ ایک قوم پر
گذرے کہ بکرے کا بھنا گوشت کھا رہی ہے آپ سے بھی کھانے کے لیے کہا فرمایا مین کیسے کھاؤن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور پیٹ بھر جو کی روٹی کبھی نہ کھائی
ایکدن فاطمہ ٹکڑا روٹی کا لائین پوچھا کیا ہے عرض کیا ایک روٹی پکائی تھی بے آپکی کھائی
گیے فرمایا اے فاطمہ تین دن بعد یہ ٹکڑا منہہ مین گیا ہے مسروق سے منقول ہے کہ آپنے عائشہ
سے فرمایا اے عائشہ دنیا محمد اور آل محمد کے لائق نہین اللہ تعالے اولی العزم پیغمبرون سے
اسلئے راضی ہے کہ اونھون نے اپنی خواہشون کو روکا اور دنیا کی تکلیفون پر صبر کیا اور مجھے
بھی وہی چاہتا ہے جو اون سے چاہا اور حکم کرتا ہے صبر کر جیسا اولو العزم پیغمبرون نے صبر کیا
امام غزالی کیمیاے سعادت مین لکھتے ہین عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ام المومنین حفصہ
رضی اللہ تعالے عنہا نے اون سے کہا اے باپ میرے آپ اچھا لباس پہنیے اور اچھا کھانا
رفقا کے ساتھہ بیٹھکر کھایے آپنے فرمایا اے بیٹی عورت اپنے شوہر کا حال خوب جانتی ہے
کیا تجھے یاد نرہا کہ کئی برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اہل وعیال کو دوسرے
وقت کھانا میسر نہوا فتح خیبر تک آپنے پیٹ بھر چھوارے کبھی نہ کھائے ایکروز خوان کھانیکا
سامنے لائے نہایت خراب تھا آپکو کراہت آئی فرمایا اسے اٹھا لو ہم کھانا زمین پر رکھہ لینگے
ہمیشہ دوہری کملی بچھاتے ایکدن کسی نے چار تہہ کرکے بچھادی فرمایا آرام سے رات کی
نماز مین خلل پڑتا ہے کپڑے جب میلے ہو جاتے گھر مین دھو لیتے بلال اذان کہتے مگر آپ
اونکے سوکھنے تک باہر نہ آسکتے کہ دوسرا جوڑا پاس نتھا ایکروز دوسرا کپڑا نہ پایا ایک ہی
کپڑے سے تمام بدن لپیٹ کر باہر تشریف لائے یہ دیکھکر عمر رضی اللہ عنہ اسقدر روئے کہ
روتے روتے بیہوش ہو گئے عمران بن حصین کہتے ہین مین حضرت کے ساتھہ فاطمہ کے گھر گیا
آپنے دروازے پر آواز دی فاطمہ نے کہا تشریف لائیے فرمایا اور وہ بھی جو میرے ساتھہ
ہے عرض کیا یارسول اللہ ایک پرانا کملی میرے پاس ہے بدن چھپاتی ہون تو سر کھل جاتا ہے
آپنے اپنا تہبند اونکو دیا اوسے اوڑھکر مجھکو بلایا آپنے فاطمہ سے فرمایا اے عزیزہ کیا حال ہے

ہے عرض کیا سخت بیمار اور بھوک کی سختی مین گرفتار ہون آپ روئے اور فرمایا بے صبری
نکر مین نے بھی تین دن سے کچھ نہین کھایا اور مین تجھسے خدا کو زیادہ پیارا ہون
اگر چاہون تو خدا مجھے دے مگر مین آخرت اختیار کرتا ہون پھر اپنا ہاتھ فاطمہ کے کندھے
پر رکھکر فرمایا تجھے بشارت ہو کہ تو بہشت مین سب عورتون کی سیدہ ہے مریم اور آسیہ اور خدیجہ
اپنے زمانے کی عورتون کی سردار تھین اور تو اپنے زمانے کی عورتون کی سردار ہے بہشت
مین [illegible] کو مکلف مکان ملینگے کہ کسی شغل اور غل اور رنج کو اون مین دخل ندینگے
اے فاطمہ غنیمت سمجھ کہ مین نے تیرا نکاح ایسے شخص سے کیا جو دنیا مین بندہ اور آخرت مین
سردار ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا اون مین
کسی پاس چادر نتھی ایک کپڑا ہوتا اوسے اپنی گردنون مین لپیٹ لیتے بعض کا نصف
ساق اور بعض کا ٹخنون تک پہونچتا اور ہاتھ سے اوسے سمیٹے رہتے کہ کہین ستر ظاہر
نہو جاے ایکروز عبد الرحمن بن عوف نے روزہ رکھا بعد افطار کے کھانا لایا گیا فرمایا
مصعب بن عمیر مجھسے بہتر تھے جب شہید ہوے کفن نملا ایک چادر مین لپٹا سر ڈھکتے پاون
کھل جاتے اور پاون ڈھکتے سر کھل جاتا حمزہ مجھسے بہتر تھے کہ شہید ہوئے پھر ہمین دنیا کی فراغت
حاصل ہوئی ہم ڈرتے ہین مبادا ہماری نیکیون کا بدلا دنیا مین دیا گیا ہو پھر روئے اور
کھانا اوٹھا دیا الغرض دنیا خدا کی دشمن ہے خدا کی دوست اوسکے دشمن سے محبت نہین رکھتے
اور دنیا فانی اور آخرت باقی ہے عقلمند فانی کو باقی پر اختیار نہین کرتے خواجہ سفیان ثوری
کہتے ہین جو شخص تمام آسمان و زمین والون کے برابر عبادت کرے اور دنیا سے محبت
رکھے قیامت کو ندا کرینگے یہ وہ شخص ہے جو خدا کی دشمن سے محبت رکھتا تھا ولید بن
مسلم کہتے ہین مین نے جناب رسالت کو خواب مین دیکھا عرض کیا دین کس سے حاصل کرون
فرمایا سفیان ثوری سے کہ قدر دنیا کی اوسکے دل مین مطلق نہین کسی نے عامر بن قیس کو دیکھا
کہ ساگ اور روٹی کھا رہے ہین کہا آپنے اسپر قناعت کی مگر مینے ایسے لوگ دیکھے کہ اس سے
بھی کم پر قناعت کرتے ہین فرمایا وہ کون ہین کہا جنھون نے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا ایک حاکم
کہتا ہے جو تیرے پاس ہے پہلے اور کے قبضے مین تھا اور بعد تیرے اور کے قبضے مین ہوجاگا

ایسے بیوفا کے لیئے اپنی جان ہلاک نہ کر یقین جان کہ سرمایہ دنیا کا مواد ہوس ہے اور سود و نتیجہ
اوسکا ماوہ دوزخ قال اللہ تعالے فاما من طغی وآثر الحیوٰۃ الدنیا فان الجحیم ہی الماوی
ایک کامل فرماتے ہین مینے دنیا کو چار عیب سے چھوڑ دیا آرام اوسمین کم ہے اور غم بہت ہے
اور شریک اوسکے برے ہین اور جلد فنا ہو جاتی ہے الغرض دنیا خود عیب ہے اور تمام عیبونکی
جڑ حب الدنیا راس کل خطیئۃ جو شخص دنیا سے دل لگاتا ہے تمام عمر رنج و غم مین رہتا ہے
ہزار کاہش اور محنت سے حاصل کرتا ہے اور لاکھ آرزو اور حسرت کے ساتھ چھوڑ جاتا ہے
وارث چار دن مین بے رنج و ملال اوڑا دیتے ہین اور حساب اسکی گردن پر ہوتا ہے فرش
مخملی اور قبائے اطلسی اور دوشالہ کشمیری اور جاڑ اور فانوس باغ و مکان اسکا غیرونکے
قبضے مین ہے اور یہ صدما من خاک کے نیچے کفن پہنے اندہیرے مکان مین پڑا ہے نہ کوئی اسکی
خبر لیتا ہے اور نہ فریاد سنتا ہے کچھ ساز و سامان اس گھر کے لیے تیار نہ کیا تھا کہ آج کام
آتا قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون
صنعا اس سے زیادہ خسارہ کیا ہے انسان مال و دولت ہزار مکر و فریب و حیل و دغا
و محنت و مشقت سے حاصل کرے ابھی اوس سے متمتع نہو کہ حاکم کے پیادے اوسے پکڑ لیجاتے ہین
اور دشمن فرصت پاکر مال اوسکا اپنے تصرف مین لائین اسیر مدعیون کا ہجوم اور مکر و فریب
و حیل و دغا کا مواخذہ ہے اور رو رہے ہین اوڑا رہین نہ آپ اس مفلس و بیہودہ کے پاس
مال ہے کہ دیکر مدعیون کو راضی کرے اور نہ کوئی عذر کہ حاکم کے غصے سے بچاوے خسر الدنیا
والآخرۃ ذلک ہو الخسران المبین ؎ طلبگار این دار ناپایدار ٭ چه جوئی
بر پاے دار ٭ چو آخر کند عیش شیرین تباہ ٭ ز اول بباید گرفت انتباہ ٭ اے غافل نادان
تجھے اپنے حال سے خبر نہین مال و دولت اپنا جانتا ہے کل معلوم ہو جائیگا کہ کسکا ہے
اور کسکی عیش و آرام کے لیے اپنے سر پر تونے وبال لیا ہے الغرض دنیا ہزار مکر و حیلے سے
اپنی طرف کھینچتی ہے جب رغبت اوسکی آدمی کے دل مین کامل ہو جاتی ہے اور کسیطرف
متوجہ ہوتی ہے مانند بدکار عورتون اور چالاک ... جون کے کہ جب بیٹھی اداؤن سے
احمقون کو دام مین پھانس لیتی ہین ہزار استغنا کے ساتھ پیش آتی ہین اور مدعی سے

بغل گرم کرتی ہین یحیی بن معاذ رازی کہتے ہین عاقل وہ ہے کہ دنیا کے چھوڑنے سے پہلے
اوسے چھوڑ دے اور گور مین جانے سے پہلے سامان درست کرے اور خدا کے سامنے
حاضر ہونے سے پہلے اوسے راضی کرے عیسی علیہ السلام نے ایک شخص کو سوتے دیکھا فرمایا
اوٹھہ خدا کی یاد کر کہا اس سے زیادہ کیا ہے کہ مینے دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑ دیا فرمایا ایدوست
نیز اسونا بھی اچھا ہے حارثہ نے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مین سچا مسلمان
ہون فرمایا اپنے ایمان پر کیا علامت رکھتا ہے عرض کیا دل میرا دنیا سے افسردہ ہے
کہ سونا اور پتھر برابر سمجھتا ہون اور گویا بہشت و دوزخ میرے سامنے حاضر ہین فرمایا جو ایسا
رہ تو نے پایا جو چاہیئے تھا پھر فرمایا یہ وہ بندہ ہے کہ اللہ نے دل اوسکا روشن کیا ابوذر
مجلس مین بیٹھے تھے اونکی عورت نے آکر کہا تم یہان بیٹھے ہو اور گھر مین کچھ نہین فرمایا ایک
بڑی گھاٹی در پیش ہے کہ بدون ہلکے ہونے بوجھ کے اوس سے گذر دشوار ہے عیسی
علیہ السلام سے نہ گھر تھا نہ کچھ معاش جنگلون مین پھرتے اور جو ملتا کھا لیتے کسی نے کہا آپ
گھر بنا مین تو کیا ہو فرمایا لوگون کے پرانے کافی ہین قیامت کو منادی ندا کرے گا دنیا سے
بے پرواہی کرنے والے کہان ہین ادہر آئین اور عیسی کی محفل شادی مین حاضر ہون
کسینے سلمان رحمہ اللہ تعالے سے کہا آپ اچھا لباس کیون نہین پہنتے فرمایا مین بندہ ہون
اور بندون کو اچھے کپڑون سے کیا کام قیامت کو اگر آزاد ہو جاؤن گا پہنون گا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین دو بہوکے بھیڑئے بھیڑون کے غول مین اسقدر خرابی نہین
ڈالتے جسقدر دوستی مال و جاہ کی مسلمان کے دل کو تباہ و خراب کرتی ہے اور نفاق
کو دل مین اسطرح اوگاتی ہے جیسے پانی سبزی کو اور فرماتے ہین دنیا دین کو اسطرح
کہاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو عیسے فرماتے ہین دنیا کو خداست ٹھہراؤ وہ کہین تمکو اپنا
بندہ نہ کرے اور خزانہ وہان رکھو جہان اندیشہ نہو اور دنیا مین ہر جگہہ اندیشہ ہے پس خدا
کے لیے دو کہ وہان کچھ اندیشہ نہین ہے حواریو مینے تمہارے سامنے دنیا کو خاک مین ملا دیا
تم اوسے مت اوٹھاؤ کہ وہ پلید ہے نافرمانی خدا کی اوس سے ہوتی ہے اور آخرت بدون اوسکے
چھوڑے نہین ملتی کہتے ہین جسطرح پانی اور آگ جمع نہین ہوتی دنیا آخرت سے جمع نہین ہو سکتی

ایکروز حضرت عیسے علیہ السلام کسی شہر مین جا نکلے تمام شہر مردہ پایا فرمایا یہ لوگ غضب الہی سے مرے ہین کہ بے گور کفن پڑے ہین حواریون نے عرض کیا کاش معلوم ہوتا کس سبب سے اپر غضب نازل ہوا آپ نے اونہین پکارا ایک نے جواب دیا لبیک یا روح اللہ فرمایا تمہارا کیا حال ہوا عرض کیا ہم سب رات کو آرام سے سوئے اور صبح دوزخ مین داخل ہوئے کہ فاسق تھے اللہ کی اطاعت نہ کرتے اور دنیا کو دوست رکھتے جیسے لڑکا ماں کو دوست رکھتا ہے کہ اوسکے آنے سے خوش ہوتا ہے اور جانے سے روتا ہے فرمایا ان مین سے اورون نے کیون نہ کلام کیا عرض کیا آگ کی لگام اونکے منہ مین دی ہے مین بھی اونکے ساتھ تھا مگر اونمین سے نہ تھا اب دوزخ کے کنارے پر ہون دیکھیے بچون یا نہ بچون کسی نے حضرت عیسی علیہ السلام سے عرض کیا ہمکو نصیحت کیجیے فرمایا دنیا سے دشمنی رکھو کہ خدا تعالےٰ کے محبوب ہو جاو کسی نے کہا آپ پانی پر چلتے ہین ہم چلین تو ڈوب جائین فرمایا اسلیے کہ تم دنیا کو اچھا جانتے ہو اور میرے نزدیک خاک اور سونا برابر ہے امام غزالی یحیی بن معاذ سے روایت کرتے ہین دنیا شیطان کی دکان ہے جسنے اوسمین سے کچھ لیا شیطان نے اوسکا دامن پکڑا اور درہم و دینار جب پہلی بار بنائے گئے ابلیس نے اونہین چوم کر آنکھون پر رکھا اور کہا جو تمسے محبت رکھے خالص بندہ میرا ہے اے عزیز جناب احدیت نے طرح طرح کی خرابیان دنیا اور خوبیان آخرت کی بیان کین اور صاف فرمادیا جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیگا اوسکا ٹھکانا دوزخ اور جو آخرت اختیار کریگا اوسکا ٹھکانا بہشت ہے باوجود اسکے تو دنیا کو آخرت پر اختیار کرتا ہے کیا تجھے خدا کے فرمانے پر اعتماد نہین یا تیرے نزدیک دوزخ بہشت سے بہتر ہے اگر یہ بلا اپنے آرام کے واسطے گوارا کرتا ہے سخت نادانی ہے ہر عاقل جانتا ہے کہ دنیا کے حاصل کرنے مین ہزار طرح کی زحمت اور محنت ہوتی ہے اگر نہ حاصل ہو تو ندامت اور جو حاصل ہو تو مرتے وقت اوسکے چھوڑنے کی حسرت ہوتی ہے اور جو جورو بچون کی آسایش کے لیے اپنے سر پہ وبال لیتا ہے تو دشمنون کا بیگار ہی ہے جبتک تو اپنا کام چھوڑکر اونکے کام مین مصروف ہے تجھسے دوستی ظاہر کرتے ہین جب اعضا مین فتور اور خدمتگذاری مین قصور ہوگا دشمن ہو جائینگے اور تیرے مرنیکی خواہش کرینگے تو نزع مین گرفتار اور موت کے کشمکش مین مبتلا ہوگا وہ مال و متاع جو جمع کیا

کرتے پہرینگے تو ہزار دن مین خاک کے نیچے ہوگا وہ محلون مین بیٹھے چین کرینگے تو ہوا کو
ترسے گا وہ خسکی ٹٹیون مین پنکھے لگائے بیٹھے ہونگے تو اندھیرے مین پڑا ہوگا وہ مشعل اور
فانوس روشن کرینگے کبھی تیرا خیال نہ آئے گا تیرے قبر پر جاوینگے قیامت کو ایک نیکی
طلب کرے گا ہرگز نہ دینگے ایسے بے مروتون اور بیوفاؤن کے لیے اپنے سر پر بلا لینا دانائی سے
بعید ہے مسلمہ بن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز بادشاہ سے وقت انکی رحلت کے عرض کیا
اے امیر المومنین تمہارے تیرہ[١٣] بیٹے ہین انکے واسطے کچھ نہ چھوڑا سب مال اپنا خدا کی راہ مین
صرف کردیا فرمایا اگر وہ خدا کی فرمانبرداری کرینگے خدا انکو کفایت کرتا ہے اور جو نافرمانی
کرینگے تو ایسی نابکار اولاد کا مجھے کیا غم ہے سچ ہے ناخلف اولاد مار آستین ہے اوسکی پرورش
جان کو ضایع کرتی ہے قال اللہ عزوجل انما اموالکم واولادکم فتنۃ سوا اسکے نہین کہ مال تمہارے
اور اولاد تمہاری فتنہ ہے اور فتنہ عورتون کا اوس سے بھی بدتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کیا گیا مین اپنی امت مین کوئی فتنہ عورتون سے زیادہ نہین چھوڑتا
اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالے نے شیطان کے مکر کو ضعیف فرمایا ان کید الشیطان کان
ضعیفا اور عورتون کے حق مین وارد ہوا ان کیدکن عظیم تمہارا مکر بڑا ہے ظاہر ہے انسان
شیطان کو دشمن جانتا ہے اور دشمن کی بات دل پر کم اثر کرتی ہے او رکم مانتا ہے اور عورت
سے محبت رکھتا ہے اور محبوب کی ہر بات دل کو بہاتی ہے اور اوسکی خوشی ہر حال مین چاہتا
ہے لاکہ طرح علما قرآن حدیث سے سمجھاتے ہین کہ خدا و رسول کا حکم کسی کی خوشی کے لیے ٹالنا
نہ چاہیے مگر جب گہر کی بی بی نے شیخ سدو کا بکرا یا مدار صاحب کا مرغا مان لیا تو میان کو کرنا
ضرور ہے ایمان رہے یا نہ رہے کہتا ہے ہم خوب جانتے ہین کہ یہ رنگ منڈھا کنگنا گناہ ہے
اور گناہ کی سزا دوزخ اور دوزخ مین بڑے بڑے سانپ بچھو اور کہانے کو زقوم اور
پینے کو حمیم ہے مگر کیا کرین بی بی نہین مانتی تب رشتہ دار اور ماں باپ ایک طرف مین مگر میان
جورو کے طرفدار ہین کچھ پروا نہین کہ ماں باپ کی نافرمانی کیسا گناہ ہے اور قطع رحم پر کیا وعید
نازل ہوئی ہے بے وجہ شرعی تکلیف دینا اور انکی خبرگیری مین قصور کرنا بھی جائز نہین سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے ہمیشہ کنارہ رہتے اور دوپہر کو بعد نماز عصر

اونکے گھر جاتے اور احوال پوچھتے اور فرماتے خیرکم خیرکم لاہلہ وانا خیرکم لاہلی یعنی تم مین وہ ہے
جو اپنے اہل سے اچھا ہے اور مین تم سب مین اپنے اہل سے اچھا ہون اور حجۃ الوداع مین فرمایا
مرد اپنی عورت کا حق پہچانے عورتون سے سلوک اور احسان کرو اور اونکے معاملے مین خدا سے
ڈرو یعنی بیجا تکلیف نہ دو مگر حضرت عائشہؓ سے زیادہ محبت وخصوصیت رکھتے اسیلیے اونکو
محبوبۂ رسول اللہ کہتے ہین مسروق تابعی جب اون سے حدیث نقل کرتے کہتے حدثتنی الصدیقہ
بنت الصدیق حبیبۃ رسول اللہ المبراۃ من السماء اور اوقات عزیز اپنی طب روحانی اور علاج
امراض قلب مین صرف کرتے اور مرض قلب گناہون کی تاریکیون سے عبارت ہے کہ اونکے
سبب سے ثبات واستقامت دل کی صحت اوسکی سے جاتی رہتی ہے اور غلبہ اور دوام
اونکا معرفت اور ذوق ذکر کو کہ حیات حقیقی ہے زائل کرتا ہے اوسوقت آدمی مُردے سے
بدتر ہو جاتا ہے انک لاتسمع الموتی اور ما انت بمسمع من فی القبور اسی موت کی طرف اشارہ
ہے اور جو کہ اس بیماری کا ضرر بیماری بدن کے ضرر سے سخت تر ہے کہ وہ موت کے بعد
زائل ہو جاتی ہے اور یہ ہمیشہ رہتا ہے مقصود بالذات دین مین معالجہ دل کا اور اصلاح
باطن کے مفاسد معنوی سے قرار پایا تب پیغمبر اور رسول اسی معالجہ اور اصلاح کے لیے
بھیجے گئے لیکن آپکی شریعت اس امر مین اتم واکمل اور افضل واشمل ہے جو تحقیق اور تفصیل
اور انضباط اور تنقیح اونکی اس شریعت مین ہے کسی مین نہین حفظ صحت دل اور ازالۂ
امراض باطن کے لیے آپنے ہزارون قاعدے اور سیکڑون ضابطے ایسے مقرر رکھے
کہ کسی دین ومذہب مین نہین پائی جاتی اور باسوجہ سے کہ امراض جسم عبادت کو مانع ہین
گاہ گاہ اونکے ازالہ کیطرف بھی توجہ فرماتے مگر چونکہ نظر اس فن کیطرف تبعاً واقع تھی
اکثر اوقات اون بیماریون کی علاج پر کہ ملک عرب مین کثیر الوقوع ہین اقتصار کرتے اور
وہان کے باشندون اور آب وہوا خصوصاً المدینہ کے مزاجون اور احوال کی رعایت
فرماتے چنانچہ بخار کے لیے ٹھنڈا پانی پینا اور اوس سے نہانا مفید کہتے اسیلیے کہ اوس ملک
کے لوگون کو اکثر حمیات شدت حرارت آفتاب سے حمی یومی کی قسم سے عارض ہوتین
ہان کبھی کسی وجہ سے بعض علاج بطور کلیت اور عموم کے ارشاد کرتے مگر انتفاع اون

قواعد وضوابط سے بھی اخلاص اور یقین مریض پر موقوف ہے کہ معالجہ اطباسے ظاہر تھا لیکن
استقرا ناقص پر کہ منشا خطر ہے مبنی ہے وہان یقین شرط نہین بلکہ وہ یقین کے قابل
نہین اور طب نبوی وحی الٰہی اور نور نبوت اور کمال عقل سے صادر ہے جو شخص بصدق
نیت واخلاص قلب ویقین کامل وقبول تام اوسپر عمل کرے قطعاً فائدہ اوٹھائے اور جسکے
دل مین شک اور شبہہ ہے وہ یقیناً اوس سے منتفع نہوگا بلکہ عجب نہین اوسکی بیماری
بڑہ جائے چنانچہ ایک شخص کو دست آتے تھے اوسکے بھائی نے کہا شہد پلاوے اوسنے
پلایا دست زیادہ ہوگئے حال عرض کیا ارشاد ہوا شہد اور پلا تیسری یا چوتھی بار جب
اوسنے شکایت کی دست زیادہ ہوتے جاتے ہین فرمایا صدق اللہ وکذب بطن اخیک
یعنے اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا کہ شفا قبول نہین کرتا فائدہ شاید اوسکو
بدہضمی سے دست آتے تھے اور آپ بار بار واسطے اخراج مواد فاسدہ کے شہد پلانیکا
حکم کرتے جب اسقدر کہ دفع مرض کو کافی ہو پلوا چکے اور دست بند ہوے فساد باطن
پر متنبہ فرمایا چنانچہ جب وہ اس ارشاد سے متنبہ ہوا اور شک اور شبہہ دل سے دور کیا
اوسی علاج سے دست موقوف ہوگئے بخاری اور مسلم نے اس قصے کے آخر مین روایت کیا
فبرء یعنے پھر وہ اچھا ہوگیا پس طب نبوی نفع اور ضرر مین قرآن سے مناسبت رکھتی ہے
کہ قرآن امراض قلبی کو دور کرنے والا ہے لیکن جو شخص اوسپر یقین نہین کرتا اوسکی بیماری
زیادہ ہوجاتی ہے قال اللہ تعالیٰ وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا
یزید الظالمین الا خسارا اکثر اوقات علاج آپکا ادعیہ اور اذکار اور آیات کے ساتھ
ہوتا اور کبھی مفردات ادویہ طبعی یعنے اجزائے جمادی ونباتی وحیوانی اور کبھی دونوکی
ترکیب سے علاج کرتے مگر معالجہ آپکا مرکبات ومعاجین کے ساتھ نہوتا کبھی واسطے دفع
سورت دوا یا کسی اور غرض صحیح کے کوئی چیز زیادہ کرتے اور عمدہ چیز جو اوس زمانے
کے بیمارون کو کمال نفع کرتی آپکی بیمار پرسی اور عیادت تھی اکثر بیمار آپکی صورت دیکھتے ہی
اچھے ہوجاتے اور جو صحت مقدر نہوتی آپکی تشفی اور تسلی دینے سے مرض گھٹ جاتا اگر بعض
مرجاتا اوسکے جنازے کے ساتھ جاتے اور نماز پڑھاتے اور اوسکے لیے استغفار کرتے اور حقیقت

ایسی موت ہزار زندگی اور صحت سے بہتر ہے سہ ساتھ وہ میری جنازے کے لحمہ تک آئے +
اے اجل تیرا قدم مجھپہ مبارک ہووے + اور جب مسلمان کے گھر لڑکا پیدا ہوتا آپکے پاس لاتا
آپ اوسکے حق مین برکت کی دعا کرتے اور چھوارے یا کچھ اور شیرینی چباتے اور کبھی اپنا
تھوک اوسکے منھہ مین ڈالتے چنانچہ عبد اللہ بن زبیر کے منھہ مین ڈالا اور یہ ایسی نعمت تھی
جسکا بیان نہین ہوسکتا اور لڑکے کا نام ساتوین دن رکھتے اور عقیقہ بھی اوسی دن سنت
ہے اور اچھے نام کو پسند کرتے اور فرماتے کہ اللہ تعالے سب نامون سے عبد اللہ اور
عبد الرحمن کو زیادہ دوست رکھتا ہے اور سب نامون سے سچے حارث اور ہمام اور
سب سے بری حرب و مرہ ہین اور کبھی برے نام کو بدل دیتے چنانچہ عاصیہ بنت عمر کا نام جمیلہ
رکھا اور اسیطرح برہ کو جویریہ اور اصرم کو زرعہ اور حرب کو سلم اور مضطجع کو منبعث اور
بنو زنیہ کو بنو رشدہ اور شعب الضلالۃ کو شعب الہدیٰ سے بدلا اور حزن سے کہ سعید بن
مسیب کے دادا تھے کہا تیرا نام سہل ہے اونہون نے نہ مانا سعید کہتے ہین اسی سبب سے
سختی اور شدت آج تک ہم مین باقی ہے اور امت کو تاکید فرماتے نام کرکون کے اچھے
رکھو کہ قیامت کے دن نام لیکر پکارے جاوینگے اور ارشاد کرتے پیغمبرون کے نام پہ
نام رکھو اور کبھی کسی کی کنیت مقرر کرتے چنانچہ عائشہ رض کی کنیت ام عبد اللہ اور حضرت علی
کے ابو تراب مقرر کی فایدہ اس کنیت مین ارباب تصوف نے اشارات دقیقہ اور نکات
بلیغہ ذکر فرمائے ایک اون مین سے یہ ہے کہ تراب اہل توحید و فنا کے وجود سے اشارہ ہے
اور موے علی سلاسل طریقت کی اصل اور مقتدا اور مرجع اور منتہی ہین یعنے مٹی سے یہ خاک
مراد نہین بلکہ وہ لوگ کہ جیتے جی مر گئے اور بسبب نفس کشی کے خاک ہو گئے مراد ہین کہ وہ آپکے
فروع اور پیرو اور تربیت یافتہ ہین اور آپ اونکے اصل اور مربی اور پیشوا ولللہ در من
قال سہ من حاصل این خطاب گویم + مضمون ابوتراب گویم + خاک اند جماعتے کہ مردند +
ہستی بخدائے خود سپردند + سر حلقہ خاکیان علی بود + سر سلسلہ جہان علی بود + اور یہ جو
عوام مین مشہور ہے آدم من التراب و علی ابو التراب سوء ادب سے خالی نہین مقام
پیغمبرون کا اس سے برتر اور اعلی ہے کہ کسی کو اونپر ترجیح دی جاوے ہان یہ کنیت حضرت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کمال بزرگی اور علو مرتبہ پر دلالت کرتی ہے اور اجازت اس امر کی بھی کہ اپنے بیٹے کا نام محمد رکھین اور اوسکی کنیت ابو القاسم کرین حضرت علی کی خصائص سے ہے چنانچہ اونھون نے بعد وفات سید کائنات کے حضرت محمد بن حنفیہ کو اس نام اور کنیت سے مشرف کیا اور دون کو نام اور کنیت شریف جمع کرنے کی اجازت نتھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہانے مین تکلف نہ کرتے جو میسر ہوتا کہا لیتے اور جو پسند نہ آتا چھوڑ دیتے مگر کہانے کو برا نہ کہتے اور کہانے سے پہلے اور اوسکے بعد دونون ہاتھ بند دست تک دہوتے اور فرماتے برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ یعنے کہانے سے پہلے اور اوسکے بعد وضو کرنا موجب برکت طعام ہے اور کہانا دستر خوان پر رکہکر کہاتے اور کبھی زمین پر رکہتے کہ تواضع سے قریب تر ہے اور اسیطرح چھوٹے چھوٹے برتنون مین کسی طرح کا کہانا رکہکر جیسا اہل تکلف وتنعم مین مروج ہے نہ کہاتے اور کہاتے وقت تکیہ نہ لگاتے اور فرماتے انما انا عبد آکل کما یاکل العبید واجلس کما یجلس العبید غرض نیست کہ مین بندہ ہون کہاتا ہون جسطرح بندے کہاتے ہین اور بیٹھتا ہون جسطرح بندے بیٹھتے ہین اور جو نماز کے وقت کہانا تیار ہوتا پہلے کہانا تناول فرماتے کہ کہانے مین نماز کا خیال رہنا نماز مین کہانے کے خیال رہنے سے بہتر ہے اور کہانے سے پہلے یہ دعا پڑہتے اللہم اجعلہا نعمۃ مشکورۃ تصل بہا نعمۃ الجنۃ اور تنہا کم کہاتے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کہاتے ہین اور سیر نہین ہوتے ارشاد ہوا اکٹھے کہایا کرو اور خدا کا نام ذکر کرو تمہارے لیے کہانے مین برکت ہو وارد ہے جمع ہوکر کہاؤ اور متفرق نہو کہ بتحقیق برکت ساتھ جماعت کے ہے اور بہت گرم کہانا نہ کہاتے اور فرماتے وہ بے برکت ہے ہمکو خدا نے آگ نہ کہلائی پس ٹھنڈا کرلو اور ماحضر پر قناعت فرماتے احیاء العلوم مین مرقوم ہے اگر روٹی تیار ہو جائے سالن کا انتظار نکرے کہ مقصود کہانے سے حفظ قوت ہے نہ تنعم اور بہت کہانے کو پسند نہ کرتے اور شروع کے وقت بسم اللہ کہتے اور فرماتے بیشک شیطان اپنے لیے کہانے کو حلال کرتا ہے اس سے کہ خدا کا نام اوسپر نہین لیا جاتا یعنے جو شخص کہانے سے پہلے بسم اللہ نہین کہتا شیطان اوسکے ساتھ کہاتا ہے لیکن اگر بہول جائے تو بعد کہانے کے بسم اللہ فی اولہ وآخرہ

دسترخوان

کہدے کہ اسکے کہنے سے وہ ملعون تم کو دیکہتا ہے اور ترمذی نے بسند حسن صحیح روایت کیا کہ
ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہ یارون کے ساتہ کہانا کہارہے تہے ایک اعرابی
آیا اور دو لقمے مین سب کہانا کہا گیا فرمایا اگر وہ بسم اللہ کہتا یہ کہانا تمہین کفایت کرتا اور
کہانے سے فارغ ہوکے فرماتے الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا
مستغنی عنہ ربنا اور یہ دعا بہی وارد ہے الحمد للہ الذی اطعمنی ہذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول
منی ولا قوۃ اور صحیحین مین ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا حضرت حتی الوسع
تیامن یعنے دہنی طرف سے ابتدا ہر کام مین دوست رکہتے وضو کرنے اور کنگہی کرنے اور جوتا
پہننے مین اور پانی تین سانس مین پیتے اور فرماتے اسطرح پانی پینا خوب سیراب کرنیوالا
اور تندرستی بخشنے والا اور گوارا تر ہے اور ایک سانس مین پینا طریقہ شیطان کا ہے
اور برتن مین سانس مارنی اور پہونکنے سے منع فرماتے کہ تنفس پانی مین فعل بہائم کا ہے
ہر سانس کے شروع مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہتے اور فرماتے جب کہانا کہا چکو
خدا کی یاد سے ہضم کرو اور یہ بہی ارشاد ہوا کہانے کے بعد سونے سے دل سخت ہوتا ہے
اور صحیحین مین مروی ہے فرمایا جب شام ہو اپنے بچون کو روکو یعنے پہرنے اور باہر جانے
سے کہ اسوقت شیطان منتشر ہوتے ہین پس جب ایک ساعت رات جائے اون بچون کو
چہوڑ دو اور دروازے بند کرو اور اللہ کا نام یاد کرو کہ شیطان بند دروازہ نہین کہولتا اور
اپنی مشکون کے منہ بند کرو اور خدا کا نام یاد کرو اور اپنے برتن ڈہکو اور خدا کا نام یاد کرو
یعنے رات کو سوتے وقت پانی کا برتن کہلا نہ چہوڑو اور اوسے ڈہکتے وقت بسم اللہ کہو
باجملہ وہ جناب قولاً وفعلاً ذکر الہی کی ترغیب مین مشغول رہتے اور ہر کام خدا کے نام سے
شروع اور اوسکے نام پر ختم کرتے جب کوئی مرغوب چیز حاصل ہوتی الحمد للہ رب العالمین
اور جو کوئی امر مکروہ واقع ہوتا الحمد للہ علی کل حال فرماتے اور جسطرح کا کپڑا میسر ہوتا پہنتے
تکلف پسند نہ فرماتے اور جامۂ شہرت سے منع کرتے اور ارشاد کرتے جو شخص جامہ
شہرت پہنے گا اوسے جامۂ ذلت پہنائین گے کہ اوسمین آگ لگیگی اور فرماتے جو شخص
تکبر سے کپڑا زمین پر لٹکاتا چلے گا خدا اوسپر قیامت کے دن نظر رحمت نہ کرے گا بعض

علما کہتے ہین کپڑے سے ازار مراد ہے کہ دوسری حدیث مین تصریح ہے شب نصف شعبان
یعنے شب برات خدا تعالی سب کو بخشتا ہے مگر ماں باپ کو ناراض کرنے والا اور شرابی اور
ازار لٹکانے والا نہین بخشا جاتا لیکن صحیح یہ ہے کہ کسی کپڑے کو لٹکا کر چلنا درست نہین اور
چاندی کی مہر پہنے ہاتہہ اور کبھی بائین چھنگلیا مین پہنئے کندہ اوسکا یہ تہا محمد رسول اللہ
اور یہ مہر آپکی بعد شیخین اور اونکے بعد امیر المومنین عثمانؓ کے پاس تہی اونکی خلافت مین
معیقب خادم کے ہاتہہ سے چاہ اریس مین گر پڑے ہر چند تلاش کی ندملی کہتے ہین جسقدر تفرقہ
اور اختلاف کہ آپکی آخر خلافت مین اور اونکے بعد واقع ہوا بسبب اس مہر کے گم ہونیکے تہا
خدا تعالے نے اوس مہر مین مانند مہر سلیمان کے ایک تاثیر رکہی تہی جسکے سبب سے موجب انتظام
امر خلافت تہی اور بعض روایات مین آیا ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کبہی ننگے پاؤن بازار
کو جاتے اور ترکاری وغیرہ خرید کرکے اوٹہا لاتے اسی لیئے حضرت بشر حافی نے ہمیشہ ننگے
پاون پہرنا اختیار کیا اور بعض شعرا نے کہا ہے گنج کز زمین و آسمان طالب اوست ✽
گرد زگری برہنہ پایان دارند ✽ لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ امر حضرت سے بعد نبوت کے ثابت نہین
قبل نبوت کے تکلیف و عسرت کی حالتین واقع ہوا ہے پس جو بسبب عسرت کے جو امیر نہو
اوسکے حق مین ننگے پاون پہرنا مضائقہ نہین ورنہ بدعت ہے اور جوتا پہننا سنت اور حضرت
کی نعلین مقدس پر دو ال تہے مکان بنوانا اور اینٹ پر اینٹ رکہوانا آپ سے ثابت نہین
بلکہ یہ نقل نا پسند فرماتے ایک انصاری نے محل بنایا آپ اودہر سے نکلے دریافت کیا
کسکا محل ہے لوگون نے اوسکا نام بتایا اس اثنا مین وہ بہی آیا اور سلام کیا آپنے منہہ پہیر لیا
جب اوسے معلوم ہوا کہ آپ میرے محل بنانے سے ناخوش ہوئے اوس مکان کو کہود کر زمین
کے برابر کر دیا عین العلم مین لکہا ہے جو شخص مکان سات گز سے اونچا بناتا ہے فرشتہ کہتا ہے
اے فاسق کہانتک اونچے کریگا نرم بستر پر آرام نہ فرماتے ایکدن کسی نے کملی چار تہہ
کرکے بچہا دی رات بہر کروٹین لیتے رہے نیند نہ آئی وہ بچہونا جہپٹ کر اور اکٹہا کر دو
اترا کر نہ چلتے اکثر اوقات رو بقبلہ دونون ہاتہہ زانو ون پر رکہکر بیٹہتے پاون پہیلا کر
اور یاروں سے تکیہ کر نہ بیٹہتے اور کنارہ مجلس پہ یا جہان جگہہ ملجاتی بیٹہہ جاتے بالا نشینی

اور بعد محفل کا ارادہ نفرماتے اور ارشاد کرتے کوئی شخص مجلس مین نہ بیٹھے مگر ذکر الٰہی
کے ساتھ اور اوٹھے یعنے کسی مجلس کو خدا کی یاد سے خالی نچھوڑے اور جب مجلس سے اوٹھتے فرماتے

سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک اور جو کوئی آپ کو
پکارتا جواب مین لبیک فرماتے یعنے حاضر ہون اور ہر شخص سے اوسکی سمجھ کے موافق کلام
کرتے اور کبھی لغو اور فحش اور کوئی بات بے محل زبان مبارک پر نہ آتی اور کوئی بات آپکی
فائدہ اور حکمت سے خالی اور مرضی الٰہی کے خلاف نہوتی تمام قول وفعل آپکے خدا کی مرضی
کے مطابق ہوتی اور غصہ کے وقت بھی کوئی بات ناحق آپکی زبان سے نہ نکلتی اور کسی کی
بات نہ کاٹتے اور آداب مجلس کی رعایت فرماتے اور کلام آپکا فصیح مبین جامع روشن موجز
مختصر غیر مخل بلا فضول وتقصیر مسلسل ہوتا نہ ایسا متصل کہ سامع ایک کلمہ کو دوسرے سے
جدا نہ کر سکے اور نہ ایسا منقطع جیسے بعض لوگ توڑ توڑ کر باتین کرتے ہین اکثر اوقات سمجھانے
کے واسطے ایک بات کو تین بار اعادہ کرتے اور بے ضرورت کلام نہ فرماتے اکثر ساکت
رہتے اور چلاکر بات نہ کہتے اور نہ بہت آہستہ کہ سامع کے سننے مین نہ آوے اور تھوڑی
عبارت مین بہت مضمون بیان فرماتے اور عربی زبان دوست رکھتے اور فرماتے
بولی اہل بہشت کی عربی ہے اور صحابہ سے امر جہاد اور اور کامون مین مشورہ کرتے
اور ہر وقت اپنی امت کی غمخواری اور شفاعت مین مصروف رہتے اور ہر کام مین امت
کے لیے آسانی دوست رکھتے یہانتک کہ نماز تراویح صرف اسی خیال سے ترک کی مبادا
امت پر فرض ہو جاوے اسیطرح جن دو امر مین اختیار دیے جاتے آسان اختیار فرماتے
اور رشتہ دارون سے بہت سلوک کرتے اور قطع رحم مکروہ سمجھتے اور ہر ایک سے
یہانتک کہ بچون سے بھی ابتدا السلام کرتے اور محتاجون اور شکستہ حالون کو سلام کرنے مین
عار نرکھتے اور فرماتے نزدیکتر اور اولےٰ تر خلق مین خدا سے وہ شخص ہے جو پہلے سلام
کرے اور مجلس اور گھر مین آتے جاتے وقت سلام کرتے کہ آنے کا وقت جانے کے وقت
سے سزاوار زیادہ نہین اور ارشاد کرتے اگر دو شخصون مین درخت یا دیوار حایل
ہو جاوے پھر باہم ملین تو چاہیے ایک دوسرے کو سلام کرے اور فرماتے اگر سلام فاش

کروگے تو تم مین محبت پیدا ہوگی اور لوگ بے ایمان بہشت مین نجاوینگے اور ایمان حاصل
نہوگا جب تک خدا کے لیے آپس مین محبت نہ رکھینگے آور روز جمعہ سنیچر اور افضل
فرماتے ایک کہانا کہلانا دوسرے ہر واقف نا واقف کو سلام کرنا اور گہر مین تشریف لاتے
تو اسطرح سلام کرتے کہ جاگتے سن لیتے اور سوتے بیدار نہوتے اور اکثر اونٹ اور گہوڑے
پر سوار ہوتے اور اپنی آستین سے گہوڑے کا منہ پونچہتے اور فرمایا بہلائی گہوڑے کی
پیشانی سے بندہی ہے اور خچر عرب کے ملک مین کم تہا ایک خچر مقوقس بادشاہ اسکندریہ نے
بطریق ہدیہ کے آپکو بہیجا تہا اوسپر سوار ہوتے نام اوسکا دلدل تہا اور سوا اوسکے کئی
خچر اور تہے ایک کا نام فضہ تہا جسے فروہ بن عمرو نے بہیجا تہا اور ایک ابن العلا اور ایک
رئیس دومۃ الجندل نے پیشکش کیا تہا اور آپکے پاس سو بکریان تہین اگر سو سے زیادہ
ہوجاتین ذبح کر لیتے اور گیارہ لونڈیان اور تینتیس غلام تہے لیکن آپ سے زیادہ آزاد کردیے
تہے اور فرماتے جو شخص ایک غلام یا دو لونڈیان مسلمان آزاد کردے دوزخ کی آگ سے آزاد ہوجاے
اور ہر عضو بدن اوسکا بدلے عضو اونکی اوسکی ایک عضو کو کفایت کرے آور پیغمبری سے پہلے ایک شخص بکریان
چرانے پر مقرر رہے آور فرماتے سب پیغمبرون نے بکریان چرائی ہین فایدہ شاید اسمین
حکمت یہ ہے کہ ریاست چوپانی سے مشابہت رکہتی ہے اور اس فعل سے تواضع اور غمخواری
غربا کی عادت ہوتی ہے آور فقرا اور مساکین اور محتاجون اور ضعیفون کی صحبت مین
اکثر بیٹہتے اور بہ نسبت اغنیا کے اونپر زیادہ مہربانی فرماتے اسیلیے فقرای صحابہ اپنی محتاجی اور مسکینی
غنیمت سمجہتے ہے رقیبان را ازین معنی خبر نیست * کہ سلطان جہان با ماست امشب * اور
عاجزون سے عاجزی اور رانڈون اور یتیمون کی دلجوئی اور ضعیفون کی مدد فرماتے یہانتک
کہ کہتے ہین معراج کے صبح ایک یہودی کی لونڈی کا بوجہ اپنی پیٹہہ پر اوٹہا کر اوسکے گہر پہونچا دیا
یہودی نے جو اوس جناب کو اس حال سے دیکہا عرض کیا شاید رات آپکو معراج ہوا فرمایا تونے
کسطرح جانا عرض کیا مینے اگلی کتابون مین دیکہا ہے کہ آخر زمانے کے پیغمبر معراج کے صبح ایک
مسکین کی لونڈی کا بوجہ اوٹہا کر اوسکے گہر پہونچا دینگے توجیہ شاید وہ یہودی کہ مین تیغمبر سے
تجارت یا اور کسی کام کے لیے آیا ہوگا ورنہ سکونت یہود کی مدینہ مین تہی اور معراج مکہ مین

ہوئی یا مراد معراج روحانی ہے کہ قبل اور بعد ہجرت کے بارہا اوس جناب کو حاصل ہوئی اور
جس سے مصافحہ کرتے ہاتھ اپنا نہ ہٹاتے جبتک دوسرا نہ ہٹاتا اور جسکے پاس بیٹھتے نہ اوٹھتے
جبتک وہ نہ اوٹھتا اور بیمارون اور ضعیفون کی خبرگیری کرتے جسے سواری کی حاجت ہوتی
سواری عنایت فرماتے اور کبھی اپنے پیچھے بٹھا لیتے اور یارون کو اپنے پیچھے نہ چلنے دیتے
کہ آپ اونکے نگہبان تھے اور کبھی وجہ اسکی یہ بیان فرماتے کہ میری پیٹھ فرشتون کیلیے
چھوڑ دو کہ فرشتے اپکی نگہبانی اور خدمت کے لیے آپکے پیچھے چلتے اور ہر ایک کی اوسکے مرتبے
کے لائق تعظیم کرتے ایکبار حلیمہ سعدیہ خدمت مبارک مین آئین آپنے اونکے لیے اپنی چادر
بچھائی لیکن کسی محتاج کو بسبب اوسکے فقر کے ذلیل نہ سمجھتے اور نہ کسی بادشاہ سے بسبب
اوسکے جاہ و حشمت کے ڈرتے ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیون سے اپکا ہاتھ پکڑکے جہان چاہتی
لے جاتی ایک عورت نے عرض کیا آپ سے کچھ کام ہے راہ مین بیٹھ گئے اور جبتک وہ
باتین کرتی رہی سنتے رہے ایکروز کوئی مسافر آپکے پاس آیا ہیبت سے کانپنے لگا فرمایا
مین بادشاہ نہین ایک قریشیہ عورت کا بیٹا ہون ابن عامر رض کہتے ہین مینے انکو نافہ صہبا
پر سواری جمار کرتے دیکھا نہ آپ کے ساتھ ضرب تھی اور نہ طرد اور نہ الیک اور آپ اپنے
یارون اور گھر والون سے امتیاز کسی کام مین دوست نہ رکھتے آپنے ہاتھ سے کپڑون مین
پیوند لگاتے اور نعلین مقدس گانٹھ لیتے اور گھر مین جھاڑو دیتے اور بکریان دوہ لیتے
اور کپڑون مین اگر کوئی چیز لگ جاتی اپنے ہاتھ سے دھو ڈالتے اور آپنے ہاتھ سے جانورونکو
گھانس دیتے اور کھولتے باندھتے خادمون کے ساتھ بازار سے سودا خرید لاتے چھوٹے
بڑے کو سلام کرتے رات دن کا لباس ایک رکھتے جو ضیافت کرتا قبول فرماتے اور جو کھلاتا
کھا لیتے ہر ایک سے تبسم اور کشادہ روئی کے ساتھ کلام کرتے گھر والون کی خدمت کرتے
اور مسجد کے بنانے مین بنفس نفیس شریک ہوئے اور غزوہ احزاب مین شکم سے فاقے پتھر
پیٹ سے باندہے یارون کے ساتھ خندق کھودتے ہرچند صحابہ نے رد کیا پر انہ فرمایا
کسی سفر مین بکری ذبح کرنے کی ٹھیری ایک صحابہ نے کہا ذبح کرنا اسکا میرے ذمہ ہے
دوسرے نے کہا مین گوشت بناؤن گا تیسرے نے کہا مین پکاؤن گا فرمایا مین لکڑیان جمع

کرلاؤن گا عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم کافی نہین آپ کس لیئے تکلیف اوٹھاتے ہین فرمایا
مین جانتا ہون تم کفایت کروگے مگر خدا تعالے اوسے دوست نہین رکھتا جو یارون سے
اپنا امتیاز چاہتا ہے الغرض تواضع سے کوئی خصلت بہتر نہین نعم اسم علو من الطاعات تحلیک
بذرۃ من الافتقار خدا کی خزانے طاعت سے بھرے ہین پس ایک ذرہ عجز و نیاز کا تجھپر لازم
ہے اور تکبر سے کوئی حرکت بدتر نہین کہ کسی گناہ سے انسان شیطان کے برابر نہین ہوتا جب
تکبر کیا اسکا اور اوسکا فعل ایکسا ہو گیا اسی آفت نے ابلیس کو کافر کیا اور اسی ہزار برس
کا محنت و مجاہدہ ایک لمحہ مین برباد کر دیا اللہ تعالے فرماتا ہے انہ لا یحب المتکبرین بیشک وہ
متکبرون کو دوست نہین رکھتا ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون قریب ہی پھیر دونگا
اپنی آیتون سے متکبرون کو کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار اسیطرح اللہ مہر کر دیتا
ہے ہر دل متکبر جبار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین خدا تعالے قیامت کو
تین شخصون پر رحمت نہ کرے گا ایک بوڑھا زانی دوسرا بادشاہ دروغ گو تیسرا مفلس متکبر
اور فرماتے ہین جسکے دل مین رائی برابر کبر ہوگا بہشت مین نجائے گا اور ارشاد ہوتا ہے
جو تکبر کرتا ہے خدا اوسے خوار کرتا ہے وہ اپنی نگاہ مین بڑا ہے اور لوگون کی نظر مین کتے
اور سور سے بدتر ہے اور فرماتے ہین متکبرون کو قیامت کے دن چیونٹیون کی شکل پہ
اوٹھاوینگے کہ کمال ذلت و خواری کے ساتھ لوگون کے پاؤن تلے پڑے ہوئینگے
حدیث مین ہے ایک شخص لباس فاخرہ پہنکر ناز کرتا اور اتراتا چلتا خدا نے اوسی زمین
مین دھنسا دیا کہ قیامت تک دھنستا رہے گا اور فرماتے ہین قیامت کو متکبرون پر ہرطرح
کی ذلت و خواری ہوگی بولس دوزخ مین ایک جیلخانہ ہے اوسکی طرف ہنکائے جائینگے
اور پیپ لہو دوزخیون کا پئینگے لکھا ہے موسی علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کیا
سب سے زیادہ دشمن تیرا کون ہے فرمایا جسکا دل متکبر اور زبان درشت اور آنکھہ حق
کیطرف سے بند اور ہاتھ بخیل اور خلق بد ہے ایکروز تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کا آسمان سے
اسقدر قریب ہوا کہ آواز فرشتون کی سنی گئی پھر زمین کیطرف چلا یہانتک کہ قعر دریا مین پہونچا اوسوقت غیب سے ندا آئی اگر سلیمان
دلمین یکذرہ کبر ہوتا زمین مین دھنس جاتا اور کبھی اس تخت کو نہ پہونچتا بنی اسرائیل مین ایک شخص عابد تھا اور ایک فاسق

عابد کے پاس آبیٹھا کہ شاید اوسکی صحبت سے خدا مجھپر رحم کرے عابد نے اوسے اوٹھا دیا کہ اوسکی
صحبت مجھے نقصان نہ پہونچاے پیغمبر وقت پر وحی آئی دونون سے کہدو عمل سری سے کرین
کہ فاسق کے سب گناہ بسبب عجز کے بخشے گئے اور عابد کے سب عمل بسبب تکبر کے حبط ہوے
اکثر نزد صحابہ ایک شخص کی تعریف کرنے حضرت نے فرمایا اوسمین علامت نفاق کی موجود
ہے یعنے اپنے سے کسیکو بہتر نہین جانتا نصر بن احمد بادشاہ نے بیٹے کو وصیت کی خزانہ وسپاہ
سے دل نہ لگانا کہ دولت معرض زوال مین ہے اور سپاہ منقلب الاحوال اگر ہمیشہ کے لیے
سبلای چاہتا ہے تو اضع کر جو دل اس دام مین پھنسے گا قیامت تک نہ چھٹے گا سید القوم
خادمھم کے معنے یہ ہین کہ جبکی تو خدمت کرے گا وہ تیرا محکوم اور تو اوسکا مخدوم ہو جایگا
ہارون رشید خلیفہ حسین شیبانی کی تعظیم کو اوٹھے اور اونہین تخت پر بٹھا کر آپ کھڑے
ہوسے وزیرون اور امیرون نے کہا یہ بات ہیبت سلطنت کے خلاف ہے فرمایا جو ہیبت
تواضع سے جاوے جانے ہی کے لائق ہے عمر بن عبد العزیز خلیفہ کا چراغ گل ہونے لگا مہمان
نے کہا مین تیل دے آؤن فرمایا مہمان سے کام لینا مروت کے خلاف ہے عرض کیا غلام کو
جگادون فرمایا ابھی سویا ہے آپ گھر مین گئے اور تیل لاکر چراغ مین ڈالا مہمان نے
عرض کیا اے امیر المومنین آپ اپنے ہاتھ سے ایسے کام کرتے ہین فرمایا جب بھی عمر تھا اور
اب بھی وہی ہون اور نہین ہو گیا امیر المومنین عمر رض جب ملک شام مین پہونچے پھٹے پرانے کپڑے
پہنے تھے فرمایا اگر اچھے کپڑے پہنون بہتر ہے کہ دشمنون کا ملک ہے اونپر رعب و عبرت ہو
پھر فرمایا خدا نے ہمین اسلام سے عزت دی دوسری چیز سے عزت نہ چاہین گے فضالہ حاکم مصر
بازار مین ننگے پاون پھرتے کسی نے کہا آپ حاکم ہو کر ایسا کرتے ہین فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تنعم سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کبھی ننگے پاون پھرا کرو اور کبھی جوتا پہنکر
ابو ہریرہ رض ایام حکومت مین لکڑیان اوٹھا لاتے تھے اور عمر رض ایام خلافت مین گوشت
ترکاری خرید لاتے سردار دونون جہان کے کوئی چیز اوٹھائے لاتے تھے کسی نے کہا مین
لے چلون فرمایا چیز والے کو اوٹھانا اپنے چیز کا مناسب تر ہے آدم علیہ السلام خیاطی اور
نوح علیہ السلام نجاری کرتے اور داود ایام سلطنت مین زرہ بناتے اکثر انبیا بلکہ خود سرور انبیا

ے بکبریا ان چرا ہین اگر مرتبہ کی بڑائی تکبر اور خود بینی سے حاصل ہوتی تو پیغمبری اونکو ملتی کاوس
واز اسباب اور نمرود و شداد و فرعون وہامان اس مرتبے کے لائق ہوتی امام غزالی فرماتے
ہین جو شخص متکبر کے ولپر نظر کرے کوئی شئے اس اوس سے بدتر نہین ظاہر اوسکا مورتون
کے مانند آراستہ اور باطن اوسکا کتون کی طرح موذی اور ناپاک ہے طاؤس نے ایک شخص
کو دیکھا کہ اتراتا چلتا ہے فرمایا یہ اوسکی چال نہین جو اپنے باطن کے حال سے واقف ہے
کہ کسقدر گندگی اوسمین بہری ہے مطرب نے مہلب بن صفرہ کو اس چال سے دیکھا فرمایا یہ چال
خدا کو ناپسند ہے کہا مجھے نہین جانتا مین کون ہون فرمایا جانتا ہون اول تو ایک گندہ پانی
تہا اور آخر مردار ہو جائے گا اور اب بہی سیکڑون پلیدی تجہمین بہری ہین ایک حکیم کسی
مغرور کے گہر گیا تہوک کی حاجت ہوئی اوسکے منہہ پر تہوک دیا وہ بہت خفا ہوا کہا مجہے
اسوقت تہوکنے کی ضرورت تہی بہت خیال کیا متکبر کے منہہ سے کوئی جگہہ بدتر نہ پائی امام
الطریقہ خواجہ بایزید بسطامی رح فرماتے ہین مینے تیس برس عبادت کی ایکدن غیب سے
آواز آئی اے بایزید خدا کے خزانے طاعتون سے بہرے ہین اگر اوس سے ملا چاہتا ہے
تواضع اختیار کر العزیز بڑائی اور عظمت ذات واجب کے لیے خاص ہی ممکن کے حق مین
کوئی کمال بندگی اور نیاز سے بڑہکر نہین خاک کہ ہزار ظلمت سے کمدر ہے کیا رتبہ رکہتی ہے
کہ نور مطلق کی صفت اپنے لیے ثابت کرے آج ہر شخص غرور و پندار مین گرفتار ہے حال سب
عزتین اوسکی عظمت و جلال کے سامنے پست اور سب کمال نقصان اور تمام ہستیان نیست
نظر آئینگی کل شیء ہالک الا وجہہ ملائکہ مقربین سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا اور انبیاء و مرسلین
ما عرفناک حق معرفتک وما عبدناک حق عبادتک کہتے ہوں اس جگہہ دم نہین مار سکتے جو غلام
سرکش اپنے مولے کا تاج سر پر رکہا اور اوسکے تخت پر بیٹہا چاہے مردود بارگاہ اور
مستوجب قہر ہے ذق انک انت العزیز الکریم حدیث قدسی مین آیا ہے کبریا میری چادر اور
عظمت میری ازار ہے جو مجہسے ان دونون مین جہگڑے گا دوزخ مین جائے گا اے عزیز
کہان تو اور کہان یہ صفت ذرا اپنی حقیقت دیکہہ ایک ناپاک پانی سے پیدا ہوا اوسوقت
کچہ قدرت نہ رکہتا تہا اور اب بہی ایک مکہی یا پسو تجہے ایذا دے کر اوڑ جائے تو اوس سے

بدلا نہین جا سکتا اور صورت و شکل کا یہ حال ہے اگر دو روز غسل نہ ہوے اپنی صورت سے
آپ کراہت و نفرت آوے ایک خیمہ چمڑے کا ہے اس پر تنا ہے پیٹ مین گوہ اور موت
اور ناک مین رینٹھ اور کان مین میل بھرا ہے بلکہ بچشم انصاف دیکھے تو وہ گوہ موت
ایک نفیس چیز تھی کہ تیرے جسم نے اوسے خراب کیا ہے باوجود ان خرابیون کے کس بات
پر ناز کرتا ہے یہ حسن و جمال ظاہری اور قوت و طاقت نہایت سریع الزوال ہے عمر دو روزہ
تک بھی وفا نہین کرتا چار دن مین جوڑ ہڈیون کے ڈھیلے ہو جاینگے اور پیٹھ جھک جاویگی
اور بال سفید ہو جاینگے اور چہرے پر جھریان پڑ جاوینگی اور دانت گر جاینگے آنکھ مین
روشنی نرہے گی اور سب اعضا بیکار ہو جاینگے مرکر قبر مین گل جاوے گا اور گوشت
خاک یا کیڑون کی خوراک ہو جاوے گا ع زلیخا و شیرین و لیلی جنکے حسن و جمال کے
اکناف عالم مین ایک دھوم ہے اب کہان ہین جو تو باقی رہے گا اور رستم و سہراب و سام
و نریمان جنکی زور و قوت کا جہان مین ایک شور ہے کدہر گیے جو تو نجاوے گا اسوقت اگر ایک
رگ بدن کی بگڑ جاوے یا کانٹا پاؤن مین لگجاوے سب زور و قوت ہوا ہو جاوے نسب پر کیون ناز
کرتا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے
جو زیادہ پرہیزگار ہے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جسکے عمل اچھے نہونگے
اوسے نسب فائدہ نہ بخشے گا باپ دادا کا کمال اولاد مین نہین آتا قریش اسمعیل و ابراہیم کی اولاد
مین تھے ہزارون اون مین مردود و کافر ہوے بنی اسرائیل پیغمبر زادگی پر ناز کرتے سیکڑون
سور اور بندر ہو گئے کنعان حضرت نوح پیغمبر کی طریق پر نہ تھا ہر چند اونہون نے سفارش
کی قبول نہوئی آخر طوفان مین غرق ہو گیا نوح اور لوط پیغمبر کی عورتین دوزخ مین گئین
اور آسیہ فرعون کی بی بی بہشتی ہوئین محمد بیٹا کعب بن اشرف کا تابعی ذی وقار اور عمرو
بیٹا سعد بن ابی وقاص کا لشکر اشقیا کا سردار ہوا ۵ عبرت سے دیکھ قدرت رب ودود کے
ظلمت سے نور نور سے ظلمت نمود ہے ٭ آدم زادان کیان آتش پرست اور بلال و صہیب
و سلمان خدا شناس بلال خال رخسارہ ایمان و سلمان غازہ چہرہ ایقان ہے اگر گبرو رومی حبشی
کو بلال اور لاکھ کسری کو سلمان اور ہزار قیصر کو صہیب پر قربان کرین بجا ہے ابوجہل کعبہ

مین مردود اور اویس یمن مین مقبول ہے حسن ز بصرہ بلال ز حبش صہیب ز روم ؂ ز خاک
مکہ ابوجہل اینچہ بوالعجبی ست ؂ آپ ہمیشہ سلمان و صہیب و عمار و خباب و بلال کے ساتھ صحبت
رکھتے قریش کے سرداروں نے کہا ہمین ان محتاجون کے پاس بیٹھنے سے شرم آتی ہے
انہین اپنے پاس مت بٹھاؤ فرمایا ما انا بطارد المؤمنین مین مسلمانون کو ہکانے والا نہین اور
بغوی کی روایت مین ہے اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری نے کہا اگر آپ صدر
مجلس مین بیٹھین اور بلال و صہیب و عمار و خباب و سلمان دور جہان انکے بیٹھنے کا موقع
ہے بٹھا کرین تو ہم آپکی مجلس مین حاضر ہو کر دین کی باتین سیکھا کرین حکم آیا ولا تطرد الذین
یدعون ربہم بالغدوۃ والعشی یریدون وجہہ مت ہکال اونکو جو دن رات اپنے رب کو پکارتے ہین
اوسکی رضا چاہتے پس آپنے اونکی استدعا قبول نہ فرمائی اور ہمیشہ ان مسکینون کے ساتھ بیٹھتے
اور فرماتے میری زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہے اگر تمہارا حشر میرے ساتھ ہوگا تو مسکینونکو ایسا فخر حاصل ہو تاکہ
دو جہان مین سوائے دوسرے کی کیا مجال جو اونسے امتیاز چاہے اور اونکی خاک قدم سے عار کرے موسی علیہ السلام نے جناب الٰہی مین
عرض کیا یا رب این اطلبک خدایا تجھے کہان ڈھونڈھون فرمایا عند المنکسرۃ قلوبہم شکستہ دلونکے پاس
عرض کیا مجھسے زیادہ شکستہ دل کوئی نہین فرمایا تو مین وہان ہون جہان تو ہے کسی نے ایک بزرگ
سے پوچھا تمہارا نسب کیا ہے فرمایا اول نطفہ تھا آخر مردار ہو جاؤنگا پھر ترازو مین عمل
تولے جائینگے اگر نیکی غالب ہوئی تو بزرگ اور جو بدی زائد ہوئی تو ایک نالائق خوار ذلیل
ہون مال و جاہ دنیا آراستہ ہے اوسپر ناز کرنا اور اترانا ایسا ہے جیسے ایک شخص مجلس
عشرت تیار کرے اور کٹنی ایک ضعیفہ کوڑھن کو کہ پیپ اور لہو اوسکے بدن سے بہتا ہو بناو
سنوار کر اور لباس تکلف پہنا کر اور عطریات ملکر اوسکے پاس لائے اور وہ رات کی تاریکی
اور شراب کی مستی مین حسینہ اور جمیلہ سمجھکر کمال رغبت کیساتھ مباشرت کرے صبح کو جب بیدار ہو
اور خمار شراب کا اوترے صورت ناپاک اوسکی نظر آئے اور بدن اور کپڑے اپنے انواع
نجاسات سے ملوث پائے ؂ بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ؂ کہ با کہ باختہ عشق در شب
دیجور ؂ علاوہ برین یہ مال و جاہ کہ ہزار محنت و مشقت سے ہاتھ آیا ہے زوال سے خالی نہین
یا یہ تجھے چھوڑ دیگا یا تو اسے چھوڑ کر چلا جائیگا واضرب لہم مثل الحیوۃ الدنیا کما انزلناہ

من السماء فاختلط به نبات الارض فاصبح هشیما تذروه الریاح امام جعفر صادق فرماتے ہین
اے فرزند آدم اوس شئی کی فوت پر کہ پھر تیرے پاس نہین آسکتی کیون تاسف کرتا ہے اور اوسکے
ہونے پر جسے موت تیرے قبضے مین نہ چھوڑے گی کیون خوش ہوتا ہے ایک حکیم کہتا ہے
جو دنیا پہ فخر کرے گا موت کے وقت اپنی غلطی پر پشیمان ہوگا اور جو مضبوط مکانون پر
فخر کرے گا قبر کی تنگی دیکھکر اپنی خطا پر متنبہ ہوگا اور جو مال پر فخر کرے گا حساب کے وقت
اوسکی برائی سمجھے گا اور جو گناہ کرکے خوش ہوگا دوزخ کا عذاب دیکھکر اپنی حماقت پر
نادم ہوگا ایک حکیم سے کسی نے تکبر کیا کہا اگر تو گھوڑون پر فخر کرتا ہے تو وہ اچھے ہین
تجھے کیا اور جو ہتیارون پر اتراتا ہے تو اونکی خوبی تجھہین نہ آجاے گی اور جو باپ دادا
پر فخر کرتا ہی تو اونکی صفات تجھہ مین موجود نہین پھر تجھکو بزرگی کسطرح حاصل ہوئی الباب العلم والعبادہ دوسری صفت خدا کی ہے اور قدرت ... [illegible]
جو شخص آفات عبادت سے آگاہ ہے ہر طاعت مین اسقدر خائف رہتا ہے کہ عاصی معصیت
مین نہین رہتا رابعہ کہتی ہین استغفر اللہ من قلة صدقی فی قولی استغفر اللہ علوہم و جلیہ
اونکے حق مین وارد نہین جو شراب پیتے او زنا کرتے ہین بلکہ اونکی جو نماز و روزہ و صدقہ
و زکوۃ ادا کرتے اور اوسکے رد ہونے سے ڈرتے ہین اول شیطان بندی کو عبادت سے
منع کرتا ہے جب بندہ کہتا ہے دنیا فانی ہے اور سفر دراز درپیش ہے بے توشہ و زاد
کسطرح قطع ہوگا تو کہتا ہے جلدی کیا ضرور ہے ابھی عمر بہت ہے عبادت کر لینا جب بندہ
کہتا ہے موت میرے اختیار مین نہین اور وقت اوسکا معلوم نہین شاید ابھی مر جاؤن
اور حسرت عبادت کی گور مین لے جاؤن تو کہتا ہے عبادت مین جلدی کر کہ نامۂ اعمال
مین نیکیان زیادہ ہوجائین جب بندہ کہتا ہے دو رکعت نماز خشوع و خضوع و قرار
و سکون کے ساتھ بہت رکعتون سے جو جلد جلد پڑھی جائین بہتر ہے کہتا ہے نماز اچھی طرح
ادا کر دیکھنے والے تجھے اچھا سمجھین جب بندہ کہتا ہے مجھے خدا سے کام ہے اوسکی عبادت
اورون کے دکھانے کے لیے کرنا نری بے حیائی ہے کہتا ہے اگرچہ تجھے خلق سے کچھ کام نہین
مگر وہ خود ظاہر کرے گا اور لوگون کے دل مین تیری قدر و منزلت بڑھائے گا جب بندہ
کہتا ہے دنیا کی قدر و منزلت بیکار ہے مجھے عزت آخرت کی درکار ہے تو کہتا ہے اسقدر

مشقت نہ کر اگر ازل مین تجہے بہشتی کیا عبادت کی کیا حاجت اور جو دوزخی کیا تو اوس سے
کیا فائدہ حاصل ہوگا بندہ کہتا ہے کہ عبادت و ریاضت میرے حق مین ہر حال مفید ہے
اگر بہشتی ہون تو مرتبہ بڑہے گا اور خدانخواستہ دوزخی ہون تو عذاب کم ہوگا اسلئے کہ
خدا محنت کسی کی رائگان نہین کرتا اوسوقت شیطان لاچار ہو جاتا ہے اور نفس سے کہ اوسکا
اوستاد ہے مدد چاہتا ہے کہ اوسے عجب کی گمراہی مین ہلاک کرے انسان کو چاہیے کہ جسوقت
یہ سرکش اترائے کہے اے نفس تیری نماز اگرچہ لاکہہ اخلاص کے ساتہہ ہو اس سے زیادہ نہین
جیسے کوئی مفلس نادار مٹہی بہر جو بادشاہ کے حضور بہیجے خدائے تعالے تیرے اس حقیر
تحفے کی پروا نہین رکہتا مین نے کے تو تمیز کی لنفسہ ہان اگر عجز و نیاز کے ساتہہ پیش کریگا
غالب ہے کہ اپنے فضل و کرم سے قبول کرے گا اور جو ذرا اگر دن اوٹہائی تیرے سر پہ
مارے گا تہوڑی تنخواہ پہ بادشاہ کی خدمت کرتا ہے اور اوسکی سواری کے ساتہہ دوڑتا ہے
اور اوسکے دشمن سے لڑکر جان کہوتا ہے بادشاہ حقیقی ہزاران کروڑون نعمت عطا کرتا ہے
اگر دو رکعت ہزار نقصان و عیب کے ساتہہ اوسکے واسطے پڑہین کیا کمال کیا اور کیون
اتراتا ہے آدمی علم پر اتراتا تو محض جہالت ہے اگر علم رکہتا شیطان اور نفس کے فریب مین نہ آتا دانا
کہین نادان کا دہوکا کہاتا ہے حضرت فرماتے ہین آفۃ العلم الخیلاء آفت علم کی اترانا ہے مثال
تیری اوس مریض کے مانند ہے کہ دوا اپنے مرض کی جانتا ہے اور استعمال نہین کرتا آیا ایسا
جاننا کچہہ کام آتا ہے نجات اسمین ہے کہ ہوائے نفس کا خلاف کرے قد افلح من تزکی ونہی النفس
عن الہوی نہ اسمین کہ جانے اور زبان سے کہے کہ ہوائے نفس کا خلاف چاہیے اگر تو اپنی
حقیقت سے واقف نہین تو دعوی علم بیجا ہے جو آپکو نہ جانے گا کیا جانے گا اور جو واقف
ہے تو اورون کی تعریف و ستائش پر کیون بہولتا ہے لیس الخبر کالمعاینۃ اگر کوئی تجہے
شیخ و مخدوم کہے فریفتہ نہو اور یہ دعا پڑہو اللہم اجعلنی خیرا مما یظنون ولا تؤاخذنی بما یقولون
واغفر لی ما لا یعلمون وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی النبی الکریم
صاحب الخلق العظیم وآلہ واصحابہ اجمعین چھٹا باب خصائل بشریہ کے بیان مین
بادشاہون کا دستور ہے جب کسی کو اپنی عنایت سے مخصوص فرماتے ہین ایک خاص معاملہ ۲۶

کے ساتھ جس سے اوسکی قدر و منزلت ہر شخص کے نزدیک بڑھ جائے ممتاز کرتے ہین اسیطرح
پروردگار عالم نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام خلق سے بغیر یہ عنایت مخصوص کرکے
اپنی خاص مہربانیون کے ساتھ مشرف کیا اور سب پیغمبرون کی صفات اوس ذات بابرکات
مین جمع کرکے ہزارون کمالات کے ساتھ کہ بالاصالت کسیکو حاصل نہوئی مخصوص فرمایا از انجملہ
تقریر نے تنوع خصائص سے زیادہ اپنی تفسیر اور وسیلہ نجات مین جمع کیے یہ مختصر اسقدر گنجائش
نہین رکھتا لہذا بارہ خاصون کے بیان پر اقتصار ہوتا ہے **اول محبوبیت مطلقہ** کہ آپ باعتبار
جملہ صفات وجہات کے ہر زمانے مین خلائق بلکہ خود خالق کے محبوب ہین مثلاً عالم سے بسبب
علم کے اور زاہد سے بسبب زہد کے حسین سے بسبب حسن کے اور عادل سے بسبب عدل
کے محبت ہوتی ہے اور آپکی جملہ صفات ظاہری و باطنی و اختیاری و غیر اختیاری متساویۃ
الاقدام ہین حسین سے اسیوقت تک محبت رہتی ہے جبتک حسن باقی ہے جب حسن جاتا
رہتا ہے محبت بھی جاتی رہتی ہے اور آپکی ہر صفت کمال زوال سے منزہ و بہتر بلکہ یوماً
فیوماً ترقی پہ ہے وللآخرۃ خیر لک من الاولی اور بعض اشخاص سے معاصرین محبت رکھتے ہین نہ
لاحقین اور بعض سے لاحقین محبت رکھتے ہین نہ معاصرین مگر آپسے ہر وقت اور ہر زمانے مین اہل کمال کو محبت رہے اور اسیطرح
بعض اشخاص سے اسلیئے کہ اپنے دوست ہین محبت اور اس جہت سے کہ دشمن سے ملتے ہین
کدورت ہوتی ہے مگر آپکی ذات پاک مین کوئی صحبت منافی محبوبیت کی نہین بعض لوگون سے
بعض خلق کو محبت ہوتی ہے اور بعض کو نہین مگر اوس جناب سے تمام جن اور فرشتے اور
انسان بلکہ وحش و طیر محبت رکھتے ہین سوا اونکے جنکو جناب باری نے روز ازل بدنصیب
کیا اور لوح محفوظ مین شقی لکھا یا العزیز خلق کا کیا ذکر خود خالق اون سے محبت رکھتا ہے
غور کر کس محبت سے اونکے شہر و وطن کی قسم کہاتا ہے لا اقسم بہذا البلد وانت حل
بہذا البلد لا زائدہ ہے یعنے مین اس شہر کی قسم کہاتا ہون اسلیئے کہ تو اس شہر مین رہتا ہے
ابن عباس کہتے ہین مین نے نہ سنا کہ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے شہر اور
عمر کی قسم کہائی ہو سورۂ حجر مین ہے یہ قسم ایک سر مکنون ہے کہ کوتاہ بینون کی نظر اوسکی ادراک
سے قاصر ہے جو لوگ پاک نظر راز دنیا نہ عاشق و معشوق سے واقف ہین حقیقت و لذت

ان باتون کی اوٹھاتے ہین عمر رضی اللہ عنہ حضرت سے عرض کرتے ہین میرے ماں باپ آپ پر قربان
ہون بزرگی آپکی خدا کے نزدیک اس حد کو ہو پہنچی کہ آپکی زندگی اور شہر کی قسم کہائی
بعض کہتے ہین لا نافیہ ہے یعنے اگرچہ یہ شہر کمال معظم و مکرم ہے مگر جو اسکے رہنے والون نے
تجہے نکالدیا تو اب یہ شہر قابل قسم کہانے کے نرہا و آشنایان رموز مودت و دانایان اسرار
عشق و محبت اس مقام پر ایک نکتہ عجیب بیان کرتے ہین جس سے معنی بلا تکلف مطابق لفظ
کے ہو سکتے ہین اور وہ یہ ہے کہ جاننے والا اپنے محبوب کی بہی قسم کہانا بہی نہین گوارا
کرتا گویا ارشاد ہوتا ہے کہ ہم اس شہر کی قسم نہین کہاتے اسلیئے کہ تو اسمین رہتا ہے اور یہ شہر
تجہسے نسبت رکہتا ہے یوسف علیہ السلام کو دودہ پیتے بچے کی گواہی اور موسی علیہ السلام
کو پتہر کے کپڑے جانے اور عیسی علیہ السلام کو پیدا ہوتے ہی گویائی بخشنے سے دشمنون کی بدگمانی
سے پاک کیا عائشہ صدیقہ پر جب بہتان اوٹہا خود گواہی دی اگر چاہتا تو ایک لڑکے درخت
اور پتہر اونکی طہارت پر گواہی دیتا مگر منظور یہ تہا کہ اپنے پیارے کی بی بی کی طہارت پر خود
گواہی دون ہر شخص اوسکی رضا چاہتا ہے اور وہ محمد کی رضا چاہتا ہے ولسوف یعطیک
ربک فترضی فلنولینک قبلۃ ترضاہا عزیز غور کر پروردگار تقدس و تعالی نے سوا اونکے
کسکی زندگی کی قسم کہائی لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون اور کسکے شہر کی زمین اپنی طرف نسبت
فرمائی الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا کسکی محبت اپنی محبت کے ساتہہ ذکر
کی اور کسکی طاعت اپنی طاعت سے مقرون فرمائی کسکی بیعت کو اپنی بیعت کہا اور کسکے
ہاتہہ کو اپنا ہاتہہ قرار دیا یہانتک کہ آپکے فرمان بردارون کو اپنا محبوب فرمایا قل ان کنتم
تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ عائشہ صدیقہؓ آپ سے عرض کرتی ہین یا رسول اللہ مین تمہارے
رب کو دیکہتی ہون کہ تمہاری خواہش و مراد مین شتابی کرتا ہے یعنے وہی کرتا ہے جسمین آپکی
خوشی دیکہتا ہے اور ابن عباس اور ابو الجوزا تابعی کہتے ہین خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے کسیکو زیادہ بزرگ نہ پیدا کیا اور سوا آپ کے کسیکی عمر و حیات کی قسم نہ کہائی اے عزیز
اثر اسی محبت کا ہے کہ ایک عالم اوس جناب پر شیدا ہے سیکڑون دلفگار گہر بار چہوڑ دنیا و دولت
سے منہہ موڑ اوسکے کوچے مین آپڑے اور لاکہون جان نثار اوسکے شوق مین محمد محمد کہتے

جان سے گذر گئے صدیق اکبرؓ نے تمام مال ومتاع آپکی محبت مین صرف کردیا یہانتک
کہ گدڑی پہننے کے لائق کپڑا گہر مین نہ تہا کملی مین کانٹے لگائے جب وقت جان نثاری کا آیا
گہربار مال ودولت زن وفرزند عزیز وقریب شہر ووطن چہوڑکر آپکے ساتھ ہولئے غار تیرہ و
تاریک مین بے دہڑک چلے گئے اور اوسے صاف کرکے سوراخ اوسکے بدن سے کپڑے پہاڑکے
بند کیے ایک سوراخ باقی رہا اوسپر اپنا انگوٹہا رکہدیا اور آپکو بلایا آپنے اونکے زانو پر
آرام فرمایا اوس مین ایک سانپ مدت سے بہ تمنائے دیدار سید ابرار رہتا تہا ہرچند
ابوبکر کی انگوٹہی پر اوسنے اپنا سر رگڑا مگر آپنے اس خیال سے کہ جان جائے مگر محبوب کی نیند
مین خلل نہ آئے پاؤن نہ ہٹایا اوسنے انگوٹہے مین اس زور سے کاٹا کہ اونکے آنسو
نکلکر حضرت کے چہرہ مقدس پر پڑے آپ بیدار ہوے حال پوچہا عرض کیا آپنے اپنا تہوک
وہان لگا دیا زہر نے کچہ اثر نہ کیا مگر بعض علما کہتے ہین آخر عمر مین اثر اوسکا ظاہر ہوا اور اوسی
صدمے سے انتقال فرمایا عمر بن الخطاب رض جس وقت مسلمان ہوے مرنے پر مستعد ہوکر مجمع کفار
مین فضائل دین اسلام باعلان تمام بیان کیے اور حضرت کے انتقال کے دن ایسے
بیہوش ہوگئے کہ دروازہ مسجد پر تلوار لیکر آ بیٹہے کہ جو شخص کہے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے انتقال فرمایا اوسے قتل کردونگا عثمان غنی رض کے اوسدن شدت غم سے زبان بند ہوگئی
مولی علی کئی دن بے حواس رہے جس روز حضرت نے مدینہ کو ہجرت کی بے خوف وخطر
حضرت کے بستر پر سو رہے یہ خیال نہ کیا کفار حضرت کی قتل پر مستعد ہین شاید اون کے
شبہہ مین مجہے مار ڈالین بلال رض امیہ کے غلام تہے جب مسلمان ہوگئے امیہ اونکا دشمن ہوگیا دوپہر مین
گرم ریت پر لٹاتا اور کانٹے بدن مین چبوتا اور کوڑے مارتا اور کہتا اب کبہی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا نام نہ لینا جب ہوش آتا کہتے احد احد اگرچہ وہ ظالم اسیطرح اونکو ایذا دیتا
یہانتک کہ صدیق اکبر رض نے مول لیکر آزاد کیا جس روز انتقال فرماتے تہے عورت اونکی
کہنے لگی واکرباہ بڑی سختی کا وقت ہے فرمایا واطرباہ بڑی خوشی کا وقت ہے کہ اب ہم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے یارون سے ملینگے کہتے ہین عبد اللہ بن زید انصاری
اپنے باغ مین میوہ چنتے تہے کہ حضرت کے انتقال کی خبر پہونچی جناب باری مین دعا کی الہی

مین تیرے حبیب کے پاس سے ابھی آیا ہون نہین چاہتا کہ اونکے قدم دیکھکر دوسرے کا منہہ
دیکھون مجھے اندھا کر دے کہ نظر میری روے اغیار پر نہ پڑے دعا اونکی قبول ہوئی اور بینائی
جاتی رہی بیضاوی کلبی واحدی صاحب لباب ابن ابی الدنیا نقل کرتے ہین ثوبان موے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکروز آپکی خدمت مین آئے رنگ اونکا متغیر تھا اور آثار
رنج وملال چہرے سے نمایان آپنے سبب پوچھا کہا یا رسول اللہ نہ مجھے درد ہے نہ بیماری مگر جسوقت
آپکو نہین دیکھتا بے تاب ہو جاتا ہون کل قیامت کے دن اگر بہشت مین جاؤنگا اپنے اعمال
کے موافق مرتبہ و مقام پاؤنگا آپکا مکان ہم لوگون سے بلند ہوگا وہان کسطرح پہونچونگا یعنے
جسوقت آپکی صورت نہ دیکھونگا بہشت سے کیا لطف حاصل ہوگا اونکی تسکین و تسلی کے لیے

آیت اوتری ناولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا بشارت اے محبو مقام تہنیت ہے کہ یہ قصہ تمہین وصل دائمی کی خبر
سناتا ہے انسؓ کی حدیث مین آیا ہے من احبنی کان معی فی الجنۃ جو مجھسے محبت رکھیگا بہشت
مین میرے ساتھ ہوگا اور صفوان بن قدامہ کی روایت مین آیا المرء مع من احب لکھا ہے
جناب سیدہ بعد وفات حضرت کے چھ مہینے زندہ رہین سوا رونے کے کچھ کام نتھا یہانتک
کہ روتے روتے انتقال کر گئین ابن اسحق کہتے ہین انصار مین ایک عورت تھی شوہر اور باپ
اور بھائی اوسکے جنگ احد مین شہید ہوے جب اوسے خبر پہونچی کہا حضرت کا کیا حال
ہے لوگون نے کہا بخیریت ہین کہا اب جو مصیبت ہے آسان ہے جنگ احد مین جسوقت شیطان نے
پکارا الا ان محمدا قد قتل خبردار ہو بیشک محمد شہید ہوے یہ خبر سنکر مسلمان ایسے سراسیمہ
اور بے حواس ہو گئے کہ آپس مین لڑنے لگے اور کئی مسلمان مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے
انس بن نضر انصاری نے جب یہ خبر سنی بیتابانہ کفار کے لشکر مین گھس گئے او نشتر زخم
کھاکر شہید ہوے زخمون کی کثرت سے نعش اونکی پہچانی نجاتی اونکی بہن نے اونگلی کے
نشان سے پہچانی احد کی لڑائی مین عمرو بن معاذ رض شہید ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکی ماں سے تعزیت کی اونہون نے کہا یا رسول اللہ خدا نے آپکو سلامت رکھا
تو مجھے بیٹے کا غم نہین ایک عورت نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رض سے عرض کیا مجھے زیارت

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منور کی کرا دیجئے آپنے قبر شریف کھولی اسقدر بیتاب ہوئے
کہ روتے روتے دم نکل گیا صحابہ کرام رض کا یہ حال تھا جب آپ سے کلام کرتے کہتے یا نبی
انت وامی ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور بعد وفات جب آپکا ذکر سنتے روتے
اور بکمال خشوع سے بدن اونکے کانپنے لگتے طبرسی نے مجمع البیان مین انا فتحنا کی تفسیر مین
لکھا عروہ بن مسعود کفار کیطرفسے سوال جوابکے واسطے آیا آپکے یارون کو دیکھا کہ آپکے
حکم پر دوڑتے ہین اور آب وضو پر اسطرح گرتے ہین گویا تلوارون سے کٹکر مر جاینگے
اور آپ کلام کرتے ہین تو خاموش ہوجاتے ہین اور بسبب ادب کے آنکھ اوٹھا کر نہین دیکھتے
جب اپنی قوم کے پاس گیا کہا خدا کی قسم مین بادشاہان روم وحبش وایران کے دربار
مین گیا مگر کسی بادشاہ کے مصاحبون کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون سے ادب و تعظیم
مین بہتر نہ پایا مالک رح کہتے ہین ایوب سختیانی جب حضرت کا ذکر سنتے اسقدر روتے کہ
ہم اونپر رحم کرتے اور عبد الرحمن بن قاسم کا یہ حال ہوجاتا گویا رنگ اونکے بدن کا کسینے
نچوڑ لیا اور بات نہ کرسکتے اور زہری ایسے بیہوش ہوجاتے گویا ہم کو نہین اور وہ ہمین
نہین پہچانتے اور صفوان بن سلیم اسقدر روتے کہ لوگ اونہین روتا چھوڑکر اوٹھہ کھڑے
ہوتے اور قتادہ جب حدیث سنتے بے اختیار چیخنے فی الواقع یہ لوگ مصداق اوس حدیث
کے تہے کہ زیادہ چاہنے والے مجھے میری امت سے وہ لوگ ہین جو میرے بعد آئینگے
اونمین کا دوست رکھیگا کہ اپنے اہل اور مال کے بدلے مجھے دیکھے یعنے یہ آرزو کریگا کہ جورو
بچے مال اسباب جاتا رہے مگر کسیطرح حضرت کا جمال مبارک نظر آجاے حکایت ابن
عساکر نقل کرتے ہین آپنے ایک گدہے سے نام اوسکا پوچھا عرض کیا یزید بیٹا شہاب کا خدانے
میرے نسب مین ساٹھہ گدہے پیدا کئے اونپر ہمیشہ پیغمبر سوار ہوتے تھے اب اوس نسل مین
سوا میرے اور پیغمبرون مین سوا آپکے کوئی باقی نہین امیدوار ہون آپکی سواری مین
رہون اور مین ایک یہودی کے پاس تہا قصدًا اوسے گرا دیتا وہ مجھے مارتا اور بہوکا رکھتا
آپنے اوسکا نام یعفور رکہا جسے بلایا چاہتے اوسے بھیجتے دروازے پر سر اپنا مارتا جب صاحبخانہ
باہر آتا اشارہ کرتا جسے حضرت نے یاد فرمایا ہے جس روز حضرت نے رحلت فرمائی اوسنے

مفارقت کی تاب نہ لائی گویئن مین گرگر مر گیا بطریق متواتر مروی ہے جب جماعت کی کثرت ہونے لگی منبر خطبے کے لیئے تیار ہوا جسوقت حضرت نے منبر پر قدم رکھا ستون مسجد شریف کا جسپر تکیہ لگا کر خطبہ پڑھتے تھے آپکی جدائی سے رونے لگا ؎ استن حنانہ از ہجر رسول ٭ نالہ میزد ہمچو ارباب عقول ٭ گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ٭ گفت جانم از فراقت گشتہ خون تکیہ ات من بودم از من تاختی ٭ بر سر منبر تو مسند ساختی ٭ آپ نے یہ حال پر ملال اوسکا دیکھکر اپنے سینے سے لگایا آپ فرماتے ہین اگر مین تسکین اوسکی نہ کرتا قیامت تک اسیطرح روتا رہتا دارمی نے روایت کیا پہر آپ نے اوس ستون سے کہا اگر تو کہے تجھے تیرے باغ مین لگا دون کہ پہر تجھہ مین برگ و بار آئین اور جو کہے جنت مین پہونچا دون کہ دوستان خدا تیرا میوہ کہائین اوسنے جنت پسند کی آپنے فرمایا قد اختار دار البقاء علی دار الفناء آخرت دنیا پر اختیار کی مگر قاضی عیاض کی روایت مین ہے آپنے اوسے منبر کے تلے دفن کیا ؎ آن ستون را دفن کردند زمین ٭ تا چو مردم حشر یابد روز دین ٭ تا بدانی ہر کہ را یزدان بخواند ٭ از ہمہ کار جہان بیکار ماند ہر کرا باشد ز یزدان کار و بار ٭ یافت بار آنجا و بیرون شد ز کار ٭ جب خلافت عثمان رضہ مین مسجد کشادہ ہوئی ابی بن کعب رضہ اوسے اوکہیڑ کر اپنے گہر لے گئے اور اسفرائینی نے روایت کیا جب وہ رونے لگا آپنے اپنے پاس بلایا زمین چیرتا آیا آپنے اوسے بدن مقدس سے چپٹایا پہر حکم ہوا اپنی جگہہ چلا جا فورًا چلا گیا حکایت کسینے امام شافعی سے کہا معجزہ حضرت عیسے کا یعنے مردون کو زندہ کرنا نہایت عجیب تہا فرمایا رونا ستون کا حضرت کے فراق مین اوس سے زیادہ عجیب و غریب تہا اور یہ صحیح ہے اسلیے کہ مردہ ایک وقت مین ذی روح تہا صورت انسانیہ کہ صلاحیت نفس ناطقہ کی رکہتی ہے موجود ہے بخلاف لکڑی خشک کے کہ اصلا صلاحیت حیات کی نہین رکہتے اور کبہی روح حیوانی سے مستفیض نہی ہوئے اور اس قصے مین بیماران محبت کے لیے بڑی بشارت ہے کہ از شوق اور رغبت محبت سے چوب خشک ہمکنار ہی جانان سے برومند ہوئی جو آدمی حضرت کی محبت مین جان و مال قربان کرے گا آپکے دیدار سے کسطرح محروم رہے گا ابو القاسم بغوی نقل کرتے ہین حضرت خواجہ حسن بصری جب حدیث ستون کی بیان کرتے کہتے جو آدمی حضرت کی محبت سے

بے بہرہ ہے سوکھی لکڑی سے بدتر ہے اے عزیز عجیب صد عجیب کہ چوب خشک آپکے شوق مین
روئے اور انسان اس دولت سے بے بہرہ رہے جو خدا اور رسول سے محبت نہین رکھتا
دعوے انسانیت اوسے زیب نہین دیتا صوفیہ کرام فرماتے ہین پانی یا ہوا پر مصلے بچھاکر نماز
پڑھنا کچھ کمال کی بات نہین کہ پرند ہوا پر اور مچھلیان پانی مین خدا کی عبادت کرتی ہین بالاجماع
انسان اور دیگر حیوانات مین محبت ہے اے عزیز محبت اصل کار ہے جسے محبت نہین اوسکے
ایمان مین نقصان ہے امام غزالی احیاء العلوم مین روایت کرتے ہین سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین کسیکا ایمان ٹھیک نہین ہوتا جبتک خدا اور رسول کو سب سے زیادہ دوست
نہین رکھتا اور محبت مستلزم طاعت ہے آدمی جسے چاہتا ہے اوسکی فرمان برداری اور
اسکی رضا مین شب و روز مصروف رہتا ہے پس دعوے محبت خدا و رسول بدون اتباع سنت
اور دعوے کمال ایمان بدون محبت سراسر لاف و گزاف ہے اسیواسطے ارشاد ہوا کسیکو
ایمان حاصل نہین ہوتا جبتک خواہش اوسکی میری شریعت کے تابع نہو جاوے ~ تعصی
الاله وانت تظهر حبه ٭ هذا لعمري في القياس بديع ٭ لو كان حبك صادقا لاطعته ٭ ان المحب
لمن يحب مطيع ٭ اے عزیز تو حرام و حلال کی مطلق پرواہ نہین رکھتا باوجود اسکے دعوی محبت
لغو پر بن دعوے غلط ذرا گریبان مین منہہ ڈال اور خدا و رسول سے شرما کہ کیا کہتا ہے
اور کیا کرتا ہے رات دن تحصیل جاہ و مال مین مشغول اور شب و روز دنیا کے کامون مین مصروف
ہے کسیوقت خدا اور رسول کا بھی دل مین خیال آتا ہے آئین قانون اور حکام دنیا کی باتین
کس شوق و ذوق سے سنتا ہے اگر کوئی شخص پھر پھر کہتا ہے فلان حاکم نے یہ حکم دیا اور
فلان صاحب فلان ضلع کو بدلا گیا اور فلان معاملے مین یہ چٹھی اور یہ سرکلر آیا تو ہرگز دل
نہین گھبراتا اور قرآن و حدیث سنے اور مجلس وعظ مین بیٹھنے کی گھڑی بھر تاب نہین لاتا
اوسوقت ہزارون کام یاد آتے ہین اور ناچ رنگ کی مجلس مین کوئی کام یاد نہین آتا دنیا
کا ہر معاملہ خوب تحقیق کرتا ہے اور مسائل کی تحقیق سے کچھ کام نہین رکھتا عالم کے پاس جانے
بلکہ مسجد مین نماز جماعت پڑھنے سے عار آتی ہے اور معاملات دنیا کے لیے اہلکارون کے
گھر جانے سے عزت مین بٹہ نہین لگتا اگر حاکم ملاقات کے لیے صبح کے وقت طلب کرتا ہے اندھیر

نیند نہین آتی اور جو بیٹھنے کا حکم دیتا ہے تو خوشی سے جامے مین نہین سماتا حاکم حقیقی ہر روز
پانچ بار اپنے دربار مین بلاتا ہے اور ہر دو رکعت مین ایکبار اپنے حضور بیٹھنے کا حکم فرماتا ہے
اور تو نہ اوسکا حکم قبول کرتا ہے نہ اس عزت و امتیاز سے خوش ہوتا ہے ہزارون روپیہ فسق
و فجور و اسباب جاہ و تجمل مین اوٹھانا آسان ہین اور ایک پیسا زکوۃ کا دینا ناگوار
رسوم ممنوعہ ترک کرنا وضعداری کے خلاف سمجھتا ہے اور امور خیر مین وضعداری کا بھی
لحاظ نہین اونے حیلے سے چھوڑ دیتا ہے بلکہ بعض ممنوعات شرع سے جنسے خدا اور رسول ناراض
ہین خیر سمجھ لیا ہے اور اونکے ارتکاب مین نماز و روزے سے زیادہ اہتمام کرتا ہے امیرون
اور اہلکارون کی تعظیم دل سے کرتا ہے اور علما اور مشائخ و سادات کی کچھ حقیقت نہین سمجھتا
کیا وصیت اپنے رسول کی بالکل بھلا دی کہ مین تم مین چھوڑنے والا ہون دو چیزین بھاری
ایک کتاب اللہ دوسرے عترت اپنی کہ نہ تیرے دل مین خادمان کتاب کی کچھ عزت رہی اور
نہ اولاد نبی کی کچھ قدر و منزلت علما کیطرف اوسوقت رجوع کرتا ہے جب کسی جھگڑے مین
فتوی لکھانے کی ضرورت ہوتی ہے کیا نماز و روزہ و حج و زکوۃ و تمام فرائض و واجبات
اور بیع و شرا و اجارہ و مزارعت وغیرہا معاملات کے مسائل تجھے معلوم ہین اور اون مین
رعایت شرع کی کرتا ہے یا احکام شرعیہ صرف اوسی صورت مین واجب العمل ہین جب تیرا کسی شخص سے
جھگڑا ہو اور سوا اسکے دوسری تدبیر بھی ہاتھ نہ آئی یہ رجوع ہرگز اسلیے نہین کہ شرع کی
تیرے دل مین قدر و منزلت یا خدا کا حکم تجھے پسند ہے بلکہ اس غرض سے کہ اوسکے ذریعے
سے مال دنیا حاصل کرے اسی لیے اگر فتوی شرع کا موافق مطلب کے ہوتا ہے مانتا ہے ورنہ
دوسری فکر مین پڑتا ہے اور اوسے پھاڑ کر پھینکدیتا ہے باوجود اسکے ابھی دعوی اسلام
باقی ہے سبحان اللہ یہ منہہ اور یہ دعوے غور سے دیکھہ پروردگار تقدس و تعالے اس باب مین
کیا فرماتا ہے فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر
ذلک خیر و احسن تاویلا الم تر الی الذین یزعمون انہم آمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک
یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلہم ضلالا بعیدا
ان آیتون سے صاف ظاہر ہے کہ خدا اور رسول کا حکم چھوڑ کر شیطان کیطرف رجوع کرنا اور

اوسے اپنے معاملات مین حاکم بنانا مسلمان کا کام نہین ہے چنانچہ وہی مین ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ایک منافق اور یہودی مین جھگڑا تھا یہودی نے حضرت اور منافق
نے کعب بن اشرف کو حکم کرنا چاہا آخر حضرت کو حکم کیا آپنے یہودی کے حق مین حکم دیا منافق
نے ناخوش ہوکر کہا ہم عمر رض سے فیصلہ کراوین دونون حضرت عمر رض کے پاس گئے یہودی
نے عرض کیا محمد نے میرے حق مین حکم دیا اور یہ ناراض ہوکر آپکے پاس فیصلہ کرانے آیا ہے
عمر رض نے منافق سے کہا کیا اسیطرح ہے اوسنے کہا ہان فرمایا جبتک مین باہر آؤن تم اپنی
جگہہ ٹھہرے رہنا اور گھر مین جاکر تلوار لائے اور منافق کی گردن ماری اور فرمایا ایسا ہی
حکم کرتا ہون مین اوسکے حق مین جو خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے راضی
نہو اللہ تعالے اپنی ذات پاک کی قسم کہاکر فرماتا ہے فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما
شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما سو قسم تیرے رب کی مسلمان نہونگے
جبتک تجھے اوسمین جو جھگڑا اوٹھے آپس مین منصف نکرین پھر نہ پاوین اپنی جیومین تنگی تیرے
حکم سے اور قبول کرلین مانکر تفسیری لکھتے ہین ثابت بن قیس بن شماس رض نے کہا قسم خدا کی
خدا میرا صدق جانتا ہے اگر مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم دین اپنی جان ہلاک کر بجالاؤن
آیت آئی ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ما فعلوہ الا قلیل منہم اور اگر
ہم اونپر فرض کرتے کہ اپنی جانون کو قتل کرو یا اپنے دیار سے نکل جاؤ نہ کرتے یہ مگر تھوڑے
اون سے ولو انہم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیرا لہم واشد تثبیتا اور جو وہی کرتے جو اونہین
نصیحت ہوتی ہے یعنے ہمارے حکم سے اپنی جانین قتل کرتے اور اپنے گھر چھوڑ دیتے تو اونکے
حق مین بہتر تھا اور سخت تر تحقیق مین و اذا لاتیناہم من لدنا اجرا عظیما ولہدینہم صراطا مستقیما
اور اوسوقت ہم اونکو اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور اونہین سیدہی راہ چلاتے بعد
نزول اس آیت کے ابن مسعود وغیرہ بعض صحابہ رض نے کہا خدا کی قسم اگر ہم حکم دیے جاتے
تو ایسا ہی کرتے یعنے اپنی جانین اپنے ہاتھ سے قتل کرڈالتے اور گھرون سے نکل جاتے الغرض
دل مین غور کر اگر تو اپنے معاملات مین خدا اور رسول کی طرف رجوع کرتا ہے اور حکم شرع
پر گو خواہش نفس کے موافق نہو راضی و شاکر ہے تو اس گروہ مین داخل ہے ورنہ حال تیرا

مانند اوس منافق کے ہے کہ جب حضرت کا حکم موافق مطلب کے نہ پایا دوسری طرف رجوع
لایا ہان تو اسباب مین کوشش کرے اور فریق ثانی نہ مانے وبال اوسکی گردن پر ہے
لیکن تو کوشش نہین کرتا کہ دنیا کی محبت مین مدہوش ہو گیا ہے ہر وقت اسی کی تحصیل
ملحوظ ہے اور ہر کام مین اوسی کا فائدہ مقصود مشائخ کے پاس اس غرض سے جاتا ہے
کہ معاملات دنیا مین دعا سے تیری مدد کرین نہ اسلئے کہ خدا کی راہ بتائین اور اون کی صحبت سے
دنیا کی محبت جاوے بلکہ صوفیان با شرع کا ہرگز معتقد نہین ہوتا بڑا کامل اوسیکو جانتا ہے
جو شراب پیے اور بنگ کے قدح چڑہائے اور نماز روزے سے کام نہ رکہے اور کہتا ہے
شریعت و طریقت دو راہین متباین ہین نماز پڑہنا روزہ رکہنا شراب و بنگ سے بچنا
اہل ظاہر کے لیے مخصوص ہے حالانکہ اون مین کچہ تخالف و تباین نہین بلکہ درحقیقت ایک شے
کے دو مرتبے ہین جنکو تو اپنے اوہے سے دو راہ متباین دیکہہ رہا ہے تحقیق اس مقام کی
نہایت شرح و بسط کے ساتہ ہماری تفسیر مین موجود ہے خلاصہ اوسکا یہ کہ طریقت بے شریعت
حاصل نہین ہوتی اور بدون فرمان برداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دولت
ہاتہ نہین آتی امام قشیری رح سید الطایفہ جنید بغدادی رح سے نقل کرتے ہین سوا
پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب راہین بند ہین جو شخص قرآن و حدیث سے
جاہل ہے پیروی کے قابل نہین کہ مذہب صوفیہ کا مقید بقرآن و حدیث ہے حضرت سری
سقطی قدس سرہ فرماتے ہین صوفی وہ ہے کہ معرفت اوسکی تقوے مین خلل نہ ڈالے کوئی
بات خلاف شرع نہ کہے بزور کرامت حرام شرعی کو حلال نہ ٹہہرائے سلطان العارفین
بایزید بسطامی قدس سرہ سے منقول ہے اگر تم کسی کو ہوا پر اوڑتے دیکہو جبتک شرع پر قایم
نپاؤ کامل نہ سمجہو ایک شخص بسطام مین مشہور بکرامت تہا آپ اوسکی ملاقات کو گئے
اتفاقاً اوسنے قبلہ کیطرف تہوکا فوراً آپ چلے آئے اور فرمایا جو آداب شریعت سے واقف نہین
خدا کو کیا پہچانے گا ابو سلیمان دارانی رح فرماتے جو بات دل مین آتی ہے شریعت پر
پیش کرتا ہون اگر قرآن و حدیث کے موافق پاتا ہون مانتا ہون ورنہ نہین بعض صوفیہ
کہتے ہین آج جو راہ شریعت پر قایم ہے قیامت کو صراط پر قایم رہے گا اور جہوٹ مستقیم

شرع سے ذرا بھی جدا ہوگا جسقدر چلے گا مرکز و مقصد سے دور پڑے گا خواجہ جنید
کو خبر پہونچی کہ تین دن سے ثوری رح نے کچھ نہیں کھایا عالم وجد مین اللہ اکبر اللہ اکبر
کہتے ہین فرمایا نماز کا کیا حال ہے کہا نماز کے وقت ہوش مین اجاتے ہین فرمایا الحمدللہ
حال اونکا صحیح ہے کہ خلاف شرع سے محفوظ ہین خواجہ ذوالنون مصری رح فرماتے ہین
خدا اور رسول کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ افعال و اخلاق و امر و نہی مین محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اللہ تعالے فرماتا ہے ما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم
عنہ فانتہوا جو رسول تمہین دیوے لو اور جس سے منع کرے باز رہو اور ارشاد ہوتا ہے
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ تمہارے حق مین رسول اللہ کی پیروی اچھی تھی
آپ فرماتے ہین فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنے جو میری سنت سے اعراض کرے وہ
میرے گروہ سے نہین اور فرماتے ہین لا یومن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ یعنے
تم مین کوئی مسلمان نہین ہوتا جبتک خواہش اوسکی میری شریعت کے تابع نہو جاے
اور فرماتے ہین جسکی فطرت میری سنت کیطرف ہو راہ پائے اور جسکی غیر سنت کی طرف ہو
ہلاک ہو جائے الغرض جس صورت مین خدا رسول شریعت کی پیروی کا حکم دین اور
مقتدایان صوفیہ مانند خواجہ حسن بصری اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت جنید اور
حضرت شبلی اور حضرت معروف کرخی اور حضرت سری سقطی اور حضرت فضیل بن عیاض
اور حضرت ابراہیم بن ادہم اور حضرت غوث اعظم اور خواجہ بہاؤالدین نقشبند اور
خواجہ معین الدین چشتی اور شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہم ہمیشہ اوسکا اتباع
کرین اور اوسکا خلاف ضلالت جانین تو ان مدعیان خامکار کی گفتار کا کیا اعتبار سلف
سے ابتک جتنے کامل گذرے نماز روزے پر قائم اور شراب اور بھنگ سے مجتنب رہے
انہین ترک فرائض اور ارتکاب محرمات کی اجازت کہان سے حاصل ہوئی اصل یہ ہے کہ نفس
اباحت پسند بالطبع قید و بند سے متنفر ہے اور شیطان اوسکا مددگار جسے سادہ
لوح اور احمق پاتا ہے بہکاتا ہے کہ شریعت واسطۂ وصول ہے اب تجھے اوسکیطرف
حاجت نہین کہ جو منزل کو پہونچ جاتا ہے راہ سے کام نہین رکھتا وہ نادان اوسکے دام

فریب مین اگر نماز و روزہ چھوڑ دیتا ہے اور شراب و بنگ زہر مار کرتا ہے نہین جانتا کہ
شیطان اوسے ایسا سا کیا جاتا ہے اوسنے بھی یہی کہا تھا کہ جب مین فرشتون کا اوستاد
ہو گیا آدم خاکی کو سجدہ کرنیکی کیا حاجت کوئی اس نادان عقل کے دشمن سے پوچھے کہ
یہ مقام کبھی کو حاصل ہوا یا پیشوایان طریقت کو بھی حاصل تھا جناب ولایت مآب مولے علی
کرم اللہ وجہہ جنکو سب عالم مقتدای طریقت سمجھتا ہے تمام عمر اتباع شرع مین مصروف رہے
خود حضرت رسالت پناہ ان علو منزلت پیا تک نماز پڑہتے تہے کہ پائے مبارک ورم کر جاتے
اور اسقدر روزے رکہتے کہ لوگ گمان کرتے اب افطار نہ کرین گے بلکہ تیرا یہ دعوے
ہے کہ مین کامل ہو گیا تیری تکذیب کے لیے کافی ہے کامل اپنے نفس کو نہین دیکھتا یہ فرقہ
اپنی جان کو سب سے بدتر جانتا ہے ابو سلیمان دارانی کہتے ہین جو اپنے نفس کو دیکھے اور اپنے
اعمال و احوال کی قدر و قیمت ثابت کرے قیامت تک حلاوت حدیث محبت کی اوسے
حاصل نہو خواجہ جنید کہتے ہین اہل توحید تواضع کو بھی تکبر سمجھتے ہین کہ تواضع فروتنی کردن
ہے اور وہ بھی ایک جگہہ ہے اپنے لیے جگہہ اور مقام ثابت کرنا تکبر مین داخل ہے کسی سے
شبلی نے کہا تم کیا چیز ہو کہا وہ چیز ہون کہ جوتے کے نیچے رہے فرمایا خدا تجھے تیری نظر سے گم کرے
ابھی تک اپنے لیے جگہہ ثابت کیے جاتا ہے بعض صوفیہ فرماتے ہین اگر طہارت و پاکی تمام فرشتون کی
اور طاعت و عبادت سب آدمیون کی ایک شخص مین جمع ہو اور وہ عجب و تکبر کرے فوراً
تبر بالکانت نہو کوئی راہ زیادہ نزدیک خدا کیطرف عاجزی سے اور کوئی حجاب قوی تر
دعوی سے نہین شیطان نے انا خیر منہ کہا ہزارون برس کی عبادت ضایع ہوئی اور تمام
عالم سے بدتر ہو گیا آدم نے اپنے قصور کا اعتراف کیا ملائکہ کو کہ نعرہ نحن نسبح بحمدک و نقدس
لک کا مارتے تہے حکم ہوا اس عاجز تر مسار کے سامنے کہ نہ اپنے قرب و منزلت پر نظر رکھتا ہے
اور نہ اپنی طاعت و عبادت پر ناز کرتا ہے سر جھکاؤ اور سجدہ کرو ؎ نے گفت کہ من
نیم شکر خورد ۔۔ شاخے کہ بلند شد تبر خورد ۔۔ الہی خدائے کریم ایک نافرمانی سے شیطان
کی اسی ہزار برس کی عبادت برباد نہ کرتا اگر گناہ پر نظر ہوتی تجھے اوس سے بدتر کر دیتا
کہ اوسنے ایک گناہ کیا تو لاکھون کرتا ہے یہ عتاب نتیجہ اوسکی خودبینی اور تکبر کا تھا لہذا ارشاد

ہوا فاہبط منہا فما یکون لک ان تتکبر فیہا جاری جوار رحمت سے کہ جگہہ عاجزون اور
متواضعون کی ہے نکل جا کہ اس جگہہ تکبر کی گنجایش نہین ہے ۔ جانبازی وصل او بدستان ندہند ٭
شیر از قدح شرع بہ بستان ندہند ٭ آنجا کہ بہیم می ہمہ مردان نوشند ٭ یکقطرہ ازان بخود
پرستان ندہند ٭ اے عزیز اگر لاکہہ خلعت اور ہزار تاج شرافت تجھے عنایت ہون ہنوز رنگ
خاک کا تیرے چہرے سے ظاہر ہے خاک اصل مین خوار و بیقدر ہے اوس پر گناہ و معصیت
کا طرہ ہوا اور لباس ظلومی و جہولی نے اعجوبہ روزگار کر دیا اگر فردائے قیامت عنایت الہی
نے دستگیری فرمائی یہ داغ ظلومی و جہولی کا خورشید محشر سے زیادہ تابان ہوگا اور
جو خدا نخواستہ بے نیاز نیکو کام فرمایا جا تو اوسدن تجھسے بہتر ہونگے کہ تو حساب و کتاب
اور دوزخ کے عذاب مین مبتلا ہوگا اور وہ خاک ہو کر چھوٹ جائینگے مشائخ کرام
فرماتے ہین طالب اوسکے ایک ساعت مین لاکہہ خلعت و انعام سے سرفراز ہوتے ہین مگر
اپنے نفس کو نہین دیکھتے وہ صاحب دولت ہین اور آپکو مفلس و بے نوا جانتے ہین اور
جو بند غرور و تکبر مین گرفتار ہین باوجود مفلسی و تہی دستی کے زمین پر پاؤن نہین رکھتے
یوسف علیہ السلام بآن جلالت شان فرماتے ہین وما ابری نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء مین
اپنے نفس کو بری نہین کرتا بیشک نفس برائی کا حکم دینے والا ہے کہتے ہین جناب عیسی علیہ السلام
ہمیشہ سیاحت کرتے کسینے کہا اسقدر کیون پہرتے ہو فرمایا اس امید پر کہ شاید کسی صدیق
کے نشان قدم پر گذر ہو اور خاکپا اوسکی میری شفاعت کرے یہ فقط تواضع ہے ورنہ درجہ
تمام صدیقون کا اگر جمع کیا جائے درجہ مسیح سے برابر نہو سکے شبلی اکثر فرمایا کرتے یہود و
نصاریٰ مجھسے بہتر ہین ابو سلیمان دارانی کہتے ہین اگر تمام عالم کے گناہ جمع ہون میری گناہون
سے کم نکلین محمد واسع فرماتے ہین اگر گناہون مین بو آتی میرے پاس کوئی نہ بیٹھہ سکتا منقول
ہے موسی علیہ السلام کو حکم ہوا بنی اسرائیل مین جو شخص سب سے بہتر ہے سب سے بدتر کو
تلاش کر لائے آپنے ایک زاہد کو جسے سب سے بہتر جانتے حکم دیا وہ تین روز پہرا چوتہے روز اپنے
گلے مین رسی ڈالکر آپکی خدمت مین آیا کہ بنی اسرائیل کا بدتر حاضر ہے فرمایا تو افضل اور بہتر
اونکا ہے عرض کیا مینے بہت تلاش کیا کسیکو اپنے سے بدتر نپایا اسلیے کہ مجھے اپنے گناہون پر

یقین ہے اور دوسرے کے گناہ مین شک اور شک یقین سے برابر نہین ہو سکتا حکم ایا
اے موسےٰ یہ بہتر قوم کا ہے مگر نہ بوجہ عبادت کے بلکہ بسبب اس خصلت کے کہ اپکو سب سے
بدتر سمجہتا ہے کسینے خواجہ فضیل بن عیاض سے عرفات مین حاجیون کا حال پوچہا فرمایا اگر اس
سال مین حج مین شریک نہوتا سب بخشے جاتے میری شامت سے محروم رہین تو بعید نہین
جب کوئی شخص بیمار ہوتا عطا رسلمی اپنا پیٹ کوٹتے کہ میری شومی سے خلق پر بلا اتی ہے
حضرت سری سقطی فرماتے ہر روز آئینہ مین منہہ دیکہہ لیتا ہون کہین کالا نہوگیا ہوا گر حضرت کی
دعا نہوتی بیشک مجہسے لوگ مسخ ہوجاتے یا زمین مین دہس جاتے مگر آرزو ہے کہ اپنے شہر مین
نہ مرون شاید زمین مجہے قبول نہ کرے اور ہم چشمون مین رسوائی ہو عامر بن قیس ہر روز ہزار
رکعت پڑہتے جب بستر پر اتے فرماتے اے نفس خدا کی قسم مین تجہسے ناخوش ہون کہ تو خدا کی
عبادت مین کاہلی کرتا ہے آبن سماک اکثر فرمایا کرتے اے نفس تو زاہدون کی سی باتین کرتا
ہے اور منافقون کے کام جنتی اور لوگ ہین اور عمل اونکے اور طرح کے ہوتے ہین عطا
ایک کپڑا بازار کو لے گئے بزاز نے کہا اسمین عیب ہے قیمت کم ملے گی یہ سنکر بہت روے
اور فرمایا اگر قیامت کے روز او سنے ہمارے اعمال کی اسقدر تفتیش کی تو کیا حال ہوگا
؎ قدسی ندانم چون شود سودائے بازار جزا ٭ اونقد آمرزش بکف من جنس عصیان دربغل
خواجہ بسطام نے آئینہ دیکہا فرمایا جاء الشیب ولم یذہب العیب ٭ لا ادری ما فی الغیب بڑہاپا
آیا اور عیب نہ گیا اور معلوم نہین اوس عالم مین کیا ہوگا ؎ زورو دل ہمہ پیران روز
محاسبہ نجون دل خضابست ٭ ہمہ مردان دین را زین معصیت ٭ جگرہا تشنہ و دلہا کبابست
المخدر النخدرا یہا المادر و المدر بڑے بڑے دلاور اس راہ مین بید کی طرح کانپتے ہین
تیری کیا حقیقت جو اپنی موہومات و متخیلات پر سر ہلاتا ہے اور اس حرکت کو کمال سمجہتا ہے
آدمی مرقع اور سجادہ اور طامات سے صوفی نہین ہوتا مثال تیری مانند اوس عورت کے
ہے کہ زرہ اور خود پہنے ہتیار لگائے میدان مین کہڑی ہے اور نہین جانتی کہ مردان کار
وقت کارزار کیا کرتے ہین ؎ رنگ کپڑے جو تمنے تو ہوا کیا ٭ نہ جوگی نہ لیکن جوگ
سیکہا ٭ کاش اپنی حقیقت جانتا کہ کون ہے کہان سے آیا کس لیئے آیا کہان جائے گا کیسے

جائے گا وہان کیا ہوگا تو ایسا دعویٰ نہ کرتا اسلیے کہتے ہین کہ تکبر اور عجب جہل سے ناشی
اور علم کی منافی ہے اور علم پر اترانا جہل مرکب جنکو علم دین کی کیفیت حاصل ہوئی اپنے علم وعمل
کو محض خدا کی عنایت سے سمجھتے ہین نہ استعداد نفس سے بلکہ اوس سرکش کو سخت پکڑتے
اور ہر وقت ملامت کرتے ہین ہرچند نفس اصل خلقت مین خیر سے متنفر اور شر کی طرف
راغب ہے مگر تدبیر سے راہ پر آسکتا ہے اور جس کام مین بہت فائدہ سمجھتا ہے اوسکے لیے
تھوڑی تکلیف گوارا کرتا ہے اور جب آئینہ علم ونصیحت کا اوسکے سامنے رکھا جاتا ہے جہل
وغفلت سے نجات پاتا ہے وذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین پس تو بھی اپنے نفس کی تنبیہ
وتادیب کی طرف متوجہ ہو اور اوس سے کہہ اے نفس اگر سپاہی بادشاہ کا کسی کو پکڑنے
آئے اور وہ کھیل مین مشغول رہے اوس سے زیادہ احمق کون ہے غور سے دیکھ لشکر
مُردون کا دروازۂ شہر پر بیٹھا ہے اور عہد کرتے ہین کہ جبتک تجھے ساتھ نہ لین گے ہرگز
نہ اوٹھین گے اور بہشت ودوزخ تیرے لیے تیار ہے اور موت کا وقت معلوم نہین ناگاہ
سر پر آجاے گی اور جو سامان تیار نہو گا تو دل مین حسرت رہ جاے گی اے نفس دن رات
گناہ کرتا ہے اگر خدا کو حاضر وناظر نہین سمجھتا تو محض جاہل ہے اور سمجھتا ہے تو بڑا بے حیا ہے
اور بے شرم کہ اوسکے سامنے ایسی حرکت کرتا ہے اے نفس اگر تیرا غلام یا نوکر تیری نافرمانی
کرے تو کسقدر ناگوار ہوتا ہے اور تو اپنے آقا کی نافرمانی کرتا ہے اور اوسکے غصے سے نہین ڈرتا
کیا اوسکے عذاب کی تجھے طاقت ہے ذرا چراغ پر اونگلی رکھ یا دھوپ مین بیٹھکر غور کر کہ تحمل
دوزخ کی آگ کا ہوسکے گا یا نہین اے نفس طبیب کے کہنے سے سب خواہشین ترک کر دیتا ہے
اور فقیری کے خوف سے تحصیل معاش مین ہزار رنج وتکلیف اوٹھاتا ہے کیا تیرے نزدیک
دوزخ بیماری اور دنیا کی محتاجی سے زیادہ سخت نہین اے نفس اگر تو خدا کی تقسیم پر راضی
ہے قناعت کر اور جو راضی نہین تو اوسکا رزق مت لے اور رزاق ڈھونڈ اگر ڈھونڈ سکے
اے نفس خدا جس بات کو منع کرے مت کر اور جو حکم دے بجا لا ورنہ اوسکے ملک سے نکل جا
اگر نکل سکے اور اوسکے ملک مین رہنا اور اوسکی نافرمانی کرنا بڑی نادانی ہے اے نفس گناہ سب
سے چھپا کرتا ہے اگر کوئی تیری پیٹھ کے پیچھے بچہ کا چلے تو ہرگز تجھے مباشرت اور چوری نہو سکے

اور غور سے دیکھ ان درختون کو کون ہلاتا ہے اور تو کسکے سامنے گناہ کرتا ہے اے نفس
اگر تو سمجھتا ہے کہ خدا نے تجھے عبث پیدا کیا ہے تو منکر قرآن ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم
الینا لا ترجعون ایحسب الانسان ان یترک سدی اور جو یقین رکھتا ہے کہ مجھے اس عالم مین
کھیتی اور سوداگری کے لیے بھیجا ہے تو عبادت مین کاہلی کیون کرتا ہے اگر خالی ہاتھ
جاے گا مولے کو کیا منھ دکھاے گا اے نفس دون ہمت تو دو حرف سیکھ کر ایسا مغرور
ہوا کہ دونون عالم مین نہین سماتا دستار خواجگی سر پر رکھ کر خلق خدا کو حقیر سمجھتا ہے
اور کسی کو شہر مین گفتگو کے قابل نہین جانتا سبب اسکا یہ ہے کہ تو نے منطق و حکمت اور
جدل و بحث مین عمر عزیز اپنی ضایع کی علم دین سے بے بہرہ رہا اور یہ نہ سمجھا کہ یہ علوم بقدر ضرورت
جائز اور حاجت سے زیادہ حرام اور حرام کو کمال سمجھنا بڑی نادانی ہے آے نفس اگر
تو نے علم دین حاصل بھی کیا تو اوسمین فکر نہ کی اگر فکر کرتا اپنی حقیقت سے واقف ہوتا
اور اپنے عمل پر ناز نہ کرتا کہ یہ علم و عمل خدا کی عنایت ہے نہ تیری استعداد و لیاقت اور بالفرض
اگر تیری استعداد و لیاقت کو کچھ دخل ہو تو وہ بھی اوسی کی عنایت سے ہے داود علیہ السلام
نے عرض کیا الٰہی آل داود ہمیشہ نماز روزہ مین مشغول رہتے ہین جواب ہوا کہ یہ توفیق
ہمنے نہین دی ایوب علیہ السلام نے عرض کیا خدایا تو نے مجھپر ایسی سخت بلا بھیجی مگر مینے
اپنی خواہش کو تیرے ارادہ پر ایکدم ترجیح نہ دی جواب آیا یہ توفیق کہان سے لایا ایوب علیہ السلام
نے سر پر خاک اوڑائی اور توبہ کی وہ خود فرماتا ہے لولا فضل اللہ علیکم و رحمتہ ما زکی منکم من احد
ابدا اے عزیز تو شب و روز بیفائدہ کامون مین رہتا ہے اگر علم دین مین فکر کرتا غرور و تکبر تیرے
دامن ہمت پر نہ بیٹھتا اور نفس و شیطان تجھپر قابو نہ پاتے ع چند خوانی حکمت یونانیان
حکمت ایمانیان را ہم بخوان * دل منور کن بانوار جلی * چند باشی کاسہ لیس بوعلی * یادت آمد
ونے دوش آن مرد عرب * وہ چہ خوش مے گفت از روے طرب * ایہا القوم الذی فی المدرسہ
کل ما حصلتموہ وسوسہ * فکرکم ان کان من غیر الحبیب * ما لکم فی النشاۃ الاخری نصیب *
درس گر غربت نباشد و غرض * لیس درسانہ بسیل المرض * اے نفس عوام پر علم سے اور
خواص پر معرفت سے ناز کرتا ہے مگر بارگاہ الٰہی مین اس حرکت سے وقت تیرا روز بروز

تاریک ہوتا ہے بارے کسی حال مین چاہیے کہ سخن مین اور رغبت آخرت کی درکار ہے نہ اس
دارمحن مین شیطان جسے تو سب خلق سے بدتر جانتا ہے اوسنے بھی یہی کام کیا تھا جو تو کرتا ہے
اگر طہارت و پاکی تمام ملائکہ کی اور طاعت و عبادت سب آدمیون کی ایک شخص مین جمع
کرین اور وہ عجب و تکبر کرے فوراً تیر بلا کا نشانہ ہو پر حذر رہا چاہیے کہ وہی دھبہ جو شیطان
کی پیشانی پر لگایا گیا اسکے سینہ بھی موجود ہے اے نفس جو تیرا عیب ظاہر کرے اوسکا دشمن
ہو جاتا ہے اگر اوسے عیب سمجھتا ہے چھوڑ کیون نہین دیتا رات دن شیطان کی غلامی کرتا ہے
اور دعوی خدا کی بندگی کا رکھتا ہے عبادت و ریاضت اسلیے کرتا ہے کہ پگڑی خواجگی
اور پارسائی کی تیرے سر پر باندھین اور اوراد و وظائف اسلیے پڑھتا ہے کہ فراغت دنیا
کی تجھے حاصل ہو تسبیح و مرقع اسلیے ہے کہ لوگ تیرے معتقد ہون اور پلاؤ زردہ کھانے مین
آوے اے نفس توبہ کیون نہین کرتا ہمیشہ کل پر ٹالتا ہے ناگہان موت آجائے گی اور حسرت
و ندامت دل مین رہ جائے گی کل توبہ آج سے آسان نہوگی بلکہ جسقدر درخت گناہ کی
جڑ زیادہ دن رہے گی زیادہ مضبوط ہوتی جائیگی جب کل آج سے سخت نزدیک گا دوسرے دن
پر ٹالے گا اسیطرح کام تمام ہو جائے گا اور انجام خراب اے نفس جوانی مین بڑھاپے سے
پہلے اور بڑھاپے مین مرنے سے آگے عبادت نہین کرتا اور جاڑے سے سامان گرمی اور گرمی
سے سامان جاڑے کا درست کرتا ہے کیا دوزخ کی زمہریر کو اس سردی اور اوسکی آگ کو
اس گرمی سے بھی کم جانتا ہے اے نفس اگر تمام دنیا تجھے بے مزاحمت دین اور سب عالم تیرا
محکوم ہو جائے آخر کار چھوڑنا پڑے اور دو گز زمین اور چار گز کفن سے زیادہ ہاتھ نہ آئیگی
ایسی بیوفا کے لیے آخرت کو کہ دائم اور باقی ہے برباد کرتا ہے اور سونے کے بدلے ٹھیکرے
خریدتا ہے اور دوسرون کی نادانی پر ہنستا ہے پہلے آپ کو سنوار پھر اورون کو راہ پر لا
کہ ثواب علم و عمل و تعلیم و ہدایت کا ہاتھ آئے اور نام تیرا علماے دین مین لکھا جائے لیکن اسجگہہ
ایک اور امر قابل بیان کے ہے کہ عالم دین ہر چند بے عمل ہو عوام کو چاہیے کہ اوسکی نصیحت
پر عمل کرین اور اوسے اپنا مربی اور مرشد سمجھین اور تعظیم اور توقیر اوسکی بجالائین اور وجود
اوسکا غنیمت جانین کہ وہ اپنی راہ مین کانٹے بوتا ہے لیکن اورون کو نہین راہ راست بتاتا ہے

مثال اوسکی مانند چراغ کے ہے کہ آپ جلتا اور راہروون کو فائدہ پہونچاتا ہے معہذا
عصمت خاصہ انبیا و ملائکہ ہے اگر عالم سے احیانا کوئی گناہ واقع ہو ہمین اوسکے فضل اور بزرگی
سے انکار اور اوسکی نافرمانی پر اصرار جائز نہین اپنے ہزارون گناہون پر نہ شرمانا اور دوسرے عیبکو
ایک دو قصور پر برا ٹھیرانا بڑی بے حیائی ہے غضب تو یہ ہے کہ عوام کبھی بعض افعال کو اوسکے
حق مین اپنی طرف سے عیب ٹھیرا لیتے ہین کہ یہبی ہماری طرح تحصیل معاش کے لیے نوکری
اور تجارت اور اپنے حق کے لیے لوگون سے نزاع و خصومت کرتا ہے پہر ہم اوسکی بات کیون
مانین اور اوسکا قول کسطرح سچ جانین اصل اس اعتراض کی کفار سے ہے کہ انبیا کی نسبت
کہتے یہ کیسے پیغمبر ہین کہ ہماری طرح کہاتے پیتے بازارون مین پہرتے ہین کیا ان نادانون نے
قطع علائق علما پر واجب سمجہا ہے کہ اون سے وضع قلندرانہ چاہتے ہین بلکہ علما اگر باوجود ان
افعال کے پاس شرع ملحوظ رکہین اور اپنے منصب مین افراط و تفریط نہ کرین تو ثواب اونکا
تارکان دنیا کے ثواب سے بمراتب زیادہ ہے اگرچہ عوام بالعکس سمجہین کہ تارکان دنیا
زہراے عصر اونکے افعال سے تعرض نہین کرتے بخلاف علما کے کہ اونکے افعال شنیعہ پر طعن و تشنیع
اور اونہین نفس امارہ کی خواہشون سے منع کرتے ہین اسلیئے نفوس اونکے ان سے کینہ
رکہتے ہین اور مرتبہ اونکا جیسا واقع مین ہے تسلیم نہین کرتے بلکہ اونکے ہنر عیب نظر آتے ہین
اور پند و نصیحت کو اغراض دنیوی پر حمل کرتے ہین اور ہر مفتری کذاب کی بات پر اونکے
معاملے مین اعتبار کر لیتے ہین یہ اثر اوسی کینہ خفی کا ہے اور یہ بات کہ علما دنیا کے جہگڑون مین
ہماری طرح مبتلا ہین صحیح نہین کہ جو عالم نیت رکہتا ہے ہر مباح مین ثواب حاصل کر سکتا ہے
بخلاف جاہل کے کہ نادانی سے مباح کو اپنے حق مین وبال کر لیتا ہے اسیطرح یہ بات کہ علما
باہم اختلاف رکہتے ہین ہم کسکی بات مانین اور کسکی کہنی پر چلین محض جہالت و شرارت ہے اختلاف
علما سراسر رحمت ہے جسکا قول قرآن و حدیث و سلف صالح کے مطابق ہو مانو اور دونون کو
اچہا جانو ہان جس عالم کا عقیدہ فاسد ہو وہ تعظیم علم کا مستحق نہین بلکہ نائب شیطان کا ہے
کہ خلق خدا کو بہکاتا ہے اور جسکا عقیدہ اچہا ہے اور افعال مطابق شرع کے ہین گو بعض اوقات
بعض افعال بیجا واقع ہون واجب التعظیم ہے بعض عوام اس مقام پر کہتے ہین جب عالم بے عمل کی

برای احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اوسکی تعظیم کیون کرین اور اوسکے کہنے پر کیون چلین
جواب اوسکا یہ ہے کہ وہ احادیث واسطے تنبیہ و تادیب علما کے وارد ہین نہ اسلیئے کہ عوام
اونہین دستاویز بناکر علما کی فرمان برداری ترک کرین انہین اونکے ارشاد پر عمل اور اپنی
عبادات و معاملات مین اونکی طرف رجوع بہرحال ضروری ہے یقین سمجھو کہ یہ اوہام باطلہ
شیطان کی طرف سے ہین کہ وہ ہزار مکر و حیلے سے عوام کو علما سے بدگمان کرتا ہے تا اونکی
فرمان برداری سے روکے اور فسق و فجور کی گھاٹی مین ہلاک کرے اور نفس خود پسند
کہ بالطبع نصیحت و پند و ابنائے جنس کی فرمان برداری سے متنفر ہے اس کام مین اوسکی
مدد کرتا ہے جب علما اونہین اپنے سے بیزار پاتے ہین پند و نصیحت بیکار سمجھتے ہین اوسوقت
شیطان اونہین اپنا محکوم کرلیتا ہے اور بے مزاحمت جہنم مین پہونچا دیتا ہے وذلک
ہو الخسران المبین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خاصیۂ دوم رسالت عامہ شیخ عبد الحق
دہلوی تکمیل الایمان مین لکھتے ہین ہمارے حضرت جن و انس پر مبعوث تھے اسی لیے آپکو
رسول الثقلین کہتے ہین قال اللہ تعالے قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا
قرآنا عجبا یہدی الی الرشد فآمنا بہ ولن نشرک بربنا احدا ملکہ تمام وحش و طیر و جمادات
و نباتات آپکی اطاعت و تصدیق کرتے جس درخت کو بلاتے فورا آ حاضر ہوتا اور سجدہ کرتا
ے جارت لدعوتہ الاشجار ساجدۃ تمشی الیہ علی ساق بلا قدم ✦ اور یہ آواز فصیح کہتا
السلام علیک یا رسول اللہ آپ فرماتے ہین کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم پر بھیجا جاتا اور مین ہر
سرخ و سیاہ پر مبعوث ہوا ایکروز ایک کھجور پر گذرے اور علی مرتضی ع بھی ہمراہ تھے ناگاہ اوسنے
یہ آواز فصیح کہا ہذا محمد سید الانبیاء و ہذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاہرین یہ محمد ہین سردار
پیغمبرون کے اور یہ علی ہین سردار ولیون کے باپ ائمہ طاہرین کے آپ فرماتے ہین ایک
پتھر قبل از نبوت مجھے سلام کیا کرتا ہین اوسے اب بھی پہچانتا ہون ایک بھیڑیے نے
بکری پکڑے چرواہے نے چھڑالی بھیڑیے نے کہا تو خدا سے نہین ڈرتا کہ میرا رزق مجھسے
چھڑاتا ہے چرواہا اوسکے بولنے سے متعجب ہوا بھیڑیے نے کہا اس سے زیادہ عجیب یہ بات
ہے کہ تو بکریان چراتا ہے اور رسول پیغمبر کی خدمت مین نہین جاتا جو یہان سے قریب جہاد کررہے ہین

اور بہشت کے لوگ اونکے یارون کی لڑائی دیکھہ رہے ہین چرواہے نے کہا اگر مین جاون
تو بکریان کون چراے بھیڑیے نے کہا تیری بکریون کی مین نگہبانی کرونگا چرواہا بکریان
سپرد بھیڑیے کے کرکے آپکی خدمت مین آیا اور ایمان لایا جب لوٹ کر گیا بکریان سلامت
پائین ابوسفیان اور صفوان نے ایک بھیڑیے کو دیکھا کہ ہرن کے پیچھے دوڑا ہرن بہاگ کر
زمین حرم مین داخل ہوا بھیڑیا بسبب حرمت وادب حرم کے لوٹ گیا ابوسفیان اور صفوان
نے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی حرم کی تعظیم کرتا ہے بھیڑیے نے کہا اس سے عجیب یہ ہے کہ تم محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو دوزخ کی طرف بلاتے ہو اور وہ تمہین بہشت کی طرف بلاتے ہین
اسیطرح سوسمار نے آپکی پیغمبری پر گواہی دی اور سنگریزون نے آپکے ہاتھہ مین تسبیح کی کبوتر
نے آپکی حفاظت کے لیے دروازہ غار پر انڈے دیے اور مکڑی نے جالا تانا کری اور اونٹ
نے آپکی تعظیم کی اور شیر نے آپکے غلام کی چوکی دی باقی رہا عالم ارواح وملائکہ سو مطالع المسرات
اور در منضود مین لکھا ہے کہ محققین کے نزدیک آپکی رسالت ملائکہ کو شامل ہے علامہ
تاج الدین سبکی اسی قول کو ترجیح دیتے ہین اور جو کہ بیہقی نے اس امر سے انکار اور علامہ
جلال الدین محلی اور امام فخر الدین رازی نے اوسپر اجماع نقل کیا مقبول نہین مولی اعلی فرماتے ہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح مین بھی دعوت ونصیحت کرتے شیخ تقی الدین
سبکی فرماتے ہین اس روایت سے معنی دو حدیث کے حل ہوے ایک بعثت الی الناس کافۃ
کہ مین کافۂ اہل زمان ومن بعدہم مین منحصر جانتا تہا اب معلوم ہوا تمام اولین وآخرین مراد
ہین دوسرے کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد کہ مین اس نبوت کو صرف علم الہی مین
سمجھتا تہا اب ثابت ہوا کہ خارج مین بھی ہے بہ تبیہ بیان سے معلوم ہوا کہ روح مبارک
قبل از وجود باوجود بھی متصف برسالت تہی اور بعد انتقال کے بھی متصف ہے یا یہ صفت لازم روح مقدسہ لیو طیار ریح وجد خوجد
سے ہے اور یہی سبب ہے کہ احوال امت کا آپ پر عرض کیا جاتا ہے اور درود وسلام
اور پیام اون کا آپکو پہونچتا ہے اور اسیوجہ سے آپکو یعسوب الارواح کہتے ہین یعسوب
ایک نحل کلان ہے کہ سب نحل طیران وسیر مین اوسکے تابع ہین اسیطرح آپ بہی ملائکہ
وارواح کے مطاع ہین اور سب آپکے مطیع علی مرتضے کہتے ہین آدم اور اونکے بعد جو پیغمبر آیا

اونسے حضرت کی تصدیق اور مدد پر عہد لیا گیا اور ہر نبی نے اپنی قوم سے عہد لیا کہ اگر تم
زمانہ حضرت کا پانا تو تم اونکی مدد کرنا اور اون پر ایمان لانا اور عیسیٰ علیہ السلام پر وحی ہوئی
اے عیسیٰ تم مع اپنی امت کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ عرش کو جب پیدا کیا گیا تہا اوسپر نام محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا لکھا اوس نام کی برکت سے ساکن ہو گیا اور ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام جب سماں سے اترینگے امام مہدی ع
کے پیچھے نماز پڑہینگے آپ فرماتے ہیں کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم اور آپکی شریعت پر
عمل کرینگے اگرچہ احکام اور فتاوی اون کے بسبب غموض ماخذ کے ظاہر میں کتاب و سنت کے
خلاف نظر آئینگے اجتہاد عیسوی کو اجتہاد حنفی پر قیاس کیا چاہیے عجب اور دون کا
ذہن وہان تک نہ پہونچ سکا اوس جناب کو صاحب الرای کہنے لگے امام شافعی مرتبہ اون کا
جانتے تہے کہ کہتے ہیں من اراد الفقہ فلیلزم اصحاب ابی حنیفہ اور وہ جو خواجہ محمد پارسا نے
فصول ستہ میں لکہا ہے عیسیٰ علیہ السلام مذہب حنفی پر عمل کرینگے اوسکا یہی مطلب ہے کہ
بسبب وفور علم اور کثرت غوض کے اجتہاد ابو حنیفہ کا اجتہاد عیسوی سے اکثر مطابق ہوگا اور
سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور انبیا بہی جیسے حضرت الیاس و خضر کہ زندہ ہیں آپکی پیروی
کرتے ہیں اور حضرت ادریس نے عالم حیات ظاہری میں اور اور پیغمبروں نے دوسرے عالم
میں شب معراج آپکی تصدیق اور تعریف کی اور بیت المقدس میں آپکے پیچھے نماز پڑہی یہانتک
کہ شیخ الانبیا خلیل خدا ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن آپسے کہینگے اے محمد تم میری دعا
اور اولاد ہو آج مجھے اپنی امت میں داخل کرلو آپ فرماتے ہیں انا سید ولد آدم میں اولاد
آدم کا سردار ہون اور سید متبوع ہوتا ہے پس سب پیغمبر آپکے تابع ہیں اور فرماتے ہیں
لو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی وفی روایۃ ما وسعہ الا اتباعی یعنے اگر موسے زندہ ہوتے
اور زمانہ میری پیغمبری کا پاتے بیشک میری فرمان برداری کرتے اور سوا میری فرمانبرداری
کے کچھ نہ کر سکتے بعض علما کہتے ہیں پیغمبروں کو آپ سے وہ نسبت تہی جو صوبون اور وزیروں کو
بادشاہ سے ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ حکم خلیفہ کا اصل کے سامنے نہیں رہتا آب آمد تیمم برخاست
دیکہو قرآن نے توریت و انجیل کو منسوخ کر دیا پیغمبر اوس آفتاب ہدایت سے نسبت ستاروں کی
رکھتے ہیں کہ اوسکی غیبت میں لوگ اونسے راہ پاتے اور فائدہ اوٹہاتے ہیں جس وقت آفتاب

۵ نکلتا ہے تمام عالم مین صرف اوسیکا حکم جاری ہوتا ہے کسیکا دخل نہین رہتا ولنعم ما قیل
فانہ شمس فضل ہم کواکبہ ؛ یظہرن انوارہا للناس فی الظلم ؛؛ حتی اذا اطلعت فی الکون عم ہدی
ہدی العالمین واحیت سائر الامم ؛؛ مگر ان مثالون سے عدم استقلال انبیاے سابقین کا منصب
نبوت مین نہ سمجھا چاہیے اسلیے کہ وہ اپنے اپنے زمانے مین منصب نبوت مین مستقل تھے اور
اس آیت مین ایک شبہہ ہے کہ اثر اس عہد کا اوسوقت ظاہر ہوتا کہ انبیاے سابقین زمانہ
آپکا عالم حیات مین پاتے اور آپکی تصدیق اور تائید کرتے جواب اس شبہہ کا ضمن کلام سابق
مین مجملًا موجود ہے اور تفصیل یہ ہے کہ حیات انبیا کو اورون پر قیاس نہ کیا چاہیے اونکے
واسطے بعد اس انتقال ظاہری کے حیات ابدی ثابت ہے پس جو تصدیق کہ اونسے شب معراج
بیت المقدس اور آسمانون پر واقع ہوئی کفایت کرتی ہے اور عالم حیات ظاہری مین بھی تمام انبیا
آپکی تصدیق اور لوگون کو آپکی اتباع اور فرمان برداری کی وصیت کرتے رہے اور یہ وصیت
مین تائید اور ترویج آپکی دین متین کی ہے بہت یہود و نصاری انبیاے سابقین کی پیشین گوئی
کو آپکے صدق دعوی کی دلیل کامل سمجھکر ایمان لائے اور اونکے مسلمان ہونے سے دین کو
ترقی اور مسلمانون کو قوت ہوئی اور چار پیغمبر یعنے حضرت ادریسؑ اور حضرت عیسےؑ اور حضرت
خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کہ بعد آپکی بعثت کے زندہ رہے اونہون نے اس عالم مین آپکی تصدیق کی
اور حضرت خضرؑ اور عیسےؑ سے تائید اس دین کی کما حقہ ظاہر ہوئی اور ہوگی علامہ ناصر الدین
بیضاوی اس آیت کی تفسیر مین بعض علما سے نقل کرتے ہین کہ لفظ اولاد مضاف مقدر نبیین کا ہے
یعنے اولاد انبیا سے کہ بنی اسرئیل ہین آپکی تصدیق اور مدد پر عہد لیا گیا فقیر کے نزدیک
اس تقدیر سے لفظ امر یا خبر کو رسول سے پہلے مقدر ماننا بہتر ہے کہ میثاق انبیا سے ثابت رہے
کہ قول ابن عباس اور حضرت علیؓ کی روایت سے جو سابق مذکور ہوئی پیغمبرون سے عہد لینا
ثابت ہے گویا ارشاد ہوتا ہے کہ ہمنے پیغمبرون سے عہد لیا جب تمہاری کتابون اور
صحیفون مین ذکر اوس پیغمبر کا آئے تو تم اوسکی تصدیق اور اوسکی مدد کرنا یعنے اپنی امتونکو
اوسکی حال سے آگاہ کرنا کہ جب اوسکا زمانہ پائین ایمان لاوین آیہ کہا جائے کہ ایسی جگہہ
وقوع ضرور نہین دیکھو کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر باوجود عصمت انبیا کے

اور کبھی بادشاہ اپنے کسی خاص مقرب کو ایک قسم کی خصوصیت کے ساتھ ممتاز فرماتا ہے
اور اوس سے مقصود صرف عزت بڑھانا ہوتا ہے نہ وقوع اوسکا جیسے بعض مصاحبون اور
وزیرون کے واسطے حکم ہوتا ہے ہمنے تین خون تجھے معاف کیے حالانکہ بادشاہ جانتا ہے
ایسے شخص مہذب سے خون کبھی واقع نہوگا یا کبھی بعض وزرا کے لیے صوبون اور سردارن
ملک کے نام حکم جاری ہوتا ہے جب وہ تمہارے پاس آئے تو اوسکے حکم کو میرا حکم سمجھو اور اوسکی
اطاعت واجب جانو اگرچہ وہ وزیر کبھی دار الخلافہ سے باہر نجائے تاہم اس قسم کی باتون سے
عزت اوس مصاحب اور وزیر کے لوگون کے دلون مین زیادہ ہوتی ہے سو یہان بھی صرف
اپنے محبوب کی عزت بڑھانا مقصود ہے گو انبیا زمانہ آپکا نہ پائین بہر تقدیر اس آیت سے یہ بات
بخوبی ثابت کہ آپ منصب نبوت مین اصل الاصول ہین اگر او پیغمبر زمانہ آپکا پاتے آپ پر ایمان لاتے
اور تصدیق اور تائید آپکی کرتے **خاصہ سوم** کثرت اسما کا کثرت صفات پر دلالت کرے
قاضی عیاض فرماتے ہین اسماے شریفہ کا متضمن مدح ہونا آپکے خصائص سے ہے آدمی کو چاہیے
اونکے معنے پر نظر کرے کہ عظمت و محبت اوس جناب کی اوسکے دل مین بڑھے اللھم ارزقنا
منہا حظا وافرا و نصیبا کاملا واضح ہو مولف دلائل الخیرات نے قریب دو سو اسم کے اور بعضون نے
سات سو چہ ہزار اسم جمع کیے اگر معنی و نکات سب کے بتفصیل لکھے جائین دفتر عظیم مرتب ہو
لہذا صرف چند لطائف نفیسہ کہ اشہر اسماے شریفہ یعنی محمد سے متعلق ہین لکھے جاتے ہین وباللہ
نستعین ہو نعم المعین **لطیفہ اولی** یہ نام مقدس پروردگار تعالے و تقدس کے نام سے ہم
اشتقاق ہے ع وشق لہ من اسمہ لیجلہ * فذو العرش محمود و ہذا محمد * حمد سے باب تفعیل
ماخوذ ہوے محمود کہ جناب باری نے اپنے اور اپنے حبیب مین مشترک رکھا تا آپکے کمال محمودیت پر
دلالت کرے اگرچہ دونون محمودیت مین فرق ہے دوسرے حمید کہ بمعنی فاعلیت اور
مفعولیت کو جامع تہا اپنے لیے خاص فرمایا اوسکے مقابلہ مین تین نام اپنے محبوب کو عنایت کیے
و احمد محمد پہلا اور دوسرا نام فاعلیت پر اور تیسرا مفعولیت پر دلالت کرے گویا اس
مضمون کی طرف اشارہ ہوا اے میرے حبیب اگر مین حمید ہون تجھے تعریف کیا گیا تو تم احمد ہو
بہت تعریف کرنیوالے کہ تمہارے برابر میری تعریف کوئی نہین کر سکتا اور جو مین حمید ہون

وار دکبھی بادشاہ اپنے کسی خاص مقرب کو ایک قسم کی خصوصیت کے ساتھ ممتاز فرماتا ہے
اور اوس سے مقصود صرف عزت بڑھانا ہوتا ہے نہ وقوع اوسکا جیسے بعض مصاحبون اور
وزیرون کے واسطے حکم ہوتا ہے ہمنے تین خون تجھے معاف کیے حالانکہ بادشاہ جانتا ہے
ایسے شخص مہذب سے خون کبھی واقع نہوگا یا کبھی بعض وزراء کے لیے صوبون اور سردارن
ملک کے نام حکم جاری ہوتا ہے جب وہ تمہارے پاس آئے تو اوسکے حکم کو میرا حکم سمجھو اور اوسکی
اطاعت واجب جانو اگرچہ وہ وزیر کبھی دارالخلافہ سے باہر نجائے تمام اس قسم کی باتون سے
عزت اوس مصاحب اور وزیر کے لوگون کے دلون مین زیادہ ہوتی ہے سو یہان بھی صرف
اپنے محبوب کی عزت بڑھانا مقصود ہے گو انبیا زمانہ آپکا نہ پائین بہر تقدیر اس آیت سے یہ بات
بخوبی ثابت کہ آپ منصب نبوت مین اصل الاصل ہین اگر اور پیغمبر زمانہ آپکا پاتے آپ پر ایمان لاتے
اور تصدیق اور تائید آپکی کرتے **خاصہ سوم** کثرت اسما کا کثرت صفات پر دلالت کرے
قاضی عیاض فرماتے ہین اسمائے شریفہ کا متضمن مدح ہونا آپکے خصائص سے ہے آدمی کو چاہیے
اونکے معنے پر نظر کرے کہ عظمت و محبت اوس جناب کی اوسکے دل مین بڑھے اللہم ارزقنا
منہا حظا وافرا و نصیبا کاملا واضح ہو مؤلف دلائل الخیرات نے قریب دو سو اسم کے اور بعض نے
سات سو چہار اسم جمع کیے اگر معنی و نکات سب کے بتفصیل لکھے جائین دفتر عظیم مرتب ہو
لہذا صرف چند لطائف نفیسہ کہ اشہر اسمائے شریفہ یعنی محمد سے متعلق ہین لکھے جاتے ہین وباللہ
استعین ہو نعم المعین **لطیفہ اولی** یہ نام مقدس پروردگار تعالے و تقدس کے نام سے ہم
اشتقاق ہے ع وشق لہ من اسمہ لیجلہ * فذو العرش محمود وہذا محمد * حمد سے بارہ [illegible]
ماخوذ ہوئے محمود کہ جناب باری نے اپنے اور اپنے حبیب مین مشترک رکھا تا آپکے کمال محمودیت پر
دلالت کرے اگرچہ دونون محمودیت مین فرق ہے دوسرے حمید کہ بمعنی فاعلیت اور
مفعولیت کو جامع تھا اپنے لیے خاص فرمایا اوسکے مقابلے مین تین نام اپنے محبوب کو عنایت کیے
احمد محمد محمود پہلا اور دوسرا نام فاعلیت پر اور تیسرا مفعولیت پر دلالت کرے گویا اس
مضمون کی طرف اشارہ ہوا اے میرے حبیب اگر مین حمید ہون تجھے تعریف کیا گیا تو تم احمد ہو
بہت تعریف کرنیوالے کہ تمہارے برابر میری تعریف کوئی نہین کر سکتا اور جو مین حمید ہون

وارد کبھی بادشاہ اپنے کسی خاص مقرب کو ایک قسم کی خصوصیت کے ساتھ ممتاز فرماتا ہے
اور اوس سے مقصود صرف عزت بڑھانا ہوتا ہے نہ دفع اوسکا جیسے بعض مصاحبون اور
وزیرون کے واسطے حکم ہوتا ہے ہمنے تین خون تجھے معاف کیے حالانکہ بادشاہ جانتا ہے
ایسے شخص مہذب سے خون کبھی واقع نہوگا یا کبھی بعض وزراء کے لیے صوبون اور سرداران
ملک کے نام حکم جاری ہوتا ہے جب وہ تمہارے پاس آئے تو اوسکے حکم کو میرا حکم سمجھو اور اوسکی
اطاعت واجب جانو اگرچہ وہ وزیر کبھی دار الخلافہ سے باہر نجائے تمام اس قسم کی باتون سے
عزت اوس مصاحب اور وزیر کے لوگون کے دلون مین زیادہ ہوتی ہے سو یہان بھی حضرت
اپنے محبوب کی عزت بڑھانا مقصود ہے گو انبیا زمانہ آپکا نہ پائین بہر تقدیر اس آیت سے یہ بات
بخوبی ثابت کہ آپ منصب نبوت مین اہل اصل ہین اگر اور پیغمبر زمانہ آپکا پاتے آپ پر ایمان لاتے
اور تصدیق اور تائید آپکی کرتے خاصہ سوم کثرت اسما کا کثرت صفات پر دلالت کرے
قاضی عیاض فرماتے ہین اسماے شریفہ کا متضمن مدح ہونا آپکے خصائص سے ہے آدمی کو چاہیے
اونکے معنے پر نظر کرے کہ عظمت و محبت اوس جناب کی اوسکے دل مین بڑھے اللهم ارزقنا
منها حظا وافرا ونصیبا کاملا واضح ہو مؤلف دلائل الخیرات نے قریب دو سو اسم کے اور بعض نے
ساتسو چھ سو اسم جمع کیے اگر معنی و نکات سب کے تفصیل لکھے جائین دفتر عظیم مرتب ہو
لہذا صرف چند لطائف نفیسہ کہ اشہر اسماے شریفہ یعنی محمد سے متعلق ہین لکھے جاتے ہین وباللہ
نستعین ہو نعم المعین لطیفہ اولی یہ نام مقدس پروردگار تعالی و تقدس کے نام سے ہے اسم
اشتقاق ہے ع وشق لہ من اسمہ لیجلہ * فذو العرش محمود وہذا محمد * حمد سے
ماخوذ ہوے محمود کہ جناب باری نے اپنے اور اپنے حبیب مین مشترک رکھا تا آپکے کمال محمودیت پر
دلالت کرے اگرچہ دونون محمودیت مین فرق ہے دوسرے حمید کہ بمعنی فاعلیت اور
مفعولیت کے جامع تھا اپنے لیے خاص فرمایا اوسکے مقابلے مین تین نام اپنے محبوب کو عنایت کیے
واحمد و محمد پہلا اور دوسرا نام فاعلیت پر اور تیسرا مفعولیت پر دلالت کرے گویا اس
مضمون کی طرف اشارہ ہوا اے میرے حبیب اگر مین حمید ہون مجھے تعریف کیا گیا تو تم احمد
بہت تعریف کرنیوالے کہ تمہارے برابر میری تعریف کوئی نہین کر سکتا اور جو مین حمید ہون

یعنے تعریف کرنے والا تو تم محمد ہو بکثرت اور بار بار تعریف کی گئی کہ تمہارے برابر مین کسی کی
تعریف نہین کرتا الغرض اوس جناب کو حمد سے ایسی نسبت تامہ ہے کہ نہ محمودیت مین کوئی
اونکا برابر اور نہ حامدیت مین کوئی اون کا ہمسر اسلیے جار نام آپکا اوس سے مشتق ہین حامد محمود احمد محمد اور آپکی مقام کا بہی
نام مقام محمود ہے اور آپکے نشان کا نام لواء الحمد اور آپکی کتاب بہی اوس سے شروع ہی الحمد للہ رب العالمین اور لقب آپکی امت کا
بہی اگلی کتابون مین حمادین ہے اور آپ بہی حمد الہی دوست رکہنے اور اورون کو
تاکید فرمانے کہ جو بات پسند آئے اوسپر الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور جو ناپسند
اور مکروہ ہو اوسپر الحمد للہ علی کل حال کہو یہانتک کہ آپکی شریعت مین چھینک پر بہی الحمد للہ
کہنا مستحب اور جو شخص کہے سننے والے کو اوسکے حق مین دعا کرنا اور یرحمک اللہ کہنا واجب ہے
قیامت کے دن آپ جناب باری کی اسقدر حمد وثنا کرینگے کہ کسی نے نکی ہوگی اور
آپکی ازل سے ابد تک ایسی تعریف ہوئی اور ہوگی کسی کی نہوئی ہوگی عرصات محشر مین تمام
اگلے اور پچہلے مخالف وموافق آپکی تعریف کرینگے اوسوقت یہ نسبت بخوبی ظاہر ہو جائیگی
اور محمودیت اور محمدیت اور حامدیت اور احمدیت آپکی آفتاب محشر سے زیادہ چمکیگی
لطیفہ ثانیہ ہر چند یہ نام نامی علم ذات ہے مگر اجمالاً جامع جمیع صفات ہے اسلیئے کہ حمد حامد سے
بے محمود علیہ کے واقع نہین ہوتی اور ہر فرد حمد کے واسطے ایک محمود بہ ضرور ہے خواہ
وہی محمود علیہ ہو یا غیر اوسکا پس جس شخص کے لیے افراد حمد بکثرت ثابت ہین صفات محمود بہا
اور محمود علیہا بہی بکثرت ہوینگے کما لا یخفی وکیف لا وہو المحمود فی الدنیا والآخرۃ بالصفات
الکاملۃ والاخلاق الفاضلۃ من العلم والحکمۃ والنبوۃ والرسالۃ والزہد والکرم والحیاء وغیرہا
فطابق الاسم المسمی وناسب اللفظ المعنی لطیفہ ثالثہ اس نام مبارک مین چار حرف ہین اور
مقرب فرشتے بہی چار ہین جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام اور پیغمبر صاحب شرائع بہی
سوا حضرت کے چار ہین نوح وابراہیم وموسی وعیسے علیہم السلام اور آپکے نام کہ حمد سے
ماخوذ ہین وہ بہی چار ہین حامد محمود احمد محمد اور خلفائے راشدین بہی چار ہین ابوبکر
و عمر و عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم اور عمدہ عبادات مقصودہ بہی چار ہین نماز روزہ
حج زکوۃ اور سلسلے حضرات صوفیہ کے بہی چار ہین نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ اور مجتہد

اسکی بھی چار ہین ابو حنیفہ شافعی مالک احمد حنبل اور عناصر بھی چار ہین بادی مٹی آگ ہوا اور علتین بھی چار ہین مادی صوری فاعلی
غائی جہات عالم بھی چار ہین شرق غرب جنوب شمال اور دریا بہشت کے بھی چار ہین دریائے
شہد دریائے شیر دریائے آب دریائے شراب اور بہشت کی نہرین بھی چار ہین زنجبیل سلسبیل رحیق
تسنیم سدرۃ المنتہی کی جڑ سے بھی چار نہرین جاری ہین نیل فرات سیحان جیحان اور فرض
وضو کے بھی چار ہین مونہہ دہونا ہاتھہ کہنیون تک دہونا پاؤن ٹخنون تک دہونا چوتھائے
سر کا مسح کرنا اور روزے مین بھی چار فرض ہین نیت کرنا جماع اور کہانے اور پینے سے
بچنا اور غسل مسنون بھی چار ہین غسل جمعہ غسل احرام غسل عید الفطر غسل عید اضحی اور آٹھہ
بہشت مین چار سرا ہین دار الحیوان دار الخلد دار المقام دار السلام اور چار باغ جنۃ الفردوس
جنۃ النعیم جنۃ العدن جنۃ المادی لا الہ الا اللہ کہ حصن امان ہے اوسمین بھی چار کلمے ہین
اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفتاح خزانہ قرآن ہے اوسمین بھی چار کلمے ہین اور زکوۃ بھی
چار قسم کے جانورون مین ہے اونٹ گائے بکری گہوڑا اور اوٹھانے والے عرش کے
بھی چار ہین اور یہ نام مبارک قرآن مین بھی چار جگہہ وارد ہے محمد رسول اللہ ما کان
محمد ابا احد ما محمد الا رسول نزل علی محمد اور بنی آدم مین چار گروہ افضل ہین پیغمبر صدیق
شہید صالحین اور صحت حج کی بھی چار باتون پر موقوف ہے اسلام احرام عرفات
مین کھڑا ہونا وقت پر حج کرنا اور جو کلمات کہ خدا کو بہت پیارے ہین وہ بھی چار ہین سبحان اللہ
الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اور حروف اس نام مبارک کے باعتبار اپنے اعداد کے
اس عدد سے اسطرح کی نسبت رکھتے ہین کہ عدد دال کے چار ہین اور حا کے آٹھہ کہ دوچند
چار کا ہے اور عدد میم کے چالیس کہ چار دہائی ہین اور حروف انکے اسماء کے اگر جمع کئے
جائین آٹھہ حاصل ہون اور وہ دوچند چار کے ہین اور اگر میم مشدد کو باعتبار تلفظ کے
دو حرف کہا جاے تو یہ نام نامی پانچ حرف پر مشتمل ہو جائے اور اس عدد کے خصائص سے ہے
کہ مجذور اوسکا ۲۵ اور کعب اوسکا ۱۲۵ آتا ہے اور علی ہذا القیاس جہانتک ضرب دین حاصل ضرب مین بعینہ
محفوظ رہتا ہے اور ارکان فعلیہ نماز بھی پانچ ہین دو سجدے تیسرا قیام چوتھا رکوع
پانچوان قعدہ اور زکوۃ دو سو درہم مین پانچ درہم ہے اور بیس دینار مین نصف دینار کہ

کہ وزن مین پانچ دام ہوتا ہے اور فرضیت حج کی بھی پانچ امر پر موقوف ہے اسلام حریت
بلوغ عقل استطاعت اور اشرف اعضا بھی پانچ ہین سر دو ہاتھ دو پانو اور حواس
زبان کی جسکے اول مین لفظ الحمد اللہ واقع ہے پانچ ہین اور اوقات نماز اور کلمات
اذان اور آل عبا اور پیغمبر صاحب شرائع مع محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حواس خمسہ
ظاہرہ اور باطنہ اور انگشتان انسان اور حضرات خمسہ اور کلیات خمسہ اور اقسام برہان بھی
پانچ ہین لطیفہ رابعہ خدا تعالے نے جسطرح اپنے اسمائے حسنی سے ایک ایک اسم بعض
پیغمبرون کو عنایت فرمایا اسیطرح نام نامی سے ایک ایک حرف بعض انبیا کے نام مین داخل
کیا مثلاً میم آدم اور ابراہیم اور اسمعیل اور موسے اور سلیمان اور مسیح اور اشمویل اور
ارمیا علیہم السلام کے نام مین اور حا نوح اور صالح اور یحیے اور اسحق علیہم السلام کے نام
مین اور دال داود اور آدم و ہود اور ادریس علیہم السلام کے نام مین ؎ زہے نام
ولکشا ہست این کہ موسی و مسیح * افسر خود کردہ اند از میم ملک آرای او * وزہے اسمیکہ
نوح و یحیی و اسحق را * فیض حمد و علم و حشمت دادہ انداز حای او * تا بمیمش نام ابراہیم
و آدم شد تمام * چون سلیمان کرد اسمعیل در دل جای او * دال نامش کو در آخر بود ہادی
آمدہ * سینہ ادریس و آدم شد گرہ وای او * حضرت داود کز جنبش دو عالم پر صدا ست *
از ہمین یک حرف زینت یافت سرتا پای او لطیفہ خامسہ میم آپکی محبوبیت اور محمودیت
اور مصطفائی کی طرف اور حا حامدیت اور حمایت امت اور دال دعوت کیطرف اشارہ
ہے اس قیاس پر یہ اسم شریف آپکے دو سو بیالیس صفات کا کہ دو سو اون مین مصدر میم
اور چونتیس مصدر حا اور نو مصدر دال ہین اجمال ہے گویا ہر حرف اسکا حروف مقطعہ کی
طرح معانی متعددہ پر دال ہے ؎ بہ نام ست این کہ در دیوان ہستی * برو نگرفتہ
نام پیش و ستی * چو نام این ست نام آور چہ باشد * مکرم تر بود از ہر چہ باشد * یا میم اول سے
باعتبار اعداد چالیس برس اور حا سے حکومت اور میم ثانی سے ملک آخرت اور دال سے
دنیا مراد ہے گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ اوس جناب کو چالیس برس کی عمر مین
حکومت دنیا و آخرت اور ریاست دونون جہان کی عنایت ہوئی اور دو دونون میم

کے اتنی اور حا کے آٹھ اور دال کے چار ہین کہ مجموع اونکا بانوے ہے گویا اون بانوے
چیزون کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالے نے آپکے لیے خاص فرماین تیس پارہ قرآن کے
اور تیس روزے رمضان کے اور سترہ رکعت نماز پنجگانہ اور دو وزیر اہل آسمان سے
جبرئیل میکائیل علیہما السلام اور دو وزیر اہل زمین سے ابوبکر و عمر اور چار اہل عبا
علی فاطمہ حسین و حسن اور سبع مثانی یعنے سورہ فاتحہ یا میم سے دونون جگہہ الف اور حا سے
باعتبار اعداد کے ہشت جنت اور دال سے دنیا مراد لو تو گویا یہ اشارہ ہے کہ مالک حقیقی نے
اپنے حبیب کو آٹھون بہشت اور ملک دنیا کا مالک کیا اور میم ثانی کی توسیط و تشدید مین بھی
یہی نکتہ ہے کہ اوس جناب کو دونون عالم سے علاقہ ہے شعر یہی کہتے ہین ؎ اودہر
اللہ سے واصل اودہر مخلوق مین شامل ۔ خواص اوس برزخ کبریٰ مین ہے حرف مشدد کا
مگر تقدم حا کا اور تاخر دال کا صریح دال ہے کہ توجہ اوس جناب کی اوس عالم کیطرف ہی
اگر ہدایت اہل دنیا کی آپ سے متعلق ہوتی دنیا مین قدم نہ رکھتے اور اوسکی طرف
متوجہ ہوتے ؎ وکیف تدعوا الی الدنیا ضرورۃ من ۔ لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم ۔
لطیفہ سادسہ مادہ صورت آدم علیہ السلام یعنے مٹی اوسکی چالیس روز خمیر کی گئی اور بہشت
آٹھ ہین اور مراتب حضرات اولیا کے چالیس ہین کہ اصناف عشرہ ارباب ولایت کو درجات
اربعہ ولایت مین کہ ہدایت و نہایت و ظہور و بطون سے عبارت ہین ضرب دینے سے چالیس
حاصل ہوتے ہین اور جملہ سفلیات عناصر اربعہ سے مرکب ہین گویا اس مضمون کی طرف اشارہ
ہوا کہ میم سے اس اسم پاک کا باعث تخمیر طین آدم اور موجب رونق جنت اور مربی ارباب
ولایت اور سبب پیدایش دنیا و مافیہا ہے شاید میر حسن ہلالی سنجری مولف فوائد الفواد نے
اس رباعی مین بھی یہی مضمون مراد لیا نظم یکحرف تو حل صباح عالم را نور ۔ یکمیم
تو مشت خلد را مایہ حور ۔ حرف سومین خیل دے را دستور ۔ زان چار رچا نہ کن عالم معمور
اس صورت مین وجہ تقدم میم اور تاخر دال کے یہ ہے کہ آدم اشرف المخلوقات اور عناصر
سفلیات ہین لطیفہ سابعہ یہ نام مبارک ازل سے آپکے لیے خاص ہے مگر بعض لوگون نے
یہ بات سنکر کہ زمانہ نبی آخرالزمان کا قریب ہے اور نام پاک اونکا محمد ہوگا اپنی اولاد کا نام محمد رکھا

اور عجائب قدرت الہی سے یہ کہ ان مین سے کسی نے دعوے نبوت کا نہ کیا منہم محمد بن عدی
ومحمد بن جیحہ ومحمد بن براد ومحمد بن حارث ومحمد بن خزاعی ومحمد بن عونی ومحمد بن یحید ومحمد بن
فقیمی ومحمد بن مسلمہ ومحمد بن حمران یعمری ومحمد بن حمران جعفی ان مین سے محمد بن مسلمہ اور محمد بن
براد مسلمان ہین اور محمد بن عدی کے اسلام مین اختلاف ہے خاصہ چہارم پروردگار

تقدس وتعالے نے آپکو عبداللہ فرمایا وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا
بخلاف اور انبیا کے کہ اونکے لیے نعم العبد اور عبداً شکورا آیا ہے اور بعض محققین کہتے ہین ہر بندے کو
ایک اسم الہی سے کسیطرح کی نسبت ہوتی ہے اور جب وہ نسبت وہبا یا کسبا کامل ہو جاتی ہے
تو اوسے اس اسم کی طرف اضافت کرتے ہین اور اللہ علم ہے واسطے اوس ذات پاک کے
کہ جامع جمیع صفات کی ہے اوسکی طرف اضافت صریح دلالت کرتی ہے کہ جسطرح اور ونکو
بعض صفات الہیہ سے نسبت ہے آپکو ذات پروردگار سے علاقہ ہے اور اوسکے ساتھ
تمام صفات سے بہی مناسبت حاصل ہے الغرض اس صفت یعنے عبدیت سے کوئی صفت بہتر نہین
نقطہ خاک کو سر عبدیت نے اوس مقام پر پہونچا دیا کہ ذہن ملاء اعلے کا نہین پہونچ سکتا
انی اعلم ما لا تعلمون اسی بہید کیطرف اشارہ ہے اسی لیے کہتے ہین انسانیت بندگی کو مستلزم ہے
جو اس دولت سے بہرہ نہین رکھتا انسانیت سے بے بہرہ ہے بندگی اصل سب مراتب
ومقامات کی ہے پیغمبرون نے بندگی سے مرتبہ نبوت ورسالت حاصل کیا اسیواسطے تشہد مین بہی
وصف عبدیت رسالت پر مقدم ہوا اور جس جگہہ پروردگار تعالے کو کمال شرف
اور قرب منزلت حضرت کا بیان فرمانا منظور رہتا ہے آپکو اسی وصف سے یاد فرماتا ہے

اوحے الی عبدہ ما اوحے اور سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے
امام فخر الدین رازی ابو القاسم انصاری سے نقل کرتے ہین جب جناب رسالت
مآب اوج اعلی درجے پر پہونچے حکم آیا یا محمد بم تشرف عرض کیا اس سبب سے کہ مین نجہسے نسبت
بندگی کی رکھتا ہون اوسی کے مطابق آیت آئی سبحان الذی اسری بعبدہ ابو علی دقاق لکہتے ہین
کوئی چیز عبودیت سے شریف تر اور مسلمان کے لیے کوئی نام بندے سے بہتر نہین سعادت وعزت
انسان کی بندگی اور سرافگندگی مین ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ قتادہ کریمہ من کان یرید العزۃ

الایہ کی تفسیر مین کہتے ہین جو عزت چاہے خدا کی طاعت سے حاصل کرے یعنے عزت اوسکی
بندگی سے ناشی ہے کسینے خواجہ ابوسعید ابوالخیر سے پوچھا الحریۃ آزادی کیا ہے فرمایا
العبودیۃ یعنے آزادی بندگی سے عبارت ہے جو بندہ نہین آزاد نہین اور جو آزاد نہین شاد
نہین طوق بندگی جسکی گردن مین ہے خواجہ و سردار دو عالم ہے جو خدا کا ہو جاتا ہے جو کچھ
خدا کا ہے اوسکا ہو جاتا ہے ؎ تو یک عہد گر خود بجا آوری ٭ سر نہ فلک زیر پا آوری ٭
صالح کی اونٹنی اپنی طرف منسوب کی سب جانور اہلی اور وحشی اوس سے خوف کرنے
کعبہ کو اپنا گھر کہا آدمی اوسمین شکار نہین کھیلتے اور پرند اوسپر ہو کر نہین اوڑتے اسلیئے
سرور عالم فرماتے ہین لا ارید ان اکون ملکا نبیا بل ارید ان اکون عبدا نبیا مین بادشاہ
پیغمبر ہونا نہین چاہتا بلکہ بندہ پیغمبر ہونا چاہتا ہون التوضیح ممکن کے حق مین کوئی مرتبہ بندگی
سے بڑھ کر نہین مگر نہ یہ بندگی جسے ہم بندگی کہتے ہین بلکہ حقیقت اوسکی یہ ہے کہ عالم غرور
اور ظلمتکدۂ خلق سے نور حق کیطرف انتقال کرے اور ماسوے سے انقطاع کرکے
ہمہ تن اپنے مولے کی عظمت اور جلال مین مستغرق ہو جائے اور کمال اوسکا یہ ہے کہ ہستی
صرف مولی کے لیے خاص سمجھے آپکو لاشی جانے کہ ممکن محتاج کو واجب بالذات کے مقابل
کسیطرح کا دعوی زیب نہین دیتا سچ ہے بندگی با خواجگی راست نیاید شیطان نے اسی ہزار
برس ریاضت کی ایکساعت بندہ نہو سکا کہ دعوی خواجگی رکھتا تھا بندہ کامل وہ ہے کہ اپنے
نفس کو نہ دیکھے اور اپنے حظ اور نصیب اور خواہش اور آرزو سے دست بردار ہو جائے
شربت و زہر جو کچھ دین بے تامل پی لے چون و چرا نہ کرے خدمت پر اجرت نچاہے جو کام
کرے خدا کیواسطے کرے طاعت مین امتثال امر ملحوظ ہو اور تقوے سے رضائے مولے اوسکا مقصود
ہو بہشت کے واسطے کلمہ پڑھتا ہے قدر کلمہ کی نہین جانتا اگر خدا کے لیے پڑھتا جنت
اوسکی ایسی مشتاق ہوتی جیسے وہ اوسکا مشتاق ہے زبور مقدس مین آیا ہے اوس سے
زیادہ کون ظالم ہے جو بہشت و دوزخ کے لیے میری عبادت کرے اگر مین بہشت و دوزخ
نبناتا تو کیا عبادت کا مستحق نہوتا مغیرہ بن شعبہ کہتے ہین آپنے اسقدر عبادت کی کہ پائے
مبارک سوج گئے لوگون نے کہا آپ تکلیف اسقدر کیون اوٹھاتے ہین کہ خدا نے آپکے

اگلی پچھلی خطا معاف کی فرمایا اخلاص کون عبد اللہ کو ہے اسلاک السلوک مین لکھتے ہین جو ہزار برس
عبادت کرے اور قبول ہونا چاہے طالب قبول ہے طالب ہوے طالب حق کو رد و قبول
سے کیا غرض وللہ در حافظ الشیراز حیث قال ع فراق و وصل چہ خواہی رضاے دوست
طلب ☆ کہ حیف باشد از و غیر او تمنائے ☆ بعض مشائخ فرماتے ہین عبد الرزاق اور عبد الکریم
اور عبد القادر اور عبد القہار ہزارون ہین مگر عبد اللہ نایاب ہے جو خدا کو اپنے حصے
اور نصیب کے لیے پوجتا ہے خدا کا خالص بندہ نہین بندہ وہ ہے کہ خدا کو خدا کے لیے
پوجے جسطرح رکھین رہے کبھی یہ نہ کہے کہ مجھے یہ چیز درکار ہے اور یہ بیکار خدا پر اعتراض
نہین ہو سکتا مثل مشہور ہے بندگی بیچارگی عارف حکم میت مین ہے وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر
اور مردہ خواہش نہین رکھتا اصمعی کہتے ہین ایک غلام بازار مین بکتا تھا خرید ا اسنے کہا تیرا نام
کیا کہا جو تو رکھے کہا کیا کھائے گا کہا جو تو کھلائے کہا کیا پئیگا کہا جو تو پلاوے کہا اگر تیری
مرضی ہو تو مین تجھے خرید ون جوابدیا بندی کو خواہش سے کیا کام خواہش اوسکی وہی ہے
جو مولے چاہے ایعزیز بندہ ہو تو اس غلام سے سیکھ لے تو بندگی کا دعوے کرتا ہے اور
بے خواہش و مراد کے قدم نہین رکھتا ع زہے عشق از پئے شہوت دوست خواہی داشت
جانان را ☆ ایعزیز تو اجرت پر نظر نہ کر کہ غلام مولے کے کام پر مستحق اجرت کا نہین مگر وہ ارحم الراحمین
ہے اپنے فضل و کرم سے دین و دنیا کی نعمتین عنایت کرے گا اوسکے یہان سب کچھ ہے
مگر قدر و قیمت تیری تیرے طلب پر ہے جو اوس سے دنیا طلب کرتا ہے اوسے دنیا اور
جو آخرت مانگتا ہے اوسے آخرت دیتا ہے من یرد ثواب الدنیا نوته منها ومن یرد ثواب الآخرة
نوته منها اور جو دنیا و آخرت چھوڑ کر خدا کی طلب مین مشغول ہوتا ہے اوسے اپنے مشاہدے
سے مشرف فرماتے ہین اور اپنے وصل سے کامیاب کرتے ہین فی مقعد صدق عند ملیک
مقتدر منقول ہے کہ کسی نے بشر حافی کو خواب مین دیکھا اونکا اور ابو النصر اور عبد الوہاب
وراق کا حال دریافت کیا فرمایا وہ دونون کھانے مزہ دار اور شربت خوشگوار کھاتے
پیتے ہین مجھے کھانے پینے کی رغبت نہ تھی پروردگار نے دولت دیدار عنایت فرمائی
کسی مرید نے خواجہ دینوری کو بعد وفات خواب مین دیکھا کہ خدا آپکو بہشت مین مقام عنایت فرمائے فرمایا ہیش

برس سے مجھے بہشت دیتے ہین اور مین قبول نہین کرتا الغرض محب صادق محبوب کے سوا
کسی سے کام نہین رکھتا ہے ؎ چو دل با دلبری آرام گیرد ۔ ز وصل دیگرے کے کام گیرد ۔
نہ با صد دستہ ریحان پیش بلبل ۔ نخواہد خاطرش جز نکہت گل ۔ منقول ہے شعیب علیہ السلام
روتے روتے اندھے ہوئے پھر بینائی عنایت ہوئی پھر اندھے ہوگئے ارشاد ہوا اے شعیب
یہ رونا بہشت کے واسطے ہے یا دوزخ کے ڈر سے عرض کیا الٰہی تیرے شوق مین روتا ہون
خطاب آیا اگر یہی بات ہے تو پھر ملنا تجھے آسان ہے ؎ گوئے دولت آن سعادتمند برد
کو بپائے دلبر خود جان سپرد ۔ کسی نے خواجہ معروف کرخی سے پوچھا اسقدر عبادت بہشت
کی امید پر ہے یا دوزخ کے خوف سے فرمایا جسے خدا سے محبت ہوجاتی ہے اس امید و
خوف سے عاری ہے حکما کہتے ہین بہشت کے لیے عبادت کرنا شہوت سے خالی نہین جو لوگ
دنیا کی لذتین حور و قصور کے لیے چھوڑتے ہین اونکے نزدیک نفس ناطقہ نفس بہیمیہ کا خادم ہے
ابو عثمان دمشقی کتاب فضائل النفس مین ارسطو سے نقل کرتے ہین کہ افعال الٰہی معلل بالغرض
نہین گو اوپر فوائد مترتب ہین پس بندے کو بھی چاہیے کہ خیر کو لنفسہ عمل مین لائے قصد مین
غرض کو دخل نہ دے یحیی بن معاذ رازی خواجہ بایزید بسطامی سے نقل کرتے ہین مجھے تیس ہزار
درجے عنایت ہوئے اور ارشاد ہوا اپنا مطلب بیان کر عرض کیا الٰہی اریدان لا ارید خدایا یہ خواہش ہے کہ مجھے خواہش
نہ ہو ابوبکر وراق کہتے ہین میرے نزدیک خواہش سے بدتر کوئی برائی نہین اور اتباع شہوت سے زیادہ کوئی گمراہی نہین
شریعت مین آدمی اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ شہوت صحیح اور خواہش صادق ہو اور
طریقت مین اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ خواہش اور شہوت اصلا نہ ہے کسی نے خواجہ جنید سے
پوچھا وصل کیا ہے فرمایا ترک ہوا و ہوس خواجہ محمد بلخی سے منقول ہے عجب اوسکے حال پر
جو حظ نفس کے لیے کعبہ کو جائے اگر خواہش چھوڑے تو مالک کعبہ تک پہونچے اہل طریقت کہتے
ہین راہ مولی دو قدم ہے اول ترک دنیا دوم ترک حظ نفس تم انت دربارے خواجہ بایزید بسطامی
نے جناب الٰہی مین عرض کیا کیف الطریق الیک تیری طرف راہ کسطرح ہے جواب ہوا دع
نفسک وتعال اپنے نفس کو چھوڑ اور چلا آ کسی نے آپ سے پوچھا کیف الطریق الی اللہ خدا
کیطرف راہ کسطرح ہے فرمایا ان غبت عن الطریق تصل الیہ یعنے اگر تو راہ کو نہ دیکھے اوس

پہونچے اسی جگہہ سے گئے ہین طالب اگر آپکو یا اپنی طلب کو دیکھے حقیقت طلب سے بے بہرہ ہے مست آپکو اگر مست سمجھے نشہ اوسکا ناقص ہے اونکو نیز جو اوسے یا طلب بہشت و دوزخ اور تمام کائنات ملکہ اپنی ذات سے کام نہین رکھتا اور جو ماسوے سے کام رکھتا ہے اوسے نہین پاتا ایک بزرگ طواف کعبہ مین تے کسینے اونکو پکارا اوسکیطرف دیکھنے لگے ندا ہوئی من التفت الی غیرنا فلیس منا جو ہمارے غیر کیطرف التفات کرے ہمسے نہین کسی نے اپنے دل کی طرف خیال کیا اوسکے باطن مین کہا گیا اے مدعی کذاب دل کو تلاش کرتا ہین اگر ہمین نپایا دل کو کیا کرے گا سچ ہے گر ہر دو جہان رسند مارا ٭ چون وصل تو نیست بینوا ایم ٭ وگر ما ہیچ نبا شد نہ بد نبا نہ بعقبلی چو تو دارم ہمہ دارم وگر ما ہیچ نبا بد ٭ خاصہ پنجم جسم مقدس سراپا اعجاز تہا کتب احادیث و سیر مین بہت خوارق متعلق بجسد مبارک مذکور ہین ازانجملہ آپکے پسینے سے مشک کی خوشبو آتی اور بالون سے لپٹین خوشبو کی نکلتین اور جلکتی رہتی دہوکر پانی اون کا جس بیمار کو پلاتے فورًا شفا ہوتی خالد بن ولید کی ٹوپی مین چند موئے مبارک تے اونکی برکت سے ہر لڑائی مین غالب رہتے اسیطرح اسماء بنت ابی بکر کے پاس آپکا جبہ تہا اوسے دہوکر جس بیمار کو پلاتین فورًا اچہا ہو جاتا کبہی جسم مبارک پر نہ بیٹہتی مچہر وغیرہ موذی جانورون نے کبہی نہ کاٹا جون آپکے بالون اور کپڑون مین نہ پڑتی چہرہ مبارک آپکا اسقدر صاف تہا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین نظر آتا بلکہ صفائی اوس آئینہ حق نما کی یہانتک پہونچی تہی کہ ایک شان پروردگار کی اوس سے ظاہر ہوتی چنانچہ من رآنی فقد راے الحق کاشف اس رمز کی ہے آواز آپکی باوجود اسکے کہ تمام عالم سے بہتر اور اچہی تہی وہان پہونچتی کہ اور ون کی آواز اوسکے دسوین حصے تک نجاتی عورتین اپنے گہر مین خطبہ آپکا سنتین اور منی مین لوگون نے خطبہ آپکا اپنے اپنے منازل مین سنا نزدیک و دور کوئی شخص ایسا نتہا جسکے کان مین آواز آپکی نہ پہونچی اور وہ جو حدیث مین آیا ہے آپ منی مین خطبہ پڑہتے اور جناب امیر اوسے تعبیر کرتے تے شاید حضرت امیر نے اس خیال سے کہ سامعین دور تک بین اسقدر دور تک آواز پہونچنا خلاف عادت ہے کلمات شریفہ کا اعادہ کیا اور یہ امر تجہے معلوم ہوا کہ بطریق اعجاز و خرق عادات آواز آپکی دور تک پہونچی کہ سب لوگون نے نزدیک و دور بے تکلف

سنی بغل آپکی ہم رنگ تمام بدن کے کمال صاف اور شفاف تہی بخلاف اور آدمیون کے
کہ بغل ونکی اونمین سیاہی ہوتی ہے اور وہ جو لکھا ہے آپکی بغل مین بال نتہے بعض علما کہتے
ہین احادیث مین اوسکے خلاف آیا ہے منیف البطیہ واللہ اعلم بغل شریف کے پسینے سے مشک
کی خوشبو آتی چنانچہ بعض صحابہ سے منقول ہے حضرت نے مجہے اپنے بدن سے لپٹا لیا مینے
پسینہ آپکی بغل کا سونگہا مشک کی خوشبو اوس سے آتی ایکدن آپنے قتادہ بن نعمان کے
منہہ کو ہاتہہ لگایا چہرہ اونکا اسقدر روشن ہوگیا کہ ہر چیز کا عکس اوسمین نظر آنے لگا ابوہریرہ
کہتے ہین مین نے کوئی شخص حضرت سے زیادہ جلد چلنے والا نہ دیکہا گویا زمین آپکے لیے
لپیٹی جاتی تہی ہم سب اپنی جانون کو مشقت مین ڈالتے یعنے چلنے مین بہت سرعت کرتے کہ
آپکے ساتہہ رہین اور آپ بے تکلف چلتے فرشتے آپکی جلو مین رہتے اسیواسطے آپ صحابہ کو
حکم کرتے کہ آگے چلو اور فرماتے پیچہا میرا فرشتون کے لیے چہوڑدو آپ فرماتے ہین تمہارا
رکوع سجدہ مجہسے نہین چہپتا مین تمہین پیٹہہ کے پیچہے سے دیکہتا ہون امام زاہدی شارح
قدوری اور مصنف قنیہ رسالہ ناصریہ مین لکہتے ہین آپکے شانون کے بیچ مین سوراخ
سوزن کے مانند دو آنکہین تہین کہ اون سے دیکہتے اور کپڑا حاجب نہوتا یعنے کپڑے کے
اوپر بہی نظر آتا اور حق یہ ہے جیسے حضرت کا دل ادراک معقولات مین احاطہ و وسعت
تام رکہتا تہا اسیطرح آنکہہ احساس محسوسات مین کمال رکہتی تہی کہ شش جہت آپکی نظر
کے روبرو گویا جہت مقابل تہے اور بارہ ستارے ثریا کے نظر آتے قوت سمع شریف
اس مرتبہ تہی کہ آواز آسمانون کی بے تکلف سن لیتے حدیث مین آیا ہے مین دیکہتا ہون
جو تم نہین دیکہتے اور مین سنتا ہون جو تم نہین سنتے ایکبار آپ مجمع صحابہ مین بیٹہے تہے ناگاہ
آسمان کی طرف نظر کرکے فرمایا اسوقت مین نے آسمان کے دروازہ کہلنے کی آواز سنی
اور یہ دروازہ آگے کبہی نہ کہلا تہا ستر ہزار فرشتے سورہ انعام کے پیچہے چلنے کے واسطے
اس دروازے سے اوترے مہر نبوت مثل ستارہ صبح کے دوش مقدس یا پشت مبارک پر چمکتی
اور اوسپر بال یا خال جمع تہے اور اوسکے ظاہر مین لکہا تہا توجہ حیث شئت فانک منصور اور
باطن مین مرقوم تہا اللہ وحدہ لا شریک لہ تاریخ نیشاپوری مین لکہا ہے اوسمین گوشت

سے مکتوب تھا محمد رسول اللہ حافظ ابن حجر رح فتح الباری مین لکھتے ہین اسباب مین کچھ ثابت
نہوا اور اوسکی شکل مین روایات مختلفہ وارد ہین بخاری و ترمذی نے روایت کیا مانند تکمہ
پیراہن عروس اور ترمذی نے کہا مانند بیضہ کبک کے تھی اور بعض روایات مین آیا اوسپر
خال تھے لیکن درحقیقت یہ اختلاف نہین بلکہ ہر راوی نے بقدر اپنی فہم کے تشبیہ و تمثیل دی
ہے ہان اسمین اختلاف ہے وقت ولادت کے موجود تھی یا نہین روایت نبا نرکی امر ثانی
پر دلالت کرتی ہے اور تخریج ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کیا بعد ولادت کے فرشتے نے
تین بار آپکو اوس پانی سے کہ آپکے غسل کے لیے لایا تھا نہلایا اور پارہ حریر سے ایک مہر کہ
مانند زہرہ کے چمکتی اور بیضہ کمونہ کے ہمشکل تھی نکال کر دوش مقدس پر لگائی اور اسمین
بھی اختلاف ہے کہ مہر نبوت آپکی خصائص سے ہے یا نہین اکثر علما اوسے آپ کے لیے خاص
کہتے ہین ولنعم ما قیل سے گرچہ شیرین دہنان بادشاہند ولے ؞ او سلیمان جہان ست کہ
خاتم با اوست ؞ مگر مواہب لدنیہ مین بروایت حاکم وہب بن منبہ سے اور پیغمبرون کے لیے
بھی نقل کیا مطالع المسرات اور مواہب لدنیہ مین لکھا ہے خاتم نبوت آپ کے صفات کمال
و علامات نبوت سے شمار کی گئی اگرچہ اور پیغمبرون کو بھی ثابت ہے مگر اونکے سیدھے
ہاتھ مین ہوتی پیٹھ مین مقابل مدخل شیطان کے ہونا آپ کی خصائص سے ہے آسیواسطے
کتاب شعیا علیہ السلام اور اگلی کتابون مین آپکا وصف اوسکے ساتھ وارد ہوا انتہی ملخصاً
اور اوسکے ثبت مین نکتہ یہ تھا کہ نوشتے کے آخر مین واسطے مزید اعتبار کے مہر کردیتے ہین آپ پر
دفتر رسالت و نبوت ختم ہوا اسلیے مہر عالم غیب کی پشت مقدس پر ثبت ہوئی تا معلوم ہو
یہ نوشتہ ابتدا سے انتہا تک خدا ہی کی طرف سے ہے اسی وجہ سے آپکو خاتم النبیین کہتے ہین کہ آپ
سند انبیاؤ مرسلین ہین آپ کے سبب سے اونکی پیغمبری اور کتابون کا اعتبار ٹھہرا اور
ایک عالم نے آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ پڑھا ہے سے شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم
کو اوس سے ؞ نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا ؞ آپ مین چالیس مرد بہشتی کی قوت تھی
اسلیے ایک وقت مین چار عورت سے زیادہ درست تھین چنانچہ بعض اوقات گیارہ یا بارہ
ازواج مطہرات سوا سراری کے جمع ہوگئین اور ہر مرد بہشتی کو سو مرد دنیا کے برابر قوت دیجائیگی

اس حساب سے آپ کو قوت چار ہزار آدمیون کی حاصل تھی اور خوارق عادت سے ہے کہ آپ اکثر اوقات گرسنگی مین مبتلا رہتے اور شکم مبارک پر پتھر باندھتے باوجود اسکے ایک شب مین سب ازواج سے مباشرت کرتے جس کھاری کوئین مین آپکا تھوک ڈالتے شیرین ہو جاتا اور جس بچے کے منہ مین ایکقطرہ آب دہن شریف کا ڈالتے دن بھر دودہ نہ مانگتا گویا آب زمزم کی تاثیر رکھتا تھا ایکبار کئی بچے شیرخوار آپ کے پاس لائے گئے آپنے لعاب دہن اپنا اونکے منہ مین ڈالا اسقدر سیر ہو گئے تمام دن دودہ نہ مانگا اور یہ امر عاشوری کے دن اہلبیت کے بچون کے ساتھ بھی واقع ہوا اور خیبر کے روز مولے علی رض کی آنکھین دکھتی تھین تھوڑا لعاب دہن اونکی آنکھون مین ڈالا فی الفور اچھی ہوگئین اور پھر کبھی نہ دکھین محمد بن حاطب کا ہاتھ جل گیا آپ نے اوسپر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اور آب دہن مبارک لگایا فورًا آرام ہو گیا امام حسن علیہ السلام پیاسے تھے زبان آپکی چوسی فورًا پیاس جاتی رہی اور دن بھر پانی کی خواہش نہوئی حدیبیہ کا کنوان لشکر کی کثرت سے خالی ہو گیا آپکو خبر ہوئی ایک کلی اوسمین ڈالی کہ یکایک اوسمین جوش آیا اور تمام لشکر نے پانی بھرا مگر کم نہوا اور ایک کنوئین مین آب دہن ڈالا اوسکے پانی سے مشک کی خوشبو آنے لگی اور انس بن مالک رض کا کنوان کھاری تھا ایک قطرہ لعاب دہن کا اوسمین ڈالدیا ایسا شیرین ہو گیا کہ مدینہ مین کوئی کنوان اوس سے میٹھا نتھا اسیواسطے آپکے دہن کو منبع معجزات کہتے ہین کہ صدہا معجزات اوسکے کتب سیر مین مذکور ہین آپکو کبھی جمھائی نہ آئی اور احتلام نہوا کہ احتلام شیطان کی طرف سے ہے اور حضرت اوسکے فساد و شر سے محفوظ و معصوم تھے آپکی خواب حکم بیداری کا رکھتی ہرچند ظاہر مین آرام فرماتے مگر دل مقدس انتظار وحی مین بیدار رہتا اسلیے وضو آپکا سونے سے نہ جاتا اور جس جانور پر سوار ہوتے سب سے آگے اور تیز چلتا اگرچہ سست قدم ہوتا خاصہ ششم حوض کوثر بخاری اور مسلم نے روایت کیا مسافت اوسکی ایک مہینے کی راہ اور کنارے اوسکے برابر پانی اوسکا چاندی سے سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے آبخورے اوسکے گویا آسمان کے تارے ہین جو پانی اوسکا پیئے پیاس سے ہمیشہ محفوظ رہے اور بعض روایات مین آیا پانی اوسکا برف سے سرد اور شہد سے شیرین ہے

ہی آبخورے اوسکے جیسے آسمان کے تارے وارد ہے اوسمین دو پرنالے بہشت سے اوترتے
ہین ایک سونے کا دوسرا چاندی کا ابو حاتم کی روایت مین وارد ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب مین ساتوین آسمان پر پہونچا ایک نہر دیکھی اوسپر خیمے یاقوت اور موتی
اور زبرجد کے کھڑے اور سبز پرند اوسکے گرد بیٹھے تھے جبرئیل نے کہا یہ کوثر ہے کہ تمہارے ربنے
تمکو دی ہے برتن سونے اور چاندی کے اوسپر رکھے تھے ایک برتن اوس سے بھر کر پیا
شہد سے زیادہ شیرین اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا اور بیہقی نے روایت کیا اوس
آسمان پر ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہین کوثر اور نہر الرحمۃ اوسی سے نکلی ہین اور قرطبی
کے نزدیک آپکو دو حوض عنایت ہونگے ایک صراط سے پہلے اور ایک بعد اوترنے کے
دونو کا نام کوثر ہے بعض روایا مین ہے کوثر ایک نہر کا نام ہے جسکو کنارے پہ حوض واقع ہے ابن ماجہ اور احمد اور ترمذی
ذی مرتبہ روایت کیا سب سے پہلے فقرا مہاجرین حوض پر پہونچینگے مسلم کی حدیث مین ہے مین لوگونکو وہان آنے سے روکونگا
جسطرح دودھ کا مالک دودھ سے روکتا ہے یعنی اور امتون اور نامستحقون کو اوسپر
نہ آنے دونگا اور روایت کیا ابن ابی الدنیا نے بسند صحیح حسن بصری رح سے روایت کیا
ہر نبی کو ایک حوض دیا جائیگا اپنی حوض پر کھڑا ہو کر اپنی امت کو جمع کریگا اور پیغمبر آپس مین
مباہات کرینگے کہ پیرو کسکے زیادہ ہین اور ترمذی کی روایت سمرہ بن جندب رض سے موید اسکی
ہے کچھ منافی اس تخصیص کی نہین اسلیے کہ بیان کلام حوض کوثر مین ہے اگرچہ اور پیغمبرون کو
بہی حوض عنایت ہوگا مگر حوض کوثر جسمین دو پرنالے بہشت کے آتے ہین آپ کے لیے مخصوص
ہے قرطبی کہتے ہین اس بات پر یقین چاہیے کہ خدا تعالے نے آپکو اوس حوض سے
جسکا وصف احادیث صحیحہ مین وارد خاص کیا منقول ہے موالے علی حوض کوثر کے ساقی
ہوئینگے اور موالے علی سے منقول ہے جسکے دل مین ابوبکر و عمر رض کی محبت نہوگی اوسے
ایکقطرہ آب کوثر کا نہ دونگا خاصہ ہفتم لقب آپکا امی ہے اور یہ لقب شریف دلیل ساطع
اور برہان قاطع ہے آپکی نبوت پر کہ باوصف امیت کے انواع علوم زبان مبارک سے بیان
فرمائے کہ ماہر علم حدیث پر بخوبی ظاہر ہے ع قلم و لوح بود مش اندر دست ٭ زان نفرسود
از قلم انگشت ٭ آنکہ بشق قمر کند چو قلم ٭ بقلم گر نبرد دست چہ غم ٭ اور اس لقب مبارک مین یا نسبت

کی ہے یعنے منسوب بامّ کو یا اصل ولادت پر ہین کہ نہ پڑہا نہ لکہا یا منسوب بامّ القریٰ کہ نام مکہ کا
ہے یعنے مکی یا منسوب بامّ القرآن کہ نام سورہ فاتحہ کا ہے یعنے وہ شخص جسپر سورہ فاتحہ
نازل ہوئی یا منسوب بامّ الکتاب کہ لوح محفوظ ہے یعنے آپ نے کسی سے پڑہا نہ لکہا بلکہ
سب علم لوح محفوظ سے حاصل کیا ہے فیض امّ الکتاب پرورش ہے لقب امی خدا از ان کردش
لوح تعلیم نا گرفتہ بر ہمہ زاسرار لوح دادہ خبر ہے بر خط اوست انس و جان راسر ہے گر نخواند
خط از ان چہ ضرر ہے خاکی و براوج عرش منزل ہے امی و کتاب خانہ در دل ہے جا یک قدم
بسیط افلاک ہے والا گہر محیط لولاک ہے اور یہ اسم مقدس آپکا بہت مشہور ہے قرآن مین
بہی مذکور ہے اور حصول شرف زیارت مین دخل تام رکہتا ہے یہانتک کہتے ہین جس محل مین
یہ اسم ہو اوسنے خواب مین زیارت آپکی حاصل نہین ہوئی باقی رہا یہ امر کہ باوجود امیت کے
آپنے اپنے ہاتہ سے بطریق اعجاز کچہ لکہا بہی ہے یا نہین بعض انکار اور بعض ثابت کرتے ہین
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب خاصہ ششم روزہ طے کا یعنے روز بروز روزہ
رکہنا آپ کے لیئے خاص ہوا اگر کوئی اور رکہنا چاہتا منع کرتے اور فرماتے مین تم جیسا نہین
رات کو اپنے رب پاس ہوتا ہون وہ مجہے کہلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے اور حقیقت رات
کے وقت پروردگار کے پاس ہوتی اور اس کہانے پینے کی یا وہ جاتے ہین یاد اون کا خدا
تک بعض علما کہتے ہین ہر رات بہشت کا طعام و شراب آپ کے واسطے آتا اوسکی قوت سے
طے کا روزہ رکہتے اسی لیئے کہتے ہین بہشت کا کہانا پانی مفطر صوم نہین کہ وہان کی چیزون پر
احکام تکلیفیہ جاری نہین شق صدر شریف کے روز سونے چاندی کے برتنون مین فرشتے پانی
لائے اور آپکا دل اور سینہ اوس سے دہویا حالانکہ استعمال دنیا کے سونے چاندی کے برتنو کا
حرام ہے ابن منیر تصریح کرتے ہین طعام و شراب معتاد سے روزہ ٹوٹتا ہے اور جو چیز
بطریق خرق عادت غیب سے آئی اوسکے کہانے پینے سے نہین جاتا بعض علما طعام و شراب
سے اس جگہہ قوت کہ اوسے لازم ہے مراد لیتے ہین یعنے ہر چند کہ مین بہی کچہ کہاتا پیتا نہین
مگر خدا تعالے مجہے قوت عنایت فرماتا ہے یا مراد سیری و سیرابی ہے کہ بے کہانے پینے کے
اوس جناب کو حاصل ہوتی اور بہوک پیاس نہ ستاتی ابن قیم کتاب الہدی اور ابن رجب

لطائف مین نقل کرتے ہین مراد اوس سے غذاے روحانی یعنے معارف و لذات مناجات و فیضان لطائف الٰہیہ ہے کہ دل مبارک کو حاصل ہوتی اور روح مقدس کو لذت اور نفس نفیس کو خوشی اور آنکھہ کو روشنی بخشتی کوئی شاعر اپنے معشوق سے اونٹون کا حال اوسکے شوق مین بیان کرتا ہے ؎ لها احادیث من ذکراک تشغلها * عن الشراب و تلهیها عن الزاد * لها بوجهک نور تستضیٔ به * و من حدیثک فی اعقابها حاد * اذا اشتکت من کلال السیر واعدها * روح القدوم فتحیی عند میعاد * خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تیری یاد اونٹون کو کھانے پینے سے بے پرواہ کرتی ہے اور تیرے پرتو رخ سے اونھین ایک نور حاصل ہوتا ہے کہ اوسکی روشنی مین چلتے ہین اور احتیاج چاند سورج اور مشعل کی روشنی کی نہین رکھتے اور تیری حدیث اونکے پیچھے حدی گانیوالی ہے کہ جب ماندگی راہ سے شکایت کرتے ہین تو اونکو خوشی اور شادی کا وعدہ دیتی ہے کہ اوس وعدہ سے دل اونکے زندہ ہو جاتے ہین اور جو لوگ غش فصل اور نوش وصل کے مزے سے خبردار اور عشق و محبت کے تجربہ کار ہین اونپر یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ آدمی کمال عشق مین کھانے پینے سے بے پرواہ اور مستغنی ہو جاتا ہے اگرچہ اوسے رات دن اچھے کھانے کھلاتے اور شربت خوشگوار پلاتے ہین مگر درد فراق اور رنج جدائی سے طاقت اوسکی روز بروز زائل ہوتی ہے اور جو ساعت فراق کے بعد معشوق نگاہ لطف سے اوسکی طرف دیکھ لیتا ہے تو فوراً وہ قوت اور طاقت آجاتی ہے کہ برسون کے علاج سے حاصل نہین ہو سکتی جبکہ محبت مجازی کا یہ حال ہے تو عشق حقیقی مین اگر کھانے پینے کی خواہش نرہی اور وصل محبوب حقیقی کہ غذاے روحانی عبارت اوس سے ہے غذاے جسمانی سے عاشق صادق کو بے نیاز و مستغنی کر دے کیا عجیب ہے الغرض عاشق کو سواے شربت وصل کوئی چیز قوت نہین بخشتی بے جمال یار لذت کونین پر لات مارتا ہے اور اوسکی حضوری مین زہر ہلاہل شربت خوشگوار سے بہتر جانتا ہے غذا اوسکی لطف صحبت یار اور دوا اوسکی شربت دیدار ہے

؎ از سر بالین من برخیز اے نادان طبیب * دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست *

صوفیۂ کرام فرماتے ہین جو گدا اپنے خدا ہی سے کام رکھتا ہے شاہان کے تاج [illegible] بادشاہان ہفت اقلیم پر لات مارتا ہے اور رو برو انکے یار اگرچہ ربع مسکون اوسکے زیر نگین ہو رنج و بلا مین

مبتلا ہے لاوحشتہ مع اللہ ولا راحتہ مع غیراللہ خواجہ سری سقطی اپنی مناجات مین کہتے
ہین الٰہی اگر تو مجہپر عذاب کرے حجاب نہ کرنا عاشقون کے نزدیک حقیقت دوزخ کی صرف
حجاب ہے کلا انہم عن ربہم یومئذٍ لمحجوبون جو طالب صادق ہین وہ بہشت کی نعمتون کی بہی
حاجت نہین رکہتے خواہش بہشت کی صرف اسلیئے کرتے ہین کہ وہان محبوب اپنے دیدار سے
اونکو مشرف فرماے گا اگر وعدۂ دیدار نہوتا بہشت کی طرف اصلا التفات نفرماتے ؎
بہشت وکوثر وحور وجہانیان چہ کنم ٭ اگر نہ ہمراہے تو رایگان چہ کنم ٭ خاصہ ہے
آپ اول مخلوقات اور اسبق موجودات ہین اور سب سے پہلے شفاعت کرینگے اور سب سے
پہلے آپکی شفاعت قبول ہوگی آپ فرماتے ہین مین سردار اولاد آدم کا ہون اور خدا کے
نزدیک اونکا بڑا اور یہ بات فخر سے نہین کہتا اور اول شافع ہون اور اول مشفع اور اول زمین
سے نکلونگا اور اول مجہے کو حکم سجدہ کا ہوگا مین احمد ہون مین محمد ہون مین خدا کا پیارا
اور اوسکا پیغمبر ہون اور اول آپ قبر سے باہر نکلینگے اوسوقت ستر ہزار فرشتے جلو مین
ہونگے دہنے ہاتہ مین ہاتہ صدیق اکبر رض کا اور بائین مین عمر فاروق رض کا ہوگا اس شان و
تجمل سے جنت البقیع کو تشریف لیجاوینگے جسوقت وہان کے مردے اپنی قبرون سے اوٹہینگے
پہلے نگاہ اونکی آپہی کے جمال مبارک پر پڑیگی زہے قسمت اوس صاحب دولت
کی جو اس نعمت سے مشرف ہو خدائے کریم اپنے فضل عمیم سے اس فقیر کو بہی یہ نعمت عطا
اور دولت کبرے عنایت فرماے ؎ روز محشر کہ من از خواب گران برخیزم ٭ بر رخ آنمہ
تابان نگران برخیزم ٭ اول وہ بقصد شفاعت سجدہ کرینگے اول وہ سر اپنا بفرمان الٰہی اوٹہاینگے
اول اونہین مراتب ومناصب ملینگے اول وہ امت کو ساتہہ لیکر پل صراط سے گذرینگے
اول آپ دیدار الٰہی سے مشرف ہوینگے اول وہ نسے میثاق لیا گیا اول اونہون نے جواب
الست بربکم مین بلیٰ کہا اول وہ بعد نفخہ کے سر اوٹہاینگے اول وہ بہشت کا دروازہ کہلواینگے
اور فقرائے امت کے ساتہہ پہلے بہشت مین جاینگے اللہ تعالے نے شب معراج آپ سے
وعدہ کیا کہ بہشت سب پیغمبرون پر حرام ہے جبتک تو اوسمین نجاے اور سب امتون پر حرام
ہے جبتک تیری امت داخل نہولی آپ فرماتے ہین مین بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن

آوینگا اور دروازہ کہلواوینگا فرشتہ کہیگا کون ہے مین کہونگا محمد عرض کریگا مجھے یہی حکم تہا تمسے پہلے کسی کیلئے نہ کہولون آخر وہی حضور الہی مین بلائے جاوینگے اور کلام کرینگے طبرانی نے حذیفہ سے روایت کیا خدا تعالے لوگون کو ایک زمین مین جمع کریگا وہان کوئی بات نہ کرسکیگا پہر حضرت سب سے پہلے بلائے جاوینگے جواب دینگے

لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والشر لیس الیک والمہدی من ہدیت وعبدک بین یدیک وبک

والیک ولا ملجا ولا منجا منک الا الیک تبارکت وتعالیت سبحانک رب البیت حذیفہ فرماتے ہین اسی مقام کو مقام محمود کہتے ہین اور ابن مندہ کہتے ہین اس حدیث کی صحت پر محدثین کا اجماع ہے اور رجال اوسکی ثقات ہین کذافی المواہب اللدنیہ اکثر لوگ آپسے پوچہا پہلے کیا پیدا ہوا فرمایا نور میرا اور خدا تعالے نے میرے نور سے تمام مخلوق ظاہر کی یکبار مولی علی سے فرمایا اے ابو الحسن بیشک محمد رسول رب العالمین اور خاتم النبیین اور قائد الغر المحجلین اور سردار تمام انبیاء و مرسلین کا ہے مین پیغمبر تہا اور آدم درمیان مٹی اور پانی کے بیشک مین مسلمانون پر مہربان اور گنہگارون کا شفیع ہون اور یہ بہی فرماتے ہین مین سب پیغمبرون سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد خلق پر بہیجا گیا نکتہ شاید اسمین یہ سر تہا کہ امت آپکی اخلاق اور احوال اگلی امتون کی دیکہہ بہالکر کمالات اولین و آخرین حاصل کرے اور جن باتون سے اگلے لوگ ہلاک ہوے اور اونپر عذاب ہوا بچتی رہے آیہ سبب تہا کہ دین آپکا دائم و باقی ناسخ سب شرایع و ادیان کا ہے اگر ظہور آپکا اور پیغمبرون سے پہلے ہوتا اونکی شریعت ظاہر نہوتی اور دین اونکا رواج نہ پاتا بلکہ درحقیقت ختم نبوت ایک کمال مستقل ہے کہ اوس سے بڑہکر کوئی مرتبہ نہین اسواسطے یہ کمال بہی پروردگار تقدس و تعالے نے آپکیلئے خاص فرمایا

اور آپکو خاتم النبیین کہا قال اللہ تعالے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ

وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما علاوہ برین جسطرح سے نام آپکا اول ایک اسم الہی کی مظہریت پر دلالت کرتا ہے اسم پیچہلا آخر ہونا دوسری اسم کی مظہریت ثابت ہوتی ہے اور ان دونون کی اجتماع سے ایک معنی عجیب پیدا ہوتا ہین کہ جسطرح پروردگار سب شئے کو محیط ہے کہ اول بہی وہی ہے اور آخر بہی وہی ہے اوسطرح بسبب اسکے کہ ایک پرتو اوس احاطہ کا اوس جناب پر بہی ہے وہ جناب بہی نبوت و رسالت کو

محیط ہین کہ اول النبیین بہی وہی ہین اور آخر النبیین اور خاتم النبیین بہی وہی اور جو اس لفظ
کو بموجب قرأت عاصم رحمہ اللہ تعالے کے خاتم النبیین بفتح تا پڑہین تو ایک اور خاصہ
آپکا ثابت ہوتا ہے کہ سوائے آپکے یہ لقب بہی کسی کو حاصل نہوا اور مہر سے اعتبار بڑہتا ہے
اور آپ کے سبب سے پیغمبرون کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ
انبیا کی زینت ہین کما لایخفی خاصہ وہم آپ کے ذکر مولد مین یہ تاثیر ہے کہ جس گہر مین پڑہا جاتا ہے
برس روز تک وہان خیر و برکت اور سلامتی اور عافیت اور رزق کی وسعت اور مال کی
کثرت رہتی ہے اسیواسطے مکہ و مدینہ و مصر و شام و یمن کے لوگ ہمیشہ محفلین کرتے ہین اور جب
مہینہ ربیع الاول کا آتا ہے خوش ہوتے اور لباس فاخرہ پہنتے اور زینت اور تجمل ظاہر اور
کپڑے انواع خوشبو سے معطر کرتے اور طرح طرح سے سامان خوشی کا بہم پہونچاتے اور
خیرات زیادہ کرتے اور سماع مولد مین اہتمام تمام رکہتے اور اوسی فوز عظیم و ثواب
جزیل سمجہتے ہین شیخ عبد الحق ما ثبت من السنہ مین لکہتے ہین ہمیشہ اہل اسلام ماہ ربیع الاول
مین محفلین اور ولیمے اور طرح طرح کی خیرات کرتے ہین اور اظہار سرور اور کثیر حسنات
اور اہتمام قرأت مولد عمل مین لاتے ہین اور مدد دیتے ہین اور بسبب کثرت خیرات اور
پڑہنے حال ولادت اور اظہار سرور و فرحت کے افضال عظیمہ اونکے واسطے ظاہر ہوتی ہین
اور حافظ امام ابن جوزی محدث اپنے رسالہ میلاد مین لکہتے ہین اہل حرمین شریفین اور
مصر و یمن و شام اور تمام ملک عرب کے لوگ مجلس مولد کیا کرتے ہین اور ربیع الاول کا چاند
دیکہکر خوش ہوتے ہین اور غسل کرتے ہین اور اچہے کپڑے پہنتے ہین اور انواع زینت
عمل مین لاتے ہین خوشبو اور سرمہ لگاتی ہین اور ان دنون مین خوشی کرتے ہین اور جو کچہہ نقد و جنس
سے میسر ہوتا ہے بکمال خوشی و شادمانی اس ماہ مبارک مین صرف کرتے ہین اور مولد شریف پڑہنے
اور سننے مین اہتمام بلیغ رکہتے ہین اور اس امر سے اجر جزیل اور فوز عظیم حاصل کرتے ہین
اور تجربہ کیا گیا ہے کہ ببرکت مولد شریف کے تمام سال خیر و برکت اور سلامتی اور عافیت
اور فراخی رزق اور زیادتی مال و اولاد اور دوام امن و امان شہرون مین اور چین
و آرام گہرون مین حاصل ہوتا ہے اور صاحب سیرت شامی نے استحباب اوسکا اکثر ائمہ اعلام سے

نقل کیا علامہ بعض اقوال کا یہ ہے حافظ ابو الخیر سخاوی کہتے ہین عمل مولد شریف قرون
ثلثہ کے بعد پیدا ہوا ازان بعد چارطرف اہل اسلام ہمیشہ بڑے شہرون مین ماہ مولد مین
اطعام و تصدق اور اظہار سرور اور کثرت خیرات مین اہتمام کرتے ہین اور یہ برکت
اس عمل کے فضل عمیم اونپر ظاہر ہوتا ہے اور حافظ ابن کثیر کہتے ہین حاکم اربل بڑا تکلف
محفل مولد مین کرتا ابن دحیہ نے ایک رسالہ اوسکے لیے بیان مولد مین لکھا اور اماموں
نے کہ اون مین سے حافظ ابو شامہ استاد امام نووی کے ہین یہ فعل پسند فرمایا علامہ
ابن طغربل کہتے ہین محبان پیغمبر نے مولد کی خوشی مین ولیمے کیے اون مین سے ہمارے
استاذ الاستاذ ہین سوا ان حضرات کے بہت ائمہ و علماے دین سے اس عمل مبارک کا
استحباب اور استحسان نقل کیا منہم یوسف بن علی شامی و منصور بن شمار و ابو موسی زرہونی
و امام نصیر الدین مبارک ابن طباخ و شیخ ابو الحسن معروف بابن قفل و شیخ جمال الدین ہمدانی
و حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی و حافظ ابن حجر عسقلانی و حافظ ابو الخیر بن جزری
و حافظ ابو شامہ استاد امام نووی و امام صدر الدین بن عمر جزری و حافظ امام
ابو محمد عبد الرحمن بن اسمعیل و شیخ جلال الدین ابو الفضل بن عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی
و امام جلال الدین عبد الرحمن بن عبد الملک وغیرہم رحمہم اللہ اور ابن جوزی محدث
رسالہ مولد مین لکھتے ہین کسی مسلمان کے پڑوس مین ایک یہودیہ منکرہ متعصبہ رہتی
ایکدن اپنے شوہر سے بولی اس مسلمان کا عجیب حال ہے جب یہ مہینہ آتا ہے بہت مال خرچ
کرتا ہے اور طرح طرح کے کھانے پکا کر فقیرون کو کھلاتا ہے اوسنے کہا یہ مہینہ اوسکے پیغمبر
کی ولادت کا ہے آپکے پیدا ہونے کی خوشی کرتا ہے یہودیہ نے یہ بات پسند نہ کی
رات کو خواب مین دیکھا کہ ایک صاحب جمال تشریف رکھتے ہین اور اونکے یار گرد بیٹھے ہین
پوچھا یہ کون ہین لوگون نے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیہ نے کہا اگر مین کچھ
عرض کرون تو آپ جواب دینگے کہا ہان اوسنے حضرت کو سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ فرمایا
لبیک اے خدا کی لونڈی یہودیہ رو دی اور عرض کیا آپ مجھے کسطرح جواب دیتے ہین حالانکہ
مین آپکے دین پر نہین فرمایا مجھے معلوم ہے خدا تجھے ہدایت کریگا یہودیہ نے کلمہ پڑھا

اور خواب ہی مین عہد کیا کہ صبح سب مال حضرت کی محفل مین صرف کرون گی جب خواب سے بیدار ہوئی. اپنے شوہر کو دیکھا سامان مجلس مین مشغول ہے پوچھا کیا ماجرا ہے کہا جس صاحب دولت پر رات تو ایمان لائی اون کی مجلس کا سامان کرتا ہون یہودیہ نے تعجب سے کہا تو اس حال سے کیونکر واقف ہوا کہا تیرے اسلام کے بعد مین بہی اوس جناب پر ایمان لایا کہا خدا کا شکر ہے مجھے اور تجھے اس دین پر جمع اور گمراہی سے نجات دیکر امت محمدی مین داخل فرمایا حاجی رفیع الدین خان مراد آبادی اپنی تاریخ مین لکھتے ہین رسالہ تحفہ الجوہر امام سید جعفر برزنجی کا تمام ملک روم و شام و مصر و حرمین شریفین مین مروّج ہے ان سب ملکون مین محفل کیا کرتے ہین اور مدینہ شریفہ مین خاص مزار مقدس پر جو مجلس منعقد ہوتی ہے اوسکی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکہتی ہے خصوصًا جسوقت پڑہنے والا کہتا ہے صلوا علی ہذا النبی الکریم اور قبر مبارک کی طرف اشارہ کرتا ہے سنگدل بہی رونے لگتے ہین شاہ ولی اللہ محدث فیوض الحرمین مین لکھتے ہین مین اوس مجلس مین کہ مولد مقدسین بروز ولادت ہوتی ہی حاضر ہوا درود اور قصہ آپکی ولادت کا پڑہا جاتا تہا ناگاہ دیکہا انوار مجلس سے بلند ہوئی خدا جانے مین نے اونکو بصر جسد سے اور اک کیا یا بصر روح سے غور کیا تو وہ انوار رحمت الٰہی اور انوار ملائکہ کی تہی جو ایسی مجلسون مین حاضر ہوتے ہین بالجملہ یہ مجلس مقدس عمدہ مستحبات اور بہترین مندوبات سے ہے اس عمل سے محبت و تعظیم حضرت اور شکر گذاری جناب الٰہی کی ولادت باسعادت پر سمجہی جاتی ہی اور برہان تک خیر و برکت اور سلامت و عافیت اور رزق مین وسعت اور مال کی کثرت رہتی ہے مسلمانون کو چاہیے حسب مقدور اپنے صرف کرین اور اوروںکو بہی ترغیب دین خصوصًا اس زمانے مین کہ وقت غربت اسلام ہے اس مجلس سے فی الجملہ رونق اسلام متصور ہے اور تہوڑے اور بہت کا خیال نہ کرین جو ہوسکے بہتر ہے اور بعد مقرر کرنے کے موقوف نہ کرین نہ اسوجہ سے کہ فرض و واجب ہے بلکہ اس نظر سے کہ وارد ہے احب الاعمال الی اللہ ادومہا و ان قل اور رضائے خدا اور ایصال ثواب بجناب سرور انبیا ملحوظ رکہین ریا اور ناموری کو دخل نہ دین کہ جو کام ریا یا ناموری کے لیے کیا جاتا ہے خدائے بے نیاز اوسے قبول نہین فرماتا اور حاضرین کو بہی چاہیے قلیل اور کثیر پر نظر نہ کرین صرف بغرض ثواب و سماع حالات جناب

رسالت مآب اس مجلس متبرک مین حاضر ہون اور کمال خشوع اور خضوع کے ساتھ ذکر حضرت
رسالت کا سنین اور واعظون اور پڑہنے والون کو چاہیے جاہلون کے خوش کرنے کو جھوٹے
قصے دل سے گھڑکر یا اردو فارسی کی کسی غیر معتبر کتاب مین دیکھکر یا صحیح روایتون مین اپنا
گندہ بروزہ ملاکر بیان نکرین اور مروج رسالے کہ اکثر اونکی روایات موضوعہ اور قصص و حکایات
بے سروپا اور اشعار خلاف شرع سے خالی نہین نہ پڑہین بلکہ ترجمہ رسالہ ابن جوزی و رسالہ
سید جعفر برزنجی و رسالہ مولوی رفیع الدین خان مرادآبادی اور تواریخ حبیب اله یا یہ رسالہ
پڑہا کرین کہ عوام خوش ہون اور اونکے پڑہنے کی تعریف نکرین کہ صحیح حدیث مین آیا ہے
من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار جو شخص قصداً مجھپر افترا کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ
مین بنائے اور جسطرح حکایات موضوعہ اور روایات بے سروپا بیان کرنا گناہ ہے اونکا
سننا بھی بیجا ہے اور تخصیص اتوار کی مجلس کے لیے محض بے معنی ہے بارہوین تاریخ ربیع الاول
کی اور روز دوشنبہ بہ نسبت اور دنون کے اور ماہ ربیع الاول بہ نسبت اور مہینون کے اولی
ہے ہذا و الله اعلم و علمہ اتم و احکم خاصہ یازدہم **شفاعت** بیضاوی کہتے ہین شفاعت
شفع سے ماخوذ ہے گویا مشفوع کہ تنہا اور مفرد تہا شفیع نے اپنے نفس کو اوسکے ساتھ ضم
کرکے شفع کیا آپ فرماتے ہین اعطیت خمسا لم یعطہن احد قبلی مجھے پانچ چیزین عنایت ہوئین کہ
مجھسے پہلے کسی کو نملین نصرت بالرعب مسیرۃ شہر مدد دیا گیا مین ساتھ رعب کے ایک مہینے
کی راہ تک وجعلت لی الارض مسجدا و طہورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل
اور کی گئی میرے لئے زمین مسجد اور پاک کرنے والی کہ جس جگہ میرے کسی امتی کو نماز کا وقت
ہو جاے پڑہ لے و احلت لی المغانم و لم تحل لاحد قبلی اور غنیمتین میرے لیے حلال ہوئین کہ مجھسے
پہلے کسی کے واسطے حلال نہوئین و اعطیت الشفاعۃ اور عطا کیا گیا مین شفاعت وکان النبی
یبعث الی قومہ خاصۃ و بعثت الی الناس عامۃ اور ہر پیغمبر خاص اپنی قوم پر مبعوث ہوتا اور مین
سب آدمیون پر مبعوث ہوا سوال حدیثون مین وارد ہے قیامت کے دن پیغمبر شفاعت
کرینگے پہر علما پہر شہید اور عالم سے کہا جاے گا اپنے شاگردون کی شفاعت کر اگرچہ آسمان
کے تارون کے برابر ہون اور ایک امتی کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ بہشت مین جاینگے

فائده بعض علما کہتے ہین وه امتی اویس قرنی ہین اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا نیک
لوگ اپنے محسنون کو جو کہ مستحق عذاب کے ہون گے شفاعت کرکے بہشت مین لیجاوین گے قال اللہ

تعالی فیوفیہم اجورہم ویزیدہم من فضلہ اور بزار کی روایت مین ہے حاجی اپنے گہر والون سے
چار سو آدمی کی شفاعت کرے گا اور اسحاق بن راہویہ نے روایت کیا ہے کہ تین بچے مرگئے
قیامت کو بہشت کے دروازے پر ٹھیر جاوین گے حکم ہوگا بہشت مین جاو عرض کرینگے کیونکر
جاوین کہ ہمارے ماں باپ نہین گئے دوسرے یا تیسرے بار حکم ہوگا تم اور تمہارے ماں باپ
سب بہشت مین داخل ہون روزه اور قرآن قیامت کے دن شفاعت کرینگے روزه کہیگا
مین نے اوسے کہانے اور شہوت سے روکا شفاعت میری اوسکے حق مین قبول فرما قرآن
کہے گا مین نے سونے سے باز رکہا شفاعت میری اوسکے حق مین قبول کر اور اونکی شفاعت
قبول ہوگی سورۂ بقر اور آل عمران کو قیامت کے دن دو بادل یا دو سائبان سیاه کی صورت
پر لاوین گے اور اونکے بیچ مین ایک خط چمکتا ہوگا یا مانند غول طیور کے صف باندھے ہوئے لاوین گے وہ اپنے پڑھنے والے کی
شفاعت مین مستعد ہوجاوینگے اور اصرار کرینگے اوسکو بہشت مین لیجاوینگے ابن مردویہ و اصفہانی کی روایت مین ہے فرشتے کعبہ کو دلہن کی صورت
سنوار کر محشر مین لیجاوین گے راه مین میری قبر پر گذرے گا بزبان فصیح کہے گا السلام علیک
یا محمد مین کہون گا وعلیک السلام یا بیت اللہ تیرے ساتھ میری امت نے کیا سلوک کیا
اور تو اون سے کیا سلوک کرے گا عرض کرے گا یا محمد آپکی امت سے جو میری زیارت کو
آیا اوسکی مین شفاعت کرونگا اور بخشواؤنگا اور جو نہ آیا اوسکی آپ شفاعت کرین اور بخشوائین
کہتے ہین اوس دن حاجی لوگ کعبہ کے پردون سے لپٹے ہون گے اور اوسکے ساتھ بہشت مین
جاوین گے اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے جو مسلمان دوزخ سے نجات پاوین گے وه اون
مسلمانون کے لیے جو دوزخ مین ره جاوین گے خدا تعالے سے اسطرح شفاعت کرینگے
جیسے کوئی حقدار اپنے حق ثابت کے لیے اوس سے جسپر حق آتا ہو جہگڑتا ہے اور یہ بھی
آیا ہے بہشتی لوگ اپنے اہل وعیال کا حال فرشتون سے پوچہین گے وه کہین گے اپنے
اپنے مکانون مین کہ اونکے اعمال کے موافق ہین پہونچے کہین گے ہم نے اون کی لذت
و آرام نہین اونہین ہمارے پاس پہونچاو فرشتے جناب الہی سے اجازت لے کر اونکے اہل و

وعیال کو اون سے بلادینگے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے الحقنا بھم ذریتھم وما التناھم من عملھم
من شئی جواب شفاعت پانچ قسم ہے ایک واسطے دفع ہول اور شداید موقف کے جمہور اسکو
مقام محمود کہتے ہین دوسری ایک قوم کو جنت مین بے حساب داخل کرنیکے لیے تیسرے مستحق
عذاب کو عذاب سے بچانے کے لیے چوتھے دوزخیون کو دوزخ سے نکالنے کے لیے پانچوین
رفع درجات اہل جنت کے لیے اور قاضی عیاض نے چھٹی قسم یعنے تخفیف عذاب کے واسطے
اور لکھی جیسے ابوطالب کے لیے ہوگی اور بعض نے اور قسمین بھی ذکر کین از انجملہ ایک قوم
کے لیے گرانی اعمال کی شفاعت کرینگے اور ایک گروہ کے حساب مین شفاعت اوس حساب
کے آسانی کی جائے گی اور ایک جماعت کی تقصیرات اور نقصانات عبادات سے تعرض نکیا
جائے گا اور اہل اعراف کہ نیکی بدی اونکے برابر ہے بسبب شفاعت کے بہشت مین داخل
ہوئینگے اور بچے مشرکون کے آپکی شفاعت سے اپنی ماں باپ کے ہمراہی سے نجات
پائینگے یہانتک کہ بعضون کے نزدیک شفاعت کی قسمین بیس تک پہونچتی ہین امام نووی
فرماتے ہین دوسرے اور پانچوین قسم حضرت کے لیے مخصوص ہے مین کہتا ہون گیارہوین
قسم کی خصوصیت بھی آپ سے ظاہر ہے اور اول قسم کی خصوصیت تو باتفاق علما اور بحدیث
صحیح ثابت ہے کہ جب اہل محشر درازی مصیبت سے تنگ آئینگے اوسوقت باُمید شفاعت
آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسےٰ علیہم وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائینگے
اور سوا نفسی نفسی کے کچھہ جواب نپائینگے نکتہ حکمت الٰہی مقتضی اس امر کے ہوگی کہ اول لوگ
اور پیغمبرون کے پاس جائین اور سب سے مایوس اور ناامید ہوکر حضرت کا دامن پکڑین
تا سبکے ظاہر ہوئے کہ یہ دولت اوسی جناب کے واسطے خاص ہے اگر اور پیغمبر بھی اسمین
شریک ہوتے انکار نہ کرتے اور آپکی فضیلت تمام عالم کو معلوم ہو کہ جس کام سے سب مقربان
الٰہی نے انکار کیا آپ نے بے تکلف انجام دیا جواب دوم آپ فرماتے ہین قیامت کے دن مین
پیغمبرون کا پیشوا اور خطیب اور صاحب اون کی شفاعت کا ہون یعنے اوس روز کوئی
پیغمبر بسبب ہیبت الٰہی کے دم نہ مارے گا جب مین دروازہ شفاعت کا کھولونگا اور
اس کام مین پیش دستی اور سبقت کرونگا تو اورون کو بھی حوصلہ ہوگا جیسے ایک بادشاہ

جبار قاہر کے حضور مین گنہگار غلام اور رعیتی اوسکے پکڑے آئین اور کوئی امیر بسبب
ہیبت سلطانی کے اون کی شفاعت نہ کر سکے ناگاہ محبوب اوس بادشاہ عرش بارگاہ کا
دربار مین آوے اور پیاری پیاری باتون سے بادشاہ کو رحم کی طرف متوجہ کرے جبکہ اور
ارکان دولت مزاج حضرت کا بخشش کی طرف متوجہ پائین اپنی اپنے متوسلون کی بقدر اپنے
مرتبے اور رحمت کے سفارش کرین درحقیقت یہ شفاعت اثر اوسکی شفاعت کا اور یہ سفارش
پرتوہ اوسکی سفارش کا ہے بلکہ حقیقت مین حقیقت شفاعت کی اوسکے لیے مخصوص ہے
کما لا یخفی اجواب سوم ہو سکتا ہے کہ شفاعت آپکے لیے خاص ہو اور انبیا اور علما اور
شہدا اور صلحی اپنے اپنے متوسلون کے آپ کے حضور مین شفاعت کرین اور غایت
اس امکان کی دو گواہ سے ثابت ہے اول یہ کہ قول اوس جناب کا وصاحب شفاعتہم
اس معنی کو بھی محتمل ہے دوسرے وارد ہے جب اہل محشر آدم اور نوح اور ابراہیم
اور موسے اور عیسے علیہم السلام سے مایوس ہو کر حضرت کی خدمت مین آوینگے عرض کرینگے
اے محمد تم خدا کے محبوب اور اول و آخر مین مغفور اور مامون اور خاتم النبیین ہو اگر
تمنے جواب دیا ہمارا کہین ٹھکانا نہ رہا آپ فرماوینگے مین ہی ہون آج شفاعت کے لیے
یعنے آج شفاعت میرا کام ہے پھر آپ جناب الٰہی مین سجدہ کرینگے حکم ہوگا اے محمد سر
اوٹھاؤ اور کہو تم کہ تمہاری بات سنی جاوے گی اور مانگو تمکو دیا جاوے گا اور شفاعت کرو
کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی آپ سر اوٹھا کر عرض کرینگے الٰہی جبرئیل نے تیری طرف سے
مجھے وعدہ دیا تھا کہ تو مجھے قیامت کے دن راضی اور خوش کرے گا مین اوس عہد کا
ایفا چاہتا ہون ارشاد ہوگا جبریل نے سچ کہا تھا مین بیشک تمہین راضی اور خوش کرونگا
اور شفاعت تمہاری قبول فرماونگا پھر آپ اپنے ہاتھ سے جنت کا قفل کھولکر لوگون کو
اوسمین داخل کرینگے اور امت کے حال پر متوجہ ہونگے تو معلوم ہوگا کہ اسوقت جو تہائی
بہشتی آپکی امت سے ہین اور ابھی ہزارون لاکھون آدمی دوزخ مین جل رہے ہین اوسوقت
آپ بسبب کمال شفقت کے نہایت غمگین ہوئینگے اور جناب الٰہی مین عرض کرینگے خدایا میری
امت کو دوزخ سے نجات دے حکم ہوگا جسکے دل مین جو برابر ایمان ہے اوسے نکال لے اور

انکی پیروی کرے اور پیغمبر بہی اپنی اپنی امت کی شفاعت کرینگے پہر آپ بحکم جناب باری دوستونکے
ساتہ دوزخ پر تشریف لیجاکر فرماوینگے اے یارو اپنے اپنے دوستون اور عزیزون
کو یاد کرو اور پہچانو کہ فرشتے آگ سے نکالین شہید ستر آدمی کی اور حافظ دس کی اور
علما و اولیا اپنے اپنے مرتبون کے موافق صدہا ہزارہا آدمی کی شفاعت کرینگے اور فرشتے
اونکے کہنے کے موافق لوگون کو آگ سے نکالین گے اس شفاعت مین بلکہ سب جگہہ گنہگاران
اہلبیت پہلے نجات پاوینگے پہر آپ شفاعت کرینگے حکم ہوگا جسکے دل مین آدہی رائی برابر
ایمان ہو دوزخ سے نکال لو پہر اصحاب اور علما اور اولیا موافق ارشاد کے اپنے اپنے
متوسلون کو دوزخ سے نکلواوینگے پہر آپ شفاعت کرینگے حکم ہوگا جسکے دل مین ذرہ بہر
ایمان ہو اوسے بہی نکال لو اسطرح بہت خلق کو دوزخ سے نکالین گے صرف وہ لوگ
رہ جاوینگے جو کسی سے توسل نرکہتے تہے اور سوا کلمہ گوئی کے کچہ نیکی نکرتے تہے آپ
اونکی شفاعت کرینگے حکم ہوگا اے محمد بخشش اون کی شفاعت پر نہین صرف میری رحمت
پر ہے قسم اپنے عزت و جبروت و کبریائے و عظمت کی جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہے اوسے
بخشدونگا خاصہ دوازدہم اجتماع کمالات کہ جناب باری نے تمام کمالات اگلے
پیغمبرون کے بلکہ اعلے اور افضل اون سے ذات جامع البرکات مین جمع کیے اور فضیلت
اجتماع کی انفراد پر ظاہر ہے ٭ خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری ٭ حسن یوسف دم
عیسے ید بیضا داری ٭ خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات ٭ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا
داری ٭ مثلاً آدم علیہ السلام کو خلعت صفوت بخشا ان اللہ اصطفی آدم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو مرتبہ محبوبیت کہ صفوت کو بہی متضمن ہے عنایت فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
وقولہ تعالے لا اقسم بہذا البلد و انت حل بہذا البلد آدم علیہ السلام کو نام حیوانات و جمادات
کے سکہائے وعلم آدم الاسماء کلہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی تمام امت کے نام بتائے اور
مشارق و مغارب زمین کے دکہائے اور جو کچہ قیامت تک ہونے والا تہا بتایا آدم علیہ السلام
کو مسجود ملائک کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو محبوب خلائق کیا آدم علیہ السلام کو بہشت مین
رکہا یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عرش برین پر بلایا اور مقام

قرب سے مشرف فرمایا فکان قاب قوسین او ادنی آدم علیہ السلام کو خلافت زمین کی بخشی
انی جاعل فی الارض خلیفہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم علوی مین تصرف کی قدرت دی اقتربت
الساعۃ وانشق القمر ادریس علیہ السلام کو آسمان پر بلایا ورفعناہ مکانا علیا محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کو مقام قاب قوسین او ادنی سے مشرف فرمایا فکان قاب قوسین او ادنی نوح علیہ السلام
کے سبب مسلمانون کو طوفان سے نجات بخشی فانجیناہ والذین معہ فی الفلک محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کی سبب کافرون کو عذاب سے مہلت دی وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم صالح
علیہ السلام کی اونٹنی اپنی طرف منسوب کی ہذہ ناقۃ اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی
زمین اپنی زمین فرمائی الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا یوشع علیہ السلام کی دعا سے
سورج رکا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اوسکو مغرب سے لوٹایا ابراہیم علیہ السلام
کو خلعت خلت سے مشرف فرمایا واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جامع خلت
ومحبوبیت کیا وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب
باری نے اپنے پیغمبر کو پیام بھیجا اگر مین نے ابراہیم کو خلیل کیا تمہین حبیب کیا اور تمسے بہتر
کسی کو نہ پیدا کیا خلیل کو ملکوت آسمان پر مطلع فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات
جس جگہ خلیل کی نظر پہونچی وہان حبیب کا قدم پہونچا ثم دنی فتدلی خلیل نے خود تمنائے
وصل کی انی ذاہب الی ربی سیہدین حبیب کو خواب سے جگاکر دولت وصل عنایت
فرمائی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا خلیل پر ایکبار آگ گلزار کی قلنا یانار کونی بردا وسلاما
علی ابراہیم حبیب کے واسطے بارہا آتش حرب وقتال بجہادی کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ
خلیل کو ایک حجت عنایت ہوئی جس سے کافر مغلوب ہوئے وتلک حجتنا آتیناہا ابراہیم علی قومہ
نرفع درجات من نشاء حبیب کو چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتین دین کہ تمام عالم کے کافر
اونکے مثل ایک آیت بھی نہ کہہ سکے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ
وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین خلیل نے تمنائے ہدایت کی سیہدین حبیب
کو بے طلب عنایت ہوئی ویہدیک صراطا مستقیما خلیل نے طمع مغفرت کی والطمع ان یغفرلی
ربی حبیب کو بے طمع یہ دولت دی گئی لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر خلیل نے دعا کی

ولا تخزنی یوم یبعثون حبیب کو بے دعا بشارت دی یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا
معہ خلیل نے فرمانبرداروں کے لیئے فرمایا فمن تبعنی فانہ منی حبیب نے گنہگاروں کو اپنے سایۂ
عنایت مین لیا شفاعتی لاہل الکبائر خلیل نے خدا کی قسم کھائی تاللہ لاکیدن اصنامکم خدا نے
حبیب کی قسم کھائی لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون خلیل نے خدمت سے مقام خلت پایا واتخذوا
من مقام ابراہیم مصلی حبیب نے محبوبیت سے مقام شفاعت حاصل کیا عسی ان یبعثک ربک
مقاما محمودا خلیل کو تشریف خلت سے بعد ابتلا کے مشرف کیا حبیب کو ابتدائے کار مین
مرتبۂ محبوبیت سے ممتاز فرمایا خلیل کے گھر فرشتے مہمان آئے ہل اتاک حدیث ضیف ابراہیم
المکرمین حبیب کے شہر پر واسطے نگہبانی اور چوکیداری کے فرشتے متعین ہوئے علی انقاب
المدینۃ یومئذ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال موسی علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام کیا
اور اوسے سب پر ظاہر کر دیا فلما جاءہا نودی ان بورک من فی النار محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو عرش پر بلاکر اسرار حقیقت سے خبردار کیا اور وہ راز سب سے چھپایا فکان قاب قوسین
او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی کلیم کو ید بیضا عنایت ہوا واضمم یدک الی جناحک تخرج
بیضاء من غیر سوء حبیب کا سینہ انوار کمال معرفت سے روشن کیا الم نشرح لک صدرک
کلیم کے لیے پتھر سے پانی جاری ہوا فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا حبیب کی انگلیون سے اسقدر
پانی نکلا کہ پندرہ سو آدمی نے اوسے پیا اور وضو کیا کما اخرجہ الشیخان عن جابر تنبیہ
یہ معجزہ ہمارے پیغمبر کا معجزہ موسوی سے زیادہ عجیب ہے پتھر سے اکثر پانی نکلتا ہے
اور نہرین جاری ہوتی ہین وان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء وان منہا لما یتفجر منہ الانہار
اور گوشت سے اسقدر پانی جاری ہونا محالات عادیہ سے ہے تذییل بعض علما کہتے ہین
سب پانیون سے زمزم افضل ہے کہ شب معراج سینۂ مقدس اوس سے دھویا گیا اگر کوئی پانی افضل ہوتا اوس سے دھوتے
بعض کہتے ہین آب کوثر افضل ہے اسلیے کہ چاہ زمزم حضرت اسمعیل علیہ السلام کو دیا گیا اور حوض کوثر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
عنایت ہوا اور تحقیق یہ ہے کہ سب پانیون سے وہ پانی افضل ہے جو حضرت کی انگلیون مبارک سے
جاری ہوا کلیم کے لیئے عالم سفلی مین دریا پھٹ گیا فاضرب لہم طریقا فی البحر یبسا حبیب کے لیے
عالم علوی مین چاند دو ٹکڑے ہوا اقتربت الساعۃ وانشق القمر کلیم نے خدا کی رضا ڈھونڈی

عجلت الیک رب لترضی خدا نے حبیب کی رضا چاہی فلنولینک قبلۃ ترضٰھا کلیم کا عصا سانپ
ہو گیا فاذا ہی حیۃ تسعی حبیب کے یارون کی لاٹھیان تاریکی مین روشن ہوئین انس کہتے ہین
اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر حضرت سے اپنے مطلب کی باتین کرتے تہے کہ رات ہو گئی اور
نہایت تاریکی تہی حضرت کے پاس سے اوٹھے ایک کی لاٹھی روشن ہوئی جب راہ دونون کی
جدا ہوئی دوسرے کی بہی لاٹھی روشن ہو گئی یہانتک کہ دونون صاحب اپنے اپنے گہرون کو
لاٹھیون کی روشنی مین پہونچ گئے یوسف علیہ السلام کو حسن بے مثال عنایت ہوا کہ اونکے
عشق مین زنان مصر نے اپنے ہاتہ کاٹے فلما رأینہ اکبرنہ وقطعن ایدیھن محمد صلے اللہ علیہ و
سلم کو وہ جمال باکمال عنایت ہوا جسکی محبت مین مردان عرب نے سر اپنے سرمیدان کٹا دیئے
لکن الرسول والذین آمنوا معہ جاھدوا باموالھم وانفسھم یوسف علیہ السلام کو خواب مین چاند
اور سورج اور ستارون نے سجدہ کیا انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتہم
لی ساجدین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو درختون نے ظاہر مین سجدہ کیا کما ورد فی الاخبار
سلیمان علیہ السلام کے جن فرمان بردار کئے ومن الجن من یعمل بین یدیہ باذن ربہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کی مدد کے لیئے فرشتے لڑائی مین بہیجے یمددکم ربکم بخمسۃ آلاف من الملٰئکۃ مسومین و
سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا مطیع کی ولسلیمٰن الریح محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے
براق بہیجا کہ ہوا سے زیادہ تر تیز رفتار تہا اور خندق کی لڑائی مین ہوا اُنکی مدد کے لیئے بہیجی کہ
تمام لشکر کفار تہ وبالا کر دیا آپ فرماتے ہین نصرت بالصبا سلیمان علیہ السلام کے لیے آصف
بن برخیا تخت بلقیس کا اوٹہا لایا قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیک بہ قبل ان یرتد
الیک طرفک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نکاح زینب بنت جحش کے ساتہ خود پروردگار نے
عرش پر کیا فلما قضی زید منھا وطرا زوجنٰکھا سلیمان علیہ السلام کو تمام دنیا کی بادشاہت
بخشی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت قبول نہ فرمائی اور بندگی اختیار کی جسکے بدلے سرداری
محشر اور اہل جنت کی حاصل ہوئی داود علیہ السلام کے ہاتہ مین لوہا نرم ہوا اور ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ کی برکت سے خشک لکڑی نے تلوار کا کام دیا یہ امر اوس سے کچہ کم
نہین محقق کامل محمد بن محمد حنفی تلمیذ امام ابو محمد جلال بخاری ریاض الناصحین مین لکہتے ہین ایک یہودی

حضور عالی مین ایک پتھر لایا اور کہا اے محمد یہ مہتر داؤد پیغمبرؑ کے پتھرون سے ہے آپ نے
ہاتھ مین لیا موم کی طرح نرم ہو گیا یہودی یہ معجزہ دیکھہ کر فوراً مسلمان ہوا اگر کسی پیغمبر
کو ایک اسم اور کسی کو دو تین اسم اپنے اسمائے شریفہ سے دیے مثلاً اسمعیل و اسحٰق
کو علیم اور حلیم اور ابراہیم کو حلیم اور نوح کو شکور اور موسیٰ کو کریم اور یوسف کو حفیظ
اور یحیٰی اور عیسیٰ کو بر فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سرسٹھہ اسم اپنے اسمائے متبرکہ سے عنایت کیے
حکیم رحیم سلام مومن مہیمن عزیز جبار فتاح علیم رافع سمیع بصیر عدل
خبیر حلیم عظیم غفور شکور علی حفیظ حسیب کریم رقیب مجیب واسع
حکیم شہید حق وکیل قوی متین ولی حمید ماجد اول آخر ظاہر
باطن بر عفو رؤف مقسط جامع غنی معطی نور ہادی رشید صبور
قائم حافظ ذو القوۃ ذو الفضل کفیل شاکر قریب مبین برہان مبین
کافی عالم نصیر صادق احد اکرم منیر وافی عیسے علیہ السلام کو بچپن مین گویائی
عنایت فرمائی اور اون سے حضرت مریم کی پاکی پر گواہی دلوائی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے
دودہ پیتے بچون نے کلام کیا اور آپ کی محبوبہ یعنے ام المومنین عائشہ صدیقہ کی پاکی
اور طہارت پر خود گواہی دی عیسے علیہ السلام کی دعا سے اندہے اچھے ہو جاتے اور کوڑہی
شفا پاتے یبرئ الاکمہ والابرص باذن اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر کی خاک کو یہ تاثیر
بخشی کہ جو بیمار اپنے بدن پر لگائے فوراً شفا پائے اور آپکی زیارت پر جو شخص دعا صحت
کی کرے امید ہے کہ بیماری دفع ہو جاتی رہے حکایت سید سمہودی کہتے ہین مین نے بچشم خود دیکھا کہ
ایک کوڑہی نے مدینہ کی خاک بدن کو ملی بیماری اوسکی جاتی رہی حکایت اور یہ بھی سید
سے منقول ہے میرے غلام کو سال بھر سے بخار آتا تھا خاک مدینہ کے استعمال سے شفا
ہو گئی حکایت مولانا رفیع الدین خان مرادآبادی اپنے حال مین لکھتے ہین میرے بائین
ہاتھ مین بہت درد تھا کہ ہلانا اور اوس سے کام لینا دشوار تھا درد کی جگہہ مٹی مدینہ کی ملی
آرام ہو گیا حکایت سید سمہودی اور احمد بن عبد المجید سندہی نقل کرتے ہین شہر
غرناطہ مین ایک شخص کو ایسی مہلک بیماری عارض ہوئی کہ سب اطبا اوسکے علاج سے عاجز

ہوے ناچار اونہے ایک عرضی مدینہ شریفہ کو روانہ کی جسوقت روضہ مقدس پر پڑہی گئی اوسی وقت
مریض کو وہان شفا حاصل ہوئی معاذ بن عفرا کی عورت کو برص تہی آپ سے التجا کی آپ نے
اپنا ہاتہ موضع برص پر لگا دیا فوراً آرام ہوگیا ۵ مسیح کی جو زبان مین وہ تیرے ہاتہ
مین ہے ۵ بڑائی اوس سے تجہے جان لاکہ بات مین ہے ۵ عیسے علیہ السلام نے چار مردے
زندہ کیے عازر اور ابن العجوز اور بنت العاشر اور سام بن نوح محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے کروڑون دل مردہ زندہ کیے جب حضرت عیسے نے زندہ کیا فوراً مرگیا جس دل کو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے زندہ کیا اوسے حیات ابدی عنایت ہوئی کہ کبہی نمرا علاوہ برین زندہ کرنا
مردون کا بہی آپ سے ثابت ہے ایک شخص نے آپ سے کہا اگر آپ میرے بیٹے کو زندہ
کرین تو مین ایمان لاؤن آپنے اوسکی قبر پر جاکر پکارا اوسنے جواب دیا لبیک وسعدیک
یا رسول اللہ فرمایا تیرا دل دنیا مین آنے کو چاہتا ہے عرض کیا نہین یا رسول اللہ مینے
تجہکو دنیا سے اور خدا کو ماں باپ سے زیادہ مہربان پایا اور جابر رض نے ایک بکری
ذبح کرکے گوشت اوسکا پکایا اور حضرت کے سامنے رکہا فرمایا گوشت کہاؤ اور ہڈیان نہ توڑو
پہر اون ہڈیون کو جمع کرکے کچہہ فرمایا کہ وہ بکری کان جہاڑتی اوٹہہ کہڑی ہوئی علما کہتے ہین
رونا ستون کا حضرت کی محبت مین معجزہ مسیح سے کہ احیاء موتی ہے بڑا اب عجب نہ ہے ایسلیے
کہ چوب خشک نہ صلاحیت حیوۃ کی بالفعل رکہتی ہے اور یہ پہلے مصنف معجزہ تہی حضرت عیسے
مٹی سے خفاش کی شکل بناتے پہر اوسمین پہونک مارتے وہ اوڑنے لگتے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے بت نے کلام کیا اور آپکی تصدیق کی اور بے دودہ کی بکری آپکے ہاتہ کی برکت
سے دودہ دینے لگی اور سوکہی لکڑی نے تلوار کا کام دیا جواہر التفسیر اور ریاض مین نقل
کیا آپنے ایک بت پرست کو دعوت باسلام کی اوسنے انکار کیا آپ نے فرمایا اگر تیرا
بت مجہسے کلام کرے تو ایمان لاوے اوسنے کہا آہ محمد مین پچاس برس سے اسے پوجتا ہون
آج تک مجہسے کلام نہ کیا آپ سے کہ اوسکے دشمن ہین کیونکر کلام کریگا آپ نے بت سے
فرمایا مین کون ہون بت نے بزبان فصیح کہا انت رسول اللہ آپ خدا کے رسول ہین بغوی
نے شرح السنتہ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا

مین حزام بن ہشام سے اوسنے اپنی دادا حبیش بن خالد سے کہ ام معبد کے بھائی ہین روایت کیا
آپ نے ام معبد کے خیمے مین ایک بکری دیکھی فرمایا اسکا کیا حال ہے عرض کیا کم زوری کے
سبب بکریون کے ساتھ نجا سکی فرمایا کیا دودہ دیتی ہے عرض کیا اسمین دودہ دینے کی طاقت
کہان فرمایا اگر اجازت دے تو مین اوسے دوہون عرض کیا میرے مان باپ آپ پر قربان ہون
اگر اوسکے دودہ دیکھیئے دوہ لیجیے آپ نے اپنا ہاتہ اوسکے تہنون کو لگایا اور خدا کا نام
لے کر دعا کی اوسیوقت بکری نے دوہوانے کے لیئے پاؤن پہیلا دیے اور جگالی کرکے دودہ
اوتار لائی آپ نے ایک بڑا برتن جو ایک قوم کا پیٹ بہر دے منہ تک بہر دیا یہانتک کہ جہاگ
باہر نکلی اور ام معبد اور اپنے ساتھہ والون کو سیر کرکے پلایا پہر وہ برتن بہر کر دودہ دوہا اور
دودہ اوسکے تہنون مین باقی رہ گیا مواہب لدنیہ مین لکہا ہے وہ بکری عمر رضی اللہ
عنہ کے زمانے تک جیتی رہی جب اونکے زمانے مین قحط پڑا دودہ عالم مین عنقا ہو گیا گر وہ
بدستور دودہ دیتی رہی عبد اللہ بن جحش کی تلوار لڑائی مین ٹوٹ گئی آپ نے اونکو ایک لکڑی
دی کہ تلوار کا کام دیتی اور جنگ بدر مین عکاشہ بن محصن کی تلوار ٹوٹ گئی اونکو ایک لکڑی
عنایت ہوئی کہ تلوار کیطرح کاٹ کرتی تہا تو ان باب معراج کے بیان مین قال اللہ

تعالے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ
لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر یعنے ہر عیب اور نقصان سے پاکی ہے اوسکو جو راتمین
لے گیا اپنے بندے کو بڑائی والی مسجد سے مسجد اقصے تک جسکے گرد نواح کو ہمنے برکت دی
تا دکہا دین ہم اوسے نشانیان اپنی قدرت کی بیشک وہی سننے والا ہے دیکھنے والا
قولہ عز وجل سبحان الذی سبحان اصل مین مصدر ہے کما قال القاضی فی تفسیرہ فسبحان
مصدر کغفران اور اضافت کے ساتہ اسم بمعنی تنزیہ کے آسی تفسیر مین لکہا ہے سبحان

اسم بمعنی التسبیح الذی ہو التنزیہ اقول وہذا التوزیع اندفع التناقض بین الکلامین و
ارتفع التخالف من البین اور لفظ موصول اس واقعہ کی کمال عظمت پر دلالت کرتا ہے
کہ رب تبارک وتعالے نے اوسے مقام مدحت مین ذکر کیا اور اپنی پاکی اور قدوسیت
کی دلیل قرار دیا یعنے وہ ایسا قادر اور لوث عجز سے پاک ہے کہ چند ساعت مین محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کو کہان سے کہان لے گیا کہ عقول بشری اور نفوس قدسی اوسکی کیفیت
ادراک نہین کرسکتے اور بیان سے ظاہر ہوا کہ ادراک ذات کا متعذر ہے کہ جسکا ایک محل
اذہان متوسط بلکہ مبادی عالیہ کی ادراک سے ورا ہی اوسکی ذات پاک سوا سید لولاک
کے کون ادراک کرسکتا ہے **قولہ تعالیٰ** اسری مکہ سے بیت المقدس تک بیجانا موسوم باسرا
ہے اور سیر سموات تا اقصے الغایات مسمی بمعراج بعض کہتے ہین معراج سے وہ سیڑہی
مراد ہے جسپر ہوکر آپ تشریف لے گئے کہ معراج اسم آلہ ہے مشتق عروج سے فی القاموس
المعرج والمعراج السلم وفی الصراح معراج بالکسر نردبان ومنہ لیلۃ المعراج **قولہ جل شانہ**
بعبدہ اضافت عبدکی ضمیر کیطرف واسطے بیان عظمت مضاف کے ہے جسطرح کہتے ہین
مصاحب بادشاہ کا آتا ہے جو بڑائی اوسکی اس کلمہ سے سمجھی جاتی ہے نام لینے مین نہین اور تمام
صفات سے عبدیت کو بسبب اوسکی فضیلت یا بیان علیت کے اختیار فرمایا کہ کوئی صفت بندگی
کے برابر ہے اور نہ رفعت وبلندی ہے اوسکے حاصل ہوسکے سعادت انسان کی بندگی اور
سرافگندگی مین ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہوا کہ ہمنے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بندگی کی عوض یہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ چند ساعت مین مسجد حرام
سے مسجد اقصے کو لے گئے اور اپنی قدرت وحکمت کے اسرار اونپر ظاہر فرمائے **قولہ**
عزوجل لیلا رات مواصلت محب ومحبوب کے لیئے مناسب ہے تا اغیار اسرار محبت سے
خبردار نہون اگر یہ واقعہ دن مین گذرتا ہر مخالف اور موافق تصدیق کرتا اور فائدہ
ابتلا اور آزمائش کا متحقق نہوتا **قولہ تعالے** من المسجد الحرام اوسے مسجد حرام اس لیئے
کہتے ہین کہ عظمت اور بڑائی اوسکی سب مسجدون سے زیادہ ہے یہانتک کہ جو شخص اوسمین
دو رکعت پڑہتا ہے وہ لاکہہ رکعت کا ثواب پاتا ہے یا اسوجہ سے کہ اوسمین اور اوسکے
آس پاس شکار کہیلنا اور قتال کرنا حرام ہے **قولہ عز اسمہ** الی المسجد الاقصے وجہ تسمیہ کی
ظاہر ہے کہ وہ مسجد حرام سے بہت فاصلہ پر ہے اور آگے اس آیت مین انتہائے غایت کیلیے
نہین کہ تشریف بیجانا آپکا سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بحدیث مشہور ثابت ہے اور منکر اوسکا
مبتدع بلکہ فاسق ہے جیسے منکر اسرا کا کافر ہے مگر اقتصار بیان اسرا ایک فائدہ جلیلہ

کے لئے ہے کہ جو لوگ قدرت پروردگار اور مرتبہ سید ابرار سے کما حقہ واقف نتھے سیر سمٰوات اور رعجائب ملکوت کو کسیطرح تسلیم نہ کرتے اور اس واقعۂ عجیب کو کہ سلف سے ابتک اوسکا مثل سننے مین نہ آیا خلاف عقل سمجھکر دام حیرت مین گرفتار رہتے اسلیے تھوڑا حال کہ اسقدر خلاف قیاس نتھا بیان کردیا تا علامات بیت المقدس آپ سے دریافت کرکے اوسکی تصدیق کرین پھر اوس سیر قیاس کرکے اس سیر کی سب کیفیت پر کہ آپ سے سنین یقین لاوین قولہ تعالےٰ الذی بارکنا حولہ یعنے برکت دی ہمنے اوس مسجد کے نواح کو نہرون اور درختون سے کہ ہر قسم کی چیز اوسمین بکثرت ہوتی ہے یا پیغمبرونکی سکونت اور ملائکہ کی آمدرفت فرمونی رہے اور شیخ الانبیا خلیل خدا کی ہجرت گاہ ہے اور لفظ موصول اور اسیطرح لفظ حولہ مسجد اقصےٰ کی کمال عظمت پر دلالت کرتا ہے کہ جسکے گردونواح کو یہ کرامت اور بزرگی حاصل عظمت اور بڑائی اوسکی کس مرتبہ ہوگی قولہ عزوجل لنریہ من آیاتنا یعنے یہ لیجانا اس قسم سے نہین جسطرح دوست کو دوست گلگشت یا سیر بازار کے لئے لیجائے کہ سوائے تفریح طبع کے کوئی فائدہ اوس سے مقصود نہین بلکہ اس سیر سے رسول کریم کو ایک فائدۂ عظیم حاصل ہوا کہ عجائب ملک وملکوت وغرائب جبروت ولاہوت آپکی نظر سے گذرے تنبیہ اس تقریر سے یہ شبہہ کہ اس تقدیر پر لام آیت مین واسطے تعلیل کے ہے اور افعال آلہیہ کسی شے سے معلل نہین بخوبی دفع ہوگیا کہ افعال الٰہیہ اگرچہ معلل بعلت غایہ نہین مگر فائدہ وحکمت سے خالی نہین ہوتی فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ پس لام آیت مین واسطے افادۂ معنی نفع کے ہے قولہ تعالےٰ انہ ہو السمیع البصیر بیشک وہ بندہ سننے والا دیکھنے والا ہے یعنے لوگ اس سیر کو اپنی سیر پر قیاس نہ کرین کہ جب کسی راہ کو بمحنت قطع کرتے ہین اوسکے حالات خصوصًا اون عجائب وغرائب سے جو راہ سے علیحدہ ہین واقف نہین ہوتے اور دوسرے کی بات اچھی طرح نہین سنتے اور نہین سمجھتے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود اسکے کہ چند ساعت مین یہ راہ قطع کی تمام حالات اوس راہ کے اور عجائب وغرائب آسمانون کے اچھی طرح اور ٹھیک دیکھ لیے جو سنا سمجھ لیا اور جو دیکھا اوسکی ماہیت خوب دریافت کرلی بلکہ یہ سنا اور دیکھنا

کیا ہے اونہون نے تو خدا کا کلام بےواسطہ سنا اور اوسکا دیدار بچشم سر دیکھا اور ضمیر
فصل اسم ان کے بعد حصر کے لیے ہے کہ حق سُننے اور دیکھنے کا یا اجتماع ان دونون کا آپکے
لیے مخصوص ہے موسے علیہ السلام نے جب عرض کیا الٰہی مجھے اپنا دیدار دکھا حکم ہوا لن ترانی
تو مجھے نہ دیکھ سکے گا پہاڑ پر تجلی کے جل گیا اور موسے بیہوش ہو کر گر پڑے غرض موسے
مصطفا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ جمال بے کیف بے پردہ و حجاب دیکھا مگر کسی بات مین
تغیر نہوا ع موسے زہوش رفت بیک پرتو صفات * تو عین ذات می نگری در تبسمی *
پس ہر چند ایک صفت اس مجموعہ سے یعنے کلام الٰہی سنا حضرت موسے کو بھی میسر ہوا مگر مکالمت
بحالت دیدار سید ابرار کے خصائص سے ہے ع موسیٰ بطور گرچہ سخن گفت با خدا *
بالائے عرش پایۂ طور محمد است * اور اکثر مفسرین کے نزدیک ضمیر انہ کے جناب باری کیطرف
راجع ہے یعنی وہ اونکا الحاح وزاری سننے والا اور اونکا خشوع و خضوع دیکھنے والا ہے
کہ باآن علو مرتبت کس تواضع کے ساتھ ہر روز ستر بار استغفار کرتے ہین اور باوجود
معصومیت کے خدا کے خوف سے کانپتے رہتے ہین پس یہ تتمہ قبول کرنے اور انعام دینے
سے کنایہ ہے گویا ارشاد ہوتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بات ہمین نہایت پسند
آئی اسلیئے ایسی رفعت وکرامت عنایت کی کہ کریم جب اپنے فرمانبردار بندے کی خدمت دیکھتا
ہے مرتبہ اوسکا زیادہ کرتا ہے اور ایراد لفظ غائب یعنے سبحان الذی اسرے بعبدہ پھر
التفات بضمائر متکلم بنا یہ من آیاتنا پھر بضمائر غائب انہ ہو السمیع البصیر ایک عمدہ لطیفے
کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ ارباب طریقت کے نزدیک سالک کو تین مقام پیش آتے ہین
عروج وقوف رجوع لفظ غائب مناسب مقام اول اور ضمیر متکلم مناسب ثانی اور ضمیر غائب
کہ تتمہ آیت مین ہے بمقابلہ ثالث ہے گویا ارشاد ہوتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکرات
مین یہ تینون مقامات کہ برسون کی ریاضت سے حاصل نہین ہوتے طے کیئے یا تعبیرات ثلثہ
حضرت کے احوال ثلثہ کی طرف اشارہ کرتے ہین اول شب اس عالم مین تھے چند ساعت
مین آسمانون اور سدرۃ المنتہے سے تجاوز کرکے بارگاہ الٰہی مین پہونچے اور انواع
کرامت سے مشرف ہو کر رات ہی مین لوٹ آئے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بقول صحیح

بارہوین سال نبوت سے شب بست وہفتم ماہ رجب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد
حرام مین تشریف رکہتے تہے کہ جبریل امین ایک طشت زرین ایمان وحکمت سے بہرا لائے
اور سینہ مقدس چاک کرکے دل مبارک نکالا اور اوسے ایمان وحکمت سے بہر کر اوسکی جگہ پر رکہدیا
رکہتے ہی زخم بہر گیا اور کچہ درد والم محسوس نہوا نکتہ سینۂ مقدس کے چاک کرنے مین یہ
بہید تہا کہ آپکا حوصلہ بقدر اون ترقیات وکمالات کے کہ اوس رات عنایت ہوین فراخ
اور کامل ہوجائے اور دل مبارک کو ایمان وحکمت سے بہرنے مین یہ حکمت تہی کہ انوار و
تجلیات وعلوم ومعارف کی استعداد وقابلیت اور عجائب وغرائب ملک وملکوت کے
دیکہنے سے حکیم مطلق کی کمال قدرت پر اطمینان کلی حاصل ہو پہر ایک چارپایہ گدہے سے
بڑا اور خچر سے چہوٹا جسے براق کہتے ہین خدمت والا مین حاضر کیا گیا توجیہ براق برق
سے ماخوذ ہے اسلیے کہ اوسکا رنگ بہت چمکتا تہا یا برق سے کہ بجلی کی طرح کوندتا یا برقا سے
ہے کہ بقول بعض علما کے رنگ اوسکا ابلق تہا اور برقا ایک لکڑی ہے جسمین سیاہی
اور سپیدی ہوتی ہے ابن سعد شرف المصطفے مین لکہتے ہین جب آپ اوسپر سوار ہوئے
میکائیل نے لگام اور جبریل نے رکاب پکڑی نکتہ میکائیل خدمت ارزاق پر مامور ہین
اور رزق منہکی راہ سے پہونچتا ہے پس وہین براق کے قریب رہنا اونکا نہایت مناسب
ہوا اور جبریل علیہ السلام رکاب تہامنے پر مقرر ہوئے کہ آپ سے نزدیک رہین تا ہر خبر
کی کیفیت اور حقیقت کہ اس راہ مین نظر آئے گذارش کرین حاکم نے بسند صحیح اور بیہقی
نے دلائل النبوۃ مین روایت کی جب آپ نے سواری کا ارادہ کیا براق شوخی کرنے لگا
جبریل نے کہا اے براق تجہے کیا ہو گیا خبردار ہو تجہپر کوئی شخص انسے بہتر سوار نہوا اسبات کے
سننے سے براق کو پسینہ آگیا اور شوخی سے باز رہا آپ سوار ہو کر مسجد اقصے کی طرف
روانہ ہوئے راہ مین ایک بڑہیا ملی اور ایک شخص نے آپ کو آواز دی آپنے التفات نفرمایا
پہر تین شخص نظر آئے اونہون نے کہا السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر حضرت
نے اونکے سلام کا جواب دیا اور جبریل سے حال پوچہا جبریل نے کہا یا رسول اللہ وہ عورت
دنیا تہی اور وہ مرد شیطان اگر آپ جواب دیتے آپکی امت دنیا اختیار کرتی اور وہ تین

شخص جنہون نے آپکو سلام کیا ابراہیم اور موسے اور عیسے علیہم السلام تہے لطیفہ ان پیغمبرونکی
خصوصیت ملاقات کے لئے اسوجہ سے ہے کہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے اجداد امجاد مین
ہین اس عالم مین سید عالم کو اونکے اتباع کا حکم ہے قیامت کے روز وہ آپکی امت مین
داخل ہونے کی تمنا کرینگے اور موسے علیہ السلام کی شریعت آپ کے شرع سے نہایت مناسبت
رکہتی ہے اور عیسے علیہ السلام کا زمانہ آپ کے زمانے سے قریب تہا اور بقول اکثر کے آپ کے اور
اونکے بیچ مین کوئی پیغمبر نہوا اور جب وہ آسمان سے اوترین گے حضرت کی پیروی کرینگے
اور آپکی شریعت کو رواج دین گے اور انبیا علیہم السلام نے ان تین نام کے اختیار کرنے مین
شاید اس مضمون کی طرف اشارہ کیا کہ اس عالم کی سب خوبیان اور کمالات اول سے
آخر تک تمہارے لئے ثابت ہین اور حشر کے دن بہی سب کام آپکی مرضی کے مطابق ہوئین گے
طبرانی اور بزار کی روایت مین ہے آپ نے کچہ لوگ دیکہے کہ کہیتی کرتے ہین ایک دن مین
کہیت اونکے پک جاتے ہین جسوقت کاٹتے ہین اوسیوقت پہر ہو جاتے ہین جبریل
علیہ السلام نے گذارش کیا یہ جہاد کرنے والے ہین انکی نیکیان سات سو تک مضاعف
ہوتی ہین اور جو کچہ خدا کی راہ مین صرف کرتے ہین اللہ تعالے اوسکا بدلہ فوراً عنایت
کرتا ہے وہو خیر الرازقین حکمت اس کیفیت کے دکہانے مین یہ فائدہ تہا کہ آپ پر اور آپکی
امت پر جہاد فرض ہونے والا تہا اور آدمی جس کام کے انجام کی خوبی اپنی آنکہہ سے دیکہہ
لیتا ہے اوسمین زیادہ کوشش کرتا ہے اور دیکہنا آپکا بعینہ امت کا دیکہنا ہے پہر ایک طرف
سے سرد ہوا بہت پاکیزہ جسمین مشک کی خوشبو آتی چلی اور ایک آواز خوش سنی گئی آپنے
جبریل سے اوس آواز کی حقیقت دریافت کی کہا یہ بہشت کی آواز ہے اوسنے عرض کیا
اے میرے رب مجہے عنایت فرما جو تونے مجہسے وعدہ کیا اب بہت ہوگئی میری خوشبو اور
استبرق اور حریر اور سندس اور ربانی اور شہد اور دودہ اور شراب سو اب مجہے
دے جو تونے مجہسے وعدہ کیا ہے آرشاد ہوا تیرے لئے ہے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان
عورت اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین اور جو شخص مجہپر اور میرے پیغمبرونپر
ایمان لائے اور اچہے کام کرے اور شرک نکرے جو مجہسے ڈرتا ہے وہ ایمان والا ہے

اور جو مجھسے سوال کرتا ہے مین اوسے دیتا ہون اور جو مجھے قرض دیتا ہے اوسے عوض
دیتا ہون اور جو مجھپر بہروسا کرتا ہے مین کفایت کرتا ہون لا اله الا انا لا اخلف المیعاد
وقد افلح المومنون وتبارک الله احسن الخالقین پھر ایک بدبو محسوس ہوئی اور ایک آواز
مکروہ سنی جبریل نے گذارش کیا یہ دوزخ کی آواز ہے اوسنے عرض کیا اے میرے رب
مجھے دے جو تونے مجھسے وعدہ کیا اب بہت گئین میری زنجیرین اور طوق اور جلن
اور گرمی اور ضریع اور غساق اور عذاب اور گھراو سواب مجھے دے جو تونے مجھسے وعدہ
کیا ہے فرمایا تیرے لیے ہے ہر مشرک اور مشرکہ اور کافر اور کافرہ اور سرکش کہ ایمان نلائے
دوزخ نے کہا مین راضی ہوئی حکمت بہشت و دوزخ کی آواز سنانے اور اونکی کیفیت
سے مطلع کرنے مین شاید یہ فائدہ تہا کہ لوگونکا اشتیاق بہشت کیطرف زیادہ ہو اسلیے کہ جب آدمی کسیکو اپنا مشتاق
سنتا ہے اوسکی محبت دلمین زیادہ ہوتی ہے اور رغبت اوسکیطرف بڑہجاتی ہے اور دوزخ کا حال سنکر زیادہ خائف اور اوس سے
بچنے کی تدبیر مین اچھی طرح مشغول ہو کہ جب انسان دشمن کو اپنی ایذا اور اضرار کی فکر
مین مصروف سمجھتا ہے بہت ڈرتا ہے اور اپنا سب وقت اوس سے بچنے کی تدبیر مین
صرف کرتا ہے الغرض آپ وہان سے روانہ ہوکر مسجد اقصے مین پہونچے حضرت ابراہیم
اور موسے اور داود اور سلیمان اور عیسے علیہم وعلی نبینا الصلوة والسلام سے ملاقات
ہوئی آپ امام ہوے اور پیغمبرون نے آپکے پیچھے نماز پڑہی ع در ان مسجد امام انبیا شد چو صف پیشینان را
پیشوا شد بعدہ انبیا علیہم السلام نے خدا کی حمد وثنا کی اور اوسکے ضمن مین
اپنے خصائص وکمالات بیان فرمائے سرور دوجہان سید عالمیان محمد مصطفے صلی الله
علیہ وسلم نے فرمایا تم سب نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اور مین اوسکی حمد وثنا کرتا ہون
الحمد لله الذی ارسلنی رحمة للعالمین وکافة للناس بشیرا ونذیرا وانزل علی الفرقان
فیه تبیان لکل شیء وجعل امتی امة وسطا وجعل امتی هم الاولون وهم الاخرون وشرح
لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا وخاتما سب افراد حمد کے
اوس ذات جامع جمیع صفات کے لیے ثابت ہین جسنے مجھے بہیجا تمام جہان کے لیے رحمت
اور سب لوگون کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور مجھپر فرقان اتارا جسمین ہر چیز کا بیان روشن ۲

ہے اور میری امت سب امتون سے بہتر کی اور انکو مرتبہ مین سب سے اول اور پیدایش
مین سب سے آخر کیا اور کشادہ کیا میرے لیے میرا سینہ اور اوتار لیا مجھسے میرا بوجھ اور بلند
کیا میرے لیے میرا ذکر اور کیا مجھکو فاتحہ دیوان نبوت اور خاتمہ صحیفہ رسالت نکتہ
جب بادشاہ کا کوئی بڑا مقرب اپنی دار الحکومت سے دار السلطنۃ کو جاتا ہے امرا
فوج اور ارکین ریاست اوسکا استقبال کرتے ہین سو جناب رسالت اوس رات
حضرت احدیت کے پاس جانے تھے حضرات انبیا کہ مقربان جناب الہی ہین آپکی پیشوائی
کے لیے تشریف لائے اور زمین پر آنے کی وجہ یہ ہے کہ جسقدر مرتبہ اوس مقرب کا بادشاہ
کے نزدیک زیادہ ہوتا ہے اوسیقدر مسافت سے استقبال کیا جاتا ہے باقی رہا یہ امر کہ انبیا
علیہم السلام نے حمد الہی کے ضمن مین اپنے فضائل مخصوصہ کسواسطے بیان فرمائے تو وجہ اسکی
یہ ہے کہ آدمی جب کسیکو اپنے سے بہتر حال پر دیکھے چاہیے کہ خدا کے احسانات جو اسپر ہین
یاد کرے اور شکر اسکا بجا لائے کہ جس پروردگار نے اوسے ایسا مرتبہ دیا ہے میرے
لائق مجھپر بھی احسان کیا ہے یا سنت الہی ہے کہ ہر امر اہم گو کیسا ہی ظاہر ہو حجت سے
ثابت کرتا ہے اسیواسطے دلائل اپنی وحدانیت اور الوہیت کے باآنکہ آفتاب نیمروز سے
روشن تر ہے بیان فرمائے اور قیامت کے دن انبیا علیہم السلام سے باوجود اسکے کہ حاکم
حقیقی عالم الغیب والشہادۃ ہے تبلیغ رسالت کے گواہ طلب کیے جاوینگے سو یہان
بھی ایک امر اہم یعنے سید عالم کی تفضیل اور استحقاق امامت ثابت کرنا منظور تھا اسلیے
فضائل مخصوصہ انبیائے سابقین کے اونکے اور آپکے فضائل مخصوصہ آپکی زبان فیض مجال
سے بیان کرائے تا حجت آپکی فضیلت کی ظاہر ہو اسیواسطے جبوقت جناب سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم اپنی فضائل و خصائص بیان کر چکے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور انبیا
علیہم السلام سے کہا اس سبب سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے جب
فضیلت حضرت رسالت کی انبیا پر ثابت ہوگئی جبریل علیہ السلام نے دو پیالے کہ ایک مین
دودھ تھا اور دوسرے مین شراب حاضر کیے آپ نے دودھ پسند کیا جبریل نے کہا
یا رسول اللہ آپ نے حکمت اختیار کی اگر شراب پسند کرتے امت آپکی گمراہ ہو جاتی

لطیفہ حکمت اور دودہ مین مناسبت یہ ہے کہ جسطرح انسان ابتدائے عمر مین دودہ سے
پرورش پاتا ہے پھر غلے اور میوہ جات کے تغذیہ سے کمال طبعی جسم کا حاصل کرتا ہے اسیطرح
ابتدائے عمر مین علم و حکمت سے کام پڑتا ہے اور راہ سلوک کے واسطے سے کمال روح کہ معرفت
الٰہی سے عبارت ہے میسر ہوتا ہے اور جسطرح دودہ کھانے پینے دونون کام مین آتا ہے
اسیطرح علم و حکمت سے دین و دنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اسیواسطے علم تعبیر مین مقرر ہے
جو شخص خواب مین دودہ پیئے اوسے علم حاصل ہو اور شراب مورث غفلت ہے اور غفلت
منشاء ضلالت اکثر دیکھا ہے کہ شرابی کا جدھر منہہ اوٹھتا ہے چلا جاتا ہے جب راہ ظاہر
اوسکے پینے مین نظر نہین آتی راہ باطن کب نظر آئے گی اور جو ضلالت سے محبت دنیا بطریق
اطلاق اللازم و ارادۃ الملزوم مراد لین تو اوسکی مناسبت شراب سے نہایت ظاہر ہے
کہ جسطرح شراب آدمی کو مدہوش کرتی ہے اسیطرح محبت دنیا انسان کو خدا سے غافل
اور فکر آخرت سے معطل کر دیتی ہے اور جسطرح اوسکی زیادتی سے دوران سر ہوتا ہے
اسیطرح جو شخص دنیا مین زیادہ ملوث ہوتا ہے ہمیشہ سرگردان رہتا ہے اور جسطرح شراب
کی نسبت وارد ہے کہ شراب سب برائیون کی کنجی ہے اسیطرح محبت دنیا کیلیے آیا ہے
کہ وہ سر یعنے مبدء ہر گناہ کی ہے الغرض یہ شراب بشکل سراب ہے جسطرح آدمی سراب کے
پاس پہونچکر اپنی جہالت پر متنبہ ہوتا ہے اسیطرح جسوقت شراب پیکر بہکتا ہے لوگ اوسپر
ہنستے ہین جب ہوش مین آتا ہے اپنی حماقت پر نادم ہوتا ہے اور شین کے نقطون سے
سمجھا جاتا ہے کہ ندامت شراب کی تینون عالم مین باقی ہے کہ شرابخوار دنیا مین بے اعتبار
ہے اور برزخ مین ذلیل و خوار اور قیامت کے دن عذاب مین گرفتار الغرض آپ دمشق سے
روانہ ہوئے راہ مین حضرت موسے کو دیکھا اپنی قبر مین نماز پڑھتے ہین اور اوسمین یہ نکتہ تھا
کہ رغبت نماز کی آپ کے دل مین پڑہی اور خصوصیت موسے علیہ السلام کی اس وجہ سے ہے
کہ ہمارے حضرت بنی اسمعیل کے اور حضرت موسے بنی اسرائیل کے سردار ہین جب ایک سردار دوسرے
بادشاہ کی کسی خدمت مین مصروف دیکھتا ہے شوق اپنی خدمت کا اسکے دل مین بھی زیادہ
ہو جاتا ہے یا اسوجہ سے کہ تخفیف نماز کی درخواست حضرت موسے علیہ السلام کے مشورے سے ہوئی

واقع ہوگی تو ترغیب نماز بھی اونہیں کے واسطہ سے مناسب تھی پھر آپ سوار ہوکر
آسمان دنیا پر پہونچے اور وہاں حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اسیطرح آسمانوں کی
سیر اور انبیا سے ملاقات کرتے آسمان ششم پر پہونچے وہاں حضرت موسے تشریف
رکہتے تہے جب آگے بڑہے حضرت موسے روے اور فرمایا غلام بعث بعدی یدخل الجنتہ
من امتہ اکثر ممن یدخل من امتی ایک لڑکا بعد میرے مبعوث ہوا اوسکی امت کے لوگ میری
امت سے زیادہ بہشت مین جا ئینگے فایدہ یہ رونا حسد کی راہ سے نہیں بلکہ اپنی امت پر
شفقت اور اونکے حال پر حسرت ہے کہ باوجود تقدم زمانی اور پیغمبر زادگی کے بسبب
شامت اعمال کے مرتبہ بلند سے محروم رہے اور متاخرین سے مرتبہ مین متاخر ہوگئے
اور ایک روایت مین آیا بنی اسرائیل مجہے تمام عالم سے بزرگ سمجہتے تہے اگر یہ افضل
ہو تو مضائقہ نتہا اسکی امت بہی تو سب امتون سے افضل ہے بعض روایات مین ذکر موسے کا
ساتوین آسمان پر وارد ہے شاید بعد عروج حضرت کے حضرت موسے بہی ساتوین
آسمان پر چلے گئے الغرض پہر آپ ساتوین آسمان پر تشریف لے گئے وہان حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو دیکہا بیت المعمور سے پیٹہہ لگاے بیٹہے تہے اور بیت المعمور ایک مکان ہے
ساتوین آسمان مین کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے اوسکی زیارت کرتے ہین اور جو ایکبار
زیارت کر جاتے ہین پہر قیامت تک نہیں آتے کہتے ہین بیت المعمور محاذی کعبہ ہے
اگر وہان سے کوئی چیز پہینکین کعبہ کی چہت پر گرے گویا وہ کعبہ آسمان ہے شاید ابراہیم
علیہ السلام اسی وجہ سے وہان تشریف رکہتے تہے کہ اونہون نے زمین پر کعبہ بنایا خدا
نے اونہیں کعبہ آسمان عنایت فرمایا بیہقی روایت کرتے ہین آپ نے ساتوین آسمان پر
ایک چشمہ دیکہا جسے سلسبیل کہتے ہین اوس سے دو نہرین جاری ہین ایک کوثر دوسری
نہر الرحمتہ ابو حاتم انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین آپ نے ساتوین آسمان پر ایک نہر دیکہی
اوسپر موتی اور یاقوت اور زبرجد کے خیمے تہے اور سبز پرند خوبصورت اوسکے گرد
بیٹہے اور چاندی سونے کے برتن رکہے تہے جبریل نے عرض کیا یہ کوثر ہے کہ تمکو حق تعالی نے
عنایت کی ہے آپ نے ایک آبخورہ اوسکے پانی کا پیا شہد سے شیرین اور مشک سے

زیادہ خوشبودار ہے بعض روایات مین آیا ہے اس آسمان پر آپ نے اپنی امت بھی
ملاحظہ فرمائی پھر سدرۃ المنتہیٰ کے متصل پہونچے اور وہان کے عجائب و غرائب ملاحظہ فرمائے
اور وہ ایک درخت ہے جسکی جڑ چھٹے آسمان مین اور شاخین ساتوین آسمان پر ہین اور
بقول بعض جڑ اوسکی بہشت مین ہے اور ڈالیان اوسکی ساتوین آسمان مین پہیلی ہین اور پتے
اوسکے ہاتھی کے کان کے مانند ہین ہر پتے پر ایک فرشتہ بیٹھا خدا کی تسبیح کرتا ہے اور اوسکی
پہل ہجر کے مشکون کے برابر ہین اور ہجر ایک شہر ہے وہان کی مشکین بہت بڑی ہوتی
ہین اور اوسکی جڑ سے چار نہرین جاری ہین دو بہشت کو جاتی ہین اور دو دنیا مین
آتی ہین نیل اور فرات اور اوسے سدرۃ المنتہیٰ اسلیے کہتے ہین کہ اکثر فرشتے اور علوم
اولیا کے اوسی تک پہونچتے ہین آگے نہین جا سکتے جب آپ وہان سے چلے جبریل پیچھے ہو لیے
آپ نے عذر کیا اونہون نے کہا یا محمد تقدم فانک اکرم علی اللہ معنی اے محمد آپ آگے چلیے
کہ آپکا رتبہ خدا کے نزدیک مجھسے بہت زیادہ ہے پھر حجاب زربفت کے متصل پہونچے
جبریل نے اوس پردے کو ہلایا اوسکے فرشتے نے کہا کون ہے جبریل نے کہا مین ہون جبریل
اور ساتھ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرشتے نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر غیب سے
ندا ہوئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر میرے بندے نے سچ کہا مین بہت بڑا ہون مین بہت
بڑا ہون پھر فرشتے نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ ارشاد ہوا میرے بندے نے سچ کہا مین
اللہ ہون کہ میرے سوا کوئی معبود نہین فرشتے نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ ارشاد
ہوا صدق عبدی انا ارسلت محمدا میرے بندے نے سچ کہا مین نے ہی محمد کو بھیجا ہے فرشتے نے
کہا حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ندا ہوئی صدق عبدی ودعا الی عبادتی میرے
بندے نے سچ کہا اور میری عبادت کی طرف بلایا تنبیہ بیان سے نہایت فضیلت اذان کی
ظاہر ہوئی کہ پروردگار نے ہر کلمے پر موذن کی تصدیق کی اور اوسی عبدیت کے ساتھ
یاد فرمایا اور اپنی طرف اضافت کیا اور یہ ایسا مرتبہ ہے کہ نہایت نہین رکھتا نکتہ
اوس رات نماز فرض ہونے والی تھی اسلیے اذان کہ اعلام نماز ہے فرضیت سے پہلے سنائی گئی
تا آپ یاد کر لین اور اختلاف صحابہ کے وقت عبد اللہ بن زید کے خواب پسند کرکے

اعلام نماز کے لیے مقرر فرمایا مین آپ فرماتے ہین پھر اوس فرشتے نے پردے سے ہاتھ نکالکر مجھے اوٹھا لیا جبریل نے توقف کیا مین نے کہا تم ایسی جگہ مجھسے جدا ہوتے ہو عرض کیا

یا محمد وما منا الا له مقام معلوم لو دنوت انملة لاحترقت یعنے اے محمد ہم سب کی جگہ معین ہے اگر پوری برابر آگے بڑہون جل جاون ابو الربیع بن سبع شفاء الصدور مین ابن عباس سے مرفوعاً نقل کرتے ہین جب مین آگے بڑہا جبریل نے رخصت چاہی مین نے کہا ایسی جگہ کوئی دوست دوست کو چھوڑتا ہے عرض کیا اگر آگے جاؤن جل جاؤن بعض روایات مین آیا ہے یہانتک آپ کے سبب سے پہونچا ورنہ میرا مقام سدرہ تک تہا مین نے کہا تمہین خدا سے کچھ حاجت ہے عرض کیا یہ کہ اپنے بازو صراط پر بچھاؤن تا آپکی امت کو سلامت اتارون الغرض آپ جبریل امین سے رخصت ہوکر مقام مستوی مین پہونچے فائدہ مستوی موضع بلند کو کہتے ہین اور یہ مقام سب مقامات سے بلند ہے اوسوقت براق برق رفتار چلنے سے عاری اور رفرف عرش تک سواری ہوا فائدہ رفرف بچھونے کو کہتے ہین اور وہ ایک سبز بچھونا تہا کہ آفتاب سے زیادہ روشن اور تخت روان کی طرح اوڑتا تہا آپ فرماتے ہین پھر مین نے ستر ہزار پردے طے کیے ایک پردے سے دوسرے تک پانسو برس کی راہ ہے جب پردے کے قریب پہونچتا آواز آتی کون ہے فرشتہ کہتا مین فلان پردے کا حاجب ہون اور میرے ساتھ رسول رب العزت ہین پھر اوس پردے کا فرشتہ اللہ اکبر کہکر میرے ساتھ ہولیتا جب سب حجاب طے کرچکا اکیلا رہ گیا اوسوقت خوف غالب ہوا ابوبکر کی آواز کان مین آئی کہتا ہے قف یا محمد ان ربک یصلی حیران تہا خدایا

ابوبکر یہان کیونکر آیا ناگاہ حضرت عزت سے خطاب ہوا ادن یا خیر البریہ ادن یا احمد ادن یا محمد نزدیک ہوا اے بہتر خلق کے نزدیک ہوا اے احمد نزدیک ہوا اے محمد ہزار بار ارشاد ہوا

یا محمد ادن منی اے محمد مجھسے قریب ہو لطیفہ اسیات کی لذت اور اس مقام کی کیفیت وہی لوگ خوب سمجھتے ہین جو رہ و رسم محبت سے آگاہ ہین کہ محبوب جسقدر زیادہ قریب ہوتا ہے شوق محب کا زیادہ ہوجاتا ہے ع وعدۂ وصل چون شود نزدیک + آتش شوق تیز تر گردد + غرضکہ جسقدر آپ نزدیک ہوتے اودہر سے تقاضا ہوتا کہ

اور بلیس انبیا تک کہ مقام دنیٰ فتدلیٰ تک پہونچے اور خلوتکدہ قاب قوسین او ادنیٰ مین
باریاب ہوئے ع سیمرغ روح ہیچکس از انبیا نرفت * آنجا کہ تو ببال کرامت پریدۂ *
ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ است * آنجا کہ جائے نیست تو آنجا رسیدۂ * نہ وہان
پردہ تہا نہ حجاب نہ زمان نہ مکان نہ فرشتہ نہ انسان پروردگار کو آنکھہ سے دیکھا اور
کلام اوسکا بیواسطہ سنا ع چو در رکتب بے نشانے رسید * چہ گویم کہ آنجا چہ دیدہ
شنید * ورق در نوشتند و گم شد سبق * شنیدن بحق بود و دیدن بحق * قال اللہ
عز وجل ثم دنی فتدلی کی ماوردی ابن عباس سے اور نقاش حسن بصری سے اور بعض
مفسرین محمد بن کعب قرظی سے نقل کرتے ہین کہ یہ ضمیرین خدا کی طرف راجع ہین یعنی خدا محمد سے
نزدیک ہوا پھر اونکو نزدیک ہونے کا حکم کیا اور اکثر مفسرین حضرت کی طرف راجع کرتے ہین
یعنے پھر محمد اپنے خدا سے نزدیک ہوئے اور عجز و فروتنی کہ مناسب مقام بندگی ہے بجالائے
یعنے پروردگار کو سجدہ کیا اور کہا التحیات للہ تحیات جمع تحیت کے ہے بمعنی ملک حقیقی
تام یا عظمت کاملہ یا دوام و بقا یا سلامت از عیوب و نقائص اور یہ سب معانی اس جگہہ
صحیح ہین بعضون کے نزدیک تحیت اون الفاظ کو کہتے ہین جو بادشاہون کی تعظیم کے لیے
بوقت تسلیم معین ہوتے ہین اور جمع اوسکی اس اعتبار سے ہے کہ ہر ملک کے بادشاہ کی تعظیم کے واسطے
الفاظ تحیت جدا ہین پس معنی یہ ہین کہ جو الفاظ بادشاہان عالم کی تعظیم کے لیے مقرر ہین وہ
سب بادشاہ حقیقی کے واسطے کہ سب بادشاہون کا بادشاہ ہے لائق ہین والصلوٰت
یعنے سب عبادتین اور نماز پنج گانہ یا سب نمازین اوسکے لیے خاص اور واجب ہین یا رحمت
کاملہ بلکہ مطلق رحمت خاص اوسکے واسطے ثابت ہے دو وجہ سے اول یہ کہ جو کسی پر رحم
کرتا ہے درحقیقت وہ خدا ہی کا رحم ہے کہ اوسکے دل مین پیدا کیا ہے پس رحم کرنے والا
خدا ہے اور یہ واسطہ ایصال رحم کا ہے دوسری حقیقت رحم کی یہ ہے کہ اپنی غرض اور
غایت کو اوسمین دخل نہو اور یہ بات رحم الٰہی کے لیے مخصوص ہے کہ اوسمین بندے کو فائدہ
پہونچانے کے سوا کوئی غرض و غایت نہین بخلاف اورون کی رحمت کہ اوس سے رحم الٰہی
یا ثواب آخرت یا دفع الم مقصود ہوتا ہے والطیبات یعنے کلمات طیبات کہ ذکر خدا اور اوس

بات جو خدا کی طرف مشتاق کرے عبارت ہین قال اللہ تعالیٰ الیہ یصعد الکلم الطیب یا اعمال
صالحات کہ اول سے اعم اور اقوال اور افعال اور اوصاف کو شامل ہین بعض تحیات سے
عبادات قولی جیسے تسبیح اور قرأت اور صلوات سے عبادات فعلی جیسے نماز اور روزہ
اور حج اور طیبات سے عبادات مالی جیسے صدقہ اور زکوٰۃ مراد لیتے ہین یعنے سب عبادات
قولی و فعلی اور مالی خدا ہی کے واسطے ہین نکتہ تقدیم تحیات کی صلوات پر اور صلوات کی طیبات پر اسوجہ سے
ہے کہ جب آدمی دربار شاہی مین جاتا ہے بادشاہ کو سلام اور اوسکی ستائش و ثنا
کرتا ہے پھر بہ ادب تمام خدمت مین کھڑا ہوتا ہے پھر نذر و تحفہ پیش کرتا ہے جب حضرت
رسالت یہ آداب بجالائے حضرت عزت سے تین خلعت عنایت ہوئے خلعت سلام بمقابلہ
تحیات کے اور خلعت رحمت بمقابلہ صلوات کے اور خلعت برکت بمقابلہ طیبات کے یعنے
ارشاد ہوا السلام علیک ایہا النبی سلام تمپر اے نبی یا اللہ تمکو سب آفتون سے سلامت
رکھے یا سلام اللہ عزوجل کا نام ہے یعنے اللہ تمہارا نگہبان ہے یا خیر اور سلامتی ہو تمہارے
لیے تحیات ہی کہتے ہین محتمل ہے کہ سلام اس جگہہ بمعنی فرمان برداری کے ہو یعنے تمام عالم
تمہارا مطیع اور فرمان بردار ہو اے نبی تذئیل بعض کے نزدیک سلام مصلی اس
سلام سے حکایت ہے مگر معتبر یہ ہے کہ مصلی الفاظ تشہد سے انشائے معنی قصد کرے
اور حضرت رسالت کو وقت تسلیم کے کالمشاہد سمجھے یہ تاویل کہ حضرت نے صحابہ کو
صیغہ خطاب اس نظر سے کہ آپ اونکے سامنے حاضر تھے تعلیم فرمایا پھر وہی لفظ باقی رہا مقبول نہین
کہ وہ جمال باکمال ہر زمان اور ہر حال مین نصب العین اہل ایمان ہے علاوہ برین ہم آپکے
غیب کو اپنے غیب بلکہ حضور پر بھی قیاس نہین کر سکتے بروایت معتبرہ ثابت ہے کہ ہمارا
سلام آپ کو پہونچتا ہے اور آپ جواب سے مشرف فرماتے ہین فقیر کو حیرت ہے کہ ندا
کے لیے حضور شرط نہین پھر اوس تاویل کی کیا حاجت حصن حصین مین وارد ہے اذا ارد

عونا فلیقل اعینونی یا عباد اللہ و الصنافیہ یا محمد انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ہذہ
لتقضی لی اللہم شفعہ فی معتد اصحابہ تشہد جہراً نہین پڑھتے تھے اور بحالت سر غائب
و حاضر برابر ہے کہ بطور معہود دونون نہین گے اور غیر معہود طور پر باعلام الٰہی وہ سکے

اور بعد وفات کے بھی سُنا جائز بلکہ واقع ہے ورحمۃ اللہ رحمت ارادہ احسان ہے
لیکن یہان نفس احسان مراد ہے کہ وہ ممکن سے متعلق ہوتی ہے اور ارادہ خدا قدیم ہے
وبرکاتہ یعنی افزونیان اور زیادتیان خدا کی بھلائی کی برکت زیادت خیر سے عبارت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ بندہ نوازی اپنے مالک کی دیکھی پیغمبرون اور فرشتون
اور نیک بندون کو اس خوان نعمت سے ایک توشہ اور خرمن دولت سے ایک خوشہ
عنایت فرمایا السلام علینا سلام ہم پیغمبرون اور فرشتون پر وعلی عباد اللہ الصالحین
اور اللہ کے نیک بندون پر حکیم ترمذی فرماتے ہین جسے اس سلام سے حصہ لینا منظور
ہو نیکون کی باتین اختیار کرے اور زاہدی لکھتے ہین فاسقون کو یہ نقصان اور غم
کفایت کرتا ہے کہ دنیا مین نمازیون کے سلام سے حصہ نہین ملتا اور آخرت مین کوئی یار
اور رشتہ دار اون کے کام نہ آئے گا مگر بعض متاخرین کہتے ہین نیکون کو خاص کرنا اور
گنہگارون کو محروم رکھنا رحمۃ للعالمین کی شان سے بہت بعید ہے بلکہ آپ نے بسبب
کمال رحمت وعنایت کے اونہین اپنی ذات پاک کے ساتھ ذکر کیا السلام علینا سلام
ہمپر یعنی گنہگارون کو یاد فرمایا وعلی عباد اللہ الصالحین اور اللہ کے نیک بندون پر فرشتون
نے جو یہ عنایت حضرت عزت کی جناب رسالت پر اور یہ رحمت آپ کے گنہگاران امت
پر دیکھی ہر ایک نے خدا کی الوہیت اور آپکی بندگی اور رسالت کی گواہی دی اشہد ان
لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ کہ بندے کو اس مقام پر پہونچانا اور ایسی
کرامتون سے نوازنا معبود حق اور اسطرح کی خدمت جسکی بدولت یہ مرتبہ حاصل ہوا
اور ایسی رحمت وشفقت گنہگاران امت پر کہ اونہین اس دولت بے نہایت مین
اپنا شریک کر لیا بندہ کامل اور سچے رسول کے سوا دوسرے سے ممکن نہین لطیفہ نماز
معراج مومنین ہے اسلیے یہ کلمات نماز مین مقرر ہوئے تا واقعہ معراج یاد دلائین اور تخصیص
اونکی قعود کے ساتھ اس نظر سے ہے کہ یہ کلمات حضرت رسالت کے کمال قرب ومنزلت
کے وقت صادر ہوئی اور حالت قعود میں حصول کے وقر وعزت پر دلالت کرتی ہے المدعا
بسبب اس فروتنی اور عاجزی اور شکر گذاری کے حضرت رسالت نے اوس مقام

عالی سے بھی تجاوز فرمایا یہانتک کہ آپ مین اور جناب احدیت مین فاصلہ دو کمان کا یا اس
سے کم رہ گیا اور تک قولہ تعالے فکان قاب قوسین او ادنی اشتباہ یہ بیان وصل
محب و محبوب ہے تیر و کمان کے ذکر سے ایا کرتا ہے انتباہ عرب کی عادت تھی جب دو شخص
معاہدہ کرتے اپنی کمانین جوڑکر باتفاق ایک تیر اون سے چھوڑتے اوسوقت ٹھیر جاتا
جو ایک کا دشمن ہے وہ دوسرے کا دشمن اور جو ایک کا دوست ہے وہ دوسرے کا
دوست پس ذکر قوسین اس مضمون کی طرف اشارہ ہوا کہ جسطرح تم آپس مین معاہدہ کرتے ہو
اوسیطرح ہم مین اور محمد مین بھی ٹھیر گیا کہ جو اوسکا دوست ہے وہ ہمارا دوست اور جو اوسکا
دشمن ہے وہ ہمارا دشمن آور جو کہ یہ معاملہ اس امر کو مقتضی ہے کہ بھید ایک دوست کا دوسرے
سے مخفی نہ رہے پروردگار تقدس و تعالے نے اوسوقت اپنے حبیب کو علم ملک و ملکوت
اور اسرار جبروت و لاہوت سے مطلع فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی لکھا ہے جب آپ
عرش سے قریب ہوے ہیبت سے وحشت طاری ہوئی اوسوقت پروردگار نے دست قدرت
اپنا آپ کے شانون کے بیچ مین رکھا اوسکے رکھنے سے علم اولین و آخرین حاصل ہوا کہتے ہین
جب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم مقام جلال و ہیبت مین پہونچے خوف آپ کے
دل پر غالب ہوا ناگاہ ایک قطرہ عرش سے ٹپکا آپنے نوش کیا کوئی چیز اوس سے زیادہ شیرین
نہ چکھی تھی بمجرد نوش فرمانے کے اگلون اور پچھلون کا علم حاصل ہوا امام ثعلبی کہتے ہین مضمون
وحی یہ تھا ان الجنۃ حرام علی الانبیاء حتی تدخلہا و علی الامم حتی تدخلہا امتک بنشک بہشت
سب پیغمبرون پر حرام ہے جبتک تم اوسمین نجاؤ اور سب امتون پر حرام ہے جبتک تمہاری
امت اوسمین نہ داخل ہو آور بقول امام قشیری مضمون وحی یہ ہے خصصتک بحوض الکوثر
فکل اہل الجنۃ اضیافک بالماء و لہم الخمر واللبن والعسل مین نے تمہین حوض کوثر کے ساتھ
خاص کیا پس سب بہشتی تمہارے مہمان ہین ساتھ پانی کے اور اون کے لیے شراب اور دودھ
اور شہد ہے بعض کہتے ہین یہ خطاب ہوا مجھے تمہاری امت کا دکھنا منظور ہے ورنہ
قیامت کے دن اون سے حساب نہ لیتا اور بہشت مین بے حساب داخل کرتا حسینی مین لکھا ہے
اوس طرف سے ارشاد ہوا یا محمد انا و انت و ما سوی ذلک خلقتہ لاجلک آسے محمد مین ہون

اور رہوا ہو جو اسکے سوا ہے مین نے تیرے لیے پیدا کیا ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے عرض کیا یا رب انت و انا و ما سوٰی ذلک تبرکت لاجلک آپ پروردگار تو ہے اور
مین ہون اور جو کچھ سوا اسکے ہے مین نے تیرے لیے چھوڑ دیا بیہقی ابو سعید خدری سے
روایت کرتے ہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا الٰہی تونے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا
اور ملک عظیم دیا اور موسے سے کلام فرمایا اور داود کو بڑی بادشاہی بخشی اور لوہے کو
اونکے ہاتھ مین نرم اور پہاڑون کو اونکے لیے مسخر کیا اور سلیمان کو بڑی سلطنت عنایت
کی کہ جن اور انس اور شیاطین اونکی فرمانبردار تھی اور ہوائین اونکی محکوم کسی کو ایسی
بادشاہت حاصل ہوئی اور عیسے کو توریت اور انجیل سکھائی اور اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنے کی
اور مردے کے زندہ کرنے کی قدرت بخشی اور اونہین اور اونکی مان کو شیطان رجیم
سے پناہ دی کہ اوپر اوسکا کچھ قابو نتہا جواب ہوا اے محمد مینے تجھے محبوب کیا اور توریت
مین تیرا لقب حبیب الرحمن ہے اور تجھے تمام جہان کو خوشخبری سنانی اور ڈرانے کے لیے
بھیجا اور تیرا سینہ کھولا اور تیرا بوجہ تجھ سے اوتار لیا اور تیرا ذکر بلند کیا کہ جس جگہہ مین یاد
کیا جاتا ہون توبھی یاد کیا جاتا ہے اور تیری امت کو سب امتون سے بہتر کیا کہ وہ اولین
اور آخرین ہین ہر خطبے مین تیری عبدیت اور رسالت کی گواہی دیتے ہین اون کے دل
کتابین ہین یعنے آیتین قرآن کی اور مضمون اگلی کتابون کی اونہین حفظ ہین اور تجھے
سب پیغمبرون سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور قیامت کو تیرے لیے سب سے
پہلے حکم کیا جائے گا اور تجھے سبع مثانی عنایت کین کہ کسی پیغمبر کو نہ دین اور تجھے خواتیم
سورہ بقر خزانہ زیر عرش سے بخشین کہ تجھسے پہلے کسی کو نہ ملین اور تجھے کوثر اور اسلام کے
آٹھہ سہم یعنے ہجرت اور جہاد اور نماز اور صدقہ اور روزہ رمضان اور حج اور امر
معروف اور نہی منکر عنایت کیے اور تجھے فاتح اور خاتم کیا سعید بن جبیر کہتے ہین

مضمون وحی یہ تہا الم اجدک یتیما فآوی و نبک الم اجدک ضالا فہدیتک الم اجدک عائلا فاغنیتک

الم نشرح لک صدرک و وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک و رفعنا لک ذکرک

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب تم یتیم تہے تو عبد المطلب اور ابو طالب سے تمہین پرورش

کرایا اور رعب ہم دریائے محبت مین مستغرق اور خود فراموش ہوگئے تو عقل کامل غایت فرماکر
رسالت و نبوت سے مشرف فرمایا تنگدستی سے ایسا غنی کیا کہ بادشاہان عالم نے غاشیہ
طاعت تمہارا اپنے دوش پر اوٹھایا سینۂ مبارک تمہارا کشادہ کرکے نور معرفت سے بہر دیا
اوٹھانا بار گران نبوت کا تم پر آسان کیا تحت الثری سے عرش معلے تک تمہاری شہرت
ہے اور بقول بعض علما مراد ما اوحی سے نماز پنجگانہ کی فرضیت ہے اکثر محققین فرماتے ہین
مضمون اس وحی کا کسیکو معلوم نہین کہ اسرار محب محبوب کے اورون پر ظاہر نہین ہوتے
اگر خدا کو اونکا اظہار منظور ہوتا خود بیان فرماتا جبکہ اوسنے پوشیدہ رکھا اور فرمایا
کہ وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی تو کسکی مجال کہ دریافت کرے الحاصل بعد حصول
اس دولت کے حضرت رسالت نے بامر الٰہی عالم بالا سے اسطرف رجوع فرمائی راہ مین
حضرت موسےٰ سے ملاقات ہوئی اونہون نے پوچھا تم کیا فرض ہوا فرمایا پچاس وقت کی
نماز موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپکی امت ہرگز ادا نہ کرسکے گی مین نے بنی اسرائیل کو خوب
آزمایا ہے آپ پہر جایئے اور تخفیف چاہیے آپ بمشورۂ موسیٰ علیہ السلام پہر گئے دس
نمازین معاف ہوئین چالیس باقی رہین موسیٰ علیہ السلام نے کہا چالیس بھی بہت ہین
آپ پہر جائین اور خدا سے تخفیف کی درخواست کرین اسیطرح کئی بار کی آمد و رفت
مین پینتالیس نمازین معاف ہوئین پانچ وقت کی رہی اور حکم ہوا کہ یہ شمار مین پانچ ہین
مگر جو اونکو ادا کرے گا پچاس کا ثواب پائے گا اور تیری امت سے جو نیکی کا ارادہ
کرے گا ایک نیکی کا اور جو ایک نیکی کرے گا اوسے دس کا ثواب ملے گا اور جو بدی کا
ارادہ کرے گا ماخوذ نہوگا اور جو برائی کرے گا ایک ہی برائی اوسکے نامۂ اعمال مین لکھی
جائیگی جب حضرت موسےٰ علیہ السلام کے پاس آئے اونہون نے کہا پانچ نمازین بھی بہت ہین
آپ اور تخفیف چاہین فرمایا مین نے اپنے رب سے اسقدر مانگا کہ اب مجھے شرم آتی ہے
پہر آسمانون کی سیر کرتے اور وہان کی عجائب و غرائب ملاحظہ فرماتے زمین پر تشریف
لائے زین القصص مین عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ یہ آمد و رفت تین ساعت
مین اور بقول وہب بن منبہ چار ساعت مین ہوئی کہتے ہین جب آپ آئے زنجیر حجرہ

مقدسہ کی ہلتی پائی اور گرمی بستر مبارک کی زائل نہوئی تہی تنبیہ ظاہر ہے کہ یہ واقعہ
اوس عالم سے علاقہ رکھتا ہے اور وہان کا ہر کام تہوڑے سے عرصے مین ہو سکتا ہے جبریل
علیہ السلام ایک آن مین آسمان سے زمین پر آتے ہین عزرائیل ایک وقت مین صدہا ارواح
مشرق اور صدہا مغرب مین قبض کرتے ہین اے عزیز انسان کی نظر ایک آن مین آسمان تک
پہونچتی ہے اوس جسم مبارک نے کہ ہزار درجے نظر سے لطیف تر ہے اگر تین یا چار ساعت
مین آسمانون سے تجاوز کیا کیا تعجب ہے آفتاب با این جسامت کہ ایکسو چہیاسٹھ مثل زمین
اور چوتہائی اور آٹھوان حصہ اوسکا اور بعض کے نزدیک ایکسو پینسٹھہ اور بقول افضل المہندسین
غیاث الدین جمشید کاشی تین سو چہبیس مثل اوسکا ہے ایکساعت مین کسقدر مسافت طے
کرتا ہے ایکبار سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے پوچھا آفتاب لوٹ گیا عرض کیا لا نعم
یعنے نہین ہان فرمایا یہ کیا عرض کیا جسوقت لا کہا تہا نہین لوٹا تہا اس کلمے کے تمام ہونے تک
پانسو برس کی راہ قطع کی اور ماہتاب آفتاب سے بہی زیادہ سریع السیر ہے لا الشمس
ینبغی لہا ان تدرک القمر پس اگر ماہ آسمان نبوت خورشید فلک رسالت چند ساعت مین قاب قوسین
تک پہنچے اور لوٹ آئے کیا بعید ہے باقی رہا یہ امر کہ فلاسفہ کے نزدیک آسمان خرق والتیام
قبول نہین کرتا تو پہر جانا اوس سے کسطرح ممکن ہے جواب اس شبہہ کا یہ ہے کہ یہ مسئلہ عدم
قبول حرکت اینیہ پر مبنی ہے سلمنا کہ فلک یہ حرکت قبول نہین کرتا مگر اس سے امتناع اوسکے اجزا کے
فلک کے لیے لازم نہین آتا اگر ہم فرض کرین کہ جزو فلک ایسے دائرہ پر کہ مرکز جسکا مرکز عالم
ہے حرکت کرے تو حرکت اوسکی تحت و فوق کیطرف کہ فلک سے محدود ہین واقع ہوگی اور
تقدیم اونکے تحدد کی فلک پر لازم نہ آئے گی اور یہ جواب کہ کلام حرکت طبعی مین ہے محض ناتمام
اسلیئے کہ بطلان قاسر پر کوئی دلیل قائم نہین علاوہ برین آمد و رفت ملائکہ آسمان کے زمین پر
باتفاق عقلا ثابت ہے اور روشنی آفتاب کی چوتہے آسمان سے بلکہ مشتری کی چہٹے آسمان سے
زمین تک پہونچتی ہے پس اگر وہ جسم نورانی کہ کرورون درجہ ملائکہ اور آفتاب و مشتری سے
لطیف تر ہے بے خرق آسمان تجاوز کرے کیا استحالہ لازم آئے نکتہ پروردگار عالم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج لوح و قلم بہشت و دوزخ اور تمام عجائب ملک و ملکوت اور

اور عجائب جبروت ولاہوت ملاحظہ کرائے اور اپنے حضور بلاکر اسرار قدرت اور دقائق
حکمت ظاہر فرمائی کہ آپ خدا کے محبوب تھے اور محبوب کو محب کے اسرار پر مطلع اور اوسکے
ملک وخزانہ اور فوج ولشکر سے واقف ہونا ضرور ہے نکتہ اس واقعہ سے نفوس قدسیہ
اور اجرام فلکیہ کی تکمیل منظور تھی کہ جسطرح سفلیات استکمال مین آپ کے محتاج ہین
علویات بھی اوس جناب سے استفادہ اور استفاضہ کرتے ہین نکتہ شوق رہبر کامل اور
محبت مواصلت کو مقتضی ہے جب اشتیاق اونکا کامل ہوا اور عشق حقیقی انتہا کو پہونچی دولت
وصل ہاتھہ آئی اور تواضع مستلزم رفعت اور موجب مزید عنایت ہے جب بندگی حد کو
پہونچی انتہا کی بلندی کہ مافوق اوس سے بندے کے لیے متصور نہین حاصل ہوئی خاتمہ
اسمین آٹھہ بحث ہین بحث اول سدی کہتے ہین معراج ماہ شوال مین ہجرت سے
ایک برس پانچ مہینے پہلے اور بعض کے نزدیک نبوت سے پانچ برس بعد اور بقول
سید جمال الدین محدث اکثر علما کے نزدیک ماہ ربیع الاول سال دوازدہم مین واقع
ہوئی حافظ عبد الغنی مقدسی اور بغوی نے بارہوین برس کی شب بست وہفتم ماہ رجب
اختیار کی اور یہ بھی صحیح ہے اسیطرح ایک روایت مین شب جمعہ وارد ہے اور بعض شب
شنبہ کہتے ہین اور ابن وحیہ شب دوشنبہ اختیار کرتے ہین اور یہی معتبر ہے بحث دوم
ترمذی نے انس سے اونہون نے ابوذر سے مرفوعاً روایت کیا میرے گھر کی چھت پھٹی
اور واقدی کی روایت مین ہے معراج شعب ابی طالب سے اور بخاری کی روایت
مین حطیم یا حجر سے اور اونکی دوسری روایت مین بیت اللہ کے قریب سے واقع
ہوئی شفا مین امہانی بنت ابی طالب سے منقول ہے حضرت اوس رات میرے گھر
تھے حافظ ابن حجر ان روایات مین اسطرح تطبیق کرتے ہین کہ آپ اوس رات امہانی کے
گھر تھے اور اونکا گھر شعب ابی طالب مین ہے اوسکی چھت پھٹی اور فرشتے اوترے اور
اضافت اوسکی اپنی طرف بجہت سکونت کی ہے پھر فرشتے آپ کو مسجد حرام مین لے گئے
پھر آپ حطیم یا حجر کے قریب براق پر سوار ہوئے روایت ابن اسحق کی حسن بصری سے
مرسلاً موید اس تطبیق کی ہے کہ جبریل آپکی خدمت مین آئے پھر اونکو مسجد مین لائے اور

براق پر سوار کیا مبحث سوم شرف المصطفی اور روضۃ الاحباب اور بیہقی اور ابن اسحٰق
کی روایات میں آیا آپ نے سیڑھی پر عروج فرمایا اور ایک روایت میں ہے جبرئیل
میرا ہاتھ پکڑ کر لے گئے اور بعض روایات میں وارد ہے اونہوں نے آپکو اپنے پروں پر
بٹھایا اور اکثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے براق پر سوار ہو کر تشریف لے گئے تطبیق
مسجد حرام یا بیت المقدس سے چلتے وقت جبرئیل نے آپکا ہاتھ پکڑ کر براق پر سوار کیا
اور براق نے سیڑھی پر عروج کیا اور شاید کسی جگہ جبرئیل نے آپکو اپنے پروں پر بٹھایا ہوگا
مبحث چہارم حذیفہ براق کے باندھنے سے انکار کرتے ہیں مگر ابن کثیر اور بیہقی نے
ثابت کیا اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا جبرئیل نے اوس پتھر میں کہ باب محمد کے
قریب پڑا تھا سوراخ کیا اور براق کو اوس سے باندھا فائدہ باب محمد بیت المقدس
کے اوس دروازے کو جس سے آپ تشریف لے گئے تھے کہتے ہیں اور سوراخ کرنے سے
سوراخ کا کھولنا مراد ہے صحیح حدیثوں میں وارد ہے کہ اور پیغمبر بھی اپنے براق
اوسی حلقے سے باندھتے تھے مبحث پنجم اسطرح حذیفہ رض نماز بیت المقدس سے
انکار کرتے ہیں اور جمہور کے نزدیک ثابت ہے ہاں اسبات میں کہ وہ نماز جماعت کے ساتھ
تھی یا بلا جماعت اور فرض تھی یا نفل اور بر تقدیر فرضیت عشا تھی یا صبح اور جو نفل تھی
تو دو رکعت تھی یا چار رکعت اختلاف ہے قسطلانی کہتے ہیں جو پیش از عروج کہتا ہے
عشا اور جو بعد انصراف کہتا ہے صبح اختیار کرتا ہے بیہقی روایت کرتے ہیں آپنے
اور جبرئیل نے دو دو رکعت بے جماعت کے پڑھی اور بزار کی روایت میں ہے اذان
و جماعت کے ساتھ آسمان پر پڑھی اور آدم اور نوح علیہما السلام مقتدیوں میں
تھے اور آغاز قصے میں مذکور ہے بیت المقدس میں ابراہیم اور موسےٰ اور عیسےٰ
اور سلیمان اور داود علیہم السلام کی امامت کی تطبیق ظاہر اول آپنے اور جبرئیل
نے بیت المقدس میں تحیۃ المسجد ادا کی پھر نماز تہجد کہ آپ پر فرض تھی جماعت انبیا کے
ساتھ پڑھی پھر ملاء اعلیٰ میں پیغمبروں اور فرشتوں کی امامت کی جب بیت المقدس
میں آئے شکر کی نفل پڑھی ابن کثیر تصریح کرتے ہیں کہ بیت المقدس میں قبل از عروج

اور بعد از رجوع نماز پڑہنا ثابت ہے اور یہ بھی وارد ہوا کہ شب معراج آپ نے
بیت المعمور اور مدین اور مولد عیسے مین نماز پڑہی * مبحث ششم امام احمد روایت
کرتے ہین جب آپ نماز سے فارغ ہوئے دو برتن کہ ایک مین دودہ تہا دوسرے
مین شہد پیش ہوئے بزاز کی روایت مین ہے تین برتن ایک مین دودہ دوسرے مین
شراب تیسرے مین پانی اور روضۃ الاحباب مین ہے دو پیالے کہ ایک مین دودہ تہا
اور دوسرے مین شراب اور بخاری کی حدیث مین ہے جب سدرۃ المنتہے تک ہوپنچے
تین برتن کہ ایک مین دودہ تہا دوسرے مین شہد تیسرے مین شراب حاضر کئے گئے
تطبیق روضۃ الاحباب مین لکہا اور قسطلانی نے حافظ عماد الدین بن کثیر سے نقل
کیا برتن دو بار پیش ہوئے ایکبار مسجد اقصے مین اور دوسرے بار متصل سدرہ کے
باقی رہا اختلاف روایات اونکی تعداد مین سو صاحب روضۃ الاحباب نے یہ توجیہ
کی ہے کہ بعض رواۃ نے اختصار کیا ورنہ بنظر عدد انہار سب چار برتن مناسب ہین
مین کہتا ہون یہ توجیہ محض رکیک ہے اور طریق تفصی بعض روایات کی ترجیح مین منحصر
مبحث ہفتم مسلم کی روایت مین آیا چار نہرین دیکہین نیل اور فرات اور سیحان
اور جیحان اور بعض روایات مین وارد ہوا آسمان دنیا پر دو نہرین دیکہین جبرئیل
نے کہا یہ نیل اور فرات ہا کہا اونکی اصل مین تطبیق بعض کہتے ہین ممکن ہے کہ دو نہرین
اپنے منبع سے تجاوز کرکے چار ہوگئین فایدہ اصل اونکی آسمان پر ہونا اور وہان سے
پانی کا آنا ممکن ہے مگر صحیح یہ ہے کہ وہ نہرین زمین کی نیل و فرات سے مغایر ہین کہ آسمان
دنیا سے نکلکر بہشت کو گئے ہین مبحث ہشتم سہیلی اور راونکے استاد شیخ ابو بکر بن
عربی اور امام ثوری فرماتے ہین اسرا دو بار ایک بار خواب مین اور ایکبار بیداری مین
ہوئی اور جو خواب مین دیکہا تہا نبوت کے بعد بیداری مین دیکہا جسطرح واقعہ
حدیبیہ پہلے خواب مین دیکہا پہر اوسیطرح بیداری مین واقع ہوا محقق دہلوی کہتے ہین
تحقیق یہ ہے کہ معراج بیداری مین جسم کے ساتہہ ایکبار اور خواب مین روح کے
ساتہہ بارہا حاصل ہوئی لیکن اوسکی تعداد کسی دلیل قطعی سے متعین نہین واللہ اعلم

آٹھوان باب معجزات کے بیان مین مسلم بن حجاج اپنی صحیح مین حضرت سلمہ
بن اکوع سے روایت کرتے ہین حنین کے روز جب کفار نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پر ہجوم کیا آپ نے خچر سے اوترکر فرمایا شاہت الوجوہ اور مٹھی بھر خاک اونپر پھینکی
وہ خاک سب کافرون کی آنکھون مین پہونچی اور اونکو شکست ہوئی اسیطرح جنگ
بدر مین مٹھی بھر کنکریان پھینکین کہ سب کفار کی آنکھون مین پہونچین ایکدرخت چھوارے کا
اپنے ہاتھ سے لگایا خدانے اوسکے پھل مین تریاق سے زیادہ تاثیر رکھی کہ جو صبح کیوقت
اوسے کھائے دن بھر زہر اور جادو اوسپر اثر نہ کرے اور یہ تاثیر اون درختون مین کہ اوسکی
گٹھلی سے پیدا ہوئی ابتک موجود ہے المدینہ اونکو عجوہ عالیہ کہتے ہین آپ فرماتے ہین عجوہ
عالیہ ہر بیماری سے شفا ہے اور اوسکا ناشتا تریاق ہے خیبر مین ایک یہودیہ نے بکری کا
گوشت بھونکر اور اوسمین زہر ملاکر حضرت کی خدمتمین بھیجا آپ نے صحابہ کے ساتھ تھوڑا
نوش کیا پھر فرمایا اپنے ہاتھ اوٹھاؤ اور یہودیہ کو بلاکر کہا تونے اس بکری مین زہر ملایا ہے
اوسنے عرض کیا آپ سے کسنے کہا فرمایا اس گوشت نے جو میرے ہاتھ مین ہے عرض کیا ہان
خدا کے رسول مین نے یہ خطا اسلیئے کی اگر آپ پیغمبر ہین تو زہر اثر نہ کرے گا اور جو
پیغمبر نہین تو آپکے ہلاک ہونے سے ہمین چین ملے گا آپ نے اوسکا قصور معاف کردیا
کسی نے آپکے پاس ایک ہتیار بطریق ہدیہ بھیجا اوسپر کرگس کی صورت بنی تھی آپ نے
ہاتھ لگایا فوراً محو ہوگئی جابر کا اونٹ تھک گیا آپ نے اوسے ہکالا اوسوقت سے وہ سب
اونٹون سے آگے چلنے لگا پھر آپ نے اوسے خرید کیا اور قیمت دیکر جابر کو بخشدیا قتادہ
بن نعمان کے چہرے کو ہاتھ لگایا آپکے ہاتھ کی برکت سے یہ روشنی اور صفائی اونکے چہرہ
مین پیدا ہوئی کہ ہر چیز کا عکس اوسمین نظر آتا عقبہ بن ابی معیط کے منہ پر تھوکا اوسکے گال
جل گئے اور وہ داغ عمر بھر باقی رہا حدیبیہ کے دن لشکر کو پانی کی حاجت ہوئی آپکی اونگلیون سے
پانی نہر کیطرح جاری ہوا کہ تین سو اور ایک روایت مین پندرہ سو آدمی نے پیا
اور وضو کیا راوی کہتا ہے ہزار دن ہوتے تو وہ پانی کفایت کرتا جب غار ثور مین
تشریف لیگئے مکڑی نے غار کے دروازہ پر جالا تانا اور کبوتر نے انڈے دیے کفار

تلاش کرتے غار پر پہونچے خدا تعالے نے اونہیں اندہا کر دیا ہر چند ڈہونڈا کئے
آپ نظر نہ آئے اسیطرح شب ہجرت کفار بہ ارادۂ قتل حضرت رسالت در دولت پر جمع
ہوے آپ آیہ کریمہ واذا قرءت القرآن جعلنا بینک و بین الذین لایومنون بالاخرۃ
حجابا مستورا پڑہتے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گہر تشریف لے گئے اور کسی کافر کو نظر نہ آئے
معراج کی صبح جب قوم نے قصہ اسراسے انکار کیا پروردگار نے بیت المقدس آپکے
سامنے کردی کہ اوسکے سب نشان منکرون کو بتائے اور اونکے سوالات کے
جواب دیے ایکروز آپ دو کتابین ہاتھون مین لیے باہر تشریف لائے اور فرمایا
ایک مین بہشتیون کے اور دوسرے مین دوزخیون کے نام ہین نہ ان سے گہٹین نہ بڑہین
لکہاہے مشارق و مغارب زمین کے آپکو دکہائے گئے اور خبر دی گئی اسقدر
زمین جو آپنے دیکہی آپکی امت کے قبضے مین آئے گی بموجب اس وعدے کے اس
امت کی سلطنت اول مشرق یعنے بلاد ترک سے آخر مغرب یعنے بحر اندلس اور بلاد بربر تک
پہونچی شرح منیہ ابن امیر الحاج مین روایت کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ابن مسعود کو بکریان چراتے دیکہا کہا اے لڑکے کچہ دودہ ہے عرض کیا ہے مگر مین
امین ہون یعنے یہ بکریان میرے پاس امانت ہین انکا دودہ نہیں دے سکتا فرمایا
انمین کوئی بکری ایسی ہے جسپر نر نہیں پہاندا ابن مسعود نے ایسی بکری حاضر کی آپنے
اوسکے تہن چہوئے فوراً دودہ اوتر آیا دودہ کرآپ پیا اور ابوبکر کو پلایا پہر تہن سے
ارشاد کیا اقلص خشک ہو گئے ابن مسعود یہ معجزہ دیکہکر مسلمان ہوئے آپنے اونکو سینے سے
چپٹا یا آبو طلحہ کے گہوڑے پر کہ نہایت سست تہا سوار ہوے مدینہ کے سب
گہوڑون سے چالاک ہو گیا ۵ تو مراول رہ و دلیری بین ٭ رو بہ خولش خوان و
شیری بین ٭ فہد بن عطیہ کہتے ہین آپ نے ایک گونگے لڑکے سے جسنے کبہی کلام نکیا تہا
پوچہا مین کون ہون اوسنے بزبان فصیح عرض کیا آپ خدا کے رسول ہین معیقب یمانی
نقل کرتے ہین حجۃ الوداع مین ایک بچہ کہ اوسی روز پیدا ہوا تہا آپکے پاس لایا گیا
اوس سے فرمایا مین کون ہون اوس نے کہا انت رسول اللہ آپ رسول اللہ ہین حجر انسود

نسبت فرمایا قیامت کے دن اس پتھر کو آنکھیں اور زبان دینگے کہ اپنے مستلم کی
گواہی دے گا اور یہ پتھر پانی مین نہین ڈوبتا اور آگ مین نہین جلتا تذئیل اکبر در
ابن علیم محدث نے مسجد حرام مین یہ حدیث بیان کی ابو طاہر ملحد کہ غلاۃ فرقہ سے تہا
سنکر ہنسنے لگا پہر آگ منگا کر حجر اسود کو آگ مین ڈالا نہ جلا پانی مین ڈالا پہول کی طرح
قائم رہا متحیر ہوکر بولا اب مجھے یقین ہوا کہ یہ دین ہمیشہ رہے گا ابو ہریرہ کہتے ہین مین
تہوڑے چہوہارے حضرت کی خدمت مین لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے انہین
برکت کی دعا کیجیے آپ نے دعا کر کے فرمایا انہین اپنے توشہ دان مین رکہو اور جسقدر
درکار ہون ہاتھ ڈالکہ نکال لیا کر مگر توشہ دان کو نہ جہاڑنا مین نے ان چہواروں سے کئی
اونٹ خدا کی راہ مین بہر دیے اور ہمیشہ ہم کہایا کیے مگر وہ کم نہوئے کسی لڑائی مین لشکر کا
توشہ تمام ہوگیا فرمایا بقیہ توشہ جمع کرو پہر برکت کی دعا کرکے تقسیم کرادیا تمام لشکر کے لیے
کافی ہوا ام مالک ایک برتن مین آپکو روغن بہیجا کرتین اوس برتن مین ایسی برکت ہوگئی
کہ جب اون کے لڑکے سالن مانگتے اوسمین سے روغن نکال دیتین اور روغن کم نہوتا
ایکبار نچوڑا پہر روغن نپایا آپ سے حال عرض کیا فرمایا شاید تمنے نچوڑ لیا عرض کیا ہان
فرمایا اگر نہ نچوڑ لتی تو ہمیشہ اوس سے روغن نکلا کرتا ایک شخص نے آپ سے سوال کیا
تہوڑا غلہ اوسے عنایت ہوا وہ اور اوسکی عورت اور مہمان اوسی غلے سے کہاتے مگر
کم نہوتا ایکدن اوسنے ماپا پہر تمام ہوگیا آپکو خبر ہوئی فرمایا اگر تو نہ ماپتا تو وہ غلہ ہمیشہ
رہتا اور تم اوسے کہایا کرتے ابو ہریرہ رض کہتے ہین ایکروز مین بہوک کی شدت سے مرنے کے
قریب پہونچا اور کسی نے کچھہ ندیا یہانتک کہ ابو بکر رض سے اپنا حال کہا اونہون نے بہی
التفات نہ کیا ناگاہ ایک شخص دودہ کا پیالہ حضرت پاس لایا اور ایک روایت
مین ہے مجھے حضرت اپنے ساتہہ لے گئے اور دودہ سے بہرا پیالہ کہ آپکو کسی نے بہیجا تہا پایا
مین دیکہکر نہایت خوش ہوا کہ یہ پیالہ حضرت مجھے عنایت کرینگے آپنے فرمایا اصحاب صفہ کو بلا لا
مین نے کہا بہت آدمیون کو یہ پیالہ بہر دودہ کیا کفایت کرے گا کاش حضرت مجھے عنایت
کرتے تو میرا پیٹ بہرجاتا مگر تعمیل حکم ضرورتہی ناچار اونہین بلا لایا آپنے مجھسے فرمایا

اے ابوہریرہ پیالہ ہاتھ مین لے کر سرے سے یارون کو پلانا شروع کر مین نے سرے سے
سب کو پلایا اور کاسہ دودہ کا ویسا ہی بہرا رہا پہر ارشاد ہوا اب تو پی مین نے پیا
پہر فرمایا اور پی پہر پیا پہر فرمایا اور پی پہر پیا یہان تک کہ مین نے عرض کیا اوسکی قسم جسنے آپکو
سچا پیغمبر کیا اب میرے پیٹ مین ٹھکانا نرہا جابر رض کے والد بہت قرض اور تہوڑے
خرمے چہوڑ مرے قرضخواہون نے اونہین گہیرا آپ اونکے گہر تشریف لے گئے اور
خرمے کے تین انبار کیے اور بڑے ڈہیر کے گرد تین بار پہر کر اوسپر بیٹھ گئے اور قرضخواہونکو
دینا شروع کیا سب قرض ادا ہوگیا اور انبار ویسا ہی رہا ابو ایوب انصاری رض نے
آپکی اور ابوبکر صدیق کی دعوت کی اور دو آدمی کے لائق کہانا پکوایا آپ نے
اوس کہانے سے ایکسو اسی آدمی کو پیٹ بہر کہلایا اور جسنے کہایا فوراً ایمان لایا
سلمان فارسی کے مالک نے اونہین چالیس اوقیہ سونے پر کہ ایکسو پانچ تولہ ہوتا ہے
مکاتب کیا اور شرط کی کہ تین سو درخت چہوارے کے لگاوین جبتک وہ مین پہل نہ آئے آزاد نہون آپنے تین سو درخت
چہوارے کے اپنے ہاتہ سے لگا دیے اوسی برس سب مین پہل آگئے مگر ایک درخت حضرت عمر رض نے لگایا تہا اوسمین پہل نہ آیا آپ نے
اوسے اوکہیڑ کر اپنے ہاتہ سے لگایا وہ بہی بارور ہوا پہر انڈے برابر سونا مال غنیمت سے
سلمان کو دیا کہ اسے دے کر آزادی حاصل کر سلمان نے گذارش کیا چالیس
اوقیہ سونا چاہیے اس سے کیا ہوگا آپ نے زبان مبارک اوسپر پہیر دی اور برکت
کی دعا کی تولا تو پورا چالیس اوقیہ نکلا سلمان آزاد ہوئے اور عمر بہر حضرت کی خدمت مین
رہے ایکبار آپ نے جو کی تہوڑی روٹیون سے ستر یا اسی آدمی کا پیٹ بہر دیا
اور ایکبار اسی آدمی سے زیادہ کو تہوڑے جوون سے جنکو انس رض اپنے ہاتہ مین
اوٹھا لائے تہے پیٹ بہر کے کہلا دیا غزوہ خندق مین جابر رضی اللہ عنہ نے آپکو
بہوکا پایا جو کا آٹا ایک صاع نکالا اور ایک بچہ بکری کا ذبح کیا پہر حضرت سے کہا کہ
تہوڑا کہانا آپ کے لیے پکوایا ہے آپ نے پکار کر بلند فرمایا اے اہل خندق جابر
تمہاری ضیافت کرتا ہے اور جابر سے کہا جبتک مین نہ پہونچون ہانڈی چولہے سے
نہ اوتارین اور آٹا نہ پکاوین پہر آپ اونکے گہر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین

لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پہر ارشاد کیا ایک روٹی پکانے والی
بلاے اور ہانڈی چولہے پر رہنے دے اور اوسمین سے گوشت نکال کر برتنون مین
بہر دیا اور لوگون کو کہانا شروع کیا ہزار آدمی کو اوس مین سیر اٹہے اور تہوڑے
سالن سے پیٹ بہر کہلا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا قدر اکم نہوا ایکدن
تہوڑے چہوارون سے جنہین ایک عورت اوٹہا لائی تہی سارے لشکر کا پیٹ بہرا
اور اوسیقدر چہوارے بچ رہے ایکبار ایک لشکر پاس توشہ کم ہوا آپ نے بقیہ جمع
کر برکت کی دعا کی پہر لشکر نے اوسے اپنے برتنون مین بہرنا شروع کیا تمام لشکر کے برتن
بہر گئے غزوہ تبوک مین ایک خشک چشمی مین غسالہ منہ اور ہاتہون کا ڈالا اسقدر پانی
ہوگیا کہ تمام فوج نے سیراب ہوکر پیا اور جبتک لشکر وہان ٹہیرا رہا پانی کم نہوا ایک میت کے
اہل نے آپکی ضیافت کی اور بکرے کا گوشت پکایا آپ نے منہہ مین چباکر فرمایا مجھے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ یہ بکری بے اذن مالک کے لی گئی ہے تحقیق کے بعد یہی بات نکلی ایکبار
آپنے یہ آیت پڑہی ماقدروا اللہ حق قدرہ پہر فرمایا جبار اپنی بڑائی کرتا ہے کہ مین ہون
جبار مین ہون کبیر المتعال یہ وعظ سنکر منبر کانپنے لگا عکرمہ بن ابی جہل فتح مکہ کے روز
دریاے شور کیطرف بہاگ گئے ناگاہ کنارہ دریا سے ایک ہوا اوٹہی عکرمہ نے کہا
اگر اس بلا سے نجات پاؤن محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤن اوسیوقت ہوا تہم گئی
اور عکرمہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر مسلمان ہوئے ابوہریرہ رض نے برکت دعاے حضرت
کبہی کوئی بات نہ بہولے تین ہزار حدیث احکام مین وارد ہین اون مین ڈیڑہ ہزار
ابوہریرہ رض سے مروی ہین گویا نصف شریعت ہمکو اونکے واسطے سے پہونچی امام بخاری
فرماتے ہین آٹھ سو سے زیادہ صحابہ تابعین کہ اونمین ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور
انس رض ہین ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین عمرو بن اخطب انصاری کہتے ہین حضرت نے
نماز فجر کے بعد خطبہ پڑہا پہر ظہر پڑہ کے عصر تک پہر عصر پڑہ کر غروب آفتاب تک خطبہ
پڑہتے رہے اوس روز قیامت تک کا سب حال بیان کر دیا زیادہ علم ہم مین اوسیکو
جسے زیادہ یاد رہا جنگ بدر مین فرمایا یہ فلان کا مقتل ہے اور یہ فلان کا جس جگہ آپنے

ہاتہہ رکہا تہا کسی نے وہان سے تجاوز نہ کیا یعنے ہر شخص اوسی جگہہ مارا گیا جس جگہہ آپ نے
ہاتہہ رکہکر بتا یا تہا غزوہ موتہ مین زید بن حارثہ کو لشکر اسلام کا سردار کیا اور حکم دیا
جب زید شہید ہو جعفر بن ابی طالب سرداری کرے بعد اوسکی شہادت کے ابن رواحہ
سردار ہو اوسکے بعد مسلمان جسے چاہین اپنا سردار کرین عجائب قدرت الہی سے ہے
کہ جسطرح زبان مقدس سے نکلا تہا اسیطرح ایک بعد دوسرے کے شہید ہوا ابہی اونکی
شہادت کی خبر مدینہ مین نہ پہونچی تہی کہ آپ نے فرمایا زید نے نشان پکڑا اور شہید ہوا
پہر جعفر نے لیا وہ بہی شہید ہوا پہر ابن رواحہ نے پکڑا اور شہید ہوا یہان تک
کہ خدا کی تلوارون سے ایک تلوار یعنے خالد بن ولید نے نشان پکڑا اور فتحیاب ہوا فائدہ
یہ پہلی سرداری خالد کی لشکر اسلام پر ہے حنین کے مویشی کی نسبت فرمایا یہ سب غنیمت
ہو جاویگی چنانچہ وہ سب مال مسلمانون نے لوٹ لیا نجاشی بادشاہ حبشہ جسوقت
مرے آپ نے مدینہ شریفہ مین یارون سے فرمایا اوٹہو تمہارا بہائی نجاشی مرگیا اور مصلی
مین جاکر اونکے جنازے کی نماز پڑہی فائدہ اسی جگہہ سے شافعیہ جنازہ غائب کی نماز
جائز جانتے ہین اور حنفیہ جواب دیتے ہین اللہ تعالے نے اوسوقت آپکو جنازہ
نجاشی دکہا دیا کسی سفر مین آپکی اونٹنی گم گئی زید منافق نے لوگون سے کہا محمد آسمان
کی خبرین بیان کرتے ہین اور یہ نہین جانتے اونٹنی کہان ہے اوسیوقت آپ نے فرمایا
فلان جگہہ مہار اوسکی درخت مین اٹک گئی ہے تلاش کیا تو وہین پائی اور صحابی سے
جسکے ڈیرے مین منافق نے یہ کلمہ کہا تہا فرمایا ابہی ایک منافق نے یہ بات کہی ہے مین دعوے
نہین کرتا کہ بے خدا کے بتائے مجہے کچہہ معلوم ہوتا ہے اور اکیدن فرمایا مکہ نے اپنے
جگر گوشے مدینے کی طرف پہینک دیے اونہین دونون عمرو بن العاص کہ اشراف اور سرداران
قریش سے تہے اور خالد بن ولید کہ بڑے بہادر اور سپہ سالار اور رئیس اونکے
تہے بلکہ اسلام مین بہی سرداری فوج پر اکثر مامور رہتے اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ
کہ صاحب مفتاح کعبہ تہے مشرف بہ ایمان ہوئے ایکبار انہین عثمان بن طلحہ سے آپ نے
زیارت کعبہ کی درخواست کی اونہون نے انکار کیا فرمایا ایکدن کعبے کی کنجی میرے ہاتہہ مین

ہوگی جیسے چاہونگا دونگا سو فتح مکہ کے دن موے علی بدرستی عثمان سے کنجی لائے
آپ نے وہ وعدہ عثمان کو یاد دلایا آیت ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا پڑہی کنجی اونہین
حوالہ کی اور فرمایا یہ کنجی ہمیشہ تمہارے پاس رہیگی نہ لیگا اوسکو مگر ظالم اگرچہ یہ عثمان
لاولد مرے مگر آج تک وہ کنجی اونکے بہائی شیبہ کی اولاد پاس ہے جب نامہ نامی پرویز
کے پاس پہونچا اوسنے باذان صوبہ یمن کو لکہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو یہان بہیجدے
باذان نے دو آدمی آپ کے پاس بہیجے کہ آپ پرویز کے پاس جائین ورنہ وہ سخت بدمزاج
ہے ملک عرب تباہ کردیگا فرمایا صبح آنا جب صبح کو حاضر ہوے فرمایا لوٹ جاؤ شیرویہ نے
پرویز کو قتل کیا اونہون نے باذان سے حال کہا باذان نے کہا اگر خبر سچ ہوگی مین مسلمان
ہوجاؤنگا اونہین دنون شیرویہ کا نامہ بنام باذان پہونچا مین نے پرویز کو بسبب
اوسکے ظلم کے قتل کیا تم اپنے عہدے پر قائم رہو اور پیغمبر عربی سے کچھ تعرض نہ کرو سمجہ دیکہنے
ہی کے باذان اور اونکے دونون بیٹے اور جو اہل یمن و فارس کا اس کیفیت سے واقف
تہے مسلمان ہوگئے اور باذان نے ایک عرضی اس حال کی آپکی خدمت مین روانہ کی جب
عباس بن عبدالمطلب بدر کے قیدیون مین گرفتار ہوئے فرمایا نوفل بن حارث اور عقیل
بن ابی طالب کا فدیہ ادا کرو عرض کیا مجہے مقدور نہین فرمایا وہ مال کیا ہوا جو ام الفضل
کو سونپا تہا اور کہا اگر مین مارا جاؤن تو یہ مال تیرے اور فضل اور قثم اور عبداللہ کے
بیٹے ہے عباس نے متعجب ہو کر گذارش کیا مین گواہی دیتا ہون بیشک تم سچے ہو خدا کے
سوا کوئی پرستش کے لائق نہین اور تم اوسکے بندے اور سچے پیغمبر ہو میرے مال کا حال
خدا کے سوا کسیکو معلوم نہ تہا اور ایک گروہ کو فرمایا تم مین سے ایک شخص دوزخمین جائیگا اوسکا دانت احد سے بڑا ہوگا چنانچہ اونمین سے
ایک شخص مرتد ہو کر مارا گیا اور ایک جماعت سے فرمایا تم سب مین پیچہے مرنیوالا آگ مین ہوگا چنانچہ
جو سب کے بعد باقی رہا آگ مین گر کر جل گیا فتح مکہ کے دن ایک مسلمان عکرمہ بن ابی جہل
کے ہاتہ سے شہید ہوا آپ نے تبسم کیا کسی نے تبسم کا سبب پوچہا فرمایا قاتل و مقتول کو
دیکہتا ہون کہ ساتہ ساتہ بہشت مین جاتے ہین تہوڑے عرصے مین عکرمہ ایمان لائے اور
مقبول الاسلام ہوے دو شخص غیبت کرکے حضرت پاس آئے فرمایا تمنے گوشت کہایا ہے

عرض کیا نہین فرمایا کسی کی غیبت کی ہے ایکروز حجری مین تشریف رکہتے تہے فرمایا اسوقت
وہ آتا ہے جسکا دل متکبر ہے اور شیطان کی آنکہہ سے دیکہتا ہے ناگاہ عبد اللہ بن اشہل
کہ منافق تہا آیا غزوہ تبوک مین ابوذر رض کے حق مین فرمایا مرحبا ابوذر اکیلا چلا آتا ہے
اور اکیلا ہی رہے گا اور اکیلا ہی مرے گا سو ابوذر رض حضرت عثمان رض کی خلافت مین
موضع زبدہ مین جا رہے اور انتقال کے وقت بہی کوئی اونکے پاس نہتا اتفاقاً کچہ لوگ
کوفے کے اودہر سے نکلے اونہون نے دفن کیا زید بن خالد کہتے ہین ایک شخص خیبر
کے روز مر گیا فرمایا نماز اسکی جنازے کی پڑہو مگر خود نہ پڑہی صحابہ نے سبب پوچہا فرمایا اسنے
غنیمت مین خیانت کی ہے اوسکا اسباب دیکہا تو مال غنیمت کا پایا ایک منافق مر گیا فرمایا
زمین اوسے قبول نہین کرتی لوگ بار بار دفن کرتے اور نعش اوسکی قبر سے باہر
نکل آتی ایک شخص مرتد ہوکر مشرکون سے جا ملا فرمایا وہ مر گیا اور زمین اوسے قبول نہ
کرے گی دریافت کیا تو فی الواقع وہ مر گیا تہا اور زمین نے اوسے قبول نہ کیا غزوہ
خندق مین جب قریش بہاگ گئے فرمایا الآن نغزوہم ولا یغزوننا اب ہم اونپر چڑہین گے
اور وہ ہمپر چڑہ کر نہ آئین گے چنانچہ کفار کو پہر کبہی حوصلہ چڑہ کر آنے کا نہوا یہانتک کہ
مسلمانون نے مکہ فتح کیا جب لشکر اسلام خیبر کے متصل پہونچا فرمایا خیبر خراب ہو انا اذا
نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین چنانچہ خیبر باوجود کمال استحکام کے فتح ہو گیا
عثمان غنی رض سے فرمایا تو مظلوم مارا جائے گا چنانچہ ظالمون نے قرآن پڑہتے مین اونہین
شہید کیا اور خون اونکا کتاب اللہ پر جاری ہوا کہتے ہین جسوقت آپ شہید ہوے
اس آیت پر پہونچے تہے فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم ثابت بن قیس سے فرمایا
کیا تو راضی نہین کہ سعید جئے اور شہید مرے اور بہشت مین داخل ہو سو ایسا ہی ہوا چنانچہ
وہ حرب یمامہ مین کہ خلافت صدیق رض مین واقع ہوئی شہید ہوے اور عمار بن یاسر رض سے
فرمایا تجہے باغی گروہ قتل کرے گا کہ حرب صفین مین لشکریان معاویہ کے ہاتہ سے مارے گئے
فاطمہ زہرا رض سے فرمایا تو گہر والون سے پہلے مجہسے ملے گی چہ مہینے بعد آپ کی رحلت کے رحلت
اون کی ہوئی امام حسن کو فرمایا یہ بیٹا میرا سردار ہے امید ہے خدا اسکے سبب سے مسلمانون کے

دو بڑے گروہ مین صلح کرادے سو اونکے سبب حجاز اور شام کے لشکر مین صلح ہوئی
اور امام حسین کو فرمایا میری امت اسے قتل کرے گی وہ شامیون کے ہاتھ سے کربلا مین
شہید ہوئے اور فرمایا ایک شخص کوتاہ قد سرخ رنگ جسکی گردن اور ابرو پر دو تل
ہونگے اپنا اونٹ تلاش کرتا شداد کے شہر مین جائے گا اور وہان کے عجائب دیکھیگا
عبداللہ بن قلابہ رضی اللہ عنہ اس خبر کے مصداق ہوئے کہ اونٹ ڈھونڈتے شداد
کے شہر مین پہونچے اور اوسکی دیوارین اور منارے دیکھکر بیہوش ہوگئے جب ہوش مین
آئے دیکھا سنگریزون کی جگہہ جواہر اور یاقوت پڑے ہین مگر آدمی کا نشان نہین اور فرمایا
ملک حجاز مین ایک آگ پیدا ہوگی جسکی روشنی سے اعناق الابل بصرے مین یعنے بصرے کی
پہاڑیان جنکا نام اعناق الابل ہے روشن ہوینگے سو ماہ جمادی الآخر ۶۵۴ھ ہجری مین
مدینہ طیبہ کے متصل ایک آگ پیدا ہوئی اور چندروز رہکر غائب ہوگئی اوس زمانے مین
قطب الدین قسطلانی نے ایک رسالہ مسمے بہ جمل الایجاز خاص اس حال مین تحریر کیا اور
سید سمہودی تواریخ خلاصۃ الوفا فی اخبار دارالمصطفے اور شیخ عبدالحق دہلوی نے
جذب القلوب الی دیار المحبوب مین حال اس آگ کا مفصل لکھا ہے ہین مدینہ اوس
آگ سے محفوظ رہا یہانتک ایک پتہر نصف حرم مین اور نصف خارج تہا خارج جل گیا
اور جب داخل پر پہونچی بجھہ گئی اور فرمایا ترک ایک شہر کو کہ مسلمانون نے آباد کیا ہوگا
اور دجلہ اوسکے بیچ مین ہوگا گھیرینگے مسلمان وہان کے تین قسم ہوجاینگے بعض
بادشاہ ترک کی پناہ پکڑینگے اور بعض اپنا مال واسباب اور عیال لیکر بہاگینگے
یہ دو لوگ وہ ہلاک ہوینگے اور بعض ہتیار پکڑینگے اور لڑکر شہید ہونگے سو ترکان
تاتار نے بغداد کو کہ دجلہ اوسکے بیچ مین ہے گھیرا اور مستعصم باللہ خلیفہ اور قاضی شہر
وغیرہ ہلاکو بادشاہ انکے پاس نکل گئے اوس ظالم نے بغداد سے چلکر دوسری منزل مین سبکو
قتل کیا اور جو لوگ مال واسباب وعیال لیکر بہاگ گئے تے وہ بہی قتل ہوے اور ایک
جماعت نے لڑکر شہادت حاصل کی ہو علی کے حق مین خبر دی اون کا قاتل سر مین
تلوار مارے گا کہ داڑہی پر خون بہے گا سو ابن ملجم کے ہاتہ سے واقع ہوا اور فرمایا کسرے

کے خزانے مسلمان آپس مین تقسیم کرینگے سعد بن ابی وقاص نے مداین دار السلطنت
کسریٰ فتح کیا اور خزانے اوسکے مسلمانون مین تقسیم ہوئے اور فرمایا بادشاہ فارس کے
کنگن سراقہ کے ہاتھون مین پہنائی جائینگی سو عمر رضہ کے عہد مین پہنائی گئیں اور بیت المقدس
کے فتح کی خبر دی کہ اونہین کی خلافت مین فتح ہوئی خارجیون کے ظہور اور اونکی مغلوبی کی
اور یہ کہ اون مین ذو الثدیہ ہوگا خبر دی سو ہوئے علی رضہ کے وقت مین اہل حق نے اونہین
مغلوب کیا اور ذو الثدیہ کہ اوسکا ایک ہاتھ عورت کے پستان سے مشابہ تہا خوارج
مین پایا گیا اور شیعون کے ظہور سے خبر دی کہ وہ لوگ سلف کو برا کہینگے اور حضرت
عمر کی نسبت فرمایا فتنہ وفساد اون کے سبب سے بند رہیگا اور ابو ذر رضہ سے کہا
جب تم مصر مین دو شخصون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے دیکھو وہان سے چلے جاؤ
اور عدی بن حاتم رضہ سے کہا تو ایک عورت کو دیکھیگا کہ اونٹ پر سوار ہو کر تنہا حیرہ سے
حج کو آئیگی اور خدا کے سوا اوسے کسیکا ڈر نہوگا اور فرمایا احجار الزیت پر خون
بہیگا اور میری امت کے لوگ دریائے شور مین جہاز پر سوار ہو کر جہاد کرینگے
ام حرام بنت ملحان اون مین ہوگی اور ازواج مین پہلے وہ مریگی جسکے ہاتھ لمبے ہین
سو شیعہ آخر خلافت علی رضہ مین ظاہر ہوئی اور عمر رضہ کے وقت مین انتظام خوب رہا اور مصر
فتح ہوا ابو ذر نے عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور اوسکے بہائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی
جگہہ پر جھگڑتے دیکہا اور واقعہ حرہ مین احجار الزیت پر خون بہا اور حضرت عثمان کی
خلافت مین مسلمانون نے بامارت معاویہ دریا مین جہاد کیا ام حرام اوس لشکر مین موجود
تہین سواری سے گر کر مر گئین اور ازواج مطہرات مین سبسے پہلے حضرت زینب نے
کہ نہایت سخی تہین انتقال کیا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے خبر دی سو ابو لولو مجوسی نے
نماز صبح مین اونہین زخمی کیا اوسی زخم سے شہید ہوئے حذیفہ کہتے ہین ہر سردار فتنہ نہایتک
کہ جسکے ساتہ تین سو آدمی بہی ہوینگے اوسکے اور اوسکے باپ کے نام اور قوم سے ہمکو
حضرت نے خبر دی انصار کے حق مین فرمایا میرے بعد تمکو پیش آئیگا کہ اورون کو
تم پر ترجیح دینگے سو یہ صورت زمان معاویہ مین واقع ہوئی اور فرمایا میری امت کے جوان

قریش کے ہاتھ سے ہلاک ہوگی سو یہ امر یزید اور سلیمان بن عبد الملک اور حجاج کے
ہاتھ سے کہ عبد الملک بن مروان کا امیر الامرا تھا واقع ہوا اور فرمایا لوگون پر ایسا وقت
آنے والا ہے کہ سب سود کہاوینگے جو نہ کہاوے گا اوسے بھی بخار اوسکا پہونچے گا یعنی
سود کے کاغذ پر گواہی کرے گا یا اوسکا کاغذ لکہے گا یا اوسکے معاملے مین دخل دے گا یہ حال
اس زمانے مین موجود ہے اور فرمایا آخر زمانے مین ایک قوم ایسی ہوگی جو ظاہر مین دوست
اور باطن مین دشمن اس زمانے مین ہزارون آدمی اس قسم کے ہین اور قلت علم اور کثرت
بخل سے خبر دی سو اس زمانے مین ظاہر ہے کہ بخل زیادہ اور علم کم ہوگیا اور فرمایا میری
امت کا ایک گروہ خدا کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گا اونہین نقصان نہ پہونچا سکے گا
جو اونکو چہوڑے گا اور اونکا خلاف کرے گا یہانتک کہ خدا کا حکم آوے گا اور وہ
اوسی حال پر قائم ہونگے اور فرمایا اس امت کے آخر مین ایک قوم ہوگی کہ اونکے لیے
اگلون کا سا ثواب ہے نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت اور اہل فتن سے جہاد کرینگے اور غلبہ عباسیہ
اور حکومت عمر بن عبد العزیز اور اختلاف امت اور خروج مسیلمہ اور اسود اور مختار
اور حجاج اور وائل بن حجر کے آنے سے خبر دی یہ سب امور مطابق ارشاد کے ہوئے
اور فرمایا یہ دین ابتدا مین نبوت و رحمت کے ساتھ ہوا پہر خلافت و رحمت کے ساتھ
ہوگا پہر بادشاہت گزندہ ہوگی پہر فساد اور ظلم اور سرکشی پہیلے گی زنا کو حلال سمجہین گے
اور شراب پئینگے اور ریشمی کپڑے پہنینگے اور فرمایا یہ دین اچھی طرح جم جاویگا
یہانتک کہ سوار صنعا سے حضر موت تک سفر کرے گا اور خدا کے سوا اوسے کسیکا خوف
نہو گا اور فرمایا دو گروہ آپس مین لڑینگے اور دعوے اونکا ایک ہوگا اور خبر دی
آخر زمانے مین لوگ سیاہ خضاب کرینگے وہ بہشت کی بو نہ سونگہینگے اور تم عجم فتح کروگے
قیصر و کسرے ہلاک ہوینگے تم اون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹوگے اور فرمایا جب
میری امت اترا کر چلیگی اور رومی اور فارسی بادشاہون کی اولاد اون کی نوکری
کرے گی اوسوقت خدا اونکے اچہون پر بدون کو مسلط کرے گا اور فرمایا میری امت مین
جب تلوار رکہی جاوے گی قیامت تک نہ اوٹہائی جاویگی اور فرمایا وہ وقت آنے والا ہے

کر اپنے دین پر صبر کرنے والا انہہ مین چنگاری رکھنے والے کے مانند ہوگا یعنے جسطرح
ہاتھ پر آگ رکھنا دشوار ہے اسیطرح اوسوقت اپنے دین پر قائم رہنا دشوار ہوگا اور
یہ وہی وقت ہے اور فرمایا قریب ہے تمہارے مقابلے کے لیے ایک فرقہ کافرون کا اور
فرقون کو جمع کرے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ بنظر ہماری قلت کے فرمایا نہین تم اوسوقت
بہت ہوگے لیکن مانند جھاگ کے اور تمہاری ہیبت دشمنون کے دل سے جاتی رہے گی اور
تمہارے دلون مین سستی آجائیگی اور فرمایا مین فتنون کو دیکھتا ہون تمہارے گھرون
مین باران کی طرح داخل ہوئی اور علامات قیامت مین فرمایا غنیمت دولت ہو جائیگی
اور امانت غنیمت اور زکوۃ تاوان اور علم دنیا کے لیے سیکھین گے اور عورتون کی
فرمانبرداری اور مان کی نافرمانی کرین گے اور یارون سے نزدیکی اور باپ سے دوری
چاہین گے اور مسجد مین بیہودہ باتین کرین گے اور فاسق سردار اور سفہا اور اراذل
رئیس ہو جائین گے اور شریر بسبب شرارت کے تعظیم کیے جائین گے اور شراب پیا کرین گے
اور پچھلے اگلون پر لعنت کرین گے اور عورتین آپس مین شہوت رانی کرین گی اور غیر
قوم کے لوگ تمپر غالب ہو جائین گے سو یہ سب امور موجود ہین زمانہ مبارک مین ایکسال
قحط پڑا جمعہ کے دن آپ خطبہ پڑھتے تھے ایک بادیہ نشین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہلک المال
وجاع العیال مال ہلاک ہوا اور عیال بھوکے ہین ہمارے لیے دعا کیجیے آپ نے ہاتھ دعا کے لیے
اوٹھائے اوسوقت بادل کا ٹکڑا آسمان مین نتھا دعا سے فارغ نہوئے تھے کہ گھٹا پہاڑ کیطرح
اوٹھی اور آٹھ دن خوب مینہ برسا دوسرے جمعہ کو پھر اوسی اعرابی یا دوسرے نے
عرض کیا یا رسول اللہ مکان گرے جاتے ہین اور مال ڈوب گیا ہمارے لیے دعا کیجیے
آپ نے دونون ہاتھ اوٹھا کر کہا الٰہی ہمارے گرد برسا ہمپر اور جسطرف اشارہ کیا
بادل اوسیطرف ہٹ گیا یہانتک کہ مدینے پر سے مینہ کھل گیا اور وادی قناۃ مین مہینے بھر تک
پانی جاری رہا بدر کی لڑائی مین کافرون نے پہلے سے کوئین پر قبضہ کر لیا تھا ناچار لشکر
اسلام نے ریت پر خیمہ کیا پانی کی نہایت تکلیف تھی اور بعض لوگون کو نہانے کی حاجت
ہوئی مسلمان نہایت پریشان تھے آپ نے دعا کی اسقدر مینہ برسا کہ زمین جم کر سخت ہوگئی اور

اور لوگون نے وضو اور غسل کیا اور اپنے برتن پانی سے بھر لیئے اگر ونہ ہوے علی کے لیئے
دعا کی کہ سردی گرمی کی تکلیف سے محفوظ رہین اوس روز سے گرمیون مین جاڑون کے
اور جاڑون مین گرمیون کے کپڑے بے تکلف پہنتے اور سعد بن ابی وقاص کے لیئے دعا
کی خداوندا مستجاب الدعوات کرے اوسدن سے اونھون نے جو دعا کی قبول ہوئی
اور فاطمہ زہرا اور ہوے علی کے حق مین دعا کی اخرج منکما کثیرا طیبا اون کی اولاد امجاد کی
کثرت اور جیسے پاکیزہ لوگ مانند حضرات ائمہ طاہرین اور غوث اعظم رضی اللہ عنہم کی اونکی
اولاد مین پیدا ہوے اظہر من الشمس ہے ہنیتہ عتبہ کی بکریون کے لیئے دعا کی جب بڑہ گئیین
ہمیشہ کہا کرتے یہ برکت حضرت کی دعا کی تاثیر سے ہے ابن عباس رضہ کے حق مین دعا کی
اللھم اسی دین مین دانشمند کر اور تاویل سکھا دے فقاہت و تفسیر دانی اونکی دعا کی اثر تک
پہونچی کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ شیوخ صحابہ سے اونکی تعظیم و تکریم زیادہ کرتے
اور سلطان المفسرین اونکا لقب ہے نابغہ جعدے سے کہا خدا تیرا منہ بے دندان نکرے
ایکسو بیس برس کی عمر ہوئی اور سب دانت ثابت تھے ایکدن ام سلیم نے عرض کیا انس کے
حق مین دعا کیجیئے فرمایا یا اللہ اسکا مال اور اولاد زیادہ کر اور عمر اسکی دراز ہو اور اسے
بخشدے اس دعا کی برکت سے اونکے باغ مین ہر سال دوبار میوہ آتا اور عمر اونکی بہت
ہوئی اور سو بیٹے پوتے اونکی زندگی مین جمع ہوگئے جب غزوہ تبوک مین صدقہ کا حکم ہوا
عبد الرحمن بن عوف نے آدہا مال حاضر کیا فرمایا تیرے صدقے اور بقیہ مین خدا برکت کرے
لکھا ہے اون کے مال مین اسقدر برکت ہوئی کہ تیس ہزار غلام اپنی زندگی مین آزاد کیے
اور سات سو اونٹ للہ دیے اور انتقال کے وقت بہت مال کی اہل بدر کے واسطے
وصیت کی بعد اخراج وصیت چارون عورتون کو آٹھوین حصہ مین سے اسی اسی ہزار ملا اور دعا کیوقت صرف
چار ہزار تھے مالک بن ربیعہ کیلیو کثرت اولاد کی دعا کی اونکے اسی لڑکے پیدا ہوے اور عروہ بن جعد
کے حق مین دعا کی کہ تجارت مین ہر روز بچالیس ہزار درہم نفع حاصل کرتے عمر رضی اللہ عنہ کیلیو دعا کی خدا اونکے
سبب سے اسلام کو قوت دے جو قوت کہ اسلام کو اونکے واسطے سے حاصل ہوئی ماہر فن تاریخ پر بخوبی ظاہر ہے
جنگ خندق مین حذیفہ رضہ کو کفار کی خبر لانے پر متعین کیا اوس رات نہایت سردی اور ہوا

چلتی تھی اور نکے لیے دعا کی حذیفہ کہتے ہین مجھے یہ معلوم ہوتا حمام مین چلتا ہون اکی مرتبہ
سب سے پیچھے چلتا آپ نے دعا کی سب سے آگے چلنے لگا ایکروز آپ نے لشکر اسلام کی
بے سروسامانی پر نظر فرما کر دعا کی الہی یہ ننگے ہین انہین کپڑا دے الہی یہ بھوکے ہین انہین
کہانا دے الہی یہ پیادے ہین انہین سواری دے راوی کہتا ہے ہم مین سے فتح کے بعد
کوئی شخص ایسا نتہا جسکے پاس سواری اور کپڑا اور نقد اور جنس نہو گیا ہو ایکروز احد جب لشکر
اسلام مغلوب ہوا آپ ہمراہیون کو لیکر پہاڑ پر چڑھ گئے کافرون نے چاہا کہ پہاڑ پر جا ئین
دعا کی الہی یہ قدرت نپائین ہر چند تدبیر کی پہاڑ پر چڑہنے کی قدرت نپائی لاچار لوٹ گئے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کفر مین نہایت شدت رکھتین ایکدن اونہون نے آپسے
اس امر کی شکایت کی اور دعا چاہی فرمایا اللہم اہد ام ابیہریرۃ خدایا ابو ہریرہ کی مان کو ہدایت
کر جب ابو ہریرہ اپنے گھر گئے کواڑ بند پائے اور نہانے کی آواز سنی اور مان نے نہانے کے
بعد اونہین گھر مین بلایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ ابو ہریرہ
بہت خوش ہوئے کہ خوشی سے اونکے آنسو نکل پڑے اور حضرت سے اونکا سلام اور اسلام
کا حال عرض کیا اسیطرح ثقیف کے لیئے دعا کی خدایا ثقیف کو ہدایت فرما مسلمان ہوگئے
اور دوس کے حق مین دعا کی اللہم اہد دوسا وائت بہم خدایا دوس کو ہدایت کر اور اونہین
لے آ مسلمان ہوکر آپ پاس حاضر ہوئے سوئے علی کی نماز عصر قضا ہوئی آپنے دعا کی سورج
لوٹ آیا اور درختون اور پہاڑون پر دہوپ چمکی سوئے علی نے نماز ادا کی مضر پر قحط کی
دعا کی یہ نوبت ہوئی کہ بہوک مین کتے اور سوّر اور ہڈیان اور مردار کہا گئے آخر انکیبا پ
قریش پر قحط کی دعا کی نہایت گرانی ہوئی ابو سفیان نے آپکو لکہا تم رحمۃ للعالمین ہو باپ
دادون کو تلوار سے قتل کیا اور اولاد کو قحط سے ہلاک کرتے ہو دعا کرو خدا قحط دور
کریے آپنے دعا کی تو وہ بلا دور ہوئی کہتے ہین عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ نے آپکے
قتل کا ارادہ کیا اونپر دعا کی الہی تو جسطرح چاہے مجھے اونکے شر سے بچا اربد کڑک سے
ہلاک ہوا اور عامر طاعون لابل مین کہ اونٹون کی وبا ہے واصل جہنم ہوا ایکروز عتبہ بن
ابی لہب نے کہا مین محمد کے بعد عائشہ سے نکاح کرونگا آپ نے دعا کی الہی اسپر اپنے کتے

اپنے کتوں سے مسلط فرما عتبہ قافلے کے ساتھ کسی جنگل میں ٹہیرا تھا شیر آیا اہل قافلہ سوتے تھے
ہر ایک کو سونگھ کر چھوڑ گیا اور عتبہ کو کھا لیا اہل فارس کے حق میں دعا کی اللہم مزقہم
کل ممزق تھوڑے عرصے میں سلطنت اونکی تہ و بالا ہو گئی ایک شخص بائیں ہاتھ سے
کھاتا تھا فرمایا سیدھے ہاتھ سے کھا اوسنے بہانا کیا کہ سیدھے سے نہیں کھا سکتا فرمایا اب
تجھے قدرت نہ ہی اوسوقت سے اپنا سیدھا ہاتھ منھ تک نہ پہنچا سکتا منقول ہے ایک شخص
کو حضرت نے اوسکے بیٹے کے نکاح کا پیام دیا اوسنے بہانہ کیا کہ وہ برص میں مبتلا ہے فرمایا
فلتکن اوسیوقت کوڑھن ہو گئی شبیب بن برصا شاعر اوسی کا بیٹا ہے حکم بن ابی العاص
نے آپ کے چلنے کی نقل کی فرمایا کذلک فلتکن ایسا ہی ہو جا مرتعش ہو گیا اور مرتے دم تک
اوسی حال پر رہا تنبیہ ہرچند مفہوم اذا اراد شیئا فانما یقول له کن فیکون مخصوص بحضرت
احدیت ہے مگر قادر مطلق نے اپنے حبیب کو بھی قدرت عنایت کی تھی کہ جو فرما دیتے
ہو جاتا منقول ہے ایکبار عمار بن یاسر رض کو کفار نے آگ میں ڈالا اتفاقا آپ اودہر سے
گذرے فرمایا یا نار کونی بردا و سلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم اے آگ تو عمار پر ٹھنڈی ہی
اور سلامتی ہو جا جیسے ابراہیم پر ہوئی آگ فورا بجھ گئی سراقہ بن مالک کے گھوڑے کے
پاؤں اوسکی دعا سے زمین میں دھنس گئے جب آپ سے التجا کی اوس بلا سے نجات پائی تنبیہ
یہ معجزہ خسف قارون کے مماثل ہے مگر فرق اسقدر ہے کہ وہاں عذر اور عجز
پر نظر نہ ہوئی اور یہاں عذر قبول فرما کر نجات کی دعا کی ہوئے علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
میں ایکبار بعض نواحی مکہ میں حضرت کے ساتھ تھا راہ میں جو پہاڑ اور درخت ملتا کہتا السلام
علیک یا رسول اللہ ص ایک کھجور کے قریب ہوکر نکلے اوسنے بزبان فصیح کہا یہ محمد ہیں سردار
انبیا کے اور یہ علی ہیں سردار اولیا کے باپ ائمہ طاہرین کا ایکروز آپ کسی صحرا میں سوتے تھے ناگاہ ایکدرخت
زمین چیرتا آیا اور آپکے سامنے کھڑا ہوا جب بیدار ہوئے اصحاب نے حال بیان کیا فرمایا یہ وہ درخت ہے
جسنے اپنے مالک سے مجھے سلام کرنیکی اجازت چاہی اور حاصل کی ایکدن آپنے جناب باری میں عرض کیا قوم
میری مجھے ڈراتی ہے کوئی نشانی دکھا دے حکم ہوا فلاں جنگل میں جاؤ اور فلاں درخت کی ٹہنی بلاؤ
تجھے بلاتے ہیں وہ شاخ درخت سے جدا ہوکر آپکے پاس آئی اور دیر تک کھڑی رہی پھر حضرت کے حکم سے لوٹ کر درخت میں

اپنی جگہہ جا لگی ایکدن جبرئیل نے آپکو غمگین دیکھا عرض کیا ارشاد ہو تو کوئی امر عجیب دکھاؤن فرمایا
نعم یعنے دکھاؤ کہا اس درخت کو بلاؤ آپنے بلایا فوراً اپنی جگہہ سے اوکھڑا اور آپکی خدمت مین
حاضر ہوا فرمایا چلا جا چلا گیا ونعم ما قیل سے جاءت لدعوته الاشجار ساجدة تمشی الیه
علی ساق بلا قدم ۔ ایکدن کسی اعرابی نے عرض کیا مین کس دلیل سے آپکو سچا پیغمبر جانون
فرمایا اس سے کہ مین اس خوشہ کو بلاؤن اور وہ میری پیغمبری کی گواہی دے پہر آپنے
اوسے بلایا وہ درخت سے جدا ہوکر آپکے پاس آیا پہر فرمایا لوٹ جا اعرابی یہہ
معجزہ دیکہکر ایمان لایا ایک اور اعرابی نے آپکی پیغمبری پر گواہ مانگا آپنے
ایکدرخت بلایا اوسنے حاضر ہوکر تین بار گواہی دی اسیطرح رکانہ پہلوان نے آپ سے
معجزہ طلب کیا آپنے درخت سمرہ کو کہ وہان تہا بلایا بیچ مین سے چرا اور ایک ٹکڑا
اوسکا آکر آپکے اور رکانہ کے بیچ مین کہڑا ہوگیا رکانہ نے کہا معجزہ تو خوب دکہایا اب اسے
بہیجدو آپنے فرمایا چلا جا بمجرد حکم کے اپنی جگہہ پر چلا گیا اور دوسرے ٹکڑے سے ملکر
پہر درخت ہوگیا مگر رکانہ مسلمان نہوا اور کہا اگر مین مسلمان ہو جاؤن تو لوگون کی عورتین
کہین گی رکانہ ڈر کے مسلمان ہوگیا ایکروز جنگل مین قضائے حاجت کے لیے تشریف لیگئے
آڑ نہ تہی دو درختون کی شاخ پکڑکر اونکی جگہہ سے اسطرح لائے جیسے اونٹ مہار
پکڑنے والے کے ساتہہ ہو لیتا ہے اور اونہین ایک جگہہ ٹہیراکر فرمایا آپس مین ملجاؤ
فوراً مل گئین جب آپ فارغ ہوے اپنی اپنی جگہہ چلے گئے اور ایکبار اسامہ کو حکم کیا
ان درختون سے کہہ اکٹہے ہو جائین اکٹہے ہوگئے جب آپ قضائے حاجت سے فارغ
ہوے اپنی اپنی جگہہ چلے گئے ابوجہل نے کہا اگر تم سچے پیغمبر ہو تو میرے ہاتہہ کی خبر بتادو
فرمایا تیرے ہاتہہ مین چہہ کنکریان ہین سن [illegible] ہر سنگریزے سے
کلمے کی آواز آئی تہی ملعون نے طیش کہا کر ہاتہہ سے پہینکدین اور حضرت سے کہا تم بڑے
جادوگر ہو ایکدن آپ جبل احد پر تشریف رکہتے تہے اور ابوبکر اور عثمان رضہ اور عمر
بہی ہمراہ تہے ناگاہ پہاڑ کانپنے لگا فرمایا اے احد ٹہیر کہ نہین ہے تجہپر مگر پیغمبر اور صدیق
اور دو شہید فوراً وہ زلزلہ موقوف ہوگیا کسی باغ مین تشریف لیگئے وہان ایک

اونٹ آپکو دیکھکر رونے لگا فرمایا یہ اونٹ کسکا ہے ایک انصاری جوان نے کہا میرا ہے
فرمایا تو اس چارپائی کے معاملے مین خدا سے نہین ڈرتا. اوسنے مجھسے شکایت کی کہ تو
اوسے بھوکا رکھتا ہے اور محنت بہت لیتا ہے ایکبار حضرت سفینہ لشکر سے جدا رہ گئے
ناگاہ جنگل سے ایک شیر نکلا اور اونپر جھپٹا اونہون نے کہا اے ابو الحارث مین رسول اللہ
کا غلام ہون اپنے لشکر سے جدا رہ گیا شیر حضرت کا نام سنکر سفینہ کے سامنے کتے کیطرح
دم ہلانے لگا اور اونکے ساتھ ہو لیا یہانتک کہ لشکر مین پہونچا کر لوٹ گیا فائدہ ابو الحارث
کنیت شیر کی ہے اور سفینہ کا نام مہران یا رومان اور اون کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے
اونہین سفینہ اسلیے کہتے کہ لشکر کے پیچھے چلتے اور گر اجڑا اسباب لشکر کا اوٹھا لاتے
گویا خشکی کی کشتی تھی کہتے ہین سفینہ ام سلمہ کے غلام تھے اونہون نے اس شرط سے
آزاد کیا کہ حضرت کی خدمت سے جدا نہو نا کہا اگر تم شرط نہ کرتین توبھی مین حضرت کی خدمت
سے جدا نہوتا ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ کو گئے ابو بکر اور عمر بھی ہمراہ تھے
وہان ایک بکری کھڑی تھی دیکھتے ہی آپکو سجدے مین گری اور ایکبار اونٹ نے سجدہ
کیا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جانور آپکو سجدہ کرتے ہین ہم تو انسان ہین فرمایا اپنے رب
کی پرستش کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو اگر مین کسی کے لیے سجدے کا حکم کرتا تو حکم دیتا
کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے حلیمہ کہتی ہین حضرت میری گود مین بیٹھے تھے کئی بکریان
اودھر سے نکلین ایک بکری نے سجدہ کیا اور سر مبارک پر بوسہ دیا امام بخاری سلمہ بن
اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین جنگ خیبر مین میری پنڈلی پر ایسی چوٹ لگی
کہ لوگون نے جانا سلمہ مر گیا مین حضرت کے پاس آیا آپ نے اوس جگہہ تین بار پھونک دیا جبسے
اب تک درد نہوا. عبد اللہ بن عتیک کہتے ہین میری پنڈلی ٹوٹ گئی حضرت سے حال
عرض کیا آپ نے اپنا ہاتھہ لگا دیا ایسا آرام ہو گیا گویا کبھی درد نتھا صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ کو غار مین سانپ نے کاٹا آپنے لعاب دہن مبارک لگا دیا فوراً اچھے ہو گئے ایک
صحابی کے ہاتھہ مین ایسا غدود تھا کہ تلوار نہ پکڑی جاتی آپ نے اوسپر ہتھیلی رکھکر دبا یا
اور ہاتھہ کو جھٹک دیا اوسیوقت جاتا رہا جنگ احد مین قتادہ بن نعمان کے منہ پر ایسا زخم

لگا کر اوسکو رخسار پر آپڑی آپنے اوسی جگہ پر رکھکر اپنا لعاب دہن لگا دیا اچھے ہو گئے حارث بن اوس کی تلوار کا زخم اپنے ساتھ والونکے ہاتھ سے کعب بن اشرف یہودی کا سر کاٹتے وقت لگ گیا کسی تدبیر سے خون نہ تھمتا تھا آپنے دست مبارک لگا دیا فوراً آرام ہو گیا ابو رافع کا پاؤن ٹوٹ گیا اپنا دست حق پرست پھیر دیا اچھا ہو گیا ایک عورت اپنی بیٹی کو آپکی خدمت مین لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ اسکو سودا ہے صبح و شام اوسکا اثر ہوتا ہے آپنے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی ایک چیز سیاہ پلی کے مانند دوڑتی اوسکے پیٹ سے نکل پڑی حنظلہ کے سر پر آپنے ہاتھ رکھا اور برکت کی دعا کی اوس روز سے حنظلہ جسکے موضع ورم پر دست مقدس رکھنے کے جگہ چھو دیتی فوراً اچھا ہو جاتا عثمان بن حنیف کہتے ہین ایک اندھے نے حضرت سے اپنی نابینائی کی شکایت کی فرمایا مسجد مین وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ پھر کہہ اللّٰهم انی اسئلك واتوجه الیك بنبیك نبی الرحمة یا محمد انی توجهت بك الی ربی لیجلی لی عن بصری اللّٰهم شفعه فی وشفعنی فی نفسی قسم خدا کی ہم بیٹھے رہے بلکہ بہت گفتگو کرنے پائے کہ وہ ایسا بینا ہو گیا گویا کبھی اندھا نہ تھا روز خیبر حضرت مولا علی کی آنکھین دکھتی تھین اپنا تھوک ڈالدیا فوراً اچھی ہو گئین اور پھر کبھی نہ دکھین اور معجزہ احیاء موتی اور اسکے سوا اور معجزات باب خصائص اور اس کتاب کی دوسرے مواضع مین مذکور ہین بعض محدثین اور اہل سیر نے خاص اس باب مین کتابین تالیف کین اور امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ مین ہزار معجزہ جمع کئے بعض علما کہتے ہین ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قران کے سوا تین ہزار معجزے صادر ہوئے مگر تحقیق یہ ہے کہ تفحص اور استقرا اونکا بہت دشوار ہے اس جگہ بعض منکر متعصب براہ مکابرہ دو اعتراض کرتے ہین **اعتراض اول** احاد معجزات حد تواتر کو نہ پہونچے پس اثبات نبوت کی دلیل نہین ہو سکتی جواب اسکا یہ ہے کہ احاد حالات سخاوت حاتم و عدالت نوشیروان بھی متواتر نہین مگر مجموع وقائع اونکے مورث یقین ہین فکذا ہذا علاوہ برین بعض معجزات مانند قصہ ستون کے بطریق متواتر مروی ہین **اعتراض دوم** ہر پیغمبر کے معجزے اوسکی کتاب سے ثابت ہین پس معجزات محمدیہ کا اثبات قران سے چاہیے نہ دوسرے طریق

سے اور طریق ثبوت نبوت معجزات مین منحصر ہے جواب یہ اعتراض کئی وجہ سے مردود ہے
پہلی وجہ نبی کے لیے صاحب کتاب ہونا ضرور نہین بنی اسرائیل مین بہت پیغمبر ایسے
گذرے جنپر کوئی کتاب نازل نہوئی اور اونکے معجزات اہل کتاب کے نزدیک ثابت ہین
دوسری وجہ معجزہ مستلزم نبوت ہے نہ نبوت مستلزم معجزہ دیکھو مسیحائیون کے نزدیک
یحییٰ علیہ السلام سے جو بقول اونکے حضرت عیسے علیہ السلام کی اصطباغ دینے والے ہین
کوئی معجزہ صادر نہوا عجب تماشا ہے حضرت یحییٰ کی نبوت بے معجزہ تسلیم کیجاے اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری معجزے کے ساتھہ مشروط اور ثبوت معجزے کا صرف قرآن سے
ضرور ہو تیسری وجہ یہ کلیہ محض باطل ہے یہ کیا ضرور ہے کہ جو معجزہ نبی کا اوسکی کتاب
مین مذکور نہو اگرچہ سند صحیح متصل کے ساتھہ بطرق متعددہ ثابت ہو تسلیم نہ کیا جاے۔
غایت مافی الباب یہ ہے کہ بعض معجزات بعض انبیا کی اونکی کتابون سے ثابت ہین سو ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب خود ایسا معجزہ ہے کہ کسی نبی کا کوئی معجزہ اوسے نہین پہونچتا
اوس جناب نے باینہمہ کہ بچپن مین بے ماں اور بے پدر ہوگئے اور باتفاق کافہ انام روز ولادت
سے دعوے نبوت تک جاہلون اور نادانون مین رہے کبھی کسی دانا اور حکیم کی صحبت
نپائی یکایک ایسی کتاب عجیب اسلوب بدیع تالیف غریب اخبار ماضیہ و احوال آیندہ
و قصص انبیا و حکایات امم سابقہ و حقائق و معارف یقینیہ و دلائل و براہین عقلیہ و احکام
و شرائع و مواعظ و نصائح و مصالح و ترغیب ذکر الہی و رجوع الی اللہ و نصیحت بہ تہذیب
اخلاق و محاسن فضائل و نکوہش رذائل و سیاست مدنیہ و مسائل تدبیر منزل و ذکر بے ثباتی ارکان
عالم و طریق تحصیل بہشت دائم و احوال معاد و اہوال محشر و ذم دار فانی و مدح عالم باقی و بیان
اسما حسنی و صفات واجب تعالی و تحقیق حقائق سفلیہ و علویہ و تفصیل مقاصد دینیہ و دنیویہ کو متضمن و مشتمل
باین فصاحت و بلاغت و قلت مبانی و کثرت معانی بارگاہ الہی سے حاصل کرکے یہ اعلان فرمایا اور
اذن عام دیا اگر تمہین اس کلام کی وحی آسمانی ہونے مین شک ہے تو سب جن اور آدمی متفق ہوکر
ایک صورت مانند اسکی بنا لائین اور تمام فصحاے عرب باوجود دعوے فصاحت و بلاغت بلکہ سب جن و انسان اوس بات
سے آجتک اوسکی معارضہ سے عاجز ہوے اور یہ ایک چھوٹی سورت انا اعطیناک کے برابر نہ کہسکے اور یہود کا احوال

سے باہر اور وقائع ماضیہ سے واقف نتھے تاہم عداوت اونکی کسی قصہ کو غلط اور باوجود
اسکے کہ صاحب قرآن نے کمال طعن وتشنیع اونپر کی اور اونکے مکر وفریب پر جابجا تنبیہ
فرمائی اوسکی تکذیب نہ کرسکے سیکڑون مخالف وہ کلام پاک سنکر مسلمان ہوگئے اور
جسنے تعصب اور حسد سے انکار کیا دل مین سمجھ گیا بیشک یہ خدا کا کلام ہے بشر کی
کیا تاب جو ایسی کتاب کہے صحیح روایت مین جبیر بن مطعمؓ سے وارد ہے مینے حضرت کو
نماز مغرب مین سورہ طور پڑھتے سنا جب اس آیت پر پہونچے ام خلقوا من غیر شیٔ
ام ہم الخالقون میرا دل اوڑنے لگا اور نور ایمان نے اوسی دن سے میرے دل مین
گھر کیا سرگروہ اشقیا ابوجہل بن ہشام جب قرآن سنتا کہتا بالیقین یہ کلام بشر نہین طرز
وطرح اسکی دوسرے عالم سے ہے مگر کیا کرون نفس میرا محمد کی فرمانبرداری گوارا نہین
کرتا کہتے ہین فصحاے قریش اسی فکر مین رہتے کہ قرآن پر کوئی اعتراض کیجیے ایکروز ایک شخص
کہ فصاحت وبلاغت مین ضرب المثل اور عدیم المثل مشہور تھا خدمت والا مین آیا اور
کہا اے محمد قرآن مین تین لفظ غیر فصیح ہین عجاب کبار استہزا فرمایا بیٹھ جا بیٹھ گیا
فرمایا کھڑا ہو کھڑا ہوگیا پھر ارشاد ہوا بیٹھ جا اوسنے کہا یا محمد استہزئ منی وانا من
الکبار ان ہذا لشئ عجاب سبحان اللہ جن تین باتون پر اعتراض کیا تھا پروردگار نے
اوسکی زبان سے نکلوادین ایکدن قریش نے عتبہ بن ربیعہ کو کہ فصاحت وبلاغت
مین یکتاے روزگار تھا آپ کے پاس بھیجا تا قرآن سے اور اوسکی حقیقت دریافت
کرے کہ سحر ہے یا کہانت یا شعر عتبہ نے آپ سے عرض کیا آپ محمد تم بہتر ہو یا ہاشم تم بہتر ہو
یا عبدالمطلب تم بہتر ہو یا عبداللہ ہمارے خداؤن کو کیون برا کہتے ہو اور ہمارے
بزرگون کو کس لیے گمراہ بتاتے ہو اگر سرداری چاہیے تمہین اپنا سردار بنا لین اور جبتک
تم زندہ ہو تمام قریش تمہاری اطاعت کرین اور جو تمہارے دماغ مین خلل ہوگیا ہے
تو طبیبون سے علاج کرائین اور جو عورتون کی خواہش تمہین اس کام پر باعث ہے تو
جس قبیل سے تمہارا جی چاہے دس عورتین تمہارے نکاح مین دین اور جو مال مطلوب
ہے تو اسقدر جمع کردین کہ تم اور تمہاری اولاد ہمیشہ کھایا کرین آپ چپکے بیٹھے رہے جب اوسکا

اوسکا کلام تم ہوا فرمایا بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم تنزیل من الرحمٰن الرحیم کتاب فصلت
آیاتہ جب اس آیت پر پہونچے فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود
عتبہ خوف سے کانپنے لگا اور اپنا ہاتھ آپکے مُنہ پر رکھکر کہا ای محمد صلعم تمہین رحم کی قسم اب موقوف کرو
مجھے سننے کی طاقت نہین اور کئی دن گھر سے باہر نہ نکلا ابوجہل نے کہا ای معشر قریش عتبہ
محمد کی روٹیون پر مائل ہوا اور عتبہ کے پاس جا کر کہا اگر تجھے مال کی حاجت ہے تو اسقدر جمع کردون
کہ محمد کی روٹیون کی احتیاج نرہے عتبہ نے کہا قریش مین مجھسے زیادہ مالدار کوئی نہین لیکن
مین نے کلام محمد صلعم کا سنا ہے نہ وہ شعر ہے نہ کہانت نہ جادو جسوقت اونہون نے یہہ آیت
پڑہی انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود مجھے خوف ہوا کہین آسمان سے عذاب آجائے
میری رائے یہ ہے کہ تم اونسے تعرض نکرو اگر عرب اونپر غالب آئے تمہارا مطلب حاصل ہوا
اور جو وہ غالب ہوئے تو سلطنت اونکی تمہاری سلطنت اور اونکی عزت تمہاری عزت ہی قوم نے
کہا محمد نے تجبیر جادو کیا جب اونکا اصرار حد سے گذرا آپ ہی کہنے لگا واللہ مین نے محمد صلعم کے
برابر کوئی جادوگر نہ دیکھا اور ظاہر ہی کہ یہہ تاثیر ہے اسکے کہ صدق اور خوبی اوس کلام کی سامع کے
دل مین جم جاوے ممکن نہین اور ہر ذی عقل جانتا ہے کہ خطا اور نسیان بشر کو لازم ہے کوئی
شخص کسی علم مین کیسی ہی مہارت رکھتا ہو اور اتنی بڑی کتاب اوسی علم مین لکھی اور بر ملا دعوے
کرے کہ سارا عالم جمع ہو کر ایک صفحہ میری کتاب کا لای ممکن نہین کہ ہزارون لاکھون
آدمی فرداً فرداً کوشش کرین اور اوسمین ایک غلطی بہی نہ نکال سکین اور دانایان عالم
بر تقدیر اجماع و اتفاق ایک صفحہ بہی اوسکی کتاب سا نکہہ سکین اور جو وہ ایسا ہی ہے کہ بر ملا
کہتا ہے لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ
ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا اگر جن وانس اسبات پر جمع ہو جائین کہ ایسا قرآن
لاوین نلا سکینگے مانند اوسکے اگرچہ بعض اونکا بعض کا مددگار ہو اور باوجود اوس دعوے کے
کوئی اوس سے مقابلہ نہین کر سکتا اور تمام عالم بر تقدیر اجتماع اور اتفاق کے
اوسکے معارضہ کی قدرت نہین کر سکتا تو یہی دلیل اوسکی نبوت کے
لیے کافی ہے اور اسکو معجزہ کہتے ہین کہ معجزہ وہ خارق عادت ہے

جو مدعی نبوت منکروں کے مقابلہ میں پیش کرے اور وہ اوسکے معارضہ سے عاجز ہو جاوین بالجملہ
قرآن ایک عمدہ معجزہ ہی کہ باوجود اوسکے اثبات نبوت کے لیے دوسرے معجزہ کے
اصلا ضرورت نہین بلکہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹ معجزات کو متضمن ہی کہ منکرین نبوت ہر آیت کے
معارضہ سے عاجز ہین بعض علما کہتے ہین قرآن مین ساٹھ ہزار اور بقول بعض کے چونسٹھ ہزار
معجزہ ہین جسکو خدای کریم عقل سلیم عطا فرماتا ہے ادراک کرتا ہے وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ
مِن نُّورٍ باقی رہی یہ بات کہ قرآن مین بعض معجزات اور خوارق عادات حضرت سید کائنات علیہ
السلام والصلوۃ کی اجمالا و تفصیلا دونو طرح سے مذکور ہین اللہ تعالی فرماتا ہی وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ
الْبَيِّنَاتُ گواہی دی اونہون نے کہ پیغمبر سچا ہے اور آئے اون پاس معجزے
اور ارشاد ہوتا ہے فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ پھر جب آیا
اون پاس معجزہ ہی کہا یہ کھلا جادو ہے اور سورہ قمر مین فرماتا ہے اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ
وَانشَقَّ الْقَمَرُ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ قریب آئی قیامت
اور شق ہوا چاند اور جب دیکھتے ہین کوئی نشانی منہ پھیر لیتے ہین اور کہتے ہین مستمر جادو ہے
اور وہ جو بعض گمراہ کہتے ہین اگر یہہ امر واقع ہوتا تمام عالم کو معلوم ہو جاتا اہل تاریخ
اور ارباب تنجیم کہ نقل امور غریبہ اور واقعات عجیبہ مین اہتمام رکھتے ہین بالضرور
نقل کرتے محض بے محل اور بانگ بے ہنگام ہی اگر تصدیق معجزات کے لیے مورخان
منکرین کا لکھنا شرط کیا جاوے تو معجزات حضرت مسیح یعنے احیاء موتی وغیرہ سے
اعتماد اوٹھ جاوے زمانہ حضرت آدم سے عیسی علیہ السلام تک ثبوت معجزات کا بھی
کتاب یا اونکے اصحاب کی گواہی سے ہوتا رہا معجزات ختم المرسلین کے لیے
اس ثبوت کو کافی نسمجھنا دیانت سے بعید ہے اہل تواریخ وہ باتین جو مذہب سے
علاقہ نہین رکھتین یا اپنے مذہب کے موافق ہوتے ہین لکھتے ہین اسلیے ہند اور حجاز کے
مورخون نے معجزات حضرات انبیا اپنی کتابون مین نہ لکھے علاوہ برین اگر مورخین نے
یہہ معجزہ لکھا ہو اور بعد دریافت حقیقت براہ عداوت کتابون سے نکال ڈالا ہو تو کیا بعید ہے
بلکہ جس صورت مین اہل ملت نے صفت وثنا حضرت ختم الانبیا کی خدا کی کتابون سے نکال ڈالے تو تذکرہ بتپرستون سے

اس امر کی کچھ شکایت بھی نہین اور حالات کواکب تمام کرہ زمین سے یکسان نسبت
نہین رکھتے کسی ملک مین چاند پہلے طلوع کرتا ہے اور کہین پیچھے اور کہین ایک صفت پر
ہوتا ہے اور دوسری جگہہ خلاف اوسکے کبھی چاند مین اور کسی قوم مین ابر یا پہاڑ حائل
ہوتا ہے اسی لیے خسوف بعض شہرون مین پایا جاتا ہے اور بعض مین نہین اور بعض
جگہہ ناقص اور بعض جگہہ کامل نظر آتا ہے اور یہ معجزہ رات کو ہوا کہ لوگ گھرون مین سوتے ہین اور جو بیدار ہین
ہوتا ہے وہ کسی کام مین مشغول ہوتا ہے اور وہ ایک امر آنی تھا پل مارنے مین ختم ہوگیا
اوسوقت نگاہ آسمان پر ہونا کیا ضرور ہے اور بعض نے دیکھا اور اوسپر اعتماد نہ کیا ہو
کیا بعید ہے جو شخص اس قسم کی عجیب بات کہ آتی ہو دیکھتا ہے قصور اپنی نگاہ کا سمجھتا ہے
اور جو اوسے اپنے دیکھنے پر فی الجملہ اعتماد بھی ہوتا ہے تو بخیال اس امر کے کہ لوگ نادان
کہین گے دوسرے سے نہین کہتا علاوہ برین خارق عادت قدر ضرورت سے تجاوز
نہین کرتا صرف اون منکرون پر جو خواستگار معجزہ ہوتے ہین ظاہر ہوتا ہے دیکھو معجزہ
عیسوی کہ احیاء ہوتے اور ابراء ابرص و اعمی تھا ضرورت سے متجاوز نہوا اور نہ سب مردے
اوس زمانے کے زندہ ہوجاتے اور تمام اندھے اور کوڑھی شفا پاتے اور اس جگہہ
ایک نکتہ عجیب ہے کہ عادت الہی اسطور پر جاری ہے جب نبی کسی قوم کو معجزہ دکھاتا ہے
اور قوم انکار کرتی ہے غضب الہی اونپر نازل ہوتا ہے رحمت الہی مقتضی اس امر کے
نہوئی کہ اگلی قومون کی طرح ان لوگون کو ہلاک کرے صرف وہی متمرد سرکش جو حضرت سے
اوسوقت انکار و مقابلہ کرتے تھے جنگ بدر وغیرہ مین ہلاک ہوے اسی لیے اور معجزات
محسوسہ آپکی قدر ضرورت سے زیادہ ظاہر نہوے اور معجزہ عقلیہ یعنے کتاب الہی واسطے
اثبات نبوت کے کافی ہے اور سورہ بنی اسرائیل مین ارشاد ہوتا ہے سبحان الذی اسریٰ
بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر
یعنے پاک ہے اوسے جو رات مین لے گیا اپنے بندے کو ادب والی مسجد سے پرلی مسجد کیطرف
جسکی نواح کو ہمنے برکت دی تا دکھائین ہم اوسے نشانیان اپنی قدرت کی بیشک وہی
سننے والا ہے دیکھنے والا اور فرماتا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یہ اوس معجزے

کا بیان ہے کہ حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم نے مٹھی بھر سنگریزے مین حالت محاربہ
مین کافرون پر پھینکے کہ سب کی آنکھون مین پہونچے اور پہونچتی ہی اونکے منھہ پھر گئے
تذییل بعض نادان قرآن پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ اوسمین کوئی خبر آئندہ کی جسکو پیشین گوئی
کہتے ہین نہین حالانکہ یہ اعتراض محض لاطائل اور سراسر باطل ہے کتاب آسمانی مین عقلاً
ونقلاً پیشین گوئی کا ہونا ضرور نہین مگر قرآن مجید مین بہت خبرین آئندہ کی موجود ہین اونمین
سے علامات قیامت کو کہ ابھی واقع نہوئین مانند خروج یاجوج ماجوج و ظہور دابۃ الارض
کے مخالفین تسلیم نہ کرین گے لہذا بقدر اقتضاء مقام چند خبرین اس قسم کی جو واقع
ہوئین اور کسی ذی شعور باانصاف کو اون مین مجال دم زدن نہین لکھی جاتی ہین اللہ
فرماتا ہے لتدخلن المسجد الحرام انشاء اللہ آمنین محلقین رؤسکم ومقصرین لا تخافون دیکھو پیشین گوئی
یعنے فتح ہونا مکہ کا اور بیخوف وخطر داخل ہونا مسلمانون کا اوسمین آفتاب نیمروز سے ظاہر
تر ہے بلکہ آج تک مسلمانون کے قبضے مین ہے اور دوسری جگہہ فرمایا اذا جاء نصر اللہ
والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا سو مکہ کے فتح ہوتے ہی قبائل عرب
جوق جوق اور فوج فوج دین اسلام مین داخل ہوے سبحان اللہ وبحمدہ اور فرمایا
انا فتحنا لک فتحا مبینا مبین کی لفظ مین کیسی کھلی پیشین گوئی ہے کہ کوئی ماہر فن تاریخ اوسکا انکار
نہین کر سکتا کہ مکہ کے فتح ہوتے ہی تمام عرب مسلمانون کے قبضے مین آگیا اور فرماتا ہے وعد اللہ
الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی
جب مسلمان مدینہ کی حکومت پر بھی مستقل نہ تھے آخر اس وعدہ کے سبب اکناف عالم در
ربع مسکون مین پھیل گئے اور بڑی بڑی ملک اونکے قبضے مین آیا اور اب بھی جسقدر ملک اونکے قبضے مین ہین کسی دوسری قوم کی
حکومت نہین اور ارشاد ہوتا ہے سیہزم الجمع ویولون الدبر اس وعدے کے مطابق
بدر اور خندق اور حنین کی لڑائی مین کفار باوجود کثرت اور غلبے کے مغلوب ہوکر بھاگ گئے
اور مسلمان فتحیاب ہوے اور فرماتا ہے وان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ جسوقت
یہ آیت اوتری مسلمان نہایت محتاج اور نادار اور مفلس اور لاچار تھے کسی کی عقل
ہرگز تجویز نہ کرتی کہ یہ قوم تھوڑے عرصے مین ایسی متمول اور آسودہ ہوجائے گی مگر خدا نے

اپنے وعدہ کے موافق اونہین وہ ثروت اور دولت عنایت فرمائی کہ بادشاہون کی
اولاد نے اون کی نوکری اور خدمت کی اور تمام عالم کے ملوک اور سلاطین اون کے
فرمانبردار ہوگئے اور فرماتا ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھہم واللہ متم
نورہ ولو کرہ الکفرون ظاہر ہے ابتدا سے جسطرح اس دین کے مخالف اوسکی
خرابی اور مٹا دینے کی درپے رہے کسی دین کے مخالف اوسکی خرابی کے پیچھے نپڑے
ہونگے تہوڑے سے مفلسان ناآزمودہ کار پر تمام جہان کا ہجوم تہا مگر عنایت الٰہی سے کسیکا کچھ
اون پر نہ چلا یہان تک کہ نور الٰہی تمام ہوا اور روشنی اوسکی تمام عالم مین پہیل گئی اور ارشاد ہوا
الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین
سو اسی عرصہ مین اہل روم فارسیون پر غالب ہوئے پر ظاہر ہے کوئی عقلمند مدعی نبوت ایسی خبر
جسکی غلطی تہوڑے عرصہ مین ظاہر ہوجاوے توسب کارخانہ نبوت درہم و برہم کردے نہین
کہہ سکتا اگر اس خبر کا ظہور نہوتا مشرکین اور یہود بیشک طعن کرتے اور اپنی کتابون مین لکہتے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے غلبہ اہل روم کی بمیعاد بضع سنین خبر دی تہی سو غلط ہوئی اور
اس خبر کے ساتہ یہہ بہی فرمادیا یومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ چنانچہ جسدن روم فارسیون پر
غالب ہوئے اوسیدن مسلمانون نے چاہ بدر پر کفار کو شکست دی اور بمدد الٰہی فتح نمایان
اونہین نصیب ہوئی اور یہود کے حقمین ارشاد ہوتا ہی اینما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس
دیکہو باوجود اسکے کہ زمانہ گذشتہ مین یہود کو ہمیشہ سلطنت اور ثروت رہے اب اونکی حکومت کہین
نہین پائی جاتی ہر جگہ ذلیل اور مقہور ہین اور اون سے فرمایا فتمنوا الموت ان کنتم
صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظلمین سو باوجود اسکے کہ وہ
منکر و نسبت تکذیب قرآن و صاحب قرآن مین زیادہ مبالغہ رکہتے موت کی تمنا نکرسکے
اور ارشاد ہوا قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا سو دیکہو سب جن وانس جمع ہوکر قرآن جیسی کتاب
آجتک نکرسکے اور لو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ
من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم

عزیز حکیم نوان باب درود کے بیان مین اور اسباب مین چار فصلین ہین

پہلی فصل کریمہ ان اللہ وملائکتہ الایۃ کی تفسیر مین قال اللہ تعالے ان اللہ

وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بیشک خدا اور

فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین پیغمبر پر اے ایمان والو درود بھیجو اوسپر اور سلام

بھیجو سلام کہکر ان واسطے تحقیق اور تقریر معنی جملہ کے آتا ہے لیکن اس جگہہ تاکید

وتقریر کی حاجت نہین اسلیے کہ وہ انکار مخاطب کے مقابلے مین ہوتی ہے اور یہان

خطاب اہل ایمان سے ہے پس دخول ان کا اور جملہ ہونا مسند کا محض واسطے اہتمام

شان اس حکم کے ہے اور فعلیت جملہ کی واسطے افادہ تجدد کے ہے کہ روز بروز رحمت

وعنایت پروردگار تقدس وتعالے کی اونکے حال پر طرح طرح سے زیادہ ہوتی ہے

اور آپ کے کمالات کو یوماً فیوماً ترقی ہے وللاخرۃ خیر لک من الاولے اور صیغہ

ماضی کا باوجود اسکے کہ تحقیق اور وقوع پر دلالت کرتا ہے واسطے توہم انقطاع کے ترک

ہوا علاوہ برین صیغہ مضارع اس آیت مین زیادتی ترغیب وتشویق کا فائدہ بخشتا ہے

کہ صیغہ ماضی سے حاصل نہین حدیث مین آیا ہے جسکی آمین فرشتون کی آمین سے موافق ہوگی

گناہ اوسکے بخشے جاوین پس بتقدیر فائدہ حاصل ہوگا اوس شخص کو کہ درود اوسکے

درود ملائکہ یا صلوٰۃ خدا سے موافق ہو جاے اور ذکر فرشتون کا پہر اضافت اونکی

خدا کی طرف بلکہ اس تمام کلام کی تقدیم امر پر اسی فائدے کے واسطے ہے کہ اگر بادشاہ

اپنی رعایا اور لشکر کو کسی کام کا حکم کرتا ہے اور لوگ یہ بہی جانتے ہین کہ فقط ایکبار

تعمیل اس حکم کی واجب ہے اور پہر ہم مختار ہین تو اکثر لوگ اوسمین دوسری بار کاہلی

کرتے ہین اور جب جانتے ہین کہ تمام مقربان بادشاہی اکثر اس کام مین مشغول رہتے ہین

اور اوسی بادشاہ کی خوشنودی کا سبب سمجھتے ہین بلکہ خود بادشاہ بنفس نفیس

اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہے تو شوق ورغبت اور بڑائی اور عظمت اوسکی سب کے دلمین

زیادہ ہو جاتی ہے اور اوسے عزت اور سعادت جانتے ہین فقیہ ابو اللیث سمرقندی

فرماتے ہین تقدیم اس جملہ کی امر پر درود کی فضیلت پر صاف صریح دلالت کرتی ہے کہ

ہر عبادت مین ابتدائی امر ہوا اگر اس امر مین پہلے اپنے اور فرشتون کے فعل سے خبر
دی پھر مسلمانون کو حکم کیا اور اللہ ذات جامع جمیع کمالات کا علم اور بعض کے نزدیک
اسم اعظم ہے علما کہتے ہین لفظ اللہ اصل مین آلہ تھا ہمزہ حذف کرکے اوسکے عوض
لام تعریف کا لائے اور آلہ در اصل ولاہ تھا کہ مشتق ہے ولہ بمعنی حیرت سے پس نصیب
بندی کا اس نام پاک سے یہ ہے کہ اوسکو بحر حیرت مین غرق کرے آلعزیز راہ موے سراسر
حیرت بلکہ حیرت در حیرت ہے جسنے اوسمین قدم رکھا اوسکو اور تمام عالم کو گم کیا بلکہ اس
راہ مین راہ کو بھی دیکھنا گمراہی ہے جو نہین جانتا وہ سب کچھ کہتا ہے اور جو جانتا ہے
وہ کچھ نہین جانتا اور جو کسیوقت کچھ جانتا ہے تو زبان پر نہین لاتا من عرف اللہ کل لسانہ
اور جسطرح راہ معرفت اوسکی عبارت و اشارت سے ورا ہے اسیطرح عجائب
و غرائب نکات و لطائف اوسکے نام نامی کے بھی احاطہ تحریر و تقریر سے زیادہ ہین باقی رہا
لفظ اللہم کہ ثنا و دعا خصوصًا درود کے شروع مین اکثر وارد ہوتا ہے اصل اوسکی
نزدیک خلیل اور سیبویہ اور بصریین کے یا اللہ ہے حرف ندا محذوف ہوا اور عوض اوسکے
میم مشددہ آیا شیخ الشیوخ حسن بصری فرماتے ہین اللہم سب ناموں کا مجموعہ ہے اور نضر
بن شمیل کہتے ہین جسنے اللہم کہا گویا تمام اسمائے الہی کے ساتھہ خدا کو یاد کیا اور بعض اوسکو
اسم اعظم جانتے ہین واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم قولہ عزوجل وملائکتہ ملائکہ کہانے
پینے سونے سے منزہ ہین نہ مرد ہین نہ عورت جسکام پر خدائے تعالے نے اونہین مقرر
کردیا اوسپر قائم ہین اور طرح طرح کی شکل بنا سکتے ہین خدا کی تسبیح اور یاد سے خوش ہین
شمار اون کا سوا خدا کے کوئی نہین جانتا مگر مستدرک مین ابن عمر رضہ سے اسقدر
وارد ہوا کہ تمام مخلوق دس حصے ہے ایک حصہ باقی خلق اور نو حصے فرشتے اور طبرانی
نے جابر سے اور طبری نے ام المومنین عائشہ سے روایت کیا ساتون آسمان مین
ایک بتیلی برابر جگہہ بھی فرشتے سے خالی نہین قولہ عزوجل یصلون لفظ صلوٰۃ لغت
مین بمعنی دعا اور عرف شرع مین بمعنی نماز اور درود کے آتا ہے اور مناسبت دعا
اور درود مین ظاہر ہے کہ دعا تحصیل مقصد کے لئے داعی سے واقع ہوتی ہے اور مصلی

بھی صلوۃ سے جمیع مقاصد جمیلہ اور مطالب جلیلہ ظاہرًا اور باطنًا جمع کرنا چاہتا ہے اور کبھی یہ لفظ بمعنی رحمت اور استغفار اور مغفرت اور ثنا کے بھی آیا ہے اور آیت مین ان سب معنی کے ساتھ تفسیر کیا گیا ہے **قولہ علی النبی** لفظ علی دعا کے صلے مین واسطے ضرر کے آتا ہے اور رحمت اور صلوۃ کے ساتھ فائدہ لام کا بخشتا ہے اور لام عہد کا ہے کہ آپ وصف نبوت مین مشہور و معہود ہین یا واسطے جنس کے ہے اور مطلق فرد کامل کیطرف منصرف ہوتا ہے اور اس جگہ اس لفظ کے اختیار مین باوجود اسکے کہ مرتبۂ خاص یعنے رسالت بھی قطعًا و یقینًا آپ کے لیئے ثابت ہے ایک فائدہ جلیلہ ہے کہ جب ایسی نعمت عظمے اور دولت کبرے آپکی نبوت کے مقابل ہے

تو کمالات مرتبہ رسالت کے کہ نبوت سے بہت بلند و بالا ہے کسدرجہ اشرف و اعلا ہو ہین گے (قیاس کن ز گلستان من بہار مرا) **قولہ جل شانہ یا ایہا الذین آمنوا** یہ لفظ اس امت مرحومہ کے خصائص سے ہے اور اونکے کمال فضل و بزرگی اور درود کی عظمت اور بڑائی پر دلالت کرتا ہے کہ خود مالک حقیقی درود پڑہنے والونکے ایمان کی گواہی دیتا ہے اور اونکو ایمان والے کہتا ہے اور یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ درود پڑہنا ایمان کا مقتضی ہے اسلیئے کہ جب کسی سے کوئی بات طلب کرتے ہین تو ویسے مناسب ذمقتضی مطلوب کے ساتھ متصف کر کے خطاب کرتے ہین جیسے معرکۂ جنگ و جدل مین سپاہیون سے کہتے ہین اے بہادرو وقت جانبازی اور جرأت کا ہے اور سخی سے تحریص سخاوت کے وقت کہتے ہین اے کریم یہ موقع دینے کا ہے **قولہ تعالے صلوا علیہ** اس جگہ کئی بحثین ہین **بحث اول** درود واجب ہے یا مستحب اور بر تقدیر وجوب کسقدر واجب ہے حافظ ابو عمرو بن عبد البر کہتے ہین امر اس آیت مین بالاجماع وجوب پر محمول ہے اور طبری نے استحباب پر اجماع کا دعوے کیا قاضی عیاض اور حافظ ابن حجر کہتے ہین مراد طبری کی یہ ہے کہ ایکمرتبہ سے زیادہ مستحب ہے ورنہ قول اوسکا خلاف ہے کہ اجماع وجوب پر منعقد ہے **بحث ثانی** شیخ عز الدین ابن عبد السلام فرماتے ہین ہماری صلوۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکی شفاعت

نہین بلکہ ہمین یہ حکم ہے کہ حق ہر شخص کا ادا کرین اور حقوق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہمپر اسقدر نہین کہ تمام عمر مین ایک شمہ ادا کر سکین پس خدا کی تعلیم سے اوسکیطرف
رجوع کرتے ہین کہ الٰہی تیرے حبیب کے حقوق اور احسانات کا بدلا ہمسے کچھ نہین
ہوسکتا تو ہی اپنے فضل و کرم سے انکو جزاء خیر دے اور اپنی رحمت کاملہ اوس جناب
پر نازل فرما ۞ اے سید انام درود جناب تو ٭ ورد زبان ماست مہ و سال و صبح و شام
نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ما ز دور ٭ در دست ما ہمین صلوٰت ست والسلام ٭ تنبیہ
حضرت احدیت کی اس امت پر کمال عنایت ہے کہ پیغمبر کی تعظیم کا طریق اونہین سکھا دیا
تا وہ اپنی زبان کو ادائے شکر نبوی اور تعظیم محمدی سے قاصر سمجھکر جناب احدیت کیطرف
رجوع کرین اور یہود و نصاری کیطرح عقل کو دخل دیکر ورطۂ افراط و ضلالت
مین نہ پڑین اور یہ تقریر ایک قوی شبہہ کو بھی دفع کرتی ہے کہ ظاہر امر دلالت کرتا ہے
ہم درود بھیجین اور صلیتا یا نصلی علی محمد کہین تقریر دفع کی یہ ہے کہ ہم درود بھیجنے سے
عاجز ہین اسلیے حوالہ بخدا کرتے ہین کہ تو اپنے بندون کی طرف سے اونپر درود نازل
فرما پس ہر چند بندہ بنفسہ اس حکم کے ساتھ قیام نہین کرتا لیکن قیام بہ دعا و طلب کہ
انتہائے امکان و قدرت ہے قائم مقام قیام بنفسہ کا ہے اور اسقدر تعلق امر کے لیئے
کفایت کرتا ہے خلاصہ یہ کہ مصلی درحقیقت خدا ہے اور نسبت صلوٰۃ کے بندہ کیطرف
مجازًا ہے یعنی سوال و طلب صلوٰۃ کے خدا سے اور یہی معنے اوس سے مطلوب ہین کہ اس سے
زیادہ قدرت نہین رکھتا اور تکلیف قدر وسعت سے زیادہ نہین ہوسکتی واللہ اعلم
بحث ثالث درود پڑہنا ہر وقت اور ہر حال مین اوٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر قدم
اور ہر سانس کے ساتھ یہانتک کہ راہ اور نہانے کی حاجت مین بھی جائز بلکہ مستحب ہے
مگر اوقات مخصوصہ مین کہ جنکی خصوصیت اس امر شریف کے ساتھ کتابون سے ثابت ہوئی
ساتھ رعایت آداب کے افضل اور بہتر ہے اور آداب یہ ہین کہ بدن اور کپڑے نجاست
حقیقی اور حکمی سے پاک کرکے اور خوشبو لگا کر یا پاس رکھ کے باوضو روبقبلہ دو زانو
بیٹھے اور بہ کمال خشوع و خضوع دل کو جناب احدیت اور حضرت رسالت

کیطرف متوجہ کرے اور نام جناب باری اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا بکمال تعظیم زبان پر
لائے اور معانی کلمات درود کے سمجھتا جائے جب کلمۂ غیبت پر پہونچے بسبب گناہون
اور آلودگی کے اپکو درگاہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دور جانے اور جب کلمۂ
خطاب پر آئے خس وخاشاک کے مانند وہان حاضر سمجھے اور تصور اوس صورت پاک کا
کر آفرین ستی ذہن مین جمائے اور امتثال امر الٰہی اور اداے حق نبوی کا قصد کرے معاذ اللہ
اپنا احسان نہ سمجھے ؎ منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم ٭ منت شناس ازو کہ بخدمت
بداشتت ٭ بلکہ اپنے اس درود پڑہنے اور اوس جناب کیطرف متوجہ ہونے کو عزت کی
غایت تصور کرے ؎ بلبل ز ادب بانہند در صحن گلزار ٭ تا گل بطلبگاری او تنگ نیاید
اور اوسے اپنی صلاح اور فلاح کا عمدہ سبب جانے اور پڑہنے کے لیے بوقت معین
ایک عدد متعین کرے اور حتی الوسع اوسے فوت نہونے دے اگر احیانًا فوت ہو جائے
دوسرے وقت پڑہ دے اور بعد ختم کے دعا اپنے مقاصد ومطالب خصوصًا اس وظیفہ
کی قبولیت کی بکمال الحاح وانکسار مانگے کہ امید اجابت ہے اللہم وفقنا لذلک ولما
تحب وترضی واجعل آخرتنا وعاقبۃ امرنا خیرا من الاولٰے **بحث رابع** ہرچند یہ کرامت
اور پیغمبرون کو بھی استقلالًا اور غیر انبیا کو تبعًا حاصل ہے لیکن باعتبار کمیت وکیفیت کے
اوس جناب سے اسطرح کی خصوصیت رکہتی ہے کہ نہ اسقدر کثرت اوسکی اورون کو
حاصل اور نہ ایسی کامل رحمت کسی پر نازل اور نہ کسی کی درود پر معلی کے واسطے اسقدر
فوائد مرتب اور نہ جناب احدیت کو کسی کی درود کا ایسا اہتمام منظور ازل سے پروردگار
تقدس وتعالے نے اوس جناب پر بڑے درجے کی کامل رحمت اپنی نازل فرمائی اور حضرت
موسے جیسے پیغمبر اولو العزم کو حکم کیا اگر تجہے میری نزدیکی مطلوب ہے تو محمد پر درود بہت
بہیجا کر اور اوسے ام البشر حوا کا مہر مقرر کرکے ابو البشر آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا
مہر حوا کا یہی ہے کہ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود بہیجے اور بڑے بڑے مقرب
فرشتے اونپر درود بہیجتے ہین اور ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک اور ستر ہزار
شام سے صبح تک اسی کام پر مقرر ہین کہ آپکی قبر مبارک پہ حاضر ہوکر درود پڑہتے رہین اور

مسلمانون کو اپنے اور فرشتون کے درود بھیجنے سے خبر دیکر ارشاد ہوتا ہے
اے ایمان والو تم اوپر درود بھیجو تمام مسلمان بامتثال امر الٰہی اپنی مجلسون اور منبرون
اور عبادتگاہون اور خلوت خانون بلکہ بعض چلتے پھرتے اوٹھتے بیٹھتے رات دن درود
پڑہتے ہین یہانتک کہ عمدہ طاعات اور افضل عبادات یعنے نماز مین پانچون وقت پڑہی
جاتی ہے بلکہ امام شافعی کے نزدیک قعدۂ اخیرہ مین واجب ہے اور اللھم صل علی محمد کما صلیت
علی ابراہیم مین نفس صلوٰۃ تشبیہ مطلوب ہے کیفیت وکمیت اوسکی مانند کیفیت وکمیت
صلوٰۃ ابراہیم کے کہ بقاعدۂ علم بیان دونون صلوٰۃ مین مساوات بلکہ ترجیح صلوٰۃ ابراہیمی
کے صلوٰۃ محمدی پر لازم آئی جیسے کریمہ انا ارسلنا الیک کما ارسلنا الی نوح مین تشبیہ
نفس رسالت محمدی کی ساتھہ نفس رسالت نوح علیہ السلام کی ہے نہ اوسکی کیفیت
کی کیفیت رسالت نوح علیہ السلام کے ساتھہ بلکہ کہہ سکتے ہین جسطرح سجدہ فرشتون کا
ظاہر مین حضرت آدم علیہ السلام کیطرف ہوا اگرچہ درحقیقت قبلہ اونکا نور محمدی تھا کہ آدم
علیہ السلام کی پیشانی مین جلوہ گر تھا اسیطرح اگرچہ ظاہر مین ابراہیم علیہ السلام مورد اس
کرامت کے ہوئے لیکن حقیقت مین نور محمدی ہے کہ اونکی بھی پشت مین موجود تھا اور
استقلال حضرات انبیا کا اس کرامت مین کہ درود بھیجا اونکے نام کے ساتھہ اور اونپر بے ذکر
نام کسی دوسرے کے جائز ہے منافی اس تقریر کا نہین اس لیے کہ آپکی ذات مجمع کمالات
اس استقلال کا واسطہ ہو سکتی ہے جیسے مرتبہ نبوت کا اونکو استقلالاً حاصل ہے مگر آپ اسمین بھی
مین اصل ہین کما صرح بہ الامام الاجل حجۃ الاسلام محمد الغزالی نور اللہ مرقدہ بہرحال
یہ امر بخوبی ثابت ہوا کہ کمال اس کرامت کا اور کثرت اوسکی آپ کے لیے مخصوص ہے کوئی
نبی ولی اوسمین شریک نہین قولہ تعالیٰ وسلموا تسلیما سلام بھی وجوب واستحباب
مین مانند صلوٰۃ کے ہے جو درود کو واجب کہتا ہے سلام کو بھی واجب سمجھتا ہے اسلیے
کہ ایک آیت مین ایکطرح سے دونون کے ساتھہ امر وارد ہے اگرچہ درود مین جملہ متقدمہ سے کہ تا
تاکید ہے سلام بلفظ تسلیما مؤکد ہے ارباب تحقیق فرماتے ہین سلام تحیت جسکا جواب واجب
ہے وہ ہر شخص کے لیے ہے مگر سلام دعا کہ قریب بمعنی صلوٰۃ کے ہے انبیا علیہم السلام پر خاص ہے

حیات ظاہری مین اور بعد اوسکے اگرچہ مسلم اون کی قبر منبر کرسے قریب ہو جانا ہے بخلاف
اور رن کے کہ اونپر بعد از موت سوا وقت زیارت قبر کی استقلالاً جائز نہین کما افادہ الشیخ
الشیخ تقی الدین السبکی کذا فی الدر المنضود لابن الحجر المکی **فصل دوسری فضائل**
وفوائد درود کے بیان مین علمائے راسخین اور ائمہ دین فرماتے ہین ایک درود
دنیا ومافیہا سے بہتر اور دونون جہان کے لیئے کافی ہے ثواب اوسکا طاعات ہزار سالہ
کے ثواب سے زیادہ اور رتبہ اوسکا اکثر عبادات بدنیہ اور مالیہ اور قولیہ سے اعلا ہے
اور یہ فضل وعنایت اس امت بابرکت پر اوس صاحب دولت کے بدولت ہے صلے اللہ علیہ
وسلم ورنہ ہم کب لائق اس عنایت اور مستحق اس کرامت کے تہے مسلم اور ابوداؤد اور زندی
اور طبرانی احمد ابونعیم وغیرہم اکابر محدثین روایت کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہین جو شخص مجہپر ایک درود بہیجتا ہے خدا تعالے اوسپر دس بار اور حاکم اور
احمد کی روایت مین ہے ستر بار درود بہیجتا ہے اور نسائی اور دارمی اور احمد اور حاکم اور
ابن حبان نے بالفاظ متقاربہ ابوطلحہ انصاری سے روایت کیا جو شخص پر ایکبار درود
بہیجتا ہے خدا تعالے اوسپر دس درود بہیجتا ہے اور جو ایک سلام بہیجتا ہے اوسپر
دس سلام بہیجتا ہے ابونعیم نے حلیہ مین اور ابو قاسم نے ترغیب مین ذکر کیا عمر بن نیار کی
حدیث مین آیا جو شخص میری امت سے باخلاص مجہپر درود بہیجتا ہے اللہ تعالے اوسپر
دس درود بہیجتا ہے اور اوسکے دس درجے بلند کرتا ہے اور اوسکے لیئے دس نیکیان لکہتا ہے
اور اوسکی دس برائیان محو فرماتا ہے نسائی اور طبرانی اور بیہقی اور ابن ابی عاصم نے
مانند اسکے ابو بردہ بن نیار سے روایت کیا ورجالہ ثقات العزیزیہ تو ایک بڑی نعمت
ہے کہ پروردگار تقدس وتعالے اس بندۂ ناچیز آلودۂ معصیت پر دس بار رحمت
اپنی نازل فرمائے اور اوسے اپنے سلام سے مشرف کرے اور دس درجے اوسکے بلند کرے
اور دس نیکیان اوسکے نامۂ اعمال مین لکہے اور دس گناہ اوسکے بخشے ایک تو لطف
اوسکے مہمات دین ودنیا کو کفایت کرتی ہے اور اوسنے عنایت اوسکی سب مطالب و
مقاصد کے لیئے کافی ہے اگر تمام عمر کی عبادت کے صلے مین ایکبار بہی بندہ کو یہ دولت نصیب

ہاتھ آئے دین ودنیا کے لئے کافی ووافی سمجھے ؎ مرا از زلف تو موئے پسند ست ٭
فضولی می کنم بوئے پسند ست ٭ شیخ عبد الحق دہلوی کہتے ہین جب مین مکے سے مدینہ شریف
کو چلا شیخ عبد الوہاب متقی نے فرمایا اس راہ مین کوئی عبادت بعد فرائض کے درود کے
برابر نہین سب اوقات اپنی اسی مین صرف کیجیو مین نے کہا کوئی عدد معین ہے فرمایا یہان
عدد معین نہین اتنا پڑہو کہ درود کے رنگ مین رنگ جاؤ اور اوسمین مستغرق ہو جاؤ
اور آپ فرماتے ہین درود مجہپر صراط پر نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن مجہپر اسی بار درود
بہیجے اسی برس کے گناہ اوسکے بخشے جاوین صحابہ نے کہا یا رسول اللہ درود کسطرح بہیجین
فرمایا کہو اللھم صل علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی اور فرماتے ہین جو شخص
جمعہ کے دن نماز عصر پڑہکر اوٹھنے سے پہلے کہے اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ وسلم تسلیما
اسی برس کے گناہ اوسکے بخشے جاوین اور اسی برس کی عبادت کا ثواب اوسکے واسطے
لکہا جاوے فائدہ گناہون سے صغائر مراد ہین نہ کبائر اور بخشش صغائر کی بہی اخلاص
قلب اور مقبولیت درود سے مشروط ہے گویا یہ عمل شریف اور تمام حسنات ازالہ سیئات
مین حکم دوا کا رکہتی ہین کہ جسطرح تاثیر دوا کی شرائط استعمال اور توجہ طبیب اور عدم موانع
پر موقوف ہے اسیطرح انکی تاثیر بہی بے عنایت الہی اور رعایت شرائط
اور انعدام موانع ظاہر نہین ہوتی بلکہ جسطرح بدپرہیزی سے بیماری بڑہ جاتی ہے کہ علاج
پذیر نہین رہتی اسیطرح گناہون کی کثرت دل سیاہ کرتی ہے اور جب سیاہی اوسکو گہیر لیتی
ہے اوسوقت کوئی چیز یہانتک کہ قرآن بہی نفع نہین بخشتا ولا یزید الظلمین الا خسارا العزیز
گناہ حقیقت مین ایک آگ ہے جب وہ آگ دل مین ٹہرتی ہے دوزخ کی طرف کہ بمنزلہ
اسکے حیز کے ہے بالطبع میل کرتی ہے اور آدمی کو کہینچکر لیجاتی ہے اور یہ حرکت نہایت تیزی
کے ساتھ ہوتی ہے اوسوقت کوئی قاسر اوسے نہین روک سکتا اسلیے آدمی کو چاہیے
کہ حسنات کی تاثیر پر بہروسا کرکے گناہ مین مبتلا نہو یہ کیا ضرور ہے تریاق جسکے پاس ہو
سانپ کے منہہ مین انگلی دیا کرے کہ ضرر گناہ کا یقینی اور زوال اوسکا ظنی ہے تا امکان
جسقدر ہوسکے بامید بخشش اون گناہون کے کہ احیاناً واقع ہوجاوین اور بلند ہونے درجہ

اور مرتبون اور حاصل ہونے دین و دنیا کی مرادون اور مقصدون کے اون حضیتون کے
ساتھ کہ صحیح حدیثون اور معتبر روایتون مین وارد ہوی بر عایت اون کی ترکیب سے بخیر الطا
کے درود کی کثرت کرے اللہم و فقنا لذ لک بجاہ نبیک المصطفے و حبیبک المجتبے اور فرماتے
تم مین جو شخص درود زیادہ پڑہے گا قیامت کے دن ہر مکان مین مجہسے زیادہ نزدیک
ہوگا جو جمعہ کے دن یا رات مجہپر درود بہیجتا ہے خدا تعالے سو حاجت اوسکی روا کرتا ہے
ستر آخرت اور تیس دنیا مین آور درود پر ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ میری قبر مین پہونچاتا ہے
جیسے تمہارے پاس ہدیہ لایا جاتا ہے اور راوسکا نام اور نسب اور قوم مجہے بتاتا ہے
مین اوسی صحیفہ سپید مین نگاہ رکہتا ہون آور فرماتے ہین جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات
مجہپر درود بہت بہیجو کہ بیشک تمہارے درود مجہے پہونچتی ہی مین تمہارے حق مین دعا اور
استغفار کرتا ہون اور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجہپر درود بہت بہیجو کہ وہ دن مشہود ہے
فرشتے اوس روز حاضر ہوتے ہین جو بندہ مجہپر درود بہیجتا ہے اوسکی درود مجہے پہونچتی
ہی جہان کہین کہ ہون لوگون نے پوچہا اور وفات کے بعد فرمایا وفات کے بعد بہی
کہ زمین پر پیغمبرون کا جسم کہانا حرام ہے اور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجہپر درود بہت بہیجو
کہ جو امتی میرا مجہپر درود بہیجتا ہے اوسکی درود مجہے پہونچتی ہے پس جسکی درود زیادہ ہوگا
مجہسے نزدیک زیادہ ہے آور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجہپر درود بہیجو کہ جبرئیل نے مجہسے
کہا پروردگار فرماتا ہے اہل زمین سے جو مسلمان تمپر ایک بار درود بہیجتا ہے مین اور میرے
فرشتے اوسپر دس درود بہیجتے ہین اور فرماتے ہین جمعہ تمہارے دنون مین زیادہ بزرگ
ہے کہ آدم اوسدن پیدا ہوئے اور اوسی دن روح اون کی قبض ہوئی اور اوسمین
نفخ اور صعقہ ہے پس اوسدن مجہپر درود بہت بہیجو کہ تمہاری درود میرے حضور مین
عرض کیجاتی ہے صحابہ نے کہا اور بعد آپکی رحلت کے فرمایا بیشک اللہ تعالے نے زمین پر
پیغمبرون کا بدن کہانا حرام کیا ہے فائدہ منذری نے اس حدیث کی تحسین اور حاکم
اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور نووی نے تصحیح کی ابن دحیہ اوسے صحیح محفوظ اور
حافظ عبد الغنی حسن صحیح کہتے ہین آور سخاوی قول بدیع مین اوسکے اسناد مین ایک علت

ابو حاتم سے نقل کرکے کلام دارقطنی و خطیب سے رفع کرتے ہین تنبیہ ان حدیثون سے
دو امر ثابت ہوے ایک یہ کہ اوقات متبرکہ مین اہتمام حسنات کا زیادہ چاہیے دوسرے یہ کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک مین زندہ ہین درود ہماری اونکے حضور عرض کیجاتی
ہے آپ خوش ہوتے ہین اور ہمارے حق مین دعا اور استغفار کرتے ہین اور آپکی دعا
اور استغفار ایک نعمت عظمی اور دولت کبرے ہے جسے یہ دولت بے نہایت کہ سلطنت
ہفت کشور سے بہتر ہی تمام عمر مین ایکبار بھی میسر ہو دوجہان کی خوبیان اوسے حاصل ہون
اور دنیا اور آخرت کی سب آفتون سے نجات پائے ؎ اگر جملہ جہانم خصم گیرند ✤ نترسم
گر نگہدارم تو باشی ✤ ز شادی در ہمہ عالم نگنجم ✤ اگر یک لحظہ غمخوارم تو باشی ✤ اور فرماتے ہین
جو شخص مجھپر سلام بھیجتا ہے فرشتہ سلام اوسکا مجھے پہونچاتا ہے کہ اے محمد فلان بیٹا فلان کا
آپ پر سلام بھیجتا ہے اور اکثر روایات مین بجائے سلام فقط صلوۃ وارد ہے اور
فرماتے ہین خدا کے سیاح فرشتے سلام اوسکا مجھے پہونچاتے ہین فائدہ ہرچند جواب فقط
سلام تحیت کا واجب ہے اور آپ اوسکے جواب مین اہتمام کرتے مگر آپکی رحمت و عنایت
سے امید واثق ہے کہ غریبان امت کو بعد انتقال کے بھی جواب سلام سے مشرف فرماتے ہین
بلکہ سخاوی نے قول بدیع مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین اور ضیاء نے مختارہ مین
اور ابو الشیخ نے اپنی کتاب مین بعض صحابہ سے مرفوعاً روایت کیا جو شخص اپنے بستر
پر اگر یعنی سوتے وقت سورہ ملک پڑہے پھر چار بار یہ کلمات کہے اللھم رب الحل و الحرام و
رب الرکن و المقام و رب المشعر الحرام بحق کل آیۃ انزلتھا فی شہر رمضان بلغ روح محمد
تحیۃ و سلاما اللہ تعالے دو فرشتے متعین کرے کہ میرے پاس آکر عرض کرین اے محمد فلان
بن فلان آپکو سلام و رحمۃ اللہ کہتا ہے مین اوسکے جواب مین کہون فلان بن فلان پر
میری طرف سے سلام اور خدا کی رحمت اور اوسکی برکتین آئین بشکوال اور ابن ابی الدنیا
سلیمان بن سحیم سے نقل کرتے ہین مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا
عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ جو آتے ہین اور سلام بھیجتے ہین آیا آپ اونکے سلام سے
واقف ہوتے ہین فرمایا ہان اور مین اونکے سلام کا جواب دیتا ہون ؎ یا نبی اللہ

السلام علیک ؛؛ انما الفوز والفلاح لدیک ؛؛ بسلام آمدم جوابم دہ ؛؛ مرہمے بر دل خرابم نہ
سر بکشا ز حقہ یاقوت ؛؛ روح را کام بخش و دل را قوت ؛؛ زاری من شنو تکلم کن ؛؛ گریہ
من نگر تبسم کن ؛؛ رحم کن بر من و فقیرے من ؛؛ دست دہ بہر دستگیری من ؛؛ گر نرفتم
براہ سنت تو ؛؛ ہستم از عاصیان امت تو ؛؛ سلام علی خیر الانام محمد ؛؛ حبیب اٰلہ العالمین
وسید ؛؛ بشیر نذیر ہاشمی مکرم ؛؛ عطوف رؤف من یسمی با محمد ؛؛ اے عزیز اس سے زیادہ
دولت و نعمت کیا ہوگی کہ تمام پیغمبروں کے سردار اور خدا کے پیارے اس مشت خاک
بے بضاعت کو جواب سلام کا دیں اور اوسکے حق میں دعائے رحمت و برکت کریں اگر تمام
عمر کی محنت و مشقت کے صلے میں ایکبار بھی یہ دولت ہاتھ آئے اجر عظیم اور نفع کثیر ہے ؎
صد سلامت میفرستم بر لوائے فخر کرام ؛؛ تا کہ آید یک علیکم در جواب صد سلام ؛؛ ؎
ہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب ہا ؛؛ کہ صد سلام مرا یک جواب از تو بس است ؛؛ اے عزیز
یہ دولت بے نہایت تو ایکطرف ہے محب صادق اگر اپنے محبوب کی ادنے توجہ و التفات
پر جان قربان کرے بجا ہے اور خوشی میں اوسکے گھر اور باہر ملک و مال لٹا دے تو روا
ہے ؎ جان سپردم در آرزوئے قاصد آخر باز گو ؛؛ در مجلس آن نازنین حرفے گز از ما میرود ؛؛
ایک شخص نے کسی عالم سے پوچھا ایک وقت میں کروروں آدمی اکناف عالم اور اطراف
زمین کے حضرت کی خدمت میں تحفہ سلام بھیجتے ہیں آپ اونکے سلام کا کسطرح جواب دیتے ہیں
جواب دیا ؎ کالشمس فی وسط السماء و نورہا ؛؛ یغشی البلاد مشارقا و مغاربا ؛؛ یعنے
جیسے آفتاب بیچ آسمان میں ہوتا ہے اور اوسکا نور مشرق اور مغرب کے سب شہروں کو
ڈھانپ لیتا ہے اسیطرح ہزاروں لاکھوں آدمی ایکوقت میں اوس آفتاب سپہر نبوت
سے مستفیض اور اونکے سلام سے مشرف ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں بہت نزدیک مجھسے
وہ لوگ ہیں جو بکثرت مجھپر درود بھیجتے ہیں فائدہ اہل ذوق کے نزدیک یہ حدیث فضیلت
مصلی میں کفایت کرتی ہے کہ قرب نبوی سارے کمالات کو شامل ہے اور قرب الٰہی کو مستلزم
کہ اسی کو جسقدر قرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوگا اوتنا ہی خدا سے زیادہ نزدیک
ہوگا اور فرماتے ہیں جو شخص کہے اللہم صل علی روح محمد فی الارواح و صل علی جسد محمد

فی الاجساد وصل علی قبر محمد فی القبور اللھم ابلغ روح محمد منی تحیۃ وسلاماً تب مجھے خواب مین
دیکھے یہ صیغہ حرمین شریفین مین اس غرض کے واسطے بہت مروّج ہے اور شیخ عبد الحق
دہلوی مفاخر الاسلام سے نقل کرتے ہین جو شخص جمعہ کے دن یہ درود پڑہے اللھم صل
علی محمد ن النبی الامی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھے یا اپنا مکان دیکھے بہشت
مین اوسکے واسطے تیار ہے اور جو ایکبار مین میسر نہو پانچ جمعہ تکرار کرے بفضل الٰہی روچند
نظر آئے کا اور سے خوشی بخشے اور یہ ترکیب بھی لکھتے ہین شب جمعہ دو رکعت ادا کرے ہر رکعت مین سورۂ
فاتحہ کے بعد پچیس بار سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد ہزار بار یہ درود پڑہے صلے اللہ
علی النبی الامی اور تیسری ترکیب جسے بہت مجرب کہتے ہین یہ ہے جمعہ کی رات دو رکعت ہر رکعت
مین سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پھر سو بار یہ درود
پڑہے اللھم صل علی محمد ن النبی الامی و آلہ وسلم اگر ایکبار مین زیارت سے مشرف نہو تین
جمعہ کرے انشاء اللہ جو تہے بار کی حاجت نہوگی اللھم ارزقنا **فائدہ** رویت دو قسم ہے
ظاہری اور باطنی اور ظاہری بھی دو قسم ہے خواب مین اور بیداری مین اور بیداری مین بھی دو قسم ہے
عالم حیوۃ مرئی مین اور بعد اوسکے وفات کے زیارت اوس جناب کی عالم بیداری مین
ہم خفتہ بختون کو کہان نصیب ہے پہلی قسم اوسکی تو صحابہ کرام پر تمام ہو چکی اور دوسری قسم
اولیائے عظام کے لیے مخصوص ہے خوشا طالع وہ ہے قسمت اوسکی جسے خواب مین بھی وہ
جمال جہان آرا نظر آجائے ع نشان بخت بیدار یست آنخواب ٭ کہ در روے بنیم آن ماہ
جہانتاب ٭ **فائدہ اخری احل من الاولی** جسطرح درود شریف کی برکت سے
زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین حاصل ہوتی ہے اسطرح اوسکی کثرت
سے رویت باطنی بھی میسر ہو سکتی ہے یہانتک کہ باطن مصلی جمال مبارک کا آئینہ ہو جاتا ہے
اور حسب کمال اس دولت بیزوال کا حاصل ہوتا ہے اوسوقت کسی حال مین صورت مبارک
دیدۂ بصیرت سے غائب نہین ہوتی ظاہر اوسکا اگر اودہر طرف مصروف بھی ہو جاتا ہے مگر باطن
ہر وقت اور ہر حال مین آپکی زیارت سے مشرف رہتا ہے اور اوس سے یہ فضل ہے
کہ رویت خیال مخالطت وہم سے پاک نہین ہو سکتی بلکہ وہ رویت رویت بصیرت کے توابع

ولواحق سے ہے کہ جب صورت کریمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم طالب کی چشم بصیرت مین
ہر وقت مستقر اور منطبع رہتی ہے آئینہ خیال بھی کدورات سے صاف ہو جاتا ہے اور اکثر
وہ جمال دلربا خواب مین نظر آتا ہے وہ ہو الا نور علی نور اور اس جگہہ طالبان رویت کو ادب
کی رعایت ضرور ہے کہ اس نعمت عظمی اور دولت کبری یعنے انطباع و انتقاش صورت کریمہ
اور حصول زیارت مقدسہ کو نتیجہ اپنے جذب محبت کا نسمجھین بلکہ عنایت محبوب کی سمجھین
کہ ذرہ آفتاب کو اپنی طرف متوجہ نہین کر سکتا اور قطرۂ ناچیز دریا کو نہین کھینچ سکتا بلکہ
اپنے اختیار سے اوس تک پہونچ نہین سکتا ہان اگر آفتاب عالمتاب اپنی عنایت سے ذرۂ
ناچیز پر نظر کرے بعید نہین اور جو سلیمان مور ناتوان کے حال زار پر متوجہ ہو گنجائش
رکھتا ہے بلکہ بنظر انصاف ہماری آنکھہ قابلیت اس نعمت کی اصلا نہین رکھتی یہ صرف رحمت
و عنایت اوس جناب کی ہے کہ اپنی زیارت کریمہ سے مشرف فرماین اور جمال جہان آرا
اپنا ہم روسیا ہون کو دکھا یئن ؎ برای دیدن روی تو چشم دیگرم باید ✣ کہ این چشمے
کہ من دارم جمالت را نشاید ✣ شیخ ابو عبد اللہ ساحلی کہتے ہین بزرگترین ثمرات اور
گرامی ترین فوائد صلوۃ یہ ہے کہ جب آدمی برعایت آداب و محافظت شروط و خلوص نیت
و تدبیر معانی درود کی کثرت کرتا ہے محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اوسکے دل کو
گھیر لیتی ہے اور شجرہ طیبہ محبت بحکم المرء لمن یحب مطیع ثمرۂ اتباع و طاعت بخشتا ہے اور
بواسطہ اس محبت و طاعت کے بحکم المرء مع من احب اور بمضمون من یطع اللہ والرسول
فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا ان مقبولان بارگاہ الہی کی معیت خاصہ سے کہ سردار اون کے
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین مشرف و ممتاز بلکہ بسبب اتباع آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبوبیت الہی سے کہ عمدہ کمالات اور بہترین مقاصد و مرادات ہے سرفراز ہوتا ہے
پس طالب صادق کو لازم ہے کہ درود کی کثرت کرے تا باطن اوسکا آئینہ صورت نبویہ
اور مرات جمال مصطفویہ ہو جاے اور جب اوس صورت مقدسہ کو آئینۂ دل مین جلوہ گر
دیکھے اوسکے استقرار مین اہتمام تمام اور سعی بلیغ بجا لاے اور اوس صورت کریمہ کو تمام

معاملات و مراقبات قلبی و قالبی مین پیش نظر رکھے اور کسیوقت چشم بصیرت سے غائب نہونے دے کہ نسبت تامہ اور محبت کاملہ اوس جناب سے حاصل اور وصل دائم میسر ہو ❊ ہمنشینم بخیال تو و آسوده دلم ❊ کاین وصالیست که در پے غم ہجرانش نیست ❊ اور فرماتے ہین جو شخص میری قبر کے پاس مجھپر درود پڑہتا ہے مین سنتا ہون اور جو دُور سے بھیجتا ہے تو خدا ایک فرشتہ متعین کرتا ہے کہ اوسکے درود مجھے پہونچاتا ہے اور اوسکے دین و دنیا کے کام درست کرتا ہے اور مین قیامت کے روز اوسکا گواہ یا شفیع ہونگا اور فرماتے ہین جو شخص مجھپر درود بھیجے اوسکی قیامت کے دن شفاعت کرون فائدہ یہ دولت گنہگاران امت کے حق مین کفایت کرتی ہے جنکے شفیع محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اونہے کس بات کا غم ہے ❊ غم نخورد آن کہ شفیعش توئی ❊ بار بد و قدر نہیعش توئی ❊ حاصل این ست ز طاعت مرا ❊ ہست جو امید شفاعت مرا ❊ اور فرماتے ہین جو شخص نماز صبح کے بعد کلام کرنے سے پہلے سَو بار درود مجھپر بھیجے خدا تعالے اوسکی سو حاجتین روا فرماتے تیس دنیا مین اور ستر جمع رکھے یعنے آخرت کے لیے عرض کیا یا رسول اللہ درود کسطرح چاہیے فرمایا ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللہم صل علی محمد فائدہ یہ حدیث ضعیف ہے اور فرماتے ہین جو شخص ایکدن نہین بلکہ دن بھر درود پڑہیگا قیامت کے دن مین اوس سے مصافحہ کرونگا اور فرماتے ہین جو شخص چاہتا ہے خدا کو اپنے سے راضی پائے درود کی کثرت کرے اور منقول ہے پروردگار تقدس و تعالے دو شخصون کے حال سے ہنستا ہے یعنے اونکے کام سے خوش اور اون سے راضی ہوتا ہے ایک وہ کہ یارون کے گھوڑے سے بڑے گھوڑے پر دشمن کا سامنا کرے سب شکست کہاوین اور وہ قائم رہے اگر مارا جائے شہید ہو اور جو بچ جائے تو خدا تعالے اوس سے ہنستا ہے یعنے راضی اور خوش ہوتا ہے دوسرا وہ شخص کہ رات کو خلق سے چھپ کر اوٹھے اور اچھی طرح سے وضو کرکے خدا کی تحمید اور تمجید اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہے اور قرآن مجید کہولے خدا تعالے اوس سے راضی اور خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے اس بندے کو دیکھو کہ میرے سوا کوئی اوسے نہین دیکھتا اور فرماتے ہین جبریل نے مجھے خدا کا پیام دیا جو مجھپر

ایک درود بھیجتا ہے فرشتے میرے اوسپر دس درود بھیجتے ہین اور وہ درود عرش
تک پہونچتی ہے جس فرشتے کیطرف سے گذرتی ہے وہ کہتا ہے صلوا علی قائلہا کما صلے
علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکے کہنے والے پر درود بھیجو جیسے اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیجی اور فرماتے ہین جو بندہ روز عرفہ موقف مین وقوف کرے پھر سو بار فاتحہ اور
سو بار اخلاص پڑہ کر سو بار اللہم صل علی محمد و علے آل محمد کما صلیت و بارکت علی ابراہیم
و علے آل ابراہیم انک حمید مجید اور سو بار اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
و لہ الحمد بیدہ الخیر یحیی و یمیت و ہو علے کل شیٔ قدیر پڑہے اللہ تعالے فرشتون سے فرماتا
ہے میرے فرشتو کیا بدلا ہے میرے اس بندے کا کہ اس نے میری تسبیح اور تہلیل اور
ثنا کہی اور میرے پیغمبر پر درود بھیجی اے فرشتو گواہ رہو مین نے اسے بخشدیا اور شفاعت
اوسکی اوسکے حق مین قبول کی اگر سب اہل موقف کے حق مین شفاعت کی قبولیت چاہیگا ہر آئینہ قبول کرونگا اور فرماتے ہین
جو شخص ہر روز تین سو بار اور ہر شب تین سو بار میری محبت اور شوق کے ساتھ مجھپر درود
بھیجے خدا پر حق ہے کہ اوس دن رات کے گناہ اوسکے بخشدے اور فرماتے ہین سیاح
فرشتے خدا کے جب ذکر کے حلقون یعنے ذاکرین کی مجلسون پر گذرتے ہین ایک دوسرے سے
کہتا ہے بیٹھو جب وہ دعا کرتے ہین یہ آمین کہتے ہین اور جب وہ درود بھیجتے ہین یہ بھی اوسکے
ساتھ درود پڑہتے ہین اور جب فارغ ہوتے ہین آپس مین کہتے ہین انکو خوبی اور خوشی
ہو کہ بخشے گئے اور ایکروز فرمایا قیامت کے دن تین شخص عرش کے سایہ مین ہونگے
جسدن اوسکے سوا کوئی سایہ نہوگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تین شخص کون ہین
فرمایا جو میری غمگین امتی کا غم دور کرے اور جو میری سنت زندہ کرے اور جو مجھپر
درود بہت بھیجے اور فرماتے ہین جو دو شخص آپس مین خدا کے واسطے محبت رکھتے ہین
اور ملاقات کے وقت مصافحہ کرکے درود بھیجتے ہین جدا ہونے سے پہلے اگلے اور پچھلے
گناہ اونکے بخشے جاتے ہین اور مروی ہے جسکے پاس صدقہ نہو وہ یہ درود پڑہے اللہم صل
علے محمد عبدک و رسولک و صل علی المومنین و المومنات و المسلمین و المسلمات کہ اوسکے
حق مین زکوۃ ہے اور مسلمان نیکی سے سیر نہین ہوتا جبتک بہشت مین نہ پہونچے اور

ایکدن فرمایا آج کی رات مین نے عجیب ماجرا دیکھا ایک شخص میری امت سے پل صراط
پر کبھی چوتڑون سے پھسلتا ہے اور کبھی گھٹنون سے چلتا ہے اور کبھی چپٹ جاتا ہے
ناگاہ اوسکے درود نے ہاتھ اوسکا پکڑا اور سیدھا کھڑا کر دیا کہ صراط سے پار ہو گیا اور
فرماتے ہین خدا کا ایک فرشتہ ہے اوسکا ایک بازو مشرق مین ہے اور دوسرا مغرب مین
جب کوئی شخص بہ محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ پانی مین غوطہ کھا کر اپنے
پر جھاڑتا ہے خدا تعالے ہر قطرے سے کہ اوسکے پرون سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے
کہ قیامت تک درود پڑھنے والے کے لیئے استغفار کرتے ہین اور ایک روایت مین آیا
جو شخص حضرت پر درود بھیجتا ہے ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین اور فرماتے ہین
محدثین جب قیامت کے دن آئین گے اونکے ساتھ دواتین ہونگی خدا تعالے فرمائیگا
تم اہل حدیث ہو بہت سا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھتے تھے بہشت کو چلے جاؤ اور فرماتے ہین
جو شخص کتاب مین درود لکھتا ہے درود اوسکی ہمیشہ جاری رہتی ہے جبتک میرا نام اوس
کتاب مین رہتا ہے امام جعفر صادق فرماتے ہین جو شخص کتاب مین درود لکھتا ہے صبح و
تمام فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین جبتک حضرت کا نام اوس کتاب مین باقی ہے اور صدیق اکبر
فرماتے ہین درود لونڈی غلام کے آزاد کرنے سے بہتر ہے امیر المومنین عمر فرماتے ہین دعا آسمان
و زمین کے درمیان رکی جاتی ہے جبتک تو اپنے پیغمبر پر درود نہ بھیجے بلند نہین ہونے
پاتی ابن مسعود کہتے ہین مین نماز پڑہتا تھا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رض
وہان تشریف رکھتے تھے بعد فراغ کے خدا کی تعریف و ثنا شروع کی پھر حضرت پر درود
بھیجی پھر اپنے واسطے دعا کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سل تعطہ سل تعطہ سوال کر
تجھے دیا جائے گا سوال کر تجھے دیا جائے گا موسے علی فرماتے ہین اگر یاد خدا مین ہرج ہوتا مین
بیشک نزدیکی خدا کی درود کے ساتھ ڈھونڈھتا اسلیئے کہ مین نے حضرت سے سنا جبرئیل
نے خدا کیطرف سے اونہین پیام دیا جو شخص تیرے پر درود بھیجیگا میری ناخوشی سے مامون
ہو جائے گا اور فرماتے ہین جو شخص حضرت پر ہر روز تین بار اور ہر جمعہ کو سو بار درود پڑھے صلوۃ اللہ وملائکتہ وانبیائہ
و رسلہ و جمیع خلقہ علی محمد و آل محمد و علیہم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ قیامت کو حضرت کے گروہ مین اوٹھیگا

اور حضرت اوسکا ہاتھہ پکڑکے اپنے ساتھہ بہشت مین لیجا وینگے اور ابو ذر رضہ فرماتے ہین
مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ نماز چاشت کی سفر وحضر مین نچھوڑون
اور بدہ دن وتر اور درود کے نسوؤون ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ فرماتی ہین
اپنی مجلسون کو حضرت پر درود بھیجنے اور عمر رضہ کے ذکر سے زینت دو کعب اخبار کہتے ہین
خدا تعالے نے موسی علیہ السلام کو وحی بھیجی اے موسے کیا تو چاہتا ہے کہ محشر کی پیاس
سے محفوظ رہے عرض کیا ہان یا رب حکم ہوا تو درود بہت بھیجا کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر
شیخ ابو محمد جبر کتاب شرف المصطفے اسے لکہتے ہین احمد بن موسے اپنے باپ سے اور وہ
اپنے دادا سے نقل کرتے ہین جو شخص اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد واہلبیتہ سو بار کہے خدا تعالے
سو حاجتین اوسکی روا کرے اون مین سے تیس ۳۰ دنیا مین مروی ہے جو شخص حضرت کی
قبر کے پاس کہڑا ہو کر یہ آیت پڑہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما پہر ستر بار کہے صلے اللہ علیک یا محمد ایک فرشتہ اوسکا نام لیکر پکارے اے فلان تیری
حاجت تیری ضایع نہ گئی اور قبول ہوئی عطا فرماتے ہین جو شخص یہ درود تین بار
صبح اور تین ۳ بار شام پڑہے اللہم صل علی محمد فی الاولین وصل علی محمد فی الآخرین وصل علی
محمد فی النبیین وصل علی محمد فی المرسلین وصل علی محمد فی الملاء الاعلی الی یوم الدین اللہم
اعط محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ والشرف والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمودا اللہم انی
آمنت بمحمد ولم اره فلا تحرمنی فی الجنۃ رویتہ وارزقنی صحبتہ وتوفنی علی ملتہ واسقنی من
حوضہ شربا مریا سائغا ہنیا لا نظما بعدہ ابدا انک علی کل شیء قدیر اللہم بلغ روح محمد
منا تحیۃ وسلاما اللہم کما آمنت بہ ولم اره فلا تحرمنی فی الجنۃ رویتہ تو جڑ اوسکی گناہون کی
اوکہڑ جاے اور نقش اوسکی خطاؤن کا نامہ اعمال سے مٹ جاے اور ہمیشہ مسرور رہے
اور امیدین اوسکی حاصل ہون اور دشمنون پر غالب رہے اور نیکیون کی توفیق دیا جاے
اور بہشت مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے مشرف ہو اور یہ صیغہ دلائل الخیرات
مین بہی تہوڑے تغیر کے ساتھہ مذکور ہے واللہ الموفق والمجیب انہ سمیع قریب تیسری
فصل اون لوگون کے ذم مین جو نام نامی سنکر درود نہین پڑہتے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جسکے پاس مین ذکر کیا گیا اور وہ مجھپر درود بہیجنا
بہول گیا بے شک بہشت کی راہ سے بہک گیا **فائدہ** اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے حلیہ مین اور
طبری اور طبرانی نے نقل کیا اور جب یاسی درود راہ بہشت ہونیوالا ہوا تو درود بہیجنیوالا ایسا لگا
راہ بہشت ٹہیرا گویا بہشت کی راہ یہ ہی کہ آدمی پیغمبر پر درود بہیجے آور فرماتے ہین جسکے پاس میرا ذکر آوے
اور مجھپر درود نہ بہیجے دوزخ مین جائے اور فرماتے ہین بخیل ہے وہ جسکے پاس میرا ذکر ہو اور مجھپر درود
نہ بہیجے نسائی نے سنن کبری اور احمد نے اپنی مسند اور طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے دعوات اور ابن ابی عاصم نے
کتاب الصلوۃ اور تیمی نے ترغیب اور حاکم نے بسند صحیح مستدرک مین مانند اسکے روایت کیا اور زہری کی
روایت مین قتادہ سے مرسلاً وارد ظلم سے ہے یہ بات کہ کسی کے پاس میرا ذکر کیا جائے
اور وہ مجھپر درود نہ بہیجے آور فرمایا خاک آلودہ ہو لناک اوسکی جسکے پاس میرا ذکر آوے
اور وہ مجھپر درود نہ بہیجے ایکدن حضرت صحابہ کو اپنے منبر کے قریب کہڑا کر کے پہلے زینے پر
چڑہے اور آمین فرمایا پہر دوسرے اور تیسرے زینے پر بہی یہی لفظ کہا صحابہ نے عرض کیا
آج ہمنے آپ سے وہ سنا جو کبہی نہ سنا تہا فرمایا جبریل نے آکر مجھسے کہا دور ہوجیو یعنے خیر و برکت
سے اور ہلاک ہوجیو وہ شخص جسنے رمضان پایا اور نہ بخشا گیا مین نے کہا آمین جب مین دوسری زینے پر
گیا کہا دور ہو اور ہلاک ہو وہ شخص جسنے آپکا ذکر سنکر درود نہ پڑہی مین نے کہا آمین
جب تیسری زینے پر گیا کہا دور ہو اور ہلاک ہو وہ شخص جسنے ماں باپ یا دونون میں ایک بڑہاپے مین پایا اور انہونے
اوسے بہشت مین نہ پہونچایا مین نے کہا آمین اور فرماتے ہین آدمی کو اسقدر بخل کافی ہے
کہ میرا ذکر سنکر درود نہ بہیجے اور ایک روایت مین ہے جو میرا ذکر سنکر درود نہ بہیجے بیشک
شقی ہو جائے ابوذر کی حدیث مین آیا ہے سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو میرا ذکر سنکر
درود نہ پڑہے **فائدہ** ظاہر ہے جو شخص اپنے نفس کو ایسی سعادت اور دولت سے
محروم رکہے اوس سے زیادہ بخیل کون ہے بخیل یہ چاہتا ہے جو میرے پاس ہے کہین نہ جائے
اور اوس سے کسی کو فائدہ نہ پہونچے اور یہ شخص چاہتا ہے کہ میرے نفس کو بہی کسیطرح کی
خوبی اور بہلائی حاصل نہو بخیل اپنا مال عزیز جسکو ہزار مشقت سے جمع کیا نفس پر صرف کرنا
نہین چاہتا اسکے پاس سے کچہ مال جاتا ہے نہ کچہ حرج ہوتا ہے صرف زبان ہلانا بہی نفس کے

فائدے کے لیے گوارا نہین کرتا اور اوسے حسرت و ندامت مین مبتلا کرتا ہے نسائی عمل الیوم
واللیلہ مین اور سعید بن منصور اپنے سنن مین اور دینوری مجالس مین اور ضیاء مقدسی
مختارہ مین اور بغوی جعدیات مین اور بیہقی شعب الایمان مین اور تیمی ترغیب مین اور
اسمٰعیل قاضی اور ابن بشکوال اور ابن شاہین ابو سعید خدری رضہ سے روایت کرتے ہین
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو قوم کسی مجلس مین مجھپر درود نہین بھیجتی قیامت کو
جب درود پڑہنے والون کا ثواب دیکھین گے وہ مجلس اونپر حسرت ہوگی اگرچہ بہشت
مین داخل ہون **حکایت** ابو سلیمان محمد بن حسین کہتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے مجھسے خواب مین فرمایا اے ابو سلیمان جب میرا ذکر حدیث مین آتا ہے تو صلے اللہ علیہ
لکھتا ہے اور وسلم چھوڑ دیتا ہے اور اوسمین چار حرف ہین ہر حرف کے بدلے دس نیکی
ہین پس تو چالیس نیکی ترک کرتا ہے **حکایت** حسن بن موسے حضرمی معروف با بن عجیبہ
کہتے ہین مین بسبب تعجیل کے حدیث کے ساتھ درود نہین لکھتا تھا ایکرات پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین تجھے کیا ہوا جو ابو عمر طبری کی طرح مجھپر درود نہین بھیجتا
اوسوقت سے عہد کیا کہ آپ کے ذکر کے ساتھ صلے اللہ علیہ وسلم ضرور لکھون گا **حکایت**
ابن صلاح اور رشید عطار حمزہ کتانی سے نقل کرتے ہین مین حضرت کے ذکر کے ساتھ
صرف صلے اللہ علیہ لکھتا تھا ایکروز آپ نے خواب مین مجھسے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے کہ درود
تمام نہین کرتا یعنے وسلم چھوڑ دیتا ہے اوسکے بعد پھر مین نے کبھی وسلم ترک نہ کیا چوتھی

فصل اون لوگون کی حکایات مین جنہین درود کی برکت سے عمدہ مراتب ومقامات حاصل ہوئے

حکایت جعفر بن عبد اللہ کہتے ہین مین نے حافظ ابو زرعہ کو خواب مین دیکھا کہ فرشتون کے ساتھ آسمان پر نماز پڑہتے ہین پوچھا
تمہین یہ مرتبہ کسطرح حاصل ہوا کہا مین نے ہزارون حدیثین اپنے ہاتھ سے لکھین اور ہر حدیث
کے ساتھ لکھا عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص مجھپر
ایک درود بھیجتا ہے رب تبارک وتعالی اوسپر دس درود بھیجتا ہے **حکایت** ابو العباس بن منذیل تحفۃ الانام فی
اسنی المقاصد مین روایت کرتے ہین کسینے امام شافعی کو خواب مین دیکھا پوچھا تمسے خدا تعالے نے کیا فرمایا

فرمایا رحمت کی اور بخشدیا کہا کس عمل کے سبب سے فرمایا بسبب اس درود کے کہ پڑہا کرتا تہا
اللہم صل علی محمد عدد من صلی علیہ وصل علی محمد عدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما امرت
ان تصلی علیہ وصل علی محمد کما تحب ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما ینبغی الصلوۃ علیہ
اور اس حکایت کو بیہقی نے بہی روایت کیا حکایت عبد اللہ بن حکم کہتے ہین مین نے
امام شافعی کو خواب مین دیکہا حال اون کا پونچہا فرمایا خدا تعالے نے بخشدیا اور رحم کیا
اور بہشت مین مجہپر اسطرح نچہاور کی جسطرح دولہن پر کرتے ہین پہر کسی نے مجہسے کہا
یہ مرتبہ تمہین اوس درود کے سبب سے ملا جو تمنے اپنے رسالے مین لکہا ہے صلے اللہ
علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون حکایت سخاوی قول بدیع مین
لکہتے ہین ابن بیان اصبہانی نے حضرت کو خواب مین دیکہا عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپنے اپنے
چچا کے بیٹے محمد بن ادریس شافعی کو کسی چیز سے مخصوص کیا فرمایا مین نے خدا سے اوسکے لیے
دعا کی کہ اوسے حساب مین ماخوذ نہ کرے اسلیئے کہ وہ مجہپر ایسی درود بہیجتا تہا جو کسی نے
نہین بہیجی اللہم صل علی محمدٍ کلما ذکرہ الذاکرون وصل علی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون
حکایت درمنضود مین لکہا ہے بنی اسرائیل مین ایک اسراف کرنے والا تہا لوگون نے
اوسکے مرنے کے بعد جنازہ اوسکا نہ اوٹہایا اور غسل نہ دیا موسے علیہ السلام کو حکم ہوا اسے
غسل دیکر جنازہ کی نماز پڑہ کہ ہمنے بخشدیا سبب دریافت کیا جواب آیا اسنے ایکدن
توریت کہولی اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لکہا دیکہکر اوسپر درود پڑہی اوس
درود کی برکت سے ہمنے بخشدیا حکایت سفیان ثوری کہتے ہین مین نے حج مین ایک
جوان دیکہا جب قدم اوٹہاتا یا رکہتا یہ درود پڑہتا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد مین نے کہا آیا یہ بات
دانستہ کرتا ہے کہا ہان اور مجہسے بولا تم کون ہو مین نے کہا سفیان ثوری کہا عراقی مین نے
کہا ہان کہا خدا کو تمنے کسطرح پہچانا مین نے کہا اسوجہ سے کہ وہ رات کو دن اور دن کو
رات مین پہیرتا ہے اور بچہ کو اوسکی مان کی پیٹ مین تصویر فرماتا ہے کہا اے سفیان ثوری
تمنے خدا کو جیسا چاہیے نہ پہچانا مین نے کہا تمنے کسطرح پہچانا کہا فسخ عزم کے ساتہ کہ جب مین نے
کسی کام کا عزم کیا اور اوسکے خلاف واقع ہوا سمجہا کہ میرا کوئی خدا ہے جو میرے کام کی تدبیر

کرتا ہے میں نے کہا کثرت درود کی وجہ کیا ہے کہا راہ حج میں میری ماں میرے ہمراہ
تھی مجھسے کہا مجھے خانہ کعبہ کے اندر پہونچا دے میں نے پہونچا دیا ناگاہ اوسکا پیٹ پہول گیا
اور منہہ کالا ہوگیا میں یہ حال دیکھکر بہت غمگین ہوا اور دونوں ہاتہہ اوٹھاکر جناب الٰہی
میں عرض کیا اے رب تو ایسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اوسے جو تیرے گہر آتا ہے
یہ بات کہتے ہی ایک ابر آسمان کی طرف سے اوٹھا اور ایک مرد سپید پوش نے آکر اپنا ہاتہہ
میری ماں کی منہہ اور پیٹ سے لگائی الفور وہ آفت دور ہوئی جب اونے جانے کا ارادہ
کیا میں نے دامن اوسکا پکڑکر عرض کیا آپ کون ہیں کہ اس مصیبت میں ہماری خبر لی فرمایا
میں محمد ہوں نبی تیرا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے عرض کیا مجھے کچھ وصیت کیجیے فرمایا ہر قدم
کے اوٹھانے اور رکھنے وقت محمد پر درود بہیجا کر کذا فی القول البدیع حکایت ابو حفص
عمر بن حسین سمرقندی کہتے ہیں میں نے ایک شخص دیکھا کہ عرفات و منا میں سوا درود کے اور
کچھ نہیں پڑہتا سبب اسکا پوچھا کہا میرا باپ بیاج کہاتا تہا مرتے ہی اوسکا منہہ گدہے کا سا
ہوگیا مجھے نہایت غم ہوا اور اوسی رنج میں روتے روتے سوگیا ناگاہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ نے تیرا غم دور کیا اوسی حال میں باپکا
منہہ جو دیکھا تو چودہویں رات کے چاند سے زیادہ چمکتا پایا پہر تو میں بے اختیار حضرت کے
قدم پر گرا اور ماجرا دریافت کیا فرمایا تیرا باپ سود کہاتا تہا اور منہہ سود کہانیوالے کا
دنیا یا آخرت میں گدہے کا سا ہوجاتا ہے مگر وہ سوتے وقت سو بار درود بہی پڑہا کرتا
جب اوسپر یہ حالت گذری اوس فرشتے نے جو احوال امت کا مجھسے کہا کرتا ہے حال اوسکا
عرض کیا میں نے خدا سے اوسکی شفاعت کی اور قبول ہوئی وہ شخص کہتا ہے جب میں
خواب سے بیدار ہوا ہاتف نے پکارا کہ تیرے باپ کو درود و سلام نے اس آفت سے بچا لیا
اوسی وقت سے میں نے عہد کیا کسی حال اور کسیوقت درود و سلام نہ چھوڑونگا حکایت
ایک شخص کو اوسکے مرنیکے بعد کسینے خواب میں دیکھا حال پوچھا کہا جب مجھے قبر میں رکھا منکر نکیر
سوال و جواب کو آئے اونکے سوال کا جواب مجھے نہ آیا اوس وقت اپنی نجات سے مایوس ہوا
اور یہ صدمہ دلپر گذرا کہ بیان نہیں کیا جاتا ناگاہ ایک شخص سفید کپڑے پہنے خوشبو لگائے

میری قبر مین آیا اور منکر نکیر کا جواب سکھایا جب اوس آفت سے نجات پائی اوس سے
کہا تو کون ہے کہ ایسے وقت سخت اور عالم تنہائی مین مجھ بیکس کی مدد فرمائی اوسنے کہا
مین تیری درود ہون مجھے حکم ہے قیامت تک تیرے پاس رہون اور ہر مصیبت مین مدد
کرون **حکایت** نمیری اور ابن بشکوال نقل کرتے ہین اہل شیراز سے کسی نے ابوالعباس احمد
بن منصور کو اون کی وفات کے بعد خواب مین دیکھا کہ جامع شیراز کی محراب مین حلۂ مکلف
پہنے اور جڑاؤ تاج سر پر رکھے کھڑے ہین پوچھا تمہارا کیا حال ہوا فرمایا خداے تعالے نے
مجھے بخشدیا اور بہشت مین داخل کیا اسلیے کہ مین درود بہت پڑھا کرتا **حکایت** سخاوی
اور ابن بشکوال حکایت کرتے ہین کسینے ابوحفص کاغذی کو خواب مین دیکھا پوچھا خدایتعالے
نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا رحمت کی اور بخشدیا اور بہشت مین داخل کیا پوچھا کس
سبب سے فرمایا جب خدا کے حضور گیا فرشتون کو حکم ہوا اسکے گناہون اور درود کا
حساب کرو درود میرے گناہون پر غالب ہوئی فرمایا اسیقدر کفایت کرتا ہے اسے بہشت مین
لے جاؤ یہ حکایت ابن حجر مکی نے بھی لکھی ہے **حکایت** قول بدیع مین نقل کیا ایک عورتنے
خواب مین اپنے بیٹی کو سخت مصیبت اور عذاب مین مبتلا دیکھا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
سے بیان کیا فرمایا صدقہ دے اتفاقاً خواجہ حسن بصری نے اوسی روز اوسکے بیٹی کو خواب مین
دیکھا کہ ایک مکلف تخت پر بیٹھی ہے اور نور کا تاج سر پر رکھا ہے متعجب ہو کر کہا تیری ماں نے
اسکے خلاف بیان کیا تھا اوسنے کہا ہان میری سچ کہتی ہے ہم ستر آدمی عذاب مین گرفتار
تھے ایک شخص ہماری قبرون کی طرف سے گذرا اور ایک درود پڑھ کر ثواب اوسکا
ہمکو بخشدیا خدایتعالے نے اوسی ایک درود کی برکت سے ہمین عذاب سے نجات دی اور
اسقدر ثواب کہ تم دیکھتے ہو میرے حصے مین آیا **حکایت** محمد بن سعید بن مطرف کہتے ہین
مین سوتے وقت چندبار درود پڑھتا اکثر سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین
دیکھا کہ فرماتے ہین اپنا منہ آگے لا کہ مین اوسے چوموں اسلیے کہ تو اس منہ سے درود
پڑھتا ہے مینے اپنا منہ اس قابل نہ سمجھا مگر بپاس حکم عالی رخسارہ حضرت کے سامنے کیا
آپ نے میرے رخسارے پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تمام گھر مشک کی خوشبو سے معطر پایا اور

آٹھ دن تک میری عورت کو اوس رخسار پر سے جسے حضرت نے چوما تھا مشک کی خوشبو
آتی رہی **حکایت** ابن بشکوال نے نقل کیا مسطح نام ایک شخص امر دین مین سستی رکھتا تھا کسی نے
اوسے مرنے کے بعد خواب مین دیکھا حال پوچھا کہا مین ایک محدث کے پاس گیا تھا جب
اونسے حدیث پڑھی حضرت پر درود بھیجی مین نے بھی چلا کر کہا صلے اللہ علیہ وسلم میری آواز
سنکر تمام مجلس نے درود پڑہی اوسیوقت ہم سب یعنے تمام اہل مجلس بخشے گئے **حکایت**
ابو بکر بن مجاہد سے ایک رات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین فرمایا اے ابو بکر
صبح ایک مرد بہشتی تیرے پاس آوے گا تو اوسکی تعظیم بجا لانا صبح کو شبلی ابو بکر پاس آئے ابو بکر تعظیم
کو اوٹھے اور گود مین لے کر پیشانی پر بوسہ دیا رات کے وقت پھر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے ابو بکر خدا تجھے عزت دے جیسی تونے اوس مرد
بہشتی کی تعظیم کی عرض کیا یا رسول اللہ شبلی کو یہ مقام کس عمل سے حاصل ہوا فرمایا وہ پانچون
وقت نماز کے بعد یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین
رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم پڑہتا ہے
پھر مجھپر درود بھیجتا ہے اور محمد بن عمر کی روایت مین آیا بعد اس آیت کے تین بار کہتا ہے
صلی اللہ علیک یا محمد **حکایت** درمنضود مین لکھتے ہین ابو الحسن شاذلی رحمہ اللہ کو کسی
جنگل مین درندون نے گھیرا جب کچھ نہ بن آیا درود کی کثرت کی درندے بھاگ گئے اور
اونکی شر سے نجات حاصل ہوئی **حکایت** شاہ غریب اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین مجھسے دو بھائیون
نے کہ سوداگر تھے عظیم آباد مین نقل کیا کہ ہمارے باپ کے اولاد نہوتی کسی فقیر صاحب سے التجا
کی اونھون نے فرمایا کرور بار درود مدت غیر معین مین پڑہو اور پڑہنے والون کی کمال
خاطرداری اور دلجوئی کرو ہمارے باپ نے ایسا ہی کیا خدا تعالے نے درود کی برکت
سے ہم دونون فرزند عنایت فرمائے **حکایت** اخبار الاخیار مین نقل کرتے ہین خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی ہر رات تین ہزار بار درود پڑہتے جب نکاح کیا تین شب
نہ پڑہ سکے کسی سے سید عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین فرمایا بختیار کاکی کو میرا
سلام پہونچا اور کہہ ہر رات تو مجھے جو تحفہ بھیجا کرتا تھا تین رات سے نہین پہونچا **حکایت** محمد

محمد بن مالک کہتے ہین مین اکبر وزیر ابو بکر بن مجاہد پاس بیٹھا تھا کہ ایک مرد شکستہ حال آیا شیخ نے
اوسے کمال تعظیم سے بٹھایا اوسنے کہا آج میرے لڑکا ہوا قدرے روغن وشہد درکار ہے
ابو بکر کہتے ہین اوسوقت میرے پاس کچھہ نتھا اسی فکر مین سو گیا ناگاہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے خواب مین مجھسے فرمایا علی بن عیسے وزیر پاس جاکر اوسے میرا سلام پہونچا اور یہ پیام
دے کہ تو ہر شب سوتے وقت مجھپر ہزار بار درود پڑھتا ہے آج کی رات تمنے سو بار پڑھی تہا
کہ خلیفہ نے بلایا اور راہ کے پاس سے آگر عدد تمام کیا ہمارے حکم سے مولود کے باپ کو سو دینار
دے کہ اپنے صرف مین لاوے ابو بکر خواب سے بیدار ہوکر اوس شخص کے ساتھہ علی بن عیسے پاس
گئے اور اوس سے حال خواب کا بیان کیا اوسنے ایک توڑا منگا کر سو دینار اوس شخص کو دینے
اور ہر چند زیادہ دیتے رہے انکار کیا کہ مین حضرت کی اجازت سے زیادہ نہ لونگا اور
سو دینار شیخ کو دیے شیخ نے لینے مین عذر کیا وزیر نے کہا یہ حق تمہارے پیام پہونچانیکا ہے
پھر سو اور دیے کہ یہ صلہ تمہارے یہانتک آنیکا ہے اسیطرح ہزار دینار عنایت کیے حکایت
جذب القلوب مین جمع الجوامع سے نقل کیا کسی مرد صالح پر تین ہزار دینار قرض تھے قاضی نے
ایک مہینے کی مہلت دی جب اوسنے کہین ٹھکانا نہ دیکھا درود پڑھنے مین مشغول ہوا آخر
مہینے حضرت نے خواب مین حکم دیا علی بن عیسے وزیر سے جاکر میری طرف سے کہہ کہ تین ہزار دینار دیدے
مرد کہتا ہے مین بیدار ہوکر سوچا اگر وزیر مجھسے دلیل میرے سچے ہونے کی طلب کریگا تو کیا
جواب دونگا اوس روز نہ گیا دوسرے دن بہی وہی خواب دیکھا تیسرے دن آپنے
فرمایا اگر وہ حجت چاہے تو اوس سے کہنا تو ہر روز نماز صبح کے بعد سورج نکلنے سے پہلے
پانچہزار بار درود پڑھتا ہے اور اس حال سے کوئی واقف نہین مرد صالح کہتا ہے مین وزیر کے
پاس گیا اور حال خواب کا بیان کیا وزیر نہایت خوش ہوا اور مجھے تین ہزار دینار عنایت
کیے کہ قرض مین دے اور تین ہزار واسطے خرچ اہل وعیال کے اور تین ہزار واسطے سرمایہ
تجارت کے اور دیے اور قسم دی کہ مجھسے ملاقات کیا کر اور جس بات کی حاجت ہو بے تکلف
کہدیا جب مین تین ہزار دینار قاضی پاس لیگیا اور اوس سے حال بیان کیا اوسنے کہا مین
تیرا قرض ادا اپنے پاس سے کرونگا قرضخواہ نے سنکر کہا وزیر اور قاضی سے مین مستحق

ترسون مین نے قرض اپنا چھوڑ دیا قاضی نے کہا مین نے جو مال خدا کیواسطے نکالا اب
اوسے واپس نکرونگا پس وہ شخص درود کی برکت سے قرض سے بھی پاک ہوا اور اسقدر
مال کثیر اپنے گھر لے گیا **حکایت** سخاوی ابو عبد الرحمن تبریزی سے نقل کرتے ہین کسی نے
خلاد بن کثیر کے نزع کے وقت ایک رقعہ اوسکے سرہانے پایا اوسمین لکھا تہا ہذہ براۃ من النار
لخلاد بن کثیر یہ برات نامہ دوزخ سے ہے خلاد بن کثیر کے واسطے لوگون سے پوچھا کیا عمل
کرتے تہے کہا ہر جمعہ کو ہزار بار یہ درود اللہم صل علی محمد ن النبی الامی پڑہتے **حکایت**
فاکہانی نے فجر منیر مین شیخ صالح موسے ضریر سے نقل کیا مین کشتی پر سوار تہا ناگاہ ایک ہوا جسے
قلابیہ کہتے ہین اور جاتا اوس سے کم نجات پاتا ہے اوٹھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
مجھسے خواب مین فرمایا اہل جہاز کہہ ہزار بار یہ پڑہین اللہم صل علی محمد صلوٰۃ تنجینا بہا من جمیع
الاہوال والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیات وترفعنا
بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیواۃ وبعد الممات
جب مین بیدار ہوا اہل کشتی سے حال کہا تین سو بار کے قریب یہ درود ہمنے پڑہی ہوگی کہ ہوا
ساکن ہوئی اور کشتی ڈوبنے سے بچ گئی شیخ مجدالدین فیروزابادی نے بہی یہ حکایت نقل کی
حکایت شیرویہ عبد اللہ بن مکی سے نقل کرتے ہین ابو الفضل قومسانی مجھسے کہتے تہے
میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور اوسنے کہا مینے مدینہ شریفہ کی مسجد مین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین جب تو ہمدان کو جائے ابو الفضل بن
زیرک سے میرا سلام کہنا مین نے سبب اس عنایت اور مہربانی کا دریافت کیا فرمایا وہ ہر روز
سو بار یا زیادہ مجہپر یہ درود بہیجتا ہے اللہم صل علی محمد ن النبی الامی وعلی آل محمد جزی اللہ
محمدا صلی اللہ علیہ وسلم ما ہو اہلہ پہر اوسنے مجھے اس چیز کی اجازت دی اور قسم کہائی کہ
مین حضرت کے بتانے سے پہلے تمہین اصلا نہ جانتا تہا ہر چند مین اوسے کچھ دینار دیتا تہا قبول نہ کیا
اور کہا مین حضرت کی رسالت پر اجرت نہین لیتا اور ایسی عمدہ خبر کو حطام دنیا کے بدلے
نہین بیچتا **حکایت** محمد بن یحیی کرمانی کہتے ہین ہم ابو علی بن شاذان کے پاس بیٹہے تہے ناگاہ ایک جوان
اجنبی آیا اور سلام علیک کرکے ابو علی بن شاذان کو پوچھا ہمنے اوسکیطرف اشارہ کیا

اے شیخ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین حکم دیا ابو علی بن شاذان کی
مسجد مین جا اور اوس سے ملاقات ہو تو میرا سلام اوسے پہونچا ابو علی یہ بات سنکر بہت
روئے اور کہا مین اپنے مین کوئی عمل موجب اس عنایت کا نہین پاتا سوا اسکے کہ حدیث
ٹہیر ٹہیر کر پڑہتا ہون اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے درود کی کثرت کرتا ہون
راوی کہتا ہے ابو علی نے اس واقعہ کے ذوق مین دو تین مہینے بعد انتقال کیا منقول ہے
قیامت کے دن ایک شخص کے اعمال تولے جائینگے اور پلہ بداعمال کا گران ہوگا فرشتے
عذاب کے اوسے پکڑینگے اوسوقت وہ گنہگار خوف سے کانپے گا اور چار طرف دیکہیگا
کوئی مددگار اور غمخوار نظر نہ آئے گا ناگاہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائینگے
اور فرشتون سے فرمائینگے اسے کہان لیے جاتے ہو اعمال اسکے میرے سامنے تولو فرشتے
حسب الحکم اعمال اوسکے پہر تولینگے آپ ایک پرچہ کاغذ کا نیکیون کے پلے مین رکہدینگے
پلہ نیکیون کا جہکجائے گا اور وہ گنہگار اوس عذاب سے نجات پاویگا کہے گا میری جان
آپ پر قربان آپ کون ہین کہ اس مصیبت کے وقت مین میری خبر لی اور حیات ابدی مجھے
بخشی فرشتے کہینگے یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ وہ پرچہ ہے جسمین تونے
درود لکہا ہے اللہم صل علی محمد وآلہ وبارک وسلم تسلیما فقط

خاتمۃ الطبع

اما بعد حمد و نعت کے شائقین اخبار احمدی و طالبین آثار محمدی کو مژدہ ہو کہ بتائید ایزدی
کتاب لاجواب مسمی بہ لب لباب المعروف بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب تالیف انیف عالم المعی
فاضل لوذعی مولوی محمد نقی علی خان صاحب بریلوی ادام فیضہ الخفی والجلی مطبع فیض مرجع قدردان علم و ہنر
نام آور منشی نولکشور صاحب واقع دار السرور کانپور پندرہوین شعبان سنہ ۱۲۸۸ ہجری النبوی صلعم
مطابق ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ عیسوی کو منطبع ہو کر مطبوع طبایع
خاص و عام ہوئی